حصہ اوّل

تنبیہ الغافلین

فقیہ ابو اللیث سمرقندی

مترجم

محمد اعظم سعیدی

ضیاء الدین پبلی کیشنز کراچی
نزد شہید مسجد کھارادر

Marfat.com

Marfat.com

حصہ اوّل

منہاج السالکین

ترجمہ

تنبیہ الغافلین

مؤلف

فقیہ ابواللیث سمرقندی علیہ الرحمۃ

مترجم

علامہ محمد اعظم سعیدی

تلمیذ علامہ سید احمد سعید شاہ کاظمی رحمۃ اللہ علیہ

ناشر

برکاتی پبلشرز کراچی

Marfat.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب ——— تنبیہ الغافلین
مصنف ——— فقیہ ابواللیث سمرقندی علیہ الرحمۃ
مترجم ——— علامہ محمد اعظم سعیدی
طابع ——— ضیاء الدین پبلی کیشنز کراچی
طباعت ——— بار دوئم اگست ۱۹۹۲ء
قیمت

تقسیم کار

مکتبہ قاسمیہ برکاتیہ حیدرآباد

○

ضیاء الدین پبلی کیشنز
بی کے ۱۷/۴ نزد شہید مسجد کھارادر، کراچی ۲
فون نمبر ——— ۲۰۱۸۲۴

Marfat.com

فہرستِ مضامین

نمبر شمار	مضامین	صفحہ
①	باب : اخلاص کے بیان میں	⑯
۱	ریاکاری کی برائی	۱۶
۲	بغیر عمل کے ثواب کی امید رکھنا	۱۹
۳	نیکی اور بدی کے اظہار پر صلہ	۲۱
۴	ریاکاری کرنے والے کا انجام	۲۵
۵	صحیح عمل کے اسباب	۲۷
۶	ریا اور خود پسندی سے عمل کو ضائع نہ کرو۔	۳۰
②	باب : موت کی ہولناکی اور اسکی شدت	㉝
۷	پانچ باتوں کو غنیمت جانو	۳۶
۸	موت اور قبر کی کیفیت	۳۸
۹	موت کے متعلق نصیحت آموز اقوال	۴۰
۱۰	موت کے وقت مومن کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے بشارت	۴۳
۱۱	افضل انسان وہ ہے جو موت کی تیاری میں لگا رہے۔	۴۵

Marfat.com

صفحہ	مضامین	نمبر شمار
۴۷	**باب: عذاب قبر اور اسکی شدت**	۳
۴۷	مسلمانوں کی موت کا حال	۱۲
۴۸	کافر کی موت کا حال	۱۳
۵۰	مسلمانوں اور کافر کی روح نکلنے میں فرق اور قبر کی کیفیت	۱۴
۵۱	قبر کو بکثرت یاد کرو اسی میں نجات ہے	۱۵
۵۳	عذاب قبر کے اسباب	۱۶
۵۶	قبر میں سوالات کی کیفیت کیا ہوگی؟	۱۷
۵۹	عذاب قبر سے محفوظ رہنے کے اسباب	۱۸
۶۱	**باب: قیامت کی ہولناکیاں اور وہاں کی فریادیں**	۴
۶۲	نفخہ صور پر دنیا کی تباہی کی کیفیت	۱۹
۶۴	دوبارہ اٹھایا جانا اور حساب وکتاب کا منظر	۲۰
۶۸	روز حساب حضور علیہ السلام کی شفاعت	۲۰
۷۱	اہل ایمان ہی جنت میں داخل ہوں گے	۲۲
۷۳	قیامت کے دن مجرموں کی رسوائی	۲۳

Marfat.com

صفحہ	مضامین	نمبر شمار
(۷۶)	**باب: جہنم اور اصحابِ جہنم کی حالت**	(۵)
۷۷	اصحابِ جہنم کی فریاد پر جواب ایزدی	۲۴
۷۹	جنت اور جہنم مصائب اور خواہشات کے حصار میں	۲۵
۸۱	جہنم کے دروازے اور دخول جہنم کا منظر	۲۶
۸۵	اے جبریل امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عاصیوں کا کیا حال ہے	۲۷
(۸۸)	**باب: جنت اور اصحابِ جنت کی حالت**	(۶)
۸۸	جنت کی نعمتیں اور کیفیت	۲۸
۹۰	یوم جمعہ کی ایک افضل ساعت	۲۹
۹۲	اہلِ جنت و دیگر جنتی اشیاء کی کیفیت	۳۰
۹۳	ایک انگلی میں دس انگوٹھیاں	۳۱
۹۴	پانچ باتوں کی پابندی	۳۲
۹۶	جنت میں داخل ہونے والا آخری شخص	۳۳
(۹۹)	**باب: رحمتِ الٰہی کی آس و امید**	(۷)
۱۰۰	ابلیس کی مایوسی	۳۴
۱۰۲	خوف الٰہی سے مغفرت	۳۵

Marfat.com

نمبر شمار	مضامین	صفحہ
۳۶	سو افراد کے قاتل کی مغفرت	۱۰۲
۳۷	حضرت ابن مسعود کی چار باتیں	۱۰۳
۳۸	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت اور پانچ صدیوں تک عبادت کرنیوالا	۱۰۴
۳۹	رحمتِ الٰہی کی امید بہترین سہارا ہے ۔	۱۰۶
۴۰	یحییٰ بن اکثم کا واقعہ	۱۰۷
۸	باب : امر بالمعروف نہی عن المنکر	۱۱۰
۴۱	اللہ کے نزدیک پسندیدہ عمل	۱۱۱
۴۲	شیطان کو انسان کا لالچ دینا	۱۱۴
۴۳	اثنائے ہجرت میں مرنے والا شہید ہے	۱۱۶
۹	باب : توبہ	۱۱۹
۴۴	حضور علیہ السلام کے نام وحشی کا خط	۱۱۹
۴۵	قبولیت دعا کا وقت	۱۲۱
۴۶	توبہ سے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں	۱۲۳
۴۷	ایک گنہگار کی بخشش کا عجیب واقعہ ۔	۱۲۵
۴۸	بنی اسرائیل کے عابد کا واقعہ	۱۲۷
۴۹	سولہ کا آمد علامتیں	۱۲۹

Marfat.com

صفحہ	مضامین	نمبر شمار
۱۳۰	مومن کو گناہ پر شرمندہ نہ کیا جائے۔	۵۰
۱۳۲	توبہ کا دوسرا باب	۵۱
۱۳۶	ابلیس لعین کی قسم	۵۲
۱۳۷	نماز گناہوں کو مٹا دیتی ہے۔	۵۳
۱۳۹	حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک عورت کا سوال	۵۴
۱۴۱	حضرت آدم علیہ السلام سے تین باتوں میں اعتزار	۵۵
۱۴۳	صحف موسیٰ کی چھ باتیں اور گوسیتے کی توبہ	۵۶
۱۴۴	بنی اسرائیل کی ایک عورت کا واقعہ	۵۷
۱۴۷	**باب : والدین کے حقوق**	۱۰
۱۴۹	ماں باپ کے حقوق کی اہمیت	۵۸
۱۵۰	بوقتِ نزع علقمہ کا کلمہ نہ پڑھ سکنا	۵۹
۱۵۳	والدین کی حق شناسی اور دس حقوق	۶۰
۱۵۵	فوت شدہ والدین کو راضی کرنے کا عمل	۶۱
۱۵۷	**باب : بیٹے کے باپ پر حقوق**	۱۱
۱۵۷	والد پر بیٹے کے تین حق	۶۲
۱۵۹	بامروت آدمی اور سعادت کی علامت	۶۳

Marfat.com

نمبر شمار	مضامین	صفحہ
۶۴	سات چیزوں کا دائمی ثواب	۱۵۹
۱۲	باب : صلہ رحمی	۱۶۱
۶۵	صلہ رحمی کرنے والے کی عمر بڑھ جاتی ہے۔	۱۶۲
۶۶	عثمان ابن مظعون کا واقعہ	۱۶۵
۶۷	ایک خراسانی کا واقعہ	۱۶۶
۶۸	صلہ رحمی کرنے والے کا اعزاز	۱۶۸
۱۳	باب : ہمسایوں کے حقوق	۱۶۹
۶۹	پڑوسی کی اقسام اور تین وصیتیں	۱۷۱
۷۰	پڑوسی کے لئے تین چیزوں کو امان	۱۷۲
۱۴	باب : شراب نوشی کا عذاب	۱۷۵
۷۱	شرابی لعنتی کا انجام	۱۷۷
۷۲	جنت اور جہنم میں داخل ہونے والوں کا منظر	۱۸۰
۷۳	شراب کے نتائج	۱۸۴

Marfat.com

صفحہ	مضامین	نمبر شمار
۱۸۸	باب : جھوٹ پر زجر و توبیخ	۱۵
۱۹۱	حضور علیہ السلام کا خواب	۷۴
۱۹۳	جھوٹ سے متعلق اقوال	۷۵
۱۹۶	باب : غیبت کے بیان میں	۱۶
۱۹۷	غیبت گویا مردے کا گوشت کھانا ہے اور اس کی بدبو؟	۷۶
۲۰۰	غیبت سے متعلق اقوال	۷۷
۲۰۴	غیبت کرنے والے کی قبولیت توبہ میں اختلاف	۷۸
۲۰۵	غیبت کے متعلق دو واقعات	۷۹
۲۰۹	باب : چغل خوری کے بیان میں	۱۷
۲۱۰	چغل خوروں کا حشر	۸۰
۲۱۲	چغل خوروں کے متعلق اقوال	۸۱
۲۱۶	باب : حسد کے بیان میں	۱۸
۲۱۷	حسد کرنے والا جہنمی ہے	۸۲
۲۲۰	حضرت انس کا واقعہ	۸۳

Marfat.com

نمبر شمار	مضامین	صفحہ
⑲	باب : تکبّر	۲۲۴
۸۴	تین آدمیوں کے لئے وعید	۲۲۴
۸۵	متکبرین کی مذمت اور متواضعین کی مدحت	۲۲۶
۸۶	تواضع کی مثال	۲۲۹
⑳	باب : مال ذخیرہ کرنا	۲۳۴
㉑	باب : ہنسنے پر زجر و توبیخ	۲۳۸
۸۷	ہنسنے والوں کے لئے نصیحتیں	۲۴۰
۸۸	ہنسی سے متعلق سبق آموز اقوال	۲۴۳
㉒	باب : غصے کو پی جانا	۲۴۸
۸۹	صبر کی فضیلت و اہمیت	۲۴۹
۹۰	ایک عابد اور شیطان کی گفتگو	۲۵۱
۹۱	شیطان کی توبہ کے لئے درخواست	۲۵۳
۹۲	ہر قول میں تین تین باتیں	۲۵۴
۹۳	مجلس کی شرافت اور بدترین لوگوں کی نشاندہی	۲۵۶

Marfat.com

نمبر شمار	مضامین	صفحہ
۲۳	**باب : زبان کی حفاظت**	۲۶۰
۹۴	چار باتیں چا مقولے	۲۶۲
۹۵	نصیحت آموز باتیں	۲۶۳
۹۶	خاموشی کے ستر ہزار فائدے	۲۶۷
۹۷	باقی اعضاء کا زبان کو قسم دینا	۲۶۹
۲۴	**باب : حرص اور لمبی امید باندھنا**	۲۷۱
۹۸	تین آدمیوں پر تین باتوں کا گمان	۲۷۳
۹۹	مختصر امیدوں پر اکرام	۲۷۵
۱۰۰	احادیث واقوال	۲۷۸
۲۵	**باب : فقراء کے فضائل**	۲۸۰
۱۰۱	فقراء کے لئے دنیا میں مشقت اور آخرت میں مسرت	۲۸۲
۱۰۲	حسن بصری کی روایات	۲۸۵
۱۰۳	فقراء اور اغنیاء میں فرق	۲۸۷

Marfat.com

نمبر شمار	مضامین	صفحہ
(۲۶)	**باب : ترکِ دنیا**	(۲۹۴)
۱۰۴	جنت اور جہنم دنیا کا بدل ہیں	۲۹۴
۱۰۵	دنیا کی بے وقعتی اور بے ثباتی	۲۹۶
۱۰۶	دنیا داروں کے لئے سامان عبرت	۲۹۹
۱۰۷	مال دنیا آزمائش ہے۔	۳۰۲
(۲۷)	**باب : مصائب و شدائد پر صبر کرنا**	(۳۰۴)
۱۰۸	صبر رسولوں کا شیوہ ہے	۳۰۷
۱۰۹	دنیاوی مصائب گناہوں کا کفارہ ہیں۔	۳۰۸
۱۱۰	سب سے زیادہ مصائب کن لوگوں پر آتے ہیں۔	۳۱۲
(۲۸)	**باب : مصیبت پر صبر کرنا**	(۳۱۷)
۱۱۱	تعزیت کا اجر و ثواب اور انا للہ پڑھنا	۳۱۹
۱۱۲	صبر رحم دلوں کو عطا ہوتی ہے۔	۳۲۲
(۲۹)	**باب : وضو کی فضیلت**	(۳۲۶)
۱۱۳	وضو سے اللہ کی پناہ مل جاتی ہے۔	۳۲۹

Marfat.com

نمبر شمار	مضامین	صفحہ
۳۰	**باب : پانچ نمازوں کے بیان میں**	۳۳۲
۱۱۴	نمازی اور بے نمازی میں فرق	۳۳۵
۱۱۵	نمازی رضائے الٰہی کا سبب ہے	۳۳۸
۱۱۶	نماز کی بارہ ہزار خصوصیات	۳۴۳
۳۱	**باب : اذان اور تکبیر کی فضیلت**	۳۵۰
۱۱۷	امام، مؤذن اور پہلے صف کی اہمیت	۳۵۴
۱۱۸	مؤذن کی عظمت و معفرت	۳۵۷
۱۱۹	اذان کے معانی و مفہوم	۳۵۸
۳۲	**باب : پاکیزگی اور صفائی کے بیان میں**	۳۶۰
۳۳	**باب : جمعہ کی فضیلت**	۳۶۳
۱۲۰	جمعہ کی فضیلت	۳۶۵
۱۲۱	جمعہ کی خصوصیات اور ثواب	۳۶۸

Marfat.com

نمبر شمار	مضامین	صفحہ
۳۴	باب : حرمت مساجد	۳۷۱
۱۲۱	احترام مسجد کی اہمیت	۳۷۴
۳۵	باب : فضیلت صدقہ	۳۷۶
۱۲۲	رب کا وعدہ اور شیطان کا مشورہ	۳۷۸
۱۲۳	سخاوت اور صدقہ کی فضیلت	۳۸۱
۱۲۴	ایثار کا مشہور واقعہ	۳۸۴
۳۶	باب : صدقہ کے ذریعے کیسی مصیبتیں دور ہوتی ہیں	۳۸۶
۱۲۵	صدقہ کے متعلق واقعات	۳۸۹

Marfat.com

تمام تعریفیں اللہ کے لئے، جس نے ہمیں اپنی کتاب کے ذریعے ہدایت دی۔ اور اپنے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے تمام امتوں پر فضیلت دی، ہم اس کی ایسی حمد کریں جو اس کی پسندیدہ رضا کو کھینچ لائے اور اس کی عطاؤں کے خزانوں سے مانگ سکے، اس کی نعمتوں کا ہمیں شاکر بنائے، اور اس کے اولیائے کرام اور انعامات کا عارف بنائے اور درود و سلام ہو ہمارے سردار و مولا حضرت "محمد صلی اللہ علیہ وسلم" پر جو اللہ کے برگزیدہ اور چنیدہ رسول ہیں، اور آپ کی پاک آل و عترت پر اور جملہ اصحاب اور تمام امت پر۔

فقیہہ، زاہد، عالم، نصر بن محمد بن ابراہیم سمرقندی رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ جب میں نے دیکھا کہ اللہ تعالٰے نے جس کو ادب میں معرفت اور علم میں وافر حصہ عطا فرمایا ہو تو اس کے لئے حکمت و نصیحت میں غور کرنا نیز صالحین اور ذات الٰہی میں جستجو اور کوشش کرنے والوں کی سیرت سے واقفیت لازمی ہے جیسا کہ قرآن میں ہے "بلاؤ اپنے رب کے راستے کی طرف اچھی تدبیر و نصیحت سے اور جھگڑ ان سے"، جیسا کہ حضرت عبد اللہ ابن مسعود کی روایت کردہ حدیث میں ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کبھی کبھی وعظ کے ذریعے ہماری حفاظت فرمایا کرتے تھے تاکہ ہمارے دل اچاٹ نہ ہو جائیں۔ میں نے اپنی اس کتاب میں ایسی ہی حکمت و نصیحت کی باتیں جمع کی ہیں جو پڑھنے والوں کے لئے شافی ہوں گی اور قارئین کے لئے میری یہ وصیت ہے کہ وہ اس کو پڑھتے وقت سب سے پہلے اپنے لئے غور و فکر کریں اور پھر دوسروں کے لئے سوچیں، جیسا کہ اللہ تعالٰے نے ہمیں حکم دیا ہے اور اسی کے مطابق ایک حدیث بھی ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "ہو جاؤ[1] تم اللہ کے اس لئے کہ تم کتاب کا علم دیتے ہو"، بعض مفسرین فرماتے ہیں کہ اس کا معنیٰ یہ ہے کہ جو کچھ تم کتاب الٰہی سے لوگوں کو تعلیم دیتے ہو خود بھی اس کے عامل ہو جاؤ۔

۱؎ كُونُوا رَبَّانِيِّينَ بِمَا كُنتُمْ تُعَلِّمُونَ الْكِتَابَ

Marfat.com

نیز ایک اور آیت میں فرمایا گیا ہے کہ "بے شک اللہ کے بندوں میں سے صرف علماء ہی اس سے ڈرتے ہیں"[1] اور اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی سے فرمایا ہے "اے چادر اوڑھنے والے اٹھیں اور لوگوں کو ڈرائیں"[2] نیز ایک اور آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ وعظ کریں بے شک نصیحت مومنوں کو نفع دیتی ہے"[3]

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا گیا ہے ..... آپ نے فرمایا کہ ایک لمحے کا تفکر سال بھر کی عبادت سے بہتر ہے اور جس نے حکمت و نصیحت میں غور و فکر کرنے اور اسلاف کی سیرت سے پہلو تہی کی تو اس میں دو خصلتوں میں سے ایک خصلت لازمی ہوگی یا تو وہ تھوڑے عمل پر بھروسہ کر کے یہ گمان کرے گا کہ وہ بھلائی کی طرف پیش قدمی کرنے والوں میں شامل ہے یا وہ اپنے معمولی سے مجاہدے کو اپنی نظر میں بڑا سمجھے گا جسکے باعث وہ خود کو دوسروں سے برتر سمجھے گا اسطرح اسکی کوشش ضائع ہو جائیگی اور اسکے عمل غارت ہو جائینگے اور اگر اس نے ان دونوں میں غور و فکر کیا تو عبادات پر اسکی حرص فزوں تر ہو جائیگی اور اسلاف کے درجات سے خود کو کم پائے گا۔ پس ہم اللہ تعالیٰ سے سوال کرتے ہیں کہ وہ ہمیں پاکیزہ اعمال اور عظیم برکات کی توفیق بخشے بیشک وہ احسان فرمانے والا قادر ہے۔

باب اخلاص

ریاکاری کی برائی

حضرت فقیہہ رحمۃ اللہ علیہ حضرت محمد بن لبید رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کرتے ہیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ مجھے تمہارے لئے جس چیز کا خوف ہے وہ

---

[1] اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمٰٓؤُا
[2] یٰٓاَیُّھَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَاَنْذِرْ
[3] وَذَکِّرْ فَاِنَّ الذِّکْرٰی تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِیْنَ

Marfat.com

شرک اصغر ہے عرض کیا گیا اے اللہ کے رسول شرک اصغر کیا ہے فرمایا ریا، "دکھاوا" اللہ تعالےٰ اپنے بندوں کو ان کے اعمال کی جزا دیتے وقت فرمائے گا کہ تم ان لوگوں کے پاس جاؤ جن کو دنیا میں تم اعمال دکھانے کے لئے کرتے تھے، ذرا غور کرو کیا تمہیں ان سے بھلائی مل سکتی ہے؟ فقیہہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ ان سے اس لئے کہا جائے گا کہ دنیا میں ان کا عمل محض دھوکہ تھا، اور اسی دھوکے کی بناء پر آخرت میں ان سے ایسا معاملہ کیا جائے گا، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ "بے شک منافقین اللہ تعالےٰ سے دھوکہ کرتے ہیں اور اللہ بھی ان سے تدبیر کرتا ہے"، یعنی اللہ تعالےٰ انہیں ان کے دھوکے کی جزا دیتا ہے اور ان کے اعمال کا ثواب باطل فرما دیتا ہے۔ اور ان سے کہا جائے گا کہ جاؤ تم ان لوگوں کے پاس جن کے لئے یہ اعمال کئے تھے، میرے پاس تمہارے اعمال کا کوئی ثواب نہیں ہے کیونکہ تمہارے اعمال خالص اللہ تعالیٰ کے لئے نہ تھے، گویا کہ بندہ ثواب کا حقدار اس وقت ہوتا ہے جب اس کے اعمال خالصۃً لوجہ اللہ ہوں، اور جب غیر کی اس میں شرکت ہو تو اللہ تعالےٰ اس سے بری ہو جاتے ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے روایت کرتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں شرکا کی شرکت سے بے نیاز ہوں اور میں اس عمل سے بھی بے پرواہ ہوں جس میں غیر کی شرکت ہو، نیز جو شخص اپنے عمل میں میرے سوا کسی دوسرے کو شریک کرے گا تو میں اس سے اس کے عمل سے بری ہوں۔ یہ حدیث اس بات پر دلیل ہے کہ اللہ تعالےٰ ایسے کسی عمل کو قبول نہیں فرماتا جو محض رضائے الٰہی کے لئے نہ ہو، یعنی جو عمل خالص اللہ کے لئے نہ ہو نہ تو وہ قبول ہوگا اور نہ آخرت میں اس کے لئے کوئی ثواب ہوگا۔ بلکہ اس کا ٹھکانہ جہنم ہوگا اس پر دلیل

۱؎ اِنَّ الْمُنَافِقِیْنَ یُخٰدِعُوْنَ اللّٰہَ وَھُوَ خَادِعُھُمْ

Marfat.com

اللہ تعالےٰ کا یہ فرمان ہے یعنی جو شخص دنیا میں چاہتا ہے تو ہم اس کو دنیا میں ہی جتنا چاہتے ہیں دے دیتے ہیں اس لئے کہ وہ آخرت میں ثواب کا خواہشمند نہیں ہوتا۔ ایسے شخص کے لئے ہم ارادہ کرتے ہیں کہ اس کو ہلاک کر دیں نیز یہ بھی کہا گیا ہے کہ جو شخص یہ چاہتا ہے کہ ہم اس کو اپنی مرضی سے نہیں بلکہ اس کی مرضی سے دیں تو ایسے شخص کو آخرت کے روز انتہائی مذموم حالت میں جہنم میں ڈالا جائے گا اور وہ شخص اپنی نفسانی خواہشات کے تحت رحمت الٰہی سے دور رہو گا۔

اور جو شخص آخرت میں ثواب کا متمنی ہے اور اچھی آخرت کے لئے خالصۃً لوجہ اللہ اعمال صالحہ کی سعی کرتا ہے اور وہ مومن بھی ہے اس لئے کہ بغیر ایمان کے عمل نامقبول ہے یعنی ایسے لوگ جو دنیا کو دکھانے کے لئے عمل نہیں کرتے تو ایسے لوگوں کی کوشش مشکور اور عمل مقبول ہو گا۔ یعنی دنیا میں ہم دونوں فریقین "مسلمان اور کافر" کی امداد فرماتے رہتے ہیں یہ عطائے ربی ہے مطلب یہ کہ مومن ہو یا کافر نیک ہو یا برا، اللہ تعالےٰ کا رزق ان سے روکا نہیں جاتا۔ غرض کہ اللہ تعالےٰ نے اس آیت سے یہ بات واضح فرما دی کہ جس کے عمل خالص اللہ تعالیٰ کے لئے نہ ہوں گے اُسے آخرت میں کوئی ثواب نہیں ملے گا اور اس کا ٹھکانہ جہنم ہو گا البتہ جس کے عمل رضائے الٰہی کے لئے ہوں گے وہ مقبول ہوں گے جیسا کہ حضرت ابوہریرہ کی روایت کردہ اس حدیث میں ہے کہ بے شمار روزے دار ایسے ہیں کہ جن کو اس روزے سے بجز بھوک اور پیاس کے کچھ حصہ نہیں ملتا، اور بے شمار شب کو قیام کرنے والے ایسے ہیں کہ جنہیں اس قیام سے سوائے بیداری اور تھکاوٹ کے کچھ نہیں ملتا، یعنی جب نماز و روزہ اللہ کے لئے نہ ہو تو انہیں اس کا ثواب نہیں ملتا جیسا کہ بعض حکماء سے روایت کیا گیا ہے وہ کہتے ہیں کہ ریاکاری اور سنا کر عبادت کرنے والے کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی شخص بازار جا رہا ہو مگر اس کی جیب ٹھیکریوں سے بھری ہوئی ہو

Marfat.com

اور لوگ کہیں گے اس کی جیب کیسی بھری ہوئی ہے مگر اس کے لئے کوئی منفعت نہیں سوائے لوگوں کی باتوں کے، اور اگر وہ کوئی چیز خریدنے کا ارادہ کرے تو اسے "ٹھیکریوں کے بدلے" کوئی چیز نہیں ملے گی، اسی طرح وہ عمل جو دکھانے اور سُنانے کے لئے کیا گیا ہو اس سے کوئی نفع حاصل نہ ہوگا اور نہ آخرت میں ثواب ملے گا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے "اور ہم ان کے اعمال کی جانب متوجہ ہوں گے تو ان کو بکھری ہوئی دھول کی مانند کر دیں گے"[1] یعنی وہ اعمال جو رضائے الٰہی کے لئے نہیں کئے گئے ہوں گے ہم ان کے ثواب کو رد کر دیں گے اور اس کے اعمال کو بکھری ہوئی دھول بنا دیں گے یعنی ایسی دھول جو سورج کی شعاعوں میں نظر آتی ہے۔

بغیر عمل کے ثواب کی امید رکھنا

حضرت مجاہد سے مروی ہے کہ ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ میں خالص رضائے الٰہی کے لئے صدقہ کرتا ہوں اور میں چاہتا ہوں کہ آپ مجھے کوئی اچھی بات ارشاد فرمائیں تو یہ آیت نازل ہوئی "جو شخص اللہ تعالےٰ سے ملاقات کی امید رکھتا ہو الخ" یعنی جو روز حساب سے ڈرتا ہو یا اللہ تعالےٰ سے ثواب کی امید رکھتا ہو تو وہ عمل صالح کرے اور اللہ کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرے۔

ایک حکیم کا قول ہے کہ جس نے سات عمل سات چیزوں کے بغیر کئے وہ اپنے عمل سے فائدہ نہیں اٹھائے گا۔

اوّل۔ یہ کہ وہ خوف سے عمل کرتا ہے مگر ڈرتا نہیں یعنی وہ کہتا ہے کہ میں عذاب الٰہی سے ڈرتا ہوں مگر وہ گناہوں سے نہیں ڈرتا تو ایسے شخص کا یہ قول اس کو کوئی نفع نہیں پہنچائیگا

دوم۔ یہ کہ وہ امید پر عمل کرے مگر طلب نہ کرے یعنی وہ یہ تو کہتا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ سے ثواب

---

[1] وَقَدِمْنَآ اِلٰى مَا عَمِلُوْا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنٰهُ هَبَآءً مَّنْثُوْرًا

Marfat.com

کی امید رکھتا ہوں مگر اعمال صالحہ سے اس کو طلب نہ کرے تو اس کا یہ قول بھی اس کے لئے سود مند نہ ہو گا۔ سوئم۔ یہ کہ وہ نیک عمل کی نیت تو کرتا ہے کہ میں عبادات وخیرات کروں گا مگر اس پر وہ عمل پیرا ہونے کا ارادہ نہیں کرتا۔ تو ایسے شخص کو اُس کی اس نیت سے کوئی فائدہ نہیں ہو گا۔ چہارم یہ کہ وہ بغیر مجاہدے کے دعاء کرے یعنی اللہ تعالےٰ سے یہ دُعا تو کرے کہ وہ اسے بھلائی کی توفیق دے لیکن جدوجہد نہ کرے تو ایسی دعا بھی اسے کوئی فائدہ نہ دے گی اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ جدوجہد کرے تاکہ اللہ تعالیٰ اسے توفیق عطاء فرمائے جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے" وہ لوگ جو ہماری راہ میں جدوجہد کرتے ہیں تو ہم اسے اپنا راستہ دکھاتے ہیں بے شک اللہ تعالےٰ محسنین کے ساتھ ہے"[1] یعنی وہ لوگ جو اللہ کے دین اور اطاعت میں مجاہدہ کرتے ہیں تو اللہ تعالےٰ انہیں اس کی توفیق عطاء فرماتے ہیں۔ پنجم۔ استغفار بغیر ندامت کے۔ یعنی یہ تو کہے کہ اے اللہ مجھے بخش دے لیکن اسے اپنے گناہوں پر ندامت نہ ہو تو بغیر ندامت کے محض استغفار اسے نفع نہ دے گی۔ ششم ظاہر میں لگا رہے مگر باطن کے بغیر۔ یعنی اپنے اعمال کی ظاہری اصلاح تو کرے لیکن باطنی شرائط کی اصلاح نہ کرے تو یہ ظاہر اس کو کوئی نفع نہ دے گا۔ ہفتم عمل میں محنت تو کرے مگر اخلاص کے بغیر۔ یعنی وہ طاعات میں مجاہدہ تو کرے لیکن اس کا عمل خالصتہً لوجہ اللہ نہ ہو تو بغیر اخلاص کے عمل اس کو کوئی نفع نہ دے گا اور یہ اس کا اپنے نفس کے ساتھ دھوکہ ہو گا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ آخری زمانہ میں ایسی اقوام آئیں گی جو دنیا کے تعاقب میں گھوڑوں کی طرح دوڑیں گی، ایک دوسری روایت میں ہے کہ وہ دین کے بدلے دنیا حاصل کریں گے، ایک اور روایت میں ہے کہ وہ دنیا پر جھپٹیں گے، اون جیسا لباس پہنیں گے ان کی زبانیں شکر سے

---

[1] وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا وَاِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ

Marfat.com

میٹھی ہوں گی مگر ان کے دل بھیڑیئے جیسے ہوں گے، اللہ تعالی فرمائے گا کیا تمہیں دھوکہ ہوا ہے یا تم اپنی جرأت دکھاتے ہو یا بغیر ڈر و فکر کے اپنے آپ کو بہادر سمجھتے ہو، مجھے اپنی ذات کی قسم انہیں ایسے فتنے میں مبتلا کروں گا کہ حکمت و دانائی کے دعویدار بھی حیران رہ جائیں گے۔

نیکی اور بدی کے اظہار پر صلہ

حضرت ابو صالح رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ میں کوئی عمل کرتا ہوں تو اس کو چھپاتا ہوں لیکن لوگ اس سے مطلع ہو جاتے ہیں اور مجھے تعجب ہوتا ہے، کیا اس پر میرے لئے کوئی اجر ہے، آپ نے فرمایا کہ چھپانے کا اجر بھی ملے گا اور اس کے ظاہر ہونے کا اجر بھی ملے گا، فقیہہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس کا معنیٰ یہ ہے کہ جو اس کے عمل پر مطلع ہوا اور اس نے اس عمل کی پیروی بھی کی تو اس کے لئے دوہرا اجر ہے ایک تو اس کے اپنے عمل کا اور دوسرا لوگوں کا اس کی پیروی کرنے کا۔ جیسا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ جس نے اچھے عمل کی بنیاد ڈالی تو اس کو اس کا اجر ملے گا اور ان لوگوں کے عمل کا بھی جنہوں نے اس عمل کی پیروی کی ہے۔ اور جو شخص کسی برے کام کی بنیاد ڈالتا ہے تو اس پر اس کو گناہ ملے گا اور ان لوگوں کی برائی کا بھی جنہوں نے اس کی پیروی کی قیامت تک۔ اور اگر وہ صرف اپنے عمل کے ظاہر ہونے پر خوش ہو رہا ہے نہ اس پر کہ لوگ اس کے اس عمل کی پیروی کر رہے ہیں تو اسے اپنے اجر کے ضائع ہونے سے ڈرنا چاہئے۔

حضرت ابی حبیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ملائکہ اللہ کے کسی بندے کے عمل کو لے کر اوپر جاتے ہیں تو اس کی کثرت اور پاکیزگی کا ذکر کرتے ہیں یہاں تک کہ وہ اللہ تعالےٰ کی منظور کردہ بلندی تک

Marfat.com

پہنچتے ہیں تو اللہ تعالےٰ بذریعہ وحی فرشتوں سے فرماتے ہیں کہ بے شک تم میرے اس بندے کے عمل کے محافظ ہو پر میرے اس بندے کے دل میں جو کچھ تھا وہ میں جانتا ہوں یہ اپنے عمل میں میرے لئے مخلص نہیں تھا پس اس کا نام اصحاب سجین میں لکھ دو، پھر ملائکہ میرے دوسرے بندے کے عمل کو لے کر جاتے ہیں تو اس کو کمتر اور حقیر تصور کرتے ہیں یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کی منظور کردہ بلندی تک جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ بذریعہ وحی ان سے فرماتا ہے کہ بیشک تم میرے اس بندے کے عمل کے محافظ ہو پر میں اس کے قلبی ارادے سے واقف ہوں یہ اپنے عمل میں میرے لئے مخلص تھا اس لئے اس کا نام اصحاب علیین میں لکھ دو، چنانچہ یہ حدیث اس بات کی دلیل ہے کہ تھوڑا عمل جو خالص رضائے الٰہی کے لئے ہو وہ اس کثیر عمل سے بہتر ہے جو خالص اللہ کے لئے نہ ہو، اس لئے کہ جو تھوڑا عمل صرف رضائے الٰہی کے لئے ہو تو اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے اس کا اجر دُگنا فرما دیتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اگر تیری ایک نیکی ہوگی تو ہم اس کو دگنا کر دیں گے اور ہم اسے اجر عظیم عطا کریں گے اور وہ عمل کثیر جو رضائے الٰہی کے لیئے نہ ہوگا تو اس کے لئے کوئی ثواب نہ ہوگا اور اس کا ٹھکانہ جہنم ہوگا ۔

فقیہہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ فقہا کی ایک جماعت نے اپنی سند کے ساتھ مجھے بتایا کہ سمیر اصبحی نے بیان کیا کہ جب وہ مدینہ میں داخل ہوا تو وہاں ایک شخص کے پاس لوگوں کا مجمع دیکھا، میں نے کہا یہ کیسا مجمع ہے لوگوں نے کہا کہ یہ ابو ہریرہ ہیں، میں ان کے قریب گیا اور وہ لوگوں کو حدیث سُنا رہے تھے، جب وہ خاموش اور تنہا ہوئے تو میں نے ان سے کہا کہ میں آپ کو اللہ کی قسم دے کر کہتا ہوں کہ مجھے ایسی حدیث سنائیں جس کو آپ نے خود حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سنا ہو اور اس کو حفظ کیا ہو، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا کہ بیٹھو، میں تمہیں وہ حدیث سناتا ہوں جو حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمائی ہے، اس وقت ہم دو کے علاوہ کوئی

Marfat.com

اور نہ تھا پھر ایک چیخ ماری اور بے ہوش ہو کر گر گئے، تھوڑی دیر بعد افاقہ ہوا
اور اپنا چہرہ مسلا پھر فرمایا کہ میں تمہیں حضور علیہ السلام سے خود سنی ہوئی حدیث
ضرور سناؤں گا پھر دوسری چیخ ماری اور کافی دیر تک بیہوش رہے پھر افاقہ ہوا اور
اپنا چہرہ مسلا پھر فرمایا کہ میں تمہیں وہ حدیث ضرور سناؤں گا جو حضور اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم نے مجھے ارشاد فرمائی تھی پھر چیخ ماری اور بڑی دیر تک بیہوش رہے پھر افاقہ
ہوا اور اپنے چہرے کو مسلا اور فرمایا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد
فرمایا کہ جب قیامت کے دن اللہ تعالےٰ اپنی مخلوق کے درمیان فیصلہ فرمائیں گے
تو تمام امتیں وہاں گھٹنوں کے بل بیٹھی ہوں گی تو سب سے پہلے جن کو بلایا جائے گا
ان میں ایک ایسا شخص ہو گا جس نے قرآن کو حفظ کیا ہو گا اور ایک وہ شخص ہو گا جو
اللہ کی راہ میں شہید کیا گیا ہو گا اور ایک دولت مند ہو گا تو اللہ تعالےٰ قاری سے
فرمائے گا کیا میں نے تجھے اس کا علم نہیں دیا تھا جو میں نے اپنے رسولوں پر اتارا
تھا؟ تو وہ عرض کرے گا، ہاں یارب، پھر فرمائے گا تو نے اس علم کے مطابق کیا عمل
کیا؟ بندہ عرض کرے گا کہ میں تو دن رات اسی عمل میں لگا رہا، اللہ تعالےٰ اس سے
فرمائے گا تو نے جھوٹ کہا۔ اور فرشتے بھی کہیں گے تو جھوٹا ہے بلکہ تیری تو خواہش
تھی کہ لوگ کہیں کہ فلاں قاری ہے بس اسی طرح کہا گیا اور دولت مند سے کہا جائیگا
کہ تو نے میرے دیئے ہوئے مال سے کیا کام کیا؟ وہ کہے گا میں نے اس سے صلہ رحمی
کی اور صدقہ کیا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو جھوٹ بولتا ہے فرشتے بھی کہیں گے تو جھوٹا
ہے بلکہ تُو تو یہ چاہتا تھا کہ تجھے لوگ سخی کہیں بس تجھے ایسا کہا گیا پھر وہ شخص لایا جائیگا
جو اللہ کی راہ میں شہید کیا گیا تھا تو اس سے کہا جائے گا تو کس لئے شہید ہوا؟ کہے گا
کہ میں نے تیری راہ میں جہاد کیا پھر شہید ہوا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو جھوٹا ہے فرشتے
کہیں گے تو جھوٹا ہے بلکہ تیری خواہش تھی کہ لوگ کہیں فلاں بڑا بہادر ہے بس ایسا
کہا گیا پھر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنا ہاتھ اپنے گھٹنے پر مارا اور فرمایا اے

Marfat.com

ابی ہریرہ اللہ کی مخلوق میں سے وہ تینوں پہلے شخص ہوں گے قیامت کے دن جن کے ساتھ آگ کو بھڑ کایا جائے گا، کہتے ہیں کہ جب یہ حدیث حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو پہنچی تو بہت روئے اور فرمایا کہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا پھر یہ آیت پڑھی، ؎ جو لوگ دنیا کی زندگی اور زینت کا ارادہ کرتے ہیں تو ان کے اعمال کا صلہ انہیں دنیا میں ہی پورا کر دیا جاتا ہے اور دنیا میں انکا حق نہیں مارا جاتا، یہ وہ لوگ ہیں جن کے لئے آخرت میں سوائے آگ کے کچھ نہیں ہے، دنیا میں کئے گئے ان کے اعمال ضائع اور تباہ و برباد کر دیئے جاتے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن حنیف انطاکی فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن جب بندہ اپنے اعمال کا ثواب مانگے گا تو اللہ تعالےٰ اس سے فرمائے گا کیا ہم نے تجھے دنیا میں تیرا ثواب نہیں دے دیا تھا؟ کیا ہم نے تیرے لئے مجالس میں وسعتیں نہیں فرمائی تھیں؟ کیا تو اپنی دنیا میں سردار نہ تھا؟ کیا ہم نے خرید و فروخت میں آسانیاں نہیں دی تھیں؟ کیا ایسی اور اس جیسی اور سہولتیں تجھے میسر نہ تھیں؟

بعض حکماء سے مخلص کے متعلق سوال کیا گیا تو انہوں نے کہا کہ مخلص وہ ہوتا ہے جو اپنی نیکیوں کو بھی ایسے چھپائے جیسے اپنی برائیوں کو چھپاتا ہے، پھر پوچھا گیا کہ اخلاص کی انتہا کیا ہے؟ تو فرمایا کہ لوگوں کی تعریف کو پسند نہ کرنا، حضرت ذوالنون مصری سے دریافت کیا گیا کہ کسی شخص کو یہ کب علم ہوتا ہے کہ وہ اللہ تعالےٰ کے خاص اور چنیدہ بندوں میں سے ہے، فرمایا چار چیزوں سے (۱) جب راحت و آرام ترک کر دے (۲) تھوڑا بہت جو کچھ ہو وہ اللہ کی راہ میں دے دے (۳) کو پسند کرے (۴) تعریف و مذمت کو یکساں جانے۔

؎ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا نُوَفِّ اِلَيْهِمْ اَعْمَالَهُمْ فِيْهَا وَهُمْ فِيْهَا لَا يُبْخَسُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا النَّارُ وَحَبِطَ مَا صَنَعُوْا فِيْهَا وَبٰطِلٌ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ

Marfat.com

ریاکاری کرنے والے کا انجام

حضرت عدی بن حاتم طائی سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کچھ لوگوں کو قیامت کے دن جنت میں لے جانے کا حکم دیا جائے گا، جب وہ اس کے قریب پہنچیں گے تو اس کی خوشبو محسوس کریں گے اور جنت کے محلات کی طرف دیکھیں گے اور اہل جنت کے لئے دیگر نعمتوں کا مشاہدہ کریں گے، تب آواز آئے گی کہ ان کو وہاں سے واپس لے آؤ، جنت میں ان کا کوئی حصہ نہیں ہے تو وہ حسرت اور شرمندگی سے ایسے لوٹیں گے جیسے ان سے پہلے اور بعد والے ان کی طرح لوٹیں گے، تو وہ عرض کریں گے یا اللہ اس سے تو بہتر تھا کہ جنت میں اپنے محبوب بندوں کے لئے مہیا کی گئی نعمتوں کو دکھانے سے پہلے آپ ہمیں جہنم میں بھیج دیتے، اللہ تعالٰے فرمائے گا تمہارے ساتھ ایسا کرنا ہی تھا کیونکہ تم اپنی خلوتوں میں کتنے بڑے گناہوں کے ساتھ میرے سامنے ہوتے تھے، مگر جب تم لوگوں سے ملتے تھے تو بڑے مسکین بن کر ملتے تھے، تم لوگوں کو اپنے وہ اعمال دکھاتے تھے جو تمہارے قلبی ارادوں کے خلاف ہوتے تھے، تم لوگوں سے تو خوف کھاتے تھے مگر مجھ سے تمہیں کوئی خوف نہ تھا، تم نے لوگوں کی جلالت تسلیم کی لیکن میری جلالت کو نہ مانا، تم نے لوگوں کے خوف سے گناہ کو چھوڑا پر میرے خوف سے نہ چھوڑا، پس آج میں تمہیں اپنے دردناک عذاب کا مزہ چکھاؤں گا اور اپنے ثواب عظیم سے محروم رکھوں گا۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ جب اللہ تعالٰے نے جنت عدن کو تخلیق فرمایا تو اُس میں ایسی چیزیں پیدا فرمائیں جو نہ کسی آنکھ نے دیکھے اور نہ کسی کان نے سنے اور نہ ہی کسی بشر کے دل پر ان کا خیال گذرا۔ پھر آپ نے اس سے فرمایا کہ مجھ سے گفتگو کر تو جنت نے تین بار کہا کہ

Marfat.com

بے شک مؤمن کامیاب ہوا پھر کہا کہ ہر بخیل، منافق اور ریاکار پہ حرام ہوں۔

حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ریاکاری کرنے والے کی چار نشانیاں ہیں (۱) وہ اپنی تنہائی میں سست رہتا ہے (۲) لوگوں کے سامنے چست رہتا ہے (۳) جب اس کی تعریف کی جائے تو عمل کو بڑھا دیتا ہے (۴) اگر اس کی برائی کر دی جائے تو کام برباد کر دیتا ہے۔

شفیق بن ابراہیم الزاہد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ تین اشیاء عمل کے لئے حصار "قلعہ" ہیں۔ اوّل یہ کہ وہ عقیدہ رکھے کہ ہر کام اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے تاکہ اس سے تکبر کم ہو۔ دوم یہ کہ اس کے عمل کا مدار رضائے الٰہی پر ہو تاکہ اس کی خواہش میں کمی ہو۔ سوم یہ کہ اپنے عمل کے ثواب کی آرزو صرف اللہ تعالےٰ سے رکھے مگر طمع اور ریا نہ ہو۔ ان اشیاء سے اعمال خالص ہو جاتے ہیں۔

ہر کام کا اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہونا، کا مطلب یہ ہے کہ وہ جان لے کہ اس عمل کی توفیق اللہ نے ہی بخشی ہے جب وہ اس بات سے آگاہ ہو جائے گا تو وہ زیادہ شکر میں مشغول ہو جائے گا اور وہ خود پسندی میں مبتلا نہیں ہوگا نیز رضائے الٰہی کو مطلوب و مقصود بنانے کا مطلب یہ ہے کہ وہ اس عمل میں غور و فکر کرے کہ یہ عمل خالصتاً لوجہ اللہ ہے اور اس میں اس کی رضا ہے تو وہ عمل کرے اور اگر اس نے جان لیا کہ اس میں رضائے الٰہی کا کوئی پہلو نہیں ہے تو اسے ترک کر دے تاکہ نفس کی خواہش پر عمل نہ ہو جیسا کہ اللہ تعالےٰ کا فرمان ہے۔ "کہ[۱] بے شک نفس تو بری چیزوں کا حکم ہی دیتا ہے" اور ان کا قول کہ ثواب کی آرزو اللہ تعالےٰ سے رکھنے کا مطلب یہ ہے کہ اس کا عمل محض رضائے الٰہی کے لئے ہو، وہ لوگوں کی گفتگو کی فکر

۱۔ اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَۃٌ بِالسُّوْءِ

Marfat.com

نہ کرے ۔ جیسا کہ کسی دانا نے کہا ہے کہ عامل کو اپنے عمل کا ادب بکریوں کے کسی چرواہے سے سیکھنا چاہئے، ان سے پوچھا گیا کہ وہ کیسے؟ فرمایا کہ جب چرواہا بکریوں کے نزدیک نماز پڑھتا ہے تو وہ اپنی بکریوں سے اپنی نماز کی تعریف کا خواہاں نہیں ہوتا۔ اسی طرح عامل کو یہ خیال نہیں آنا چاہیے کہ لوگ اس کو دیکھ رہے ہیں، ایسی صورت میں وہ تنہائی میں عمل کرے یا لوگوں میں اس کے لئے مساوی ہے کیونکہ وہ لوگوں سے اپنے عمل کی تعریف کا خواہاں نہیں ہے۔

صحیح عمل کے اسباب

بعض حکماء نے کہا ہے کہ صحت عمل کے لئے چار چیزیں ضروری ہیں (۱) شروع کرنے سے پہلے اس کا علم کیونکہ کوئی عمل بغیر علم کے صحیح نہیں ہوتا اس لئے کہ بغیر علم کے عمل اصلاح کی بہ نسبت فساد کا زیادہ موجب ہوتا ہے (۲) عمل شروع کرنے سے پہلے اس کی نیت، اس لئے کہ عمل بغیر نیت کے درست نہیں ہوتا جیسا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ اعمال کا دارو مدار نیتوں پہ ہے اور ہر آدمی کو وہی ملے گا جو اس نے نیت کی پس روزہ، نماز، حج، زکوٰۃ اور جملہ عبادات بغیر نیت کے صحیح نہیں اس لئے عمل شروع کرنے سے پہلے اس کی صحت کے لئے نیت کا ہونا لازمی ہے (۳) عمل کے دوران صبر و تحمل کرے تاکہ اطمینان وسکون کے ساتھ عمل کر سکے (۴) اخلاص۔ کیونکہ بغیر خلوص کے کوئی عمل قبول نہیں ہوگا، جب تیرا عمل اخلاص کے ساتھ ہوگا تو اس کو اللہ تعالیٰ قبول فرمائے گا اور لوگوں کے دل تیری جانب مائل فرما دے گا۔

ہرم بن حیان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں جب بندہ سچے دل سے اللہ تعالیٰ کی جانب متوجہ ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اہل ایمان کے دلوں کو اس کی طرف پھیر دیتا ہے یہاں تک کہ ان کی محبتیں اور رحم دلیاں اس کو عطا ہو جاتی ہیں حضرت

Marfat.com

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب اللہ تعالےٰ اپنے کسی بندے سے محبت فرماتا ہے تو حضرت جبریل سے فرماتا ہے کہ میں فلاں شخص سے محبت کرتا ہوں پس تو بھی اُس سے محبت کر، پھر جبریل آسمان کے ملائکہ سے کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں شخص سے محبت فرماتا ہے لہذا تم بھی اس سے محبت کرو تو وہ سب اس سے محبت کرتے ہیں پھر زمین میں اس کی مقبولیت وسیع کر دی جاتی ہے، اور جب کسی سے اللہ تعالیٰ بغض رکھتا ہے تو اس کے ساتھ بھی اسی طرح بغض کا اعلان ہوتا ہے۔

حضرت شفیق بن ابراہیم الزاہد سے مروی ہے کہ کسی نے ان سے دریافت کیا کہ لوگ مجھے صالح کہتے ہیں تو میں کیسے جانوں کہ میں نیک ہوں یا نہیں تو شفیق رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اپنے باطن کو صالحین کے سامنے ظاہر کرو اگر وہ راضی ہوں تو سمجھ لو کہ تم صالح ہو ورنہ نہیں، دوم یہ کہ دنیا کو اپنے پر پیش کرو اگر تیرا دل اس کو رد کر دے تو جان لے کہ تو صالح ہے سوم یہ کہ موت کو اپنے نفس پر پیش کرو اگر وہ اس کی آرزو کرے تو سمجھ لے کہ تو صالح ہے ورنہ نہیں۔ اگر یہ تینوں اوصاف تیرے اندر جمع ہو جائیں تو پھر اللہ کے آگے عاجزی کرو تا کہ تیرے عمل میں ریا داخل نہ ہو سکے ورنہ وہ تیرے عمل کو ختم کر دے گا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ مؤمن کون ہوتا ہے، صحابہ نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتا ہے تو آپ نے فرمایا کہ مومن کی موت سے قبل اللہ تعالےٰ اس کے کانوں کو اس کی پسندیدہ باتوں سے بھر دے گا اور اگر کوئی شخص ستر کوٹھیوں میں گھری ہوئی ایک کوٹھڑی میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہے اور ہر کوٹھی لوہے کے دروازے سے بند ہو تو اللہ تعالیٰ اسے اس کے عمل کی چادر پہنا دیتا ہے یہانتک کہ لوگ اس کا تذکرہ روز افزوں کرتے رہتے ہیں، عرض کیا گیا یا رسول اللہ کیسے

Marfat.com

بڑھاتے ہیں فرمایا کہ اس مؤمن کو پسند کرتا ہے جو اس کے عمل میں اضافہ کرے پھر فرمایا تم جانتے ہو کہ فاجر کون ہوتا ہے۔ صحابہ نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتا ہے فرمایا فاجر وہ ہے کہ جس کی موت سے قبل اللہ تعالےٰ اس کے کانوں کو ان کی ناپسندیدہ باتوں سے بھر دے گا اگر کوئی ستر گھروں میں گھری ہوئی کسی کوٹھڑی میں اللہ کی معصیت کرتا ہے اور ہر گھر کا دروازہ لوہے کا ہے تو بھی اللہ تعالےٰ اسے اس کے عمل کی چادر پہنائے گا یہاں تک کہ لوگ اس کا زیادہ سے زیادہ تذکرہ کریں گے عرض کیا گیا یا رسول اللہ کس طرح زیادہ کریں گے فرمایا کہ فاجر شخص ایسے اعمال کو پسند کرتا ہے جو اس کے گناہوں میں اضافہ کریں۔

حامد لفاف کہتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ کسی کو آخرت میں ہلاک فرمانے کا ارادہ کرتے ہیں تو اسے تین باتوں میں مبتلا فرما دیتا ہے (۱) اسے علم عطا کیا جاتا ہے مگر علماء جیسے اعمال سے محروم کر دیا جاتا ہے (۲) اسے صالحین کی صحبت تو عطا کر دی جاتی ہے مگر ان کے مراتب کی معرفت سے محروم کر دیا جاتا ہے۔ (۳) عبادت کے دروازے تو اس پر کھول دیئے جاتے ہیں لیکن عمل خالص سے اسے محروم کر دیا جاتا ہے۔ فقیہہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس کے ساتھ ایسا اس کی بدباطنی اور گندی نیت کے سبب کیا جاتا ہے اگر اس کی نیت صحیح ہوتی تو اللہ تعالیٰ اس کو علم کا نفع عمل میں اخلاص اور احترام صالحین کی معرفت عطا فرماتا۔

فقیہہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جبلہ یحصبی کہتے ہیں کہ ہم ایک غزوہ میں عبدالملک بن مروان کے ساتھ تھے کہ ایک شخص شب بیدار ہمارے ہم سفر ہوئے وہ رات کو بہت ہی کم سوتے تھے۔ بہت دنوں تک تو ہم ان کو پہچان بھی نہ سکے پھر ہم نے جانا کہ وہ تو صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں ان کی روایت کردہ حدیثوں میں ایک یہ بھی ہے کہ کسی مسلمان نے یہ عرض کیا یا رسول اللہ قیامت کو نجات کس چیز میں ہوگی، آنحضرت نے فرمایا کہ اللہ سے دھوکہ نہ کرو۔ سائل نے عرض کیا ہم کس طرح

Marfat.com

اللہ کو دھوکہ دیں گے، آپ نے فرمایا یوں کہ تم اللہ کے حکم پر عمل کرو مگر ارادہ رضائے الٰہی کے سوا ہو، لہٰذا ریا سے ڈرو کیونکہ یہ شرک باللہ ہے اور قیامت کے دن لوگوں کے روبرو ریاکار کو چار ناموں سے بلایا جائے گا، اے کافر، اے فاجر، اے غدار، اے خاسر تیرا عمل ضائع ہو گیا، تیرا ثواب غارت گیا، آج کے دن تیرا کوئی حصہ نہیں، اے دھوکے باز تو اپنا اجر اس سے مانگ جس کے لئے تو نے عمل کیا تھا، ہیں "جبلہ" نے اس صحابی سے عرض کیا تجھے اللہ کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں واقعی آپ نے حضور علیہ السلام سے یہ سُنا ہے؟ فرمایا مجھے اللہ معبود برحق کی قسم میں نے حضور علیہ السلام سے یہ خود سنا ہے لیکن اگر کوئی غلطی ہو گئی ہو تو وہ عمداً نہ ہو گی پھر پڑھا بے شک[1] منافقین اللہ تعالےٰ سے دھوکہ کرتے ہیں اور اللہ ان سے تدبیر فرماتا ہے۔

ریا اور خود پسندی سے عمل کو ضائع نہ کرو

فقیہہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اگر کوئی شخص یہ چاہتا ہے کہ آخرت میں وہ اپنے عمل کا ثواب پائے تو لازم ہے کہ وہ بغیر ریاء کے خالصتہً اللہ کے لئے عمل کرے پھر وہ اس عمل کو بھول جائے کہیں خود پسندی اس کے عمل کو ضائع نہ کر دے اسی لئے کہا گیا ہے کہ عبادت کرنا سہل ہے مگر اس کی محافظت مشکل ہے۔

حضرت ابوبکر واسطی فرماتے ہیں کہ عمل کرنے سے زیادہ اس کی حفاظت مشکل ہے اس لئے کہ اس کی مثال اس شیشے جیسی ہے جو جلدی ٹوٹ جاتا ہے اور وہ معمولی سی سختی بھی برداشت نہیں کرتا یہی حال عمل کا ہے کہ جیسے ہی اس میں ریاء اور خود پسندی شامل ہوئی وہ غارت ہو گیا، جب کوئی ریا سے ڈرتے ہوئے عمل کرتا ہے تو اگر وہ قدرت رکھتا ہے تو ریا کو اپنے دل سے نکال دے، اور

---

[1] اِنَّ الْمُنَافِقِیْنَ یُخَادِعُوْنَ اللّٰہَ وَھُوَ خَادِعُھُمْ

Marfat.com

اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ کوشش کرے، اور اگر اس کی قدرت نہیں رکھتا تو پھر عمل کو ترک نہ کرے بلکہ عمل میں در آئے ریا سے اللہ تعالےٰ سے استغفار کرے پھر امید ہے کہ اللہ تعالےٰ عمل میں اخلاص کی توفیق بخشے۔ جیسا کہ ایک مثال میں کہا گیا ہے کہ جب سے ریا کار مر گئے ہیں تو دنیا ویران ہو گئی ہے اس لئے کہ وہ نیک کام کرتے تھے مثلاً چھاؤنی، سرائے اور مساجد بنواتے تھے اس میں لوگوں کا بھلا ہوتا تھا اگرچہ اس میں ریا ہوتا تھا اور کبھی کبھی تو کسی مسلمان کی دعا سے ان کو بھی فائدہ پہنچتا تھا، جیسا کہ نقل کیا گیا ہے کہ پرانے لوگوں میں سے کسی نے رباط "چھاؤنی" بنوائی اور وہ اپنے دل میں کہا کرتا تھا پتہ نہیں میرا یہ عمل اللہ کے لئے ہے یا نہیں تو کسی نے خواب میں اس سے کہا کہ اگر تیرا عمل اللہ تعالےٰ کے لئے نہیں تھا تو مسلمان تو تیرے لئے یہ دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ تجھ سے راضی ہو۔

حذیفہ بن یمان کے پاس بیٹھے ہوئے ایک شخص نے کہا کہ اے اللہ منافقین کو ہلاک کر دے حضرت حذیفہ نے فرمایا اگر وہ ہلاک کر دیئے گئے تو تم اپنے دشمنوں کے مقابلے میں کیسے صف بندی کرو گے یعنی وہ جنگوں کے لئے نکلتے ہیں اور دشمنوں کو قتل کرتے ہیں، حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ تعالےٰ منافقین کی قوت سے مؤمنین کی تائید فرماتے ہیں اور مؤمنین کی دعاؤں سے منافقین کی مدد فرماتے ہیں فقیہہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ لوگ فرائض میں باتیں کرتے ہیں بعض کہتے ہیں کہ اس میں ریا کو کوئی دخل نہیں کیونکہ وہ تمام مخلوق پہ فرض کیا گیا ہے جب وہ فرض ادا کرتا ہے تو اس میں ریا کیسے داخل ہو گا اور بعض کہتے ہیں فرائض وغیرہ میں بھی ریا داخل ہوتا ہے

فقیہہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک اس کی دو صورتیں ہیں اگر وہ عمل کرتا ہے لوگوں کو دکھانے کے لئے۔ اگر دکھاوا نہ ہوتا وہ فرض ادا ہی نہ کرتا

Marfat.com

ایسا شخص منافق ہے، اور یہ ان لوگوں میں سے ہے جن کے لئے اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ "بے شک منافق جہنم کے سب سے نچلے طبقے میں ہیں"۔ یعنی وہ آل فرعون کے ساتھ ہاویہ میں ہوگا اس لئے کہ اگر وہ موحد خالص ہوتا تو ریا اسے عمل سے نہ روک سکتا۔ اور اگر عوام الناس کے روبرو تو خوب اور ٹھیک ٹھاک فرض ادا کرتا ہے مگر جہاں کوئی ایک بھی دیکھنے والا نہ ہو تو پھر صحیح ادا نہیں کرتا پس اس کا ثواب بھی ناقص ہوگا اور اس سے محاسبہ کرتے ہوئے ریا سے متعلق پوچھا جائے گا۔ "اللہ بہتر اور صحیح جانتا ہے"

۱؎ اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ فِی الدَّرْکِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ

Marfat.com

باب موت کی ہولناکی اور اس کی شدت

فقیہ ابو اللیث سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ سے ملنا پسند کرتا ہے یعنی دار الآخرت میں جانا پسند کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملنے کو پسند فرماتا ہے، ملاقات کی محبت کا معنیٰ یہ ہے کہ جب مومن نزع کی حالت میں ہوتا ہے کہ جس وقت ایمان بھی مقبول نہیں ہوتا تو ایسی حالت میں مؤمن کو اللہ تعالیٰ کی رضا اور جنت کی خوشخبری دی جاتی ہے تو وہ اپنی موت کو اپنی زندگی سے زیادہ چاہنے لگ جاتا ہے، اور اللہ تعالیٰ اس کی ملاقات کو پسند فرماتا ہے مطلب یہ ہے کہ وہ اس پر اپنے فضل کا اضافہ فرماتا ہے اور اسے اپنی کثیر عطاؤں سے مالا مال فرماتا ہے اور جو اللہ سے ملاقات کو پسند نہیں کرتا تو اللہ تعالیٰ بھی اس کی ملاقات کو ناپسند فرماتا ہے جب کافر اپنے لئے تجویز کی گئی سزاؤں کا شمار کرتا ہے تو وہ اپنی گمراہی پر روتا ہے اور موت کو ناپسند کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملنے کو ناپسند فرماتا ہے یعنی اسے رحمت سے دور فرماتا ہے اور سزا دینے کا ارادہ فرماتا ہے امام ثوری فرماتے ہیں حدیث کے یہ معنی نہیں کہ ان کی اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی محبت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ بھی ان سے محبت فرماتا ہے یا ان کے ناپسند کرنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ بھی ناپسند فرماتا ہے بلکہ اس بیان کی غرض یہ ہے کہ جب ان کی ملاقات اللہ تعالیٰ کو پسند ہوتی ہے تو وہ بھی اللہ تعالیٰ سے ملاقات کے خواہشمند ہوتے ہیں انتہا کلامہ وتوضیحہ۔

Marfat.com

محبت اللہ تعالیٰ کی صفت ہے اور بندے کی اپنے رب سے محبت اسکی تابع ہے اور اسی کا عکس ہے جس طرح پانی کا عکس دیوار پر ظاہر ہوتا ہے اور حضور علیہ السلام کا یہ فرمان اس کی تائید کرتا ہے کہ جب اللہ تعالےٰ بندے سے محبت فرماتا ہے تو اسے اپنی طرف مشغول فرما دیتا ہے اور قرآن مجید میں یحبونہ سے یحبھم کو مقدم رکھنے میں اسی طرف اشارہ ہے اللہ تعالےٰ ہمیں اپنی محبت کا ذوق عطا فرمائے اور محبت میں ہی ہمیں تکریم بخشے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ موت کو تو ہم سب بھی ناپسند کرتے ہیں آپ نے فرمایا یہ ناپسندیدگی مقصود نہیں بلکہ جب مؤمن کے پاس موت آتی ہے تو اس وقت ملائکہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے ان نعمتوں کی بشارت لے کر آتے ہیں جو اس کو عطا ہونے والی ہوتی ہیں تو پھر اس کو اللہ تعالےٰ سے ملنے سے بڑھ کر کوئی شے محبوب نہیں ہوتی اور اللہ تعالیٰ بھی اس کی ملاقات کو پسند فرماتا ہے البتہ جب فاجر یا کافر کے پاس موت آتی ہے تو فرشتے اس کے برے انجام سے اس کو ڈرانے کے لئے آتے ہیں تب وہ اللہ تعالےٰ سے ملاقات کو ناپسند کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ بھی اس کی ملاقات کو پسند نہیں کرتا۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ بنی اسرائیل سے بیان کیا گیا ہے اور اس میں کوئی حرج نہیں، بنی اسرائیل کی قوم کے عجیب عجیب واقعات ہیں پھر یہ بیان فرمایا کہ بنی اسرائیل کا ایک گروہ قبرستان پہنچا تو کہنے لگے کہ ہم یہاں نماز پڑھیں اور اللہ سے یہ دعا مانگیں کہ وہ کسی مردے کو قبر سے اٹھائے اور وہ ہمیں موت کے بارے میں بتلائے، پھر انہوں نے نماز پڑھی اور اپنے رب سے دعا مانگی تو کیا دیکھتے ہیں کہ ایک آدمی نے انتہائی پرانی سیاہ قبر سے اپنا سر نکالا اور کہا اے لوگو تم کیا چاہتے ہو، اللہ کی قسم

Marfat.com

مجھے فوت ہوئے نوے سال بیت چکے ہیں لیکن موت کی سختی اب بھی یوں محسوس کرتا ہوں جیسے یہ ابھی ابھی آئی ہو تم اللہ سے دعا کرو کہ وہ مجھے اصل حالت میں لوٹا دے اس کی پیشانی پہ سجدوں کا نشان تھا۔

حضرت حسن رضی اللہ عنہ حضور علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ موت کی شدت اور اس کی تکلیف مؤمن پر اس قدر ہے جیسے تلوار سے کسی کو تین سو ضربیں لگائی جائیں فقیہہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جس کو موت پہ یقین ہے اور وہ جانتا ہے کہ ایک دن اگر رہیگی تو اسکے لئے ضروری ہے کہ استداد کے مطابق نیک عمل کرنا اور برے برے اعمال سے اجتناب کرے، اس لئے کہ وہ نہیں جانتا کہ موت کب آئے گی حضور علیہ السلام نے صرف امت کی نصیحت کے لئے موت کی شدت اور سختیوں کو بیان فرمایا ہے تاکہ وہ اس کے لئے تیاری کریں اور دنیا کے مصائب پہ صبر کریں اس لئے کہ مصائب دنیا پر صبر موت کی سختی پہ صبر سے آسان ہے کیونکہ موت کی سختی عذاب آخرت سے اور عذاب آخرت عذاب دنیا سے سخت ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسور ہاشمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ میری حاضری کا مقصد یہ ہے کہ مجھے کوئی نادر علم سکھائیں آپ نے فرمایا کہ تو نے راس العلم کے متعلق کیا کیا؟ اس نے کہا یہ راس العلم کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کیا تو نے اللہ جل جلالہ کو پہچان لیا ہے اس نے عرض کیا ہاں۔ آپ نے فرمایا کیا تو نے موت کو جانا ہے؟ کہا ہاں آپ نے فرمایا پھر موت کے لئے کیا تیاری کی ہے اس نے کہا جو اللہ تعالیٰ نے چاہا۔ آپ نے فرمایا جاؤ پہلے انہی پر پختہ رہو، پھر آنا میں تجھے نادر علم سکھاؤں گا، جب وہ شخص کئی سالوں بعد آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اپنا ہاتھ دل پہ رکھ کہ جو چیز تمہیں پسند نہیں ہوگی وہ اپنے مسلمان بھائیوں کے لئے بھی ناپسند کرو گے اور جو چیز اپنے لئے پسند کرو گے وہی اپنے مسلمان بھائیوں کیلئے پسند کرو گے یہی نادر علم ہے۔ بے شک موت کی تیاری راس العلم ہے بہتر یہ ہے کہ اس کی

Marfat.com

تیاری میں مشغول ہو جاؤ، انہی عبداللہ بن مسود ہاشمی سے مروی ہے کہ حضور علیہ السلام نے یہ آیت تلاوت فرمائی "پس جس شخص کو اللہ تعالےٰ ہدایت دینے کا ارادہ فرماتے ہیں تو اس کا سینہ اسلام کے لئے کھول دیتے ہیں اور جس کی گمراہی کا ارادہ فرماتے ہیں تو اس کے سینے کو تنگ فرما دیتے ہیں" پھر فرمایا جب نور اسلام دل میں داخل ہو جاتا ہے تو اس میں فراخی وکشائش پیدا ہو جاتی ہے، عرض کیا گیا، کیا اس کی کوئی علامت بھی ہے؟ آپ نے فرما ہاں، غرور کے گھر سے بیزاری، اور دار خلد کے ساتھ وابستگی اور موت کے آنے سے پہلے اس کی تیاری۔

پانچ باتوں کو غنیمت جانو

میمون بن مہران سے مروی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک شخص کو بطریق نصیحت فرمایا کہ پانچ باتوں کو پانچ باتوں سے پہلے غنیمت سمجھو، (۱) اپنے شباب کو بڑھاپے سے پہلے (۲) اپنی صحت کو بیماری سے پہلے (۳) اپنی فراغت کو مصروفیت سے پہلے (۴) اپنی امارت کو غربت سے پہلے (۵) اپنی حیات کو موت سے پہلے۔ بے شک حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پانچ باتوں میں کثیر علم جمع فرمایا ہے، بے شک آدمی جو عمل جوانی کے عالم میں کر سکتا ہے بڑھاپے میں اس کی قدرت نہیں رکھتا، کیونکہ جوانی میں اگر معصیت کی عادت پڑ جائے تو بڑھاپے میں وہ اس کو چھوڑنے پر قدرت نہیں رکھتا اس لئے جوان کو چاہیئے کہ وہ جوانی میں ہی اچھے اعمال کی عادت ڈال لے تاکہ بڑھاپے میں نیک عمل اس کے لئے آسان ہو جائے نیز آپ کا یہ فرمانا کہ صحت کو بیماری سے پہلے غنیمت جانو،

فَمَن یُّرِدِ اللّٰہُ اَن یَّھدِیَہٗ یَشرَح صَدرَہٗ لِلاِسلَامِ وَمَن یُّرِد اَن یُّضِلَّہٗ یَجعَل صَدرَہٗ ضَیِّقًا حَرَجًا

Marfat.com

اس لئے کہ صحت مند اپنے مال و جان کو کام میں لا سکتا ہے تو صحت مند کو چاہیئے کہ وہ اپنی تندرستی کو غنیمت سمجھے اور اپنے مال اور بدن کو اعمال صالحہ میں لگائے کیونکہ بیماری کی صورت میں وہ بدنی طاعات میں کمزور ہو جائے گا اور اس کے ہاتھ میں مال ایک تہائی رہ جائے گا، اسی طرح مصروفیت سے پہلے فراغت کا مفہوم یہ ہے کہ رات کو وہ فارغ ہوتا ہے جبکہ دن میں مصروف تو بہتر ہے کہ وہ رات کو فراغت کی حالت میں نماز پڑھے اور دن کی مصروفیت میں بالخصوص سردیوں میں روزے رکھے جیسا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان ہے کہ سردیاں مؤمن کے لئے غنیمت ہیں اس لئے کہ سردیوں میں راتیں لمبی ہوتی ہیں جن میں وہ قیام کرتا ہے اور دن چھوٹے ہوتے ہیں جن میں وہ روزے رکھتا ہے ایک اور روایت میں ہے کہ رات بہت لمبی ہے اسے سو کر چھوٹا نہ کرو اور دن روشن ہے اس کو اپنے گناہوں سے تاریک نہ کرو نیز فقیری سے پہلے امیری کو غنیمت سمجھو یعنی اللہ تعالےٰ نے جو تجھے روزی عطا کی ہے اس پر راضی ہو اور اسے غنیمت جانے اور لوگوں کے مال کی طرف طمع نہ کرے اور آپ کا یہ فرمان کہ زندگی کو موت سے پہلے غنیمت جان کا مفہوم یہ ہے کہ آدمی جب تک زندہ ہے تو وہ عمل پر قدرت رکھتا ہے لیکن جب مر جاتا ہے تو اُسکے عمل منقطع ہو جاتے ہیں پس مؤمن کے لئے ضروری ہے کہ وہ فانی ایام حیات کو ضائع نہ کرے اور زندگی کے باقی دنوں کو غنیمت جانے۔ فارسی میں ایک دانا کا قول ہے کہ جس نے بچپن کھیل کود میں، جوانی مستی میں اور بڑھاپا سستی میں گذار دیا تو اس نے خدا پرستی کب کی؟ یعنی بچپن بچوں کے ساتھ کھیل میں جوانی غفلت اور لہو و لہب میں اور بڑھاپا کمزوری میں گذار دیا موت کے بعد عمل یعنی عبادت ختم۔ اس کے لئے زندگی میں لعنت کی جاتی ہے، پس ملک الموت

Marfat.com

کی آمد کے لئے تیار رہو اور اسے ہر وقت یاد رکھو کیوں کہ وہ تجھ سے کبھی غافل نہیں ہے۔

موت اور قبر کی کیفیت

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انصاری مرد کے سر کے پاس ملک الموت کو دیکھا۔ تو آپ نے اس سے فرمایا کہ میرے صحابی سے نرمی کرنا کیونکہ وہ مؤمن ہے ملک الموت نے عرض کیا آپ کو خوشخبری ہو یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں تو ہر مؤمن کے لئے نرم ہوں۔ قسم بخدا یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم جب میں بنی آدم کی روح نکالتا ہوں اور اہل خانہ روتے ہیں تو میں کہتا ہوں کہ یہ چیخ و پکار کیوں ہے قسم بخدا ہم نے اس پر نہ تو ظلم کیا ہے نہ اسے لیجانے میں عجلت کی ہے اور نہ ہی اس کی روح قبض کر کے ہم نے گناہ کیا ہے لہذا تم اس حکم الٰہی پر راضی ہو جاؤ تو اجر پاؤ گے اگر تم نے اسے خطار سمجھا اور جزع فزع کی تو گنہگار ہو جاؤ گے اور تمہاری مرضی کا خیال رکھنا ہم پہ لازم نہیں بلکہ تمہارے ذمہ ہمارا قرض باقی ہے ہم دوبارہ آئینگے لہذا ڈرو، ڈرو تم خشکی اور تری میں جہاں بھی لوگ بستے ہیں میں چوبیس گھنٹے ان کے چہروں کو دیکھتا ہوں۔ میں ان کے ہر چھوٹے بڑے سے واقف ہوں بلکہ اس سے بھی زیادہ ان کو جانتا ہوں قسم بخدا اگر میں چاہوں کہ ایک مچھر کی روح قبض کر لوں تو حکم الٰہی کے بغیر میں اس کی طاقت نہیں رکھتا۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے کچھ لوگوں کو ہنستے ہوئے دیکھ کر فرمایا کہ اگر تم موت کو بکثرت یاد کرتے تو وہ تمہیں دنیاوی لذتوں اور ہنسنے سے روک دیتی جیسا کہ میں تمہیں دیکھ رہا ہوں پھر فرمایا کہ موت کو بکثرت یاد کرو کہ لذتوں کو توڑنے والی ہے پھر فرمایا کہ قبر جنت کے

Marfat.com

باغات میں سے ایک باغ یا جہنم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہے۔ حضرت عمر فاروق نے حضرت کعب رضی اللہ عنہما سے فرمایا کہ موت سے متعلق کوئی بات سناؤ تو انہوں نے کہا کہ موت ایسے کانٹے دار درخت کی مثل ہے جو ابن آدم کے پیٹ میں داخل کر دیا گیا ہو اور ہر کانٹا اس کے رگ و ریشے میں اپنی جگہ پکڑ لے پھر کوئی طاقت ور انسان اس درخت کو کھینچے جس سے اس کا کچھ حصہ تو ٹوٹ جائے اور کچھ اندر ہی رہ جائے حضرت سفیان ثوری کے متعلق کہا جاتا ہے کہ جب کبھی ان کے سامنے موت کا ذکر کیا جاتا تو وہ کئی دنوں تک بجھے بجھے سے رہتے اور جب ان سے کچھ پوچھا جاتا تو فرماتے میں نہیں جانتا میں نہیں جانتا، ایک حکیم کا قول ہے کہ عقلمند کو تین چیزیں کبھی نہیں بھولنی چاہئیں (۱) دنیا کا فنا ہونا اور اس کے ارد گرد کا اجڑ جانا (۲) موت (۳) وہ آفات جن سے کوئی نہیں بچ سکتا۔ حضرت حاتم اصم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ چار چیزوں کو صرف چار قسم کے لوگ ہی جانتے ہیں (۱) جوانی کی قدر کو بوڑھے جانتے ہیں (۲) تندرستی جیسی نعمت کو مریض (۳) عافیت کی قدر کو مصیبت زدہ (۴) اور زندگی کی قدر کو مرنے والے ہی جانتے ہیں، حضرت فقیہہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ بات اس بات کے موافق ہے جسے ہم نے ذکر کیا ہے کہ پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں سے پہلے غنیمت جانو۔

حضرت عبد اللہ ابن عمرو بن العاص سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ میرے والد اکثر کہا کرتے تھے کہ مجھے ایسے شخص پر تعجب ہے کہ موت کے وقت جس کی عقل اور زبان صحیح ہو مگر وہ موت کی کیفیت بیان نہ کرے پھر کہا کہ جب میرے والد کی موت کا وقت آیا تو ان کی عقل اور زبان درست تھی تو میں نے کہا ابا جان آپ تو فرماتے تھے کہ موت کے وقت جس کی زبان و عقل صحیح ہو اور موت کی حالت بیان نہ کرے تو اس پر تعجب ہے، فرمایا بیٹا موت بیان سے باہر ہے۔

Marfat.com

پھر بھی کچھ بتا دیتا ہوں، قسم اللہ کی ایسا لگتا ہے جیسے رضوئی پہاڑ میرے کندھوں پر رکھ دیا گیا ہو اور میری روح سوئی کے ناکے سے نکالی جا رہی ہو اور ببول کے کانٹے میرے پیٹ میں گھسے ہوئے ہوں جیسے زمین وآسمان کے دونوں طبق آپس میں مل چکے ہوں اور میں ان کے بیچ میں پھنس گیا ہوں، پھر فرمایا اے میرے بیٹے مجھ پر تین حالتیں آچکی ہیں(۱) مجھے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قتل کرنے کا جنون تھا۔ اگر انہی دنوں مجھے موت آجاتی تو میری تباہی لازمی تھی (۲) اللہ تعالےٰ نے مجھے اسلام کی راہ دکھائی اور حضور علیہ السلام سے مجھے سب سے زیادہ محبت ہو گئی نیز میں نے جنگوں میں شرکت کی، کاش کہ انہی دنوں میں مر جاتا تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرا جنازہ پڑھاتے اور میرے حق میں دُعا فرماتے (۳) پھر ہم دنیاوی کاموں میں منہمک ہو گئے اب پتہ نہیں اللہ تعالےٰ کے نزدیک میرا کیا حال ہو گا، حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ میں ابھی وہاں سے اٹھا ہی نہ تھا کہ وہ فوت ہو گئے۔

موت سے متعلق نصیحت آموز اقوال

حضرت شفیق بن ابراہیم کہتے ہیں کہ زبانی طور پہ چار چیزوں میں لوگ میرے موافق ہیں لیکن عمل میں نہیں ہیں (۱) کہتے ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کے غلام ہیں لیکن کام آزادوں جیسے کرتے ہیں (۲) کہتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ ہمارا کفیل ہے وہی ہمیں رزق دیتا ہے لیکن دنیا میں سے کچھ حاصل کئے بغیر ان کے دل مطمئن نہیں ہوتے (۳) کہتے ہیں کہ آخرت دنیا سے بہتر ہے لیکن دنیاوی مال ومتاع جمع کرتے ہیں (۴) کہتے ہیں کہ موت کا وقت بدل نہیں سکتا مگر کام وہ اس قوم جیسے کرتے ہیں جو یہ سمجھتی ہے کہ اس پر موت نہیں آئے گی۔

Marfat.com

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں تین چیزیں ایسی ہیں جن پر مجھے اتنا تعجب آتا ہے کہ ہنسی آجاتی ہے اور تین چیزوں پر اتنا دکھ ہوا کہ رونا آگیا، وہ تین چیزیں کہ جن پہ مجھے ہنسی آئی ان میں پہلی یہ ہے کہ وہ شخص جو دنیا کی تلاش میں ہے اور موت اس کی طالب ہے یعنی وہ دنیا سے لمبی لمبی امیدیں وابستہ کئے ہوئے ہے لیکن اسے موت کی فکر نہیں ہے (۲) دوسرا غافل لیکن اس سے غفلت نہیں کی جارہی یعنی وہ موت سے غافل ہے لیکن اس کے روبرو قیامت ہے (۳) وہ شخص جو جی بھر کر ہنستا ہے لیکن اسے معلوم نہیں کہ اللہ تعالےٰ اس سے راضی ہے یا ناراض ہے اور وہ چیزیں جنہوں نے مجھے رُلایا ہے ان میں پہلی چیز اپنے محبوبوں کا فراق ہے یعنی حضور علیہ السلام اور آپ کے صحابہ کرام کا وصال (۲) مرتے وقت گھبراہٹ (۳) اللہ تعالےٰ کے حضور پیشی کوئی پتہ نہیں کہ میرے لئے جنت کا حکم ہوگا یا جہنم کا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ موت کے بارے میں جتنا تم جانتے ہو اتنا اگر حیوانوں کو علم ہو جاتا تو تمہیں کبھی اچھا گوشت کھانے کو نہ ملتا۔

ابی حامد لفاف کہتے ہیں جو شخص کثرت سے موت کو یاد کرتا ہے تو اسے تین باتوں میں تکریم دی جاتی ہے یعنی توبہ میں عجلت، رزق میں قناعت اور عبادت میں فرحت، اور جس کو موت کا خیال نہیں اسے تین چیزوں سے تکلیف دی جاتی ہے یعنی توبہ میں دیر، معمولی رزق پہ عدم رضا اور عبادت میں سستی۔ حضرت عیسٰی علیہ السلام کے تذکرہ میں ہے کہ وہ حکم الٰہی سے مردوں کو زندہ کیا کرتے تھے بعض کافروں نے کہا کہ آپ تو تازہ مرنے والوں کو زندہ کرتے ہیں ہو سکتا ہے وہ مرا ہی نہ ہو ذرا کسی قدیم مردہ کو زندہ کر کے دکھائیے آپ نے ان سے فرمایا کہ تم خود ہی کسی مردے کا انتخاب کر لو تو وہ کہنے لگے اچھا آپ سام بن نوح کو زندہ کریں آپ

Marfat.com

اس کی قبر پر آئے دو رکعت نماز پڑھی اور اللہ سے دعا کی تو اللہ تعالےٰ نے سام بن نوح کو زندہ فرمادیا، ان کے سر اور داڑھی کے بال سفید تھے ان سے کہا گیا یہ کیا؟ آپ کے زمانے میں تو بڑھاپا نہیں ہوتا تھا، سام نے کہا کہ میں نے ایک آواز سُنی تو گمان کیا کہ شاید قیامت واقع ہوگئی تو قیامت کی ہیبت سے میرے سر اور داڑھی کے بال سفید ہو گئے، سوال کیا گیا کہ آپ کی موت کو کتنا عرصہ ہوا کہنے لگے چار ہزار سال لیکن موت کی سختی کا اثر ابھی تک زائل نہیں ہوا۔ کہا گیا ہے کہ مؤمن جب مرتا ہے تو اس پر حیات اور دنیا کی طرف واپسی پیش کی جاتی ہے تو وہ موت کی سختی کی بناء پر اسے قبول نہیں کرتا لیکن شہداء موت کی شدت نہیں پاتے تب وہ دنیا میں آنے کی تمنا کرتے ہیں تاکہ وہ جہاد میں شریک ہوکر پھر شہید کئے جائیں۔

حضرت ابراہیم بن ادھم رحمۃ اللہ علیہ سے کہا گیا کہ آپ بیٹھیں تاکہ ہم آپ سے کچھ باتیں سنیں آپ نے فرمایا میں چار چیزوں میں مشغول ہوں اگر ان سے فراغت ملی تو تمہارے پاس بیٹھوں گا پوچھا گیا وہ کون سی چار باتیں ہیں فرمایا (۱) میں سوچتا ہوں کہ یوم میثاق میں اولاد آدم سے جب اللہ تعالےٰ نے وعدہ لیا تھا تو فرمایا تھا کہ یہ جنتی ہیں میرا کچھ نہیں گیا یہ جہنمی ہیں میرا کچھ نہیں گیا لیکن میں نہیں جانتا کہ میں کس فریق میں تھا (۲) میں سوچتا ہوں کہ جب اللہ تعالےٰ بچے کو اس کی ماں کے پیٹ میں تخلیق فرمانے کا فیصلہ فرماتا ہے اور اس میں روح پھونکی جاتی ہے تو اس کا مؤکل فرشتہ عرض کرتا ہے یا اللہ یہ بد بخت ہے یا نیک بخت؟ میں نہیں جانتا کہ میرے لئے اس وقت کیا ارشاد ہوا تھا (۳) جس وقت ملک الموت آکر میری روح قبض کرنے کا ارادہ کرے گا تو عرض کرے گا یا اللہ یہ مسلمانوں کے ساتھ ہے یا کافروں کے؟ میں نہیں جانتا کہ میرے لئے کیا جواب ارشاد ہوگا۔

Marfat.com

(۴) میں اللہ تعالیٰ کے اُس فرمان کے بارے میں سوچتا رہتا ہوں کہ جب وہ فرمائے گا "اے گنہگار و الگ ہو جاؤ"[1] مجھے نہیں معلوم میں کس گروہ میں ہونگا۔

مرتے وقت مؤمن کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے بشارت

حضرت فقیہہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں خوش قسمت ہے وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے فہم عطا فرمائی اور اسے غفلت کی اونگھ سے بیدار کیا اور اسے اپنے خاتمے کی فکر کرنے کی توفیق بخشی، ہم اپنے خاتمہ بالخیر کے لئے اللہ تعالیٰ سے سوال کرتے ہیں اس لئے کہ مؤمن کو بوقت موت اللہ تعالیٰ سے بشارت ملتی ہے جیسا کہ ارشاد باری ہے بے شک جن لوگوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے پھر اس پر قائم رہے، یعنی اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے اور ثابت قدم رہے اور کہا گیا ہے کہ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا کا مطلب یہ ہے کہ وہ فرائض ادا کرتے ہیں اور محرمات سے بچتے ہیں، یحییٰ بن معاذ رازی علیہ الرحمۃ کہتے ہیں کہ یعنی وہ فعلاً اور قولاً ثابت قدم رہے بعض نے کہا ہے وہ سنت اور جماعت پر قائم رہے تو اس پر رحمت کے فرشتے نازل ہوں گے یعنی ایمان پر قائم لوگوں پر موت کے وقت فرشتے یہ خوشخبری لے کر آئیں گے کہ تم خوف نہ کھاؤ اس سے جو کچھ امر دنیا سے تمہارے سامنے ہے اور تمہیں اس جنت کی بشارت ہو جس کے لئے لسان نبوت سے تمہارے لئے وعدہ کیا گیا تھا۔

کہتے ہیں کہ موت کے وقت بشارت کی پانچ وجوہات ہیں (۱) عام مؤمنین کے لئے انہیں کہا جائے گا کہ ابدی عذاب سے خوف نہ کھانا یعنی تم پر ہمیشہ عذاب نہیں رکھا جائے گا کیوں کہ تمہارے انبیاء کرام اور اولیاء کرام شفاعت

---

[1] وَامْتَازُوا الْيَوْمَ اَيُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ

Marfat.com

فرمائیں گے... ثواب کے نہ ملنے پر غم نہ کرو جنت کے لئے خوش ہو جاؤ تمہارا ٹھکانہ جنت ہے (۲) مخلصین کے لئے۔ انہیں کہا جائے گا کہ اپنے اعمال کے رد کئے جانے پر خوف نہ کھاؤ کیونکہ تمہارے اعمال مقبول ہیں اور ثواب کے نہ ملنے پر ملال نہ کھاؤ اس لئے کہ تمہارے لئے دگنا ثواب ہے اور توبہ کے بعد جو کچھ تم نے کیا ہے اس کا بھی ملال نہ کھاؤ (۳) توبہ کرنے والوں کے لئے۔ ان سے کہا جائے گا کہ اپنے گناہوں سے نہ ڈرو کہ وہ بخشے گئے ہیں اور توبہ کے بعد ثواب نہ ملنے پر بھی غم نہ کھاؤ (۴) زاہدوں کے لئے ہے کہ تم حشر اور حساب کا خوف نہ کھاؤ اگر دگنا ثواب نہیں ملا تو غم نہ کرو خوشخبری سنو بغیر حساب وعذاب کے جنت کی (۵) علماء کے لئے۔ جو لوگوں کو بھلائی کی تعلیم دیتے ہیں اور عامل باعمل ہیں ان سے کہا جائے گا کہ تم قیامت کے دن کی ہولناکیوں کا خوف نہ کرو اور نہ غم کرو کہ تمہیں تمہارے عمل کی جزا دی جائے گی خوشخبری ہو کہ تمہارے لئے بھی جنت ہے اور تمہارے نقش قدم پر چلنے والوں کے لئے بھی، خوشی ہے اس شخص کے لئے جس کو آخری لمحے میں بشارت نصیب ہو کیوں کہ یہ بشارت اس کے لئے ہے جو مؤمن ہو گا اور اس کے عمل اچھے ہوں گے پھر اس پر فرشتے نازل ہوں گے تو یہ ملائکہ سے دریافت کریں گے کہ تم کون ہو؟ ہم نے تم سے بڑھ کر حسین چہرے والا اور خوشبو والا نہیں دیکھا تو ملائکہ کہیں گے ہم تمہارے دوست ہیں دنیا میں ہم تمہارے اعمال کو لکھتے تھے اور ان کی حفاظت کرتے تھے اور ہم آخرت میں بھی تمہارے دوست ہیں، پس عقل مند کو چاہیئے کہ وہ غفلت کی نیند پر متنبہ ہو اور غفلت کی نیند سے بیدار ہونے کی چار علامتیں ہیں۔ (۱) امور دنیا کو قناعت کے ساتھ قابو میں رکھے اور آہستہ چلے (۲) آخرت کے کاموں میں حریص ہو جائے اور عجلت کرے (۳) دینی کاموں میں علم کے ساتھ تدبیر کرے اور کوشش کرے

Marfat.com

(۴) مخلوق کے متعلق ہمدردی اور حسن معاملہ کا جذبہ رکھے۔

افضل انسان وہ ہے جو موت کی تیاری میں لگا رہے

کہا گیا ہے کہ پانچ خصلتیں جس شخص میں ہوں وہ تمام لوگوں سے افضل ہے (۱) اپنے رب کی اس طرح عبادت کرے کہ وہ مقبول ہو (۲) خلق خدا کے لئے اس کا نفع ظاہر ہو (۳) لوگ اس کے شر سے مامون و محفوظ ہوں (۴) لوگوں کے پاس جو کچھ ہے وہ اس کی توقع نہ رکھے (۵) موت کے لئے ہمیشہ تیار رہے۔
جان اے میرے بھائی کہ ہم مرنے کے لئے پیدا کئے گئے ہیں اور اس سے چھٹکارا ناممکن ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "بے شک[۱] تو مرنے والا ہے اور انہوں نے بھی مرنا ہے"۔ اور اللہ تعالے فرماتا ہے کہ "اے[۲] پیارے نبی آپ فرما دیجئے کہ تمہارا فرار تمہیں ہرگز فائدہ نہ دے گا اگر تم موت سے یا قتل سے بھاگتے ہو"۔ پس ہر مسلمان پر لازم ہے کہ موت کے آنے سے پہلے اس کی تیاری کرے، اللہ تعالے فرماتا ہے کہ "تم موت[۳] کی تمنا تو کر کے دیکھو اگر تم سچے ہو لیکن وہ کبھی بھی ہرگز اس کی آرزو نہ کریں گے ان اعمال کے باعث جو انہوں نے اپنے ہاتھوں کئے ہیں"۔ پس اللہ تعالیٰ نے بیان فرمادیا کہ جو سچے ہیں وہ موت کی تمنا کرتے ہیں اور جو جھوٹے ہیں وہ اپنے برے اعمال کے سبب موت سے بھاگتے ہیں۔ کیوں کہ سچا مؤمن موت کے لئے تیار رہتا ہے اور وہ اپنے رب سے ملاقات کی تمنا رکھتا ہے جیسا کہ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے

۱؎ اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ
۲؎ قُلْ لَّنْ يَّنْفَعَكُمُ الْفِرَارُ اِنْ فَرَرْتُمْ مِّنَ الْمَوْتِ اَوِ الْقَتْلِ
۳؎ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ وَلَنْ يَّتَمَنَّوْهُ اَبَدًا بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ

Marfat.com

مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں محتاجی کو پسند کرتا ہوں تاکہ اپنے رب کے لئے متواضع رہوں اور میں بیماری کو پسند کرتا ہوں کیوں کہ وہ میرے گناہوں کا کفارہ ہے اور اپنے رب سے ملاقات کے شوق میں موت کو پسند کرتا ہوں

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ انسان نیک ہو یا بد موت اس کے لئے بھلائی ہی بھلائی ہے اگر وہ نیک ہے تو اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ اللہ تعالےٰ کے پاس نیکوکاروں کے لئے بھلائی ہے، اور اگر وہ گنہگار ہے تو اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ ہم اس کو مزید مہلت دے رہے ہیں تاکہ وہ اور زیادہ گناہ کرے اور ایسوں کے لئے دردناک عذاب ہے۔

حضرت انس بن مالک سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ موت مؤمن کی سواری ہے نیز حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے مروی ہے حضور علیہ السلام سے سوال کیا گیا............ سب سے افضل مؤمن کون ہے؟ فرمایا جس کا اخلاق اچھا ہے پھر دریافت کیا گیا دانا مؤمن کون ہے؟ فرمایا جو بکثرت موت کو یاد کرتا ہے اور موت کے لئے اچھی تیاری کرتا ہے حضور علیہ السلام فرماتے ہیں دانا وہ ہے جو نفس کو اپنے تابع کرے اور موت کے بعد کے لئے عمل کرے اور وہ شخص ذلیل ہے جو نفسانی خواہشات کی اتباع کرے اور اللہ تعالےٰ سے مغفرت کی آرزو رکھے۔

Marfat.com

باب عذاب قبر اور اس کی شدت

مسلمان کی موت کا حال

حضرت براء ابن عازب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم ایک انصاری شخص کے جنازے کے لئے حضور علیہ السلام کے ساتھ روانہ ہوئے قبر پر آئے اور قبر ابھی تیار نہ تھی، پس حضور علیہ السلام بیٹھ گئے اور ہم بھی آپ کے اردگرد ایسے بیٹھ گئے گویا کہ ہمارے سروں پر پرندے ہیں یعنی ادب سے، آپ کے ہاتھ میں عود کی لکڑی تھی اور اس سے آپ مٹی کرید رہے تھے پھر آپ نے سر اٹھایا اور دو یا تین بار فرمایا عذاب قبر سے اللہ کی پناہ مانگو پھر فرمایا جب مومن بندہ دنیا سے آخرت کی طرف جانے لگتا ہے تو اس کے پاس ایسے فرشتے آتے ہیں جن کے چہرے سورج کی طرح روشن ہوتے ہیں اور ان کے پاس جنتی کفن اور جنتی خوشبو ہوتی ہے وہ بیٹھ جاتے ہیں حدِ نگاہ تک پھر عزرائیل اس کے سر کے پاس آکر بیٹھ جاتا ہے اور کہتا ہے اے نفس مطمئنہ اللہ کی مغفرت ورضا کی طرف نکل، حضور علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اس کی روح ایسے بہتی ہوئی نکلتی ہے جیسے مشکیزے سے پانی کے قطرے۔ اور ملائکہ اس کو لے لیتے ہیں اور ایک لحظے کے لئے بھی اسے عزرائیل کے ہاتھ میں نہیں چھوڑتے یہاں تک کہ وہ اسے جنتی کفن اور خوشبو میں رکھ لیتے ہیں جس سے مشک سے زیادہ اچھی خوشبو نکلتی ہے پھر وہ اسے لے کر اوپر جاتے ہیں اور فرشتوں کی جس جماعت سے بھی گذرتے ہیں تو وہ کہتے ہیں یہ خوشبودار روح کس کی ہے؟ تو وہ اس کا

Marfat.com

اچھا نام لے کر کہتے ہیں کہ یہ فلاں بن فلاں کی روح ہے پھر وہ آسمان دنیا تک لے جاتے ہیں، دروازہ کھلواتے ہیں تو ان کے لئے دروازہ کھل جاتا ہے اور وہاں اس کا استقبال ہوتا ہے اور وہ فرشتے دوسرے آسمان تک ہمراہ چلتے ہیں اسی طرح ساتویں آسمان تک اسے لے جایا جاتا ہے پھر ارشاد باری ہوتا ہے کہ اس کے اعمال نامے کو علیین میں لکھو اور اسے زمین پر بھیج دو کیونکہ ان کو ہم نے زمین سے پیدا کیا وہیں اسے لوٹا دو اور پھر وہیں سے ہم دوبارہ ان کو نکالیں گے تو روح کو اس کے جسم میں لوٹا دیا جاتا ہے پھر دو فرشتے آکر اس سے سوال کرتے ہیں کہ تیرا رب کون ہے تو وہ جواب میں کہتا ہے میرا رب اللہ ہے پھر پوچھتے ہیں تیرا دین کیا ہے وہ جواب میں کہتا ہے میرا دین اسلام ہے پھر ملائکہ سوال کرتے ہیں اس ذات کے متعلق تو کیا کہتا ہے جو تیری طرف مبعوث ہوئے تھے تو وہ جواب دیگا کہ یہ اللہ کے رسول ہیں تو وہ کہیں گے تو نے کیسے جانا تو وہ کہے گا میں نے کتاب اللہ پڑھی اور اس پر ایمان لایا اور اس کی تصدیق کی تو ایک ندا آئے گی میرے بندے نے سچ کہا اس کے لئے جنتی فرش بچھا دو اور اسے جنتی لباس پہنا دو اور اس کے لئے جنت کی طرف کا ایک دروازہ کھول دو تاکہ اسے وہاں سے ہوا اور خوشبو پہنچتی رہے اور حد نگاہ تک اس کی قبر کو کشادہ کر دو پھر ایک حسین چہرے والا مرد اس کے پاس آتا ہے اور اس سے کہتا ہے کہ آج کے دن کی آسانی پر خوشی منا جس کا تجھ سے وعدہ کیا گیا تھا تو وہ اس سے کہے گا کہ تو کون ہے؟ تو وہ کہے گا میں تیرا نیک عمل ہوں پس وہ کہے گا یا اللہ قیامت قائم کر دے یہاں تک کہ میں اپنے گھر والوں اور خدام میں لوٹ جاؤں یعنی جنت میں۔

کافر کی موت کا حال

حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ جب کافر بندہ دنیا سے آخرت کی جانب

Marfat.com

جانے لگتا ہے تو اس کے پاس کالے چہروں والے فرشتے آتے ہیں اور ان کے پاس ٹاٹ ہوتے ہیں تو وہ حد نظر تک پھیل کر بیٹھ جاتے ہیں پھر عزرائیل اس کے سر کے پاس آکر بیٹھ جاتا ہے اور کہتا ہے اے نفس خبیثہ اللہ تعالے کے غضب اور سختی کی طرف نکل پھر وہ اس کے تمام جسم میں پھیل جاتی ہے تو عزرائیل اس کو ایسے کھینچتا ہے جیسے بھیگی ہوئی اون سے کنڈی کو کھینچا جاتا ہے جس سے اس کی رگیں اور پٹھے ٹوٹ جاتے ہیں، جب وہ اس کو پکڑتا ہے تو دیگر ملائکہ اس سے فوراً لے لیتے ہیں اور ایک لمحہ بھی اس کے پاس نہیں رہنے دیتے اور اس کی روح کو ٹاٹ میں لپیٹ دیتے ہیں، اس سے بدبو نکلتی ہے اور وہ اسے اوپر لے کر جاتے ہیں اور فرشتوں کی جس جماعت سے بھی گذرتے ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ یہ خبیث روح کس کی ہے؟ تو وہ اس کا گندہ نام لے کر کہتے ہیں کہ یہ فلاں ابن فلاں کی روح ہے پھر وہ آسمان دنیا تک لے جاتے ہیں، دروازہ کھلواتے ہیں لیکن دروازہ اس کے لئے نہیں کھولا جاتا پھر حضور علیہ السلام نے یہ آیت پڑھی" کہ نہ[1] ان کے لئے آسمانوں کے دروازے کھولے جائیں گے اور نہ ان کو جنت میں داخل کیا جائے گا یہاں تک کہ اونٹ سوئی کے ناکے سے نہ چلا جائے" پھر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوگا کہ اس کے اعمال نامے کو سجین میں لکھ دو پھر اس کی روح کو پھینک دیا جائے گا، آپ نے پھر یہ پڑھا" جس[2] نے اللہ کے ساتھ شرک کیا گویا کہ وہ آسمان سے گر پڑا پھر پرندوں نے اس کو نوچ لیا اور ہوا نے اس کو کسی گندی جگہ جا پھینکا" پھر دوبارہ اس کی روح کو اس کے جسم میں ڈالا جاتا ہے تو ملائکہ آکر اس کو بٹھاتے ہیں

ؔ۱ لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَلَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتَّىٰ يَلِجَ الْجَمَلُ فِي سَمِّ الْخِيَاطِ

ؔ۲ وَمَن يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَكَأَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَاءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ أَوْ تَهْوِي بِهِ الرِّيحُ فِي مَكَانٍ سَحِيقٍ۔

Marfat.com

اور سوال کرتے ہیں کہ تیرا رب کون ہے؟ وہ کہتا ہے افسوس میں نہیں جانتا۔ وہ پوچھتے ہیں تیرا دین کیا ہے؟ وہ کہتا ہے افسوس میں نہیں جانتا، وہ پوچھتے ہیں اس ذات مقدس کے متعلق کیا کہتا ہے جو تم میں مبعوث کئے گئے؟ وہ کہے گا افسوس میں نہیں جانتا۔ پھر آسمان سے ایک آواز آئے گی کہ میرے بندے نے جھوٹ بولا ہے اس کے لئے جہنمی بچھونا بچھا دو اور اس کے لئے جہنم کا ایک دروازہ کھول دو تو جہنم کی گرمی اور لُو اس کی قبر میں داخل ہو گی اور قبر اس پر تنگ ہو جائے گی جس سے اس کی پسلیاں ایک دوسرے میں پیوست ہو جائیں گی اور اس کے پاس ایک قبیح صورت آدمی آئے گا جس کے کپڑے گندے اور بدبودار ہوں گے وہ اسے کہے گا کہ آج کے برے دن کی تجھے بشارت ہو جس کا تجھ سے وعدہ کیا گیا تھا تو وہ پوچھے گا کہ تو کون ہے؟ وہ کہے گا میں تیرا برا عمل ہوں تو وہ کہے گا یا رب قیامت کو قائم نہ کر یا رب قیامت کو قائم نہ کر۔

مسلمان اور کافر کی روح نکلنے میں فرق اور قبر کی کیفیت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ جب مؤمن پر موت پیش ہوتی ہے تو فرشتے مشک و عنبر اور ریشمی کپڑے لے کر اس کے پاس آتے ہیں اور اس کی روح کو اس طرح نکال لیتے ہیں جیسے آٹے سے بال نکالتے ہیں اور اسے کہتے ہیں اے نفس مطمئنہ اپنے رب کی طرف رجوع کر تو اس سے راضی اور وہ تجھ سے راضی ہے اور جب اس کی روح نکال لیتے ہیں تو اس کو مشک و عنبر میں کر کے ریشمی کپڑے میں لپیٹ لیتے ہیں اور اسے اعلیٰ علیین میں بھیج دیتے ہیں اور جب کافر پر موت آتی ہے تو فرشتے بال سے بنے ہوئے ٹاٹ جن میں کوئلے ہوتے ہیں لے کر اس کے پاس آتے ہیں اور اس کی روح کو شدت سے کھینچتے ہیں اور اسے کہتے ہیں اے نفس خبیثہ اپنے رب کی طرف چل تجھ پر سختی کی

Marfat.com

جائے گی کیونکہ عذاب الٰہی اور رسوائی تیرا مقدر ہے جب اس کی روح نکال لی جاتی ہے تو اس کو کوٹلوں میں رکھ کر یوں آواز دی جاتی ہے جیسے ہنڈیاں کی جوش کے وقت شوں شوں کی آواز، پھر اسکی روح کو ٹاٹ میں لپیٹ کر سجین کی طرف لے جایا جاتا ہے۔

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ جب مؤمن کو قبر میں رکھا جاتا ہے تو اس کی قبر کو اس پر ستر ہاتھ تک کشادہ کر دیا جاتا ہے اور اس پر خوشبوئیں بکھیری جاتی ہیں اور اسے ریشم سے ڈھانپ دیا جاتا ہے اگر اسے قرآن میں سے کچھ یاد ہو تو اس کو اس کا نور کافی ہوتا ہے نہیں تو سورج جیسی روشنی اس کی قبر میں کی جاتی ہے اور اس کی مثال اس دلہن جیسی ہوتی ہے جو سوتی ہے تو اسے اہل خانہ میں سے سوائے محبوب کے اور کوئی نہیں اٹھاتا۔ اور ایسے اٹھتی ہے جیسے اس کی نیند مکمل نہ ہوئی ہو۔ اور کافر اس پر تو قبر تنگ کر دی جاتی ہے یہاں تک کہ اس کی پسلیاں اس کے پیٹ میں باہم پیوست ہو جاتی ہیں اور اس پر لمبی گردنوں والے سانپ چھوڑ دیئے جاتے ہیں جو ہڈیوں تک اس کے گوشت کو کھا جاتے ہیں پھر عذاب کے فرشتے اس پر آتے ہیں جو کہ بہرے، گونگے اور اندھے ہوتے ہیں ان کے پاس لوہے کے گرز ہوتے ہیں جس سے وہ اس کو مارتے ہیں نہ تو وہ اس کی آواز سنتے ہیں کہ رحم کریں اور نہ اس کو دیکھ سکتے ہیں کہ ترس کریں نیز صبح و شام اس پر آگ پیش کی جاتی ہے۔

قبر کو بکثرت یاد کرو اسی میں نجات ہے

حضرت فقیہہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جو شخص چاہتا ہے کہ اسے عذاب قبر سے نجات ملے تو اس کو چاہیئے کہ وہ چار چیزوں کو اپنے اوپر لازم کرے اور چار چیزوں سے بچے، وہ چار چیزیں جن کی پابندی لازمی ہے وہ یہ ہیں نمازوں کی محافظت،

Marfat.com

صدقہ، تلاوت قرآن اور بکثرت تسبیحات اس لئے کہ یہ چیزیں قبر کو روشن اور فراخ کرتی ہیں اور وہ چار باتیں جن سے اجتناب لازمی ہے وہ یہ ہیں جھوٹ خیانت، چغل خوری اور پیشاب جیسا کہ حضور فرماتے ہیں کہ پیشاب کے چھینٹوں سے بچو کہ عذاب قبر اکثر اسی سے ہوتا ہے، حضور علیہ السلام فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کو تمہاری چار چیزیں ناپسند ہیں، نماز میں فضولیات، قرأت میں لغویات، روزے میں گناہ، بے پردگی کی باتیں اور قبرستان میں ہنسنا۔ محمد بن سماک رضی اللہ عنہ نے قبرستان کی طرف دیکھ کر فرمایا ان قبروں کے سکوت سے دھوکے میں نہ آجانا اس میں اکثر غم زدہ لوگ ہیں اور قبروں میں مماثلت سے بھی دھوکہ نہ کھانا کیونکہ ان میں بہت ہی فرق ہے پس عقل مند پر لازم ہے کہ دخول قبر سے پہلے اسے بہت یاد کرتا رہے حضرت سفیان ثوری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ جو شخص اکثر قبر کو یاد کرتا ہے وہ جنت کا ایک باغ پائیگا اور جو غفلت کرتا ہے وہ قبر کو جہنم کے گڑھے کی صورت میں پائیگا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دوران خطبہ فرمایا اے اللہ کے بندو موت، موت، اس سے بچنا ناممکن ہے اگر تم اس کے لئے کھڑے رہے تو تمہیں پکڑے گی اور اگر تم اس سے فرار ہو گئے تو موت تمہیں پہچان لے گی کیوں کہ تمہاری پیشانی پر وہ کندہ ہے لہٰذا بہت ہی جلدی اپنی نجات کی فکر کرو، اور ایک اور چیز یعنی قبر بھی تمہاری جستجو میں ہے، آگاہ رہو کہ قبر جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے یا جہنم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا، خبردار وہ روزانہ تین مرتبہ اس طرح کہتی ہے کہ میں ظلمت کا گھر ہوں میں وحشت کا گھر ہوں میں کیڑوں کا گھر ہوں خبردار اس دن کے پیچھے ایک اور سخت دن ہے ایسا دن کہ اس میں بچے بوڑھے ہو جائیں گے اور بوڑھے کمزور ہو جائیں گے، تمام دودھ پلانے والیاں اپنے دودھ پیتوں کو بھول جائیں گی اور حمل والیوں کے حمل گر جائیں گے اور تو لوگوں کو مدہوش دیکھے گا حالاں کہ وہ نشے میں نہیں ہوں گے لیکن اللہ تعالےٰ کا عذاب بہت ہی سخت ہے، خبردار

Marfat.com

اس دن کے آگے نار ہے جس کی گرمی سخت ہے جس کی گہرائی بہت دور ہے، وہاں کے زیور لوہے کے ہیں، وہاں کا پانی صدید ہے، اس میں اللہ کی رحمت نہیں ہے فرمایا کہ پھر مسلمان بہت روئے پھر فرمایا اس دن کے آگے جنت ہے جو آسمانوں اور زمین جتنی چوڑی ہے وہ متقین کے لئے تیار کی گئی ہے اللہ تعالیٰ دردناک عذاب سے ہمیں بچائے اور ہمیں جنت الفردوس مقام عطاء فرمائے۔

اُسید بن عبدالرحمٰن فرماتے ہیں مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ مؤمن جب مرتا ہے اور اُسے اٹھاتے ہیں تو وہ کہتا ہے کہ مجھے جلدی لے چلو، جب وہ قبر میں رکھا جاتا ہے تو زمین اس سے کلام کرتے ہوئے کہتی ہے تو مجھے محبوب تھا اور تو میری پیٹھ پر چلتا تھا اور اس وقت بھی تو مجھے بہت محبوب ہے اور جب کافر کو مرنے کے بعد اٹھا کر لے جاتے ہیں تو وہ کہتا ہے مجھے واپس لے چلو اور جب وہ قبر میں رکھا جاتا ہے تو زمین اس سے کلام کرتے ہوئے کہتی ہے مجھے تجھ سے بغض تھا اور تو میری پیٹھ پر تھا تو اس وقت بھی مجھے بہت برا لگ رہا ہے،
حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ ایک قبر پر ٹھہرے تو رونے لگ گئے آپ سے کہا گیا کہ جنت اور دوزخ کا ذکر کرتے وقت تو آپ نہیں روتے لیکن یہاں آپ رو رہے ہیں فرمایا حضور علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ آخرت کی منازل میں سے پہلی منزل قبر ہے، اگر اس سے نجات پالی تو بعد کی منزلیں آسان ہوں گی اور اگر اس سے نجات نہ پا سکے تو بعد کی منزلیں اس سے بھی سخت ہوں گی۔

عذاب قبر کے اسباب

عبدالحمید بن محمود مغولی کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس میں بیٹھا تھا کہ ایک قوم کے لوگ آئے اور کہا کہ ہم حج کے لئے

Marfat.com

نکلے تھے اور ہمارے ساتھ ایک ساتھی بھی تھا، ہم ایک پہاڑی خطے میں پہنچے جہاں پر ایک قبیلہ آباد تھا، ہمارا ساتھی وہیں فوت ہو گیا، ہم نے اس کی قبر کے لئے لحد کھودی تو دیکھا کہ ایک سیاہ سانپ نے پوری لحد کو بھر رکھا ہے ہم نے دوسری جگہ لحد کھودی وہاں بھی کالے ناگ نے قبر کو لپیٹ رکھا ہے، پھر ہم نے تیسری جگہ لحد کھودی وہاں بھی یہی کچھ دیکھا آخر کار ہم اس کو وہیں چھوڑ کر آپ کے پاس آ گئے، ابن عباس نے فرمایا کہ یہ اس کے افعال ہیں جو وہ کرتا تھا تم جاؤ اور اس کا کچھ حصہ دفن کر دو قسم اللہ کی اگر تم ساری زمین بھی کھود ڈالو تو بھی تم اس میں یہی کچھ پاؤ گے اور اس واقعہ سے اس کی قوم کو بھی مطلع کر دو، کہتے ہیں ہم نے لوٹ کر اس کے کچھ حصے کو دفن کر دیا جب ہم حج سے لوٹے تو اس کے مال و اسباب سمیت اس کے گھر گئے اور اس کی بیوی سے ہم نے معلوم کیا کہ وہ کیا کرتا تھا؟ تو اس نے کہا کہ وہ گندم کا تاجر تھا روزانہ حسب ضرورت گندم نکالتا اور پھر اتنا ہی اس میں مٹی اور بھوسی ملا دیتا تھا حضرت فقیہہ سمرقندی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ یہ واقعہ اس بات کی دلیل ہے کہ خیانت بھی عذاب قبر کا ایک سبب ہے اور اس میں زندہ لوگوں کے لئے عبرت ہے تاکہ وہ خیانت سے باز رہیں کہتے ہیں کہ روزانہ پانچ مرتبہ زمین پکارتی ہے اس کی پہلی صدا یہ ہوتی ہے اے ابن آدم تو میری پیٹھ پر چلتا ہے مگر تیرا ٹھکانہ میرا پیٹ ہے۔ (۲) اے ابن آدم رنگ برنگے کھانے تو میری پیٹھ پر کھاتا ہے لیکن میرے پیٹ میں تجھے کیڑے کھائیں گے (۳) اے ابن آدم تو میری پیٹھ پر ہنستا ہے مگر وہ وقت قریب ہے کہ تو میرے پیٹ میں روئے گا (۴) اے ابن آدم تو میری پیٹھ پر خوش ہے مگر عنقریب تو میرے پیٹ میں غمزدہ ہو گا۔ (۵) اے ابن آدم تو میری پیٹھ پر گناہ کرتا ہے مگر عنقریب تو میرے پیٹ میں عذاب میں مبتلا ہو گا۔

Marfat.com

حضرت عمرو بن دینار سے مروی ہے کہ اہل مدینہ میں سے ایک شخص کی بہن مدینہ کے قریب رہتی تھی جب وہ بیمار ہوتی تو اس کا بھائی وہاں اس کی عیادت کے لئے گیا، پھر وہ مرگئی تو اس کی تجہیز و تکفین کے بعد جب وہ اپنے گھر لوٹا تو اسے یاد آیا کہ وہ رقم کی تھیلی قبر میں بھول آیا ہے اس نے اپنے ایک دوست کو معاونت کے لئے ساتھ لیا اور قبر کھودی تو تھیلی مل گئی، اس نے اپنے دوست سے کہا۔ تو ہٹ جا۔ میں ذرا قبر میں دیکھ لوں کہ میری بہن کس حال میں ہے جیسے ہی قبر سے مٹی وغیرہ ہٹائی تو وہاں آگ کے شعلے دیکھے، قبر کو بند کیا اور آکر اپنی والدہ سے کہا کہ میری بہن کیسے عمل کیا کرتی تھی؟ ماں نے کہا اب اپنی بہن کے متعلق سوال نہ کر کہ وہ فوت ہو چکی ہے۔ اس نے بتانے پر زور دیا تو کہا کہ تیری بہن نمازیں تاخیر کرتی تھی اور صحیح وضو کے ساتھ نماز نہ پڑھتی تھی اور پڑوسی جب سو رہے ہوتے تھے تو ان کے دروازوں پر جا کر کان لگا کر ان کی سن گن لیتی تھی پھر وہ چغلی کیا کرتی تھی، یہی باتیں اس کے لئے عذاب قبر کا باعث بنیں جو شخص چاہتا ہے کہ اسے عذاب قبر سے نجات ملے تو اسے چاہیے کہ چغل خوری اور گناہوں سے احتراز کرے تاکہ اسے عذاب سے نجات ملے اور منکر نکیر کے سوالات میں اسے مشکل پیش نہ آئے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ "اللہ تعالیٰ مومنوں کو ان کی ثابت قدمی پر دنیا و آخرت میں ثابت قدم رکھتا ہے"[1] اور یہ ثابت قدمی مومن مخلص اور اطاعت گزار شخص کو تین حالتوں میں میسر ہوگی (۱) ملک الموت کو دیکھنے کے وقت (۲) منکر نکیر کے سوالوں کے وقت (۳) روز حشر محاسبے اور سوالات کے وقت۔

پھر ملک الموت کو دیکھنے کے وقت ثابت قدمی تین طریقوں پر ہو گی۔

(۱) کفر سے بچے، اس سے روح نکلتے وقت توحید پر ثابت قدمی کی توفیق

---

[1] یُثَبِّتُ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَۃِ

Marfat.com

نصیب ہوتی ہے (۲) فرشتے اس کو رحمت کی خوشخبری دیتے ہیں (۳) اس کو جنت میں اس کی جگہ دکھا دی جاتی ہے۔ ایسے ہی قبر میں ثابت قدمی بھی تین طرح کی ہے (۱) اللہ تعالےٰ اسے اچھی تلقین فرماتا ہے یہاں تک کہ وہ اللہ کی توفیق کیمطابق جواب دیتا ہے (۲) خوف، ہیبت اور دہشت اس سے اٹھالی جاتی ہے (۳) وہ جنت میں اپنے مکان کو دیکھتا ہے اور اس کی قبر جنت کے باغوں میں سے ایک باغ بن جاتی ہے۔ اور حساب کے وقت ثابت قدمی کی بھی تین صورتیں ہیں (۱) ان سے پوچھے گئے سوالات کے جوابات کی اسے تلقین کی جائے گی (۲) حساب اس پر سہل کیا جائے گا (۳) اس کی معمولی خطاؤں اور لغزشوں سے چشم پوشی کی جائے گی۔ اور کہا گیا ہے کہ ثابت قدمی چار موقعوں پر کام آئے گی (۱) موت کے وقت (۲) قبر میں کہ وہ بلا خوف جواب دیگا (۳) حساب کے وقت (۴) پل صراط کے وقت کہ وہ بجلی کی سرعت سے گذر جائے گا۔

قبر میں سوالات کی کیفیت کیا ہوگی

قبر میں کئے جانے والے سوالات کے متعلق پوچھا گیا کہ وہ کیسے ہوں گے فرمایا کہ اس میں علماء نے کلام فرمایا ہے اور اس سے متعلق روایات میں اختلاف ہے بعض کہتے ہیں کہ سوال روح سے ہوگا جسم سے نہیں اور اس وقت روح اس کے جسم میں سینے تک داخل ہوگی، بعض کہتے ہیں کہ روح اس کے جسم اور کفن کے درمیان ہوگی اس سلسلے میں جو آثار و مرویات ہیں وہ اہل علم کے نزدیک صحیح ہیں تاکہ انسان قبر میں سوال کا اقراری رہے اور اس کی حقیقت کی کھوج میں نہ لگے اور کہے کہ اللہ تعالیٰ ہی وہاں کے حالات بہتر جانتا ہے ہم جب قبر میں جائیں گے تو دیکھ لیں گے اور اگر منکر نکیر کے ایک سوال کا بھی انکار کیا گیا تو پھر اس کی دو وجہیں ہوں گی یا تو وہ کہے گا کہ یہ عقلی طور پر درست نہیں اور خلاف طبیعت ہے یا وہ کہے گا کہ یہ

Marfat.com

عقلی طور پر تو درست ہے لیکن اس کا ثبوت نہیں تو اس کے اس قول سے نبوت اور معجزے کا ابطال ہوتا ہے کیونکہ رسول بظاہر آدمیوں جیسے تھے اگرچہ ان کا مزاج مختلف تھا، بے شک ملائکہ نے وہاں حاضری دی، ان پر وحی نازل ہوئی، موسیٰ علیہ السلام کے لئے سمندر پھٹ گیا، ان کا عصا اژدہا بن گیا یہ سب اشیاء خلاف طبیعت ہیں لہٰذا ان کا منکر اسلام سے خارج ہو جاتا ہے اور اگر کہا کہ جائز ہے لیکن ثابت نہیں تو ہم نے اتنی مرویات ذکر کر دی ہیں جو کہ سامع کے لئے کافی ہیں اور قرآن مجید میں اس کی شہادت موجود ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "جو میرے[۱] ذکر سے روگردانی کرتا ہے بے شک اس کا رزق تنگ کر دیا جائے گا اور قیامت کے دن ہم اس کو اندھا اٹھائیں گے"۔ مفسرین کی ایک جماعت نے کہا کہ جینا تنگ کر دیں گے سے مراد قبر کا سوال ہے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو دنیا و آخرت میں ان کے قول ثابت پر ثابت قدم رکھتا ہے۔

حضرت فقیہہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب مومن قبر میں پہنچتا ہے تو اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں اور اس کو قبر میں بٹھاتے ہیں پھر سوال کرتے ہیں جب کہ وہ مردہ دفن کر کے لوٹنے والوں کی جوتیوں کی چرچراہٹ بھی سنتا ہے، دونوں فرشتے اس سے کہتے ہیں تیرا رب کون ہے؟ تیرا دین کیا ہے، تیرا نبی کون ہے تو وہ کہتا ہے میرا رب اللہ ہے، میرا دین اسلام ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم میرے نبی ہیں پھر وہ کہتے ہیں اللہ تجھے ثابت قدم رکھے، سو جا ٹھنڈی آنکھوں سے اور اللہ تعالےٰ کے اس فرمان کہ "اللہ تعالےٰ ایمان والوں کو دنیا و آخرت میں ان کے قول ثابت پر ثابت قدم رکھے" کا ایک مطلب یہ بھی ہے کہ اللہ تعالےٰ ان کو

۱؎ وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِىْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا وَّنَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى

Marfat.com

قول حق پر ثابت قدم رکھتا ہے اور اللہ تعالےٰ ظالموں کو قول حق کی توفیق نہیں دیتا اور رجب کا فرمایا منافق اپنی قبر میں داخل ہوتا ہے تو فرشتے اس سے سوال کرتے ہیں تیرا رب کون ہے؟ تیرا دین کیا ہے؟ تیرا نبی کون ہے؟ تو وہ کہتا ہے میں نہیں جانتا، دونوں فرشتے کہیں گے تو نے جاننے کی کوشش ہی نہیں کی پھر وہ اس کو گرز سے ماریں گے جس کو زمین و آسمان کے درمیان انسانوں اور جنات کے علاوہ سب سنیں گے، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس وقت تیری کیا حالت ہوگی عمر، جب تیرے پاس قبر میں دو فرشتے منکر نکیر آئیں گے جن کا رنگ سیاہ اور سبز آنکھیں ہوں گی ان کے دانت زمین کو کرید رہے ہوں گے، بال ان کے زمین پر لگ رہے ہوں گے، ان کی آواز بجلی کی کڑک جیسی ہوگی اور بجلی کی کوند جیسی ان کی آنکھیں، حضرت عمر فاروق نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا آج کے دن جیسی وہاں میرے پاس عقل ہوگی فرمایا ہاں تو حضرت عمر نے کہا پھر تو اللہ تعالیٰ کی اجازت سے میں ان کے لئے کافی ہوں گا۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ عمر کو توفیق عطا ہو گئی۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ مرتے وقت انسان کی ایسی چیخ نکلتی ہے جسے سوائے انسان کے ہر جاندار سنتا ہے اور اگر انسان اس کو سن لے تو بیہوش ہو کر گر جائے، جب اس کو اس کی قبر کی طرف لے کر جاتے ہیں اگر وہ نیک ہوتا ہے تو کہتا ہے مجھے جلدی لے چلو، اگر تمہیں علم ہوتا کہ میرے لئے آگے کیا بھلائی ہے تو تم مجھے بہت جلدی لے جاتے اور اگر وہ نیک نہ ہو تو کہتا ہے کہ مجھے لے جانے میں جلدی نہ کرو اگر تمہیں علم ہو جائے کہ میرے لئے آگے کیا شر ہے تو تم مجھے لے جانے میں اتنی جلدی نہ کرتے اور جب اسے قبر میں دفن کر دیا جاتا ہے تو اس کے پاس دو فرشتے انتہائی کالی رنگت اور سبز آنکھوں والے اس کے سر کے نزدیک آتے ہیں تو اس کی نماز کہتی ہے کہ میرے

Marfat.com

پہلو سے تم نہیں آ سکتے، اس ٹھکانے سے ڈر کی وجہ سے اس نے کتنی راتیں جاگ کر گذار دیں، پھر وہ پاؤں کی طرف سے آنا چاہیں گے تو سامنے والدین سے کی گئی نیکی آجائے گی اور کہے گی میرے پہلو سے تم نہیں آؤ گے، کیونکہ اسی ٹھکانے سے ڈر کی وجہ سے یہ ہماری خدمت میں دوڑتا رہتا تھا۔ پھر وہ دائیں طرف سے آنا چاہیں گے تو اس کا صدقہ کہے گا کہ تم میرے پہلو سے نہیں آ سکتے، کیوں کہ اسی جگہ سے بچنے کے لئے تو اس نے میرا عمل کیا تھا۔ پھر وہ بائیں جانب آئیں گے تو اس کا روزہ کہیگا کہ تم میرے پہلو سے نہیں آ سکتے، اس نے اسی جگہ سے بچنے کے لئے تو روزے کی بھوک پیاس اٹھائی تھی، پھر اسے جگا یا جائے گا جیسے نیند والے کو جگاتے ہیں اور اس سے کہا جائے گا کیا تو نے اس ہستی کو دیکھا ہے کیا کچھ وہ فرمایا کرتے تھے وہ کہے گا کس کے متعلق کہتے ہو، کہا جائے گا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق تو وہ کہے گا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں پھر دونوں فرشتے اس سے کہیں گے کہ تو زندہ رہا تو مؤمن، مرا تو مؤمن، پھر اس کی قبر کو کشادہ کر دیا جائے گا اور انعامات الہیہ کے خزانے اس کے لئے کھول دیئے جائیں گے ہم بھی اللہ تعالےٰ سے سوال کرتے ہیں کہ وہ ہمیں بھی توفیق دے اور ہمیں گمراہ کن خواہشات سے بچا کر ہماری حفاظت فرمائے اور عذاب قبر سے محفوظ رکھے۔

عذاب قبر سے محفوظ رہنے کے اسباب

روایت کیا گیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ اللہ تعالےٰ سے قبر کے عذاب سے پناہ طلب کرتے تھے، حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ عذاب قبر سے متعلق مجھے کچھ معلوم نہ تھا۔ ایک دن مجھ سے یہودی عورت نے کوئی چیز مانگی میں نے دے دی تو اس نے کہا کہ تجھے اللہ تعالےٰ عذاب قبر سے بچائے، میرے خیال میں

Marfat.com

آیا کہ یہ بات بھی شاید یہودیوں کی خرافات کا حصہ ہے، جس وقت حضور علیہ السلام جلوہ افروز ہوئے تو میں نے یہ بات بتائی آپ نے فرمایا کہ عذاب قبر حق ہے اس لئے ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ وہ اس سے اللہ تعالےٰ کی پناہ مانگے اور نیک اعمال کر کے قبر کی تیاری کرے، اس لئے کہ دنیا میں یہ تیاری سہل ہے لیکن وہاں جاکر اس کو ایک نیکی کرنے کی اجازت بھی نہ ملے گی تب اسے حسرت وندامت ہو گی عقل مند پر لازم ہے کہ وہ مرنے والوں کے حالات پر فکر کرے کیونکہ مرنے والے کی یہ آرزو ہوتی ہے کہ کاش اسے دو رکعت نماز پڑھنے کی اجازت مل جائے یا ایک مرتبہ کلمہ طیبہ پڑھنے کی اجازت مل جائے یا ایک مرتبہ سبحان اللہ کہنے کی اجازت مل جائے مگر اس کو اجازت نہ ملیگی تب وہ زندہ لوگوں پر حیرت کا اظہار کرتے ہیں کہ کس طرح یہ لوگ غفلت اور لہو ولعب میں اپنے دنوں کو برباد کر رہے ہیں میرے بھائی اپنے وقت کو برباد نہ کرو کیونکہ یہ تمہارا راس المال ہے اور اس سے تم نفع حاصل کر سکتے ہو کیونکہ مال آخرت آج سستا ہے اس لئے اس کو خوب جمع کر لو، پھر ایک دن یہی مال بہت ہی مہنگا اور قیمتی ہو جائے گا نیز آج کا جمع شدہ مال کل کام آئے گا ورنہ کل یہی مال ڈھونڈے سے نہ ملے گا، ہم اللہ تعالیٰ سے سوال کرتے ہیں کہ وہ ہمیں اس محتاجی کے دن کے لئے مستعد رہنے کی توفیق بخشے اور ہمیں ان شرمندہ لوگوں میں شامل نہ کرے جو پھر دنیا میں آنے کی ایسی التجا کر رہے ہوں جو سنی نہ جائے، اللہ تعالیٰ ہمارے لئے اور تمام مسلم مرد وخواتین کے لئے موت کی سختیوں اور قبر کی ہولناکیوں کو آسان کرے " آمین یا رب العالمین "، بے شک وہ ارحم الراحمین ہے اور وہ ہمیں کافی ہے اور اچھا مددگار ہے ولا حول ولا قوۃ إلا باللہ العلی العظیم

Marfat.com

باب قیامت کی ہولناکیاں اور وہاں کی فریادیں

فقیہہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے وہ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ کیا کوئی دوست اپنے دوست کو بروز قیامت یاد رکھے گا؟ آپ نے فرمایا سوائے تین مواقع کے بقیہ ہر جگہ یاد رکھے گا، ایک تو میزان کے وقت، ہر کسی کو یہ خوف ہوگا کہ اس کے اعمال کا وزن ہلکا ہے یا بھاری، دوم اعمال ناموں کے ملنے کے وقت، یہ خوف ہوگا کہ سیدھے ہاتھ سے ملتے ہیں یا الٹے ہاتھ سے، سوم جب ایک گردن آگ سے نکلے گی اور سب کو گھیرے میں لیتے ہوئے کہے گی میں تین طرح کے لوگوں پر مؤکل کی گئی ہوں ان لوگوں پر جو دوسرے خداؤں کو پکارتے تھے اور ہر متکبر سرکش اور ہر اس شخص پر جو یوم حساب پر ایمان نہ رکھتا تھا۔ پھر ان کو اسی طرح گھیرے میں لے کر جہنم کی وادیوں میں ڈال دے گی اور جہنم پر بال سے باریک ایک پل ہے جو کہ تلوار سے تیز ہے جس پر لوہے کے کانٹے اور کنڈیاں ہیں اور لوگ اس کے اوپر سے گزریں گے کوندتی ہوئی بجلی کی طرح، تیز ہوا کی طرح، بچتے بچاتے ہوئے اور کچھ زخمی ہو کر منہ کے بل جہنم میں گر جائیں گے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ دو نفخوں کے مابین چالیس سال کا وقفہ ہوگا پھر آسمان سے منی رجال کی مانند پانی

Marfat.com

نازل ہوگا تو لوگ یوں اٹھیں گے جیسے زمین سے سبزی اُگتی ہے۔ حضرت ابی ہریرہ حضور علیہ السلام کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ زمین اور آسمانوں کی تخلیق سے فارغ ہوا تو پھر صور کو بنا کر حضرت اسرافیل کو دے دیا جس کو وہ منہ میں رکھ کر عرش الٰہی کی طرف دیکھتے ہوئے اس انتظار میں ہیں کہ کب اس کو پھونکنے کا حکم مل جائے۔

نفخہ صور پر دنیا کی تباہی کی کیفیت

حضرت ابو ہریرہ نے آپ سے صور کے متعلق پوچھا تو فرمایا کہ نور کا سینگ ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ کیسا ہے فرمایا کہ بہت لمبا چوڑا ہے قسم بخدا اس کے دائرے کی وسعت زمین و آسمان جیسی ہے، اس نفخہ میں تین مرتبہ پھونکا جائے گا اور بعض روایات میں دو مرتبہ پھونکنا آیا ہے، ایک نفخہ ہلاک ہونے کا اور دوسرا زندہ ہوکر اٹھنے کا، حضرت کعب کی روایت میں دو نفخے ہیں اور حضرت ابو ہریرہ کی روایت میں تین نفخے ہیں، ایک گھبراہٹ کا دوسرا بے ہوشی کا تیسرا مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے کا۔ پھر اللہ تعالیٰ اسرافیل کو پہلا صور پھونکنے کا حکم دیں گے تو وہ اس میں پھونکیں گے تو زمین و آسمان کی مخلوق گھبرا جائے گی مگر جسے اللہ چاہے، زمین ہلنے لگے گی اور دودھ پلانے والی دودھ پیتے بچے کو فراموش کر بیٹھے گی۔ اور حمل والیوں کے حمل وضع ہو جائیں گے اور تو لوگوں کو مدہوش دیکھے گا اور وہ مدہوش نہ ہوں گے لیکن عذاب الٰہی بہت سخت ہے، اور بچے بوڑھے ہو جائیں گے اور شیاطین بھی خوف زدہ ہوکر اڑتے پھریں گے جیسا کہ ارشاد الٰہی ہے "اے لوگو ڈرو اپنے رب سے بے شک قیامت کا جھٹکا بہت بڑی شے ہے"، پھر اللہ تعالیٰ اسرافیل

Marfat.com

علیہ السلام کو حکم دے گا تو وہ موت کا صور پھونکیں گے پھر زمین و آسمان کی سب مخلوق مر جائے گی مگر جن کو اللہ تعالیٰ چاہے گا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے اور صور میں پھونک ماری جائے گی تو زمین و آسمان کی تمام مخلوق مر جائیگی مگر جن کو اللہ تعالیٰ چاہے گا، اس استثناء سے ارواح شہداء مراد ہیں۔ بعض نے کہا کہ جبرائیل، میکائیل، اسرافیل اور عزرائیل مراد ہیں پھر اللہ تعالیٰ عزرائیل سے فرمائیں گے میری مخلوق سے باقی کون رہ گیا ہے اور وہ خود بھی جانتے ہوں گے وہ عرض کرے گا اے میرے رب تو ہی حی لاتموت ہے، جبرائیل، میکائیل، اسرافیل، حاملین عرش اور میں بھی باقی ہوں، اللہ تعالیٰ عزرائیل کو حکم فرمائے گا کہ ان کی ارواح بھی قبض کر لے۔ اسی طرح کلبی اور مقاتل کی روایات میں مذکور ہے۔

حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ بے شک اللہ تعالیٰ فرمائے گا جبرائیل، میکائیل اور اسرافیل مر جائیں اور حاملین عرش بھی مر جائیں پھر عزرائیل سے اللہ تعالیٰ فرمائیگا میری مخلوق میں سے باقی کون بچا ہے عرض کرے گا اے رب تو ہی حی لاتموت ہے اب تیرا یہ کمزور غلام عزرائیل ہی باقی ہے اللہ تعالیٰ فرمائیگا اے عزرائیل کیا تو نے میرا یہ قول نہیں سنا کہ "ہر ذی روح نے موت کو چکھنا ہے"[۱] اور تو بھی تو میری مخلوق میں سے ہے پس تو بھی مر جا تو وہ بھی مر جائے گا۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ عزرائیل کو حکم دیا جائے گا کہ وہ بھی اپنی روح قبض کرے تو وہ جنت و دوزخ کے درمیان ایک جگہ آ کر اپنے وجود سے اپنی روح کو کھینچے گا تو اس کی ایسی چیخیں نکلیں گی کہ اگر تمام مخلوق زندہ ہوتی تو وہ اس کی چیخ سے مر جاتی اور وہ کہے گا کہ اگر میں جانتا کہ روح کا قبض کرنا اتنا سخت ہے

---

[۱] كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ

Marfat.com

تو میں مومنوں کی روح قبض کرتے وقت نرمی کرتا پھر وہ مر جائے گا اور مخلوق میں سے کوئی بھی نہ بچے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ حقیر دنیا سے فرمائے گا کہاں ہیں وہ بادشاہ کہاں ہیں وہ بادشاہوں کے بیٹے اور خود کو جابر کہنے والے اور ان کے بیٹے کہاں ہیں اور کہاں ہیں وہ لوگ جو میری عطاؤں کو کھاتے تھے مگر عبادت دوسروں کی کرتے تھے پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا آج کے دن بادشاہ کون ہے تو کوئی ایک بھی جواب نہ دے گا پھر اللہ تعالےٰ خود ہی جواب میں فرمائیں گے للہ الواحد القھار۔

دوبارہ اٹھایا جانا اور حساب وکتاب کا منظر

اللہ تعالےٰ آسمان کو حکم دے گا کہ وہ چالیس دن تک پانی برسائے یہانتک کہ وہ پانی بارہ ہاتھ جتنا ہر شئے کے اوپر ہوگا پھر اللہ تعالیٰ اسی پانی سے مخلوق کو اٹھائے گا جیسے سبزی اگتی ہے یہاں تک کہ ان کے اجسام مکمل ہو جائیں گے اور وہ پہلے جیسے ہو جائیں گے پھر اللہ تعالیٰ اسرافیل او حاملین عرش کو زندہ ہونیکا حکم فرمائیں گے تو وہ زندہ ہو جائیں گے اللہ تعالیٰ اسرافیل کو حکم دیں گے تو وہ صور لے کر منہ سے لگالیں گے، اسی طرح اللہ تعالےٰ کے حکم سے جبرائیل و میکائیل بھی زندہ ہو جائیں گے پھر اللہ تعالےٰ روحوں کو طلب کر کے صور میں جمع کر دیگا اور اسرافیل حکم الٰہی سے دوبارہ زندہ ہونے کا صور پھونکیں گے تو ارواح شہد کی مکھیوں کی طرح نکل کر زمین و آسمان کے مابین پھیل جائیں گی اور اپنے اپنے جسموں میں داخل ہو جائیں گی اور زمین ان سے پھٹ جائے گی، حضور علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میں وہ پہلا فرد ہوں گا جس پر زمین کھل جائے گی" یعنی سب سے پہلے آپ اٹھیں گے،" دوسری روایت میں ہے کہ جبرائیل، میکائیل اور اسرافیل علیہم السلام حکم الٰہی سے زندہ ہو کر حضور علیہ السلام کی قبر انور پر آئیں گے ان کے پاس براق اور جنتی حُلے ہوں گے تب قبر انور کھل جائے گی اور آپ جبرائیل سے

Marfat.com

مخاطب ہو کر فرمائیں گے کہ یہ دن کونسا ہے؟ وہ کہیں گے قیامت کا دن ہے یہ خوف اور کھڑکھڑاہٹ کا دن ہے آپ فرمائیں گے جبرائیل، میری امت کے ساتھ اللہ تعالٰے نے کیسا معاملہ فرمایا ہے تو وہ جواب میں عرض کریں گے آپ کو خوشخبری ہو آپ ہی وہ پہلے ہیں جن پر زمین کھولی گئی ہے پھر اسرافیل اللہ کے حکم سے صور پھونکیں گے تو سب کے سب کھڑے ہو کر دیکھنے لگیں گے پھر وہ قبروں سے نکل کر جلدی جلدی اللہ تعالیٰ کی جانب چلیں گے، وہ اپنی قبروں سے ننگے بدن اور ننگے پاؤں نکلیں گے اور ایک ہی جگہ پر ستر سال تک رکے رہیں گے، نہ تو اللہ تعالیٰ ان کی طرف توجہ فرمائے گا اور نہ ہی ان کے لیے کوئی فیصلہ ہوگا اور وہ لوگ خون کے آنسو روئیں گے وہ پسینے سے شرابور ہوں گے، کسی کی ٹھوڑی تک ہوگا تو کسی کے منہ میں داخل ہو رہا ہوگا پھر انہیں میدان حشر میں بلایا جائے گا جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ "بلانے والے کی جانب تیز تیز جا رہے ہوں گے"[1] اور نگاہیں بھی ادھر ہی لگ رہی ہوں گی، جب کل مخلوق جن وانس جمع ہو جائیں گے تو اچانک آسمان کی کھڑکھڑاہٹ سنیں گے جس سے ان کی گھبراہٹ میں اضافہ ہوگا پھر آسمان پھٹ جائے گا اور ملائکہ آسمان سے ایسے اتریں گے جیسے دنیا میں کوئی ایک دوسرے کے ہاتھ پکڑے ہوتے ہیں، تو لوگ ان سے کہیں گے کیا ہمارے حساب وکتاب کا معاملہ اللہ تعالٰے نے تمہارے حوالے کر دیا ہے؟ فرشتے کہیں گے نہیں بلکہ وہ تو ابھی آئے گا پھر دوسرے آسمان کے فرشتے نازل ہوں گے اور وہ پہلے والوں کے پیچھے صف بستہ کھڑے ہو جائیں گے پھر تیسرے، چوتھے، پانچویں، چھٹے اور ساتویں آسمان سے بہت زیادہ تعداد میں فرشتے اتریں گے اور وہ دنیا والوں کو گھیر کر کھڑے ہو جائیں گے۔

---

[1] مُهْطِعِيْنَ اِلَى الدَّاعِ

Marfat.com

فقیہ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں حضرت ضحاک سے مروی ہے کہ بیشک اللہ تعالے پہلے آسمان کو حکم فرمائے گا تو وہ کھل جائے گا پس تمام فرشتے اور جو کچھ اس میں ہے وہ نیچے اتر کر پوری زمین و مافیہا کو گھیر لیں گے اسی طرح تمام آسمانوں کے فرشتے اتر کر صفیں بنالیں گے، زمین والے جدھر کا رُخ کریں گے اُدھر ہی سامنے ملائکہ کی سات صفیں پائیں گے جیساکہ ارشادِ الٰہی ہے "اے گروہ جن و انس اگر تم زمین و آسمان سے باہر نکل جانے کی طاقت رکھتے ہو تو نکل کر دکھاؤ، مگر بادشاہ کے حکم کے بغیر نہیں نکل سکتے"۔ ایک اور ارشاد ہے۔ جس دن آسمان بادلوں سے کھل جائے گا اور فرشتے بھیجے جائیں گے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد منقول ہے کہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے گروہ انس و جن میں نے تو تمہیں نصیحت کی تھی اب یہ تمہارے اعمال تمہارے صحیفوں میں ہیں اگر اس میں کوئی بھلائی پاؤ تو اللہ کی حمد کرو اور اگر کوئی اس کے علاوہ دیکھے تو وہ اپنے آپ کو ملامت کرے پھر اللہ تعالیٰ جہنم کو حکم دیں گے تو اس سے ایک طویل، دراز اور سیاہ گردن باتیں کرتے ہوئے نکلے گی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے اولادِ آدم کیا میں نے تم سے عہد نہیں لیا تھا کہ تم شیطان کی پوجا نہ کرنا بے شک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے اور تم میری عبادت کرنا یہی صراطِ مستقیم ہے بے شک اس نے تم میں سے بہتوں کو گمراہ کیا تو کیا تمہیں عقل نہیں تھی، یہ جہنم ہے جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا، اپنے کفر کے سبب آج تم اس میں داخل ہو تو تمام اُمتیں گھٹنوں کے بل گر پڑیں گی جیساکہ ارشادِ باری ہے اور آپ ہر امت کو دیکھنا کہ وہ گھٹنوں کے بل گر پڑیں گے اور ہر اُمت اپنے نامۂ اعمال کی طرف بلائی جائے گی۔

ع۔ یٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ

Marfat.com

بعد ازاں اللہ تعالےٰ اپنی مخلوق کے درمیان اور وحشی جانوروں اور چوپایوں کے درمیان فیصلہ فرمائیں گے یہاں تک کہ بغیر سینگ کی بکری کو سینگ والی بکری سے بدلہ دلایا جائے گا پھر فرمائے گا کہ تم مٹی ہو جاؤ۔ اس وقت کافر کہے گا افسوس کہ میں بھی مٹی ہو جاتا پھر بندوں کے درمیان فیصلہ کیا جائے گا، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا قیامت کے دن لوگ ایسے اٹھیں گے جیسا کہ ان کی والدہ نے ان کو ننگے بدن ننگے پاؤں جنا تھا حضرت عائشہ صدیقہ نے عرض کیا کہ کیا مرد اور عورتیں سبھی ایسے ہوں گے فرمایا ہاں حضرت عائشہ نے کہا ہائے وہ تو ایک دوسرے کو دیکھیں گے تو آپ نے ان کے کندھے پر ہاتھ مارتے ہوئے فرمایا ابن ابی قحافہ کی بیٹی۔ اس دن لوگوں کو ادھر اُدھر دیکھنے کی مہلت ہی نہ ہو گی وہ تو چالیس سال تک بغیر کچھ کھائے پئے آسمان کی طرف نگاہیں اٹھائے کھڑے رہیں گے اور پسینہ! کچھ لوگوں کے پاؤں تک کچھ کے پنڈلیوں تک .... اور کچھ کے پیٹوں تک پہنچے ہوئے ہوں گے اور اتنا طویل عرصہ کھڑے رہنے کی وجہ سے کچھ کے منہ میں پسینہ لگام کی سی طرح ہو گا پھر ملائکہ حلقہ کی صورت میں عرش کے گرد کھڑے ہوں گے، اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے منادی پکارے گا کہ کہاں ہے فلاں بیٹا فلانی کا تو لوگ اپنے سر اٹھائیں گے اس آواز کی جانب۔ اور پکارا جانے والا نکلے گا اپنی جگہ سے پھر رب العالمین کے سامنے کھڑا ہو گا۔ پھر کہا جائے گا کہاں ہیں اصحاب مظالم۔ ایک ایک کر کے سب کو بلایا جائے گا اور اس کی نیکیاں مظلوم کو دی جائیں گی۔ اس دن درہم و دینار نہ ہوں گے بس نیکیوں اور برائیوں کے ذریعے فیصلے ہوں گے مظلوم لوگ ان کی سب نیکیاں لے لیں گے تب ظالموں کی برائیاں ان پہ مار دی جائیں گی جب اسکے پاس کوئی نیکی نہ رہے گی تو اس سے کہا جائے گا جاؤ تم جہنم کی طرف، آج کوئی ظلم

Marfat.com

نہیں ہو گا بے شک اللہ تعالےٰ بہت جلد حساب فرمانے والا ہے اس دن مقرب فرشتے، نبی و رسول اور شہدا کوئی بھی حساب سے نہ بچے گا اور حساب و کتاب کی سختی کو دیکھ کر سب کا یہی خیال ہو گا کہ آج بغیر اللہ کی رحمت کے نجات ناممکن ہے، حضرت معاذ بن جبل سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تک چار چیزیں نہ پوچھ لی جائیں گی اس وقت تک کوئی بھی اپنی جگہ سے قدم نہیں ہلا سکے گا (۱) اس نے اپنی عمر کہاں صرف کی (۲) اپنے جسم کو کہاں مبتلا رکھا (۳) اپنے علم کے مطابق کیا عمل کیا (۴) اپنے مال کو کیسے حاصل کیا اور کہاں کہاں خرچ کیا۔

روزِ حساب حضور علیہ السلام کی شفاعت

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک والد اپنے بیٹے سے قیامت کے دن کہے گا کہ میں دنیا میں تیرا باپ تھا تو وہ اپنے باپ کی اچھی تعریف کرے گا باپ پھر کہے گا بیٹا مجھے تھوڑی سی تیری نیکیوں کی ضرورت ہے شاید کہ میری نجات ہو جائے تو اس کا بیٹا اس سے کہے گا کہ آج تو مجھے بھی ایسا ہی خوف ہے جیسا کہ آپ کو ہے اس لئے میں آپ کو کچھ دینے کی طاقت نہیں رکھتا پھر وہ اپنی بیوی سے اپنے تعلق کا اظہار کرتے ہوئے کہے گا کہ میں دنیا میں تیرا شوہر تھا تو وہ اس کی اچھی تعریف کرے گی تو وہ اس سے کہے گا کہ ایک نیکی مجھے دے دے شاید کہ میری نجات ہو جائے میری حالت تو تو دیکھ رہی ہے تو بیوی کہے گی میں طاقت نہیں رکھتی جس بات سے تو خوف زدہ ہے اسی کا مجھے خوف ہے پھر اللہ تعالےٰ فرمائے گا "اگر کوئی بھاری بوجھ والا کسی کو اپنا

ع ۱ وَاِنْ تَدْعُ مُثْقَلَةٌ اِلٰى حِمْلِهَا لَا يُحْمَلْ مِنْهُ شَيْءٌ وَّلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى

Marfat.com

بوجھ اٹھانے کے لئے پکارے گا تو کوئی بھی اس کا بوجھ نہ اٹھائے گا چاہے وہ کتنا ہی قریبی کیوں نہ ہو'' یعنی جو شخص گناہوں کے بوجھ تلے ہے تو بوجھ اٹھانے میں کوئی اس کی مدد نہ کرے گا۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ کافر کے منہ میں اس کا پسینہ لگام کی طرح ہوگا اس دن کی طوالت کے سبب یہاں تک کہ وہ کہے گا یارب مجھ پہ رحم کر، اگرچہ مجھے جہنم میں بھیج دے'' لیکن یہاں سے نجات دے دے'' حضرت ابن عباس حضور علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ ہر نبی کے پاس ایک مقبول دعا تھی جو انہوں نے دنیا میں مانگ لی مگر میں نے اپنی وہ مقبول دعا قیامت کے دن کے لئے اپنی امت کی شفاعت کے لئے محفوظ رکھی، خبردار میں تمام اولاد آدم کا سردار ہوں مگر مجھے اس پہ فخر نہیں اور میں وہ پہلا ہوں جس پہ زمین کھل جائے گی مگر مجھے اس پہ فخر نہیں۔ اور قیامت کے دن حمد کا جھنڈا میرے ہاتھ میں ہوگا جس کے نیچے آدم وابن آدم اور بشر کے علاوہ بھی ہوں گے مگر اس پہ مجھے فخر نہیں پھر فرمایا کہ قیامت کے دن لوگوں میں شدید غم اور کرب ہوگا پھر وہ آدم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کریں گے اے ابوالبشر ہمارے لئے شفاعت فرمائیں اپنے رب کے حضور کہ وہ ہمارا فیصلہ فرمائیں وہ فرمائیں گے مجھ سے ایسا کہنا ناممکن ہے کیوں کہ میں تو اپنی خطاء کے باعث جنت سے نکالا گیا تھا آج تو مجھے اپنی فکر ہے لیکن تم نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ وہ اول المرسلین ہیں تو لوگ نوح علیہ السلام کے پاس آکر عرض کریں گے کہ آپ رب کے حضور ہماری سفارش کریں تو وہ بھی فرمائیں گے یہ ناممکن ہے کیونکہ میری دعا پہ ساری مخلوق غرق ہوگئی تھی مجھے تو آج اپنی فکر ہے لیکن تم ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ وہ خلیل اللہ ہیں تو

Marfat.com

لوگ ابراہیم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کریں گے کہ آپ اللہ تعالیٰ سے ہمارے لئے سفارش کریں کہ وہ ہمارا فیصلہ فرما دے تو وہ بھی فرمائیں گے ناممکن کیونکہ تین باتیں مجھ سے ایسی ہوئی تھیں جو بظاہر اسلام سے مطابقت نہ رکھتی تھیں،

حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ وہ تین باتیں وہی ہیں جو انہوں نے دین الٰہی کی خاطر کہی تھیں، ان میں سے ایک تو اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں مذکور ہے کہ "پس[1] ابراہیم علیہ السلام نے ستاروں میں دیکھا اور فرمایا کہ میں بیمار ہوں" اور دوسری "بلکہ ان کے بڑے[2] نے یہ سب کچھ کیا ہے" اور تیسری "اپنی بیوی کے لئے یہ کہنا کہ وہ میری بہن ہے" اس لئے مجھے بھی آج اپنی ہی فکر ہے، لیکن تم موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ وہ کلیم اللہ ہیں تو وہ لوگ موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر کہیں گے آپ اللہ سے ہماری سفارش کریں کہ وہ ہمارا فیصلہ فرما دے، آپ فرمائیں گے ناممکن، اس لئے کہ مجھ سے غیر ارادی طور پر ایک قتل ہو گیا تھا اب تو مجھے بھی اپنی فکر ہے لہٰذا تم عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ جو کہ روح اللہ ہیں لوگ ان کی خدمت میں حاضر ہو کر سفارش کے لئے عرض کریں گے تو وہ بھی کہیں گے یہ ناممکن، اس لئے کہ لوگوں نے اللہ کو چھوڑ کر مجھے اور میری والدہ کو معبود بنایا تھا اب تو مجھے بھی اپنی ہی فکر ہے۔ لیکن تم دیکھو اگر تم میں سے کسی کے پاس تھیلی میں کچھ پونجی ہو اور اس پہ مہر لگی ہو تو کیا کوئی اس مہر کو توڑے بغیر اس پونجی تک پہنچ سکتا ہے، تو سب کہیں گے نہیں۔ تب وہ فرمائیں گے کہ بے شک محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت ختم ہوئی اور آج وہ سب کے آگے ہیں اور تحقیق اللہ تعالیٰ نے

---

[1] فَنَظَرَ نَظْرَةً فِی النُّجُومِ فَقَالَ اِنِّی سَقِیمٌ

[2] بَلْ فَعَلَهُ کَبِیْرُهُمْ هٰذَا

Marfat.com

ان کے اگلے پچھلے گناہوں کو بخش دیا ہے لہذا تم وہاں جاؤ، حضور علیہ السلام فرماتے ہیں کہ لوگ میرے پاس آئیں گے تو میں کہوں گا ہاں، میں یہ کام کروں گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اجازت فرمادیں گے کہ میں جسے چاہوں پسند کرلوں مگر حضور علیہ السلام دربار الٰہی سے منظوری تک انتظار فرمائیں گے۔

پھر جب اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کا فیصلہ فرمائیں گے تو ایک منادی پکارے گا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی امت کہاں ہے آپ نے فرمایا کہ ہم دنیا میں سب سے آخر اور قیامت کے دن حساب وکتاب کے وقت سب سے پہلے ہونگے پس میں اور میری امت کھڑے ہوں گے اور دوسری امتیں ہمارے لئے راستہ کشادہ کردیں گی ہم گزریں گے تو وضو سے ہماری پیشانیاں چمک رہی ہوں گی ہمارے لئے کہیں گے کہ یہ امت تو نبیوں جیسی لگ رہی ہے پھر میں جنت کے دروازے کی جانب بڑھوں گا اور اس کو کھلواؤں گا تو کہا جائے گا کون ہو؟ جواب میں کہوں گا میں محمد رسول اللہ ہوں تو میرے لئے دروازہ کھول دیا جائیگا میں داخل ہوکر اپنے رب کے حضور سربسجود ہوکر ایسی حمد کرونگا کہ کسی نے نہ تو پہلے ایسی حمد کی ہوگی اور نہ بعد میں کوئی ایسی حمد کرے گا پھر کہا جائے گا کہ آپ اپنا سر اٹھائیں جو بھی کہو گے سنا جائے گا اور مانگو عطا کیا جائے گا آپ سفارش کریں قبول کی جائے گی تب میں اپنا سر اٹھاکر ہر اس شخص کے لئے سفارش کروں گا جس کے دل میں ذرہ برابر بھی ایمان ہوگا یعنی جو یقین کے ساتھ گواہی دے گا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بے شک محمد اللہ کے رسول ہیں۔

اہل ایمان ہی جنت میں داخل ہوں گے

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ مسجد میں داخل ہوئے اور حضرت کعب

Marfat.com

احبار لوگوں سے باتیں کر رہے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا اے کعب ہمیں خوف کی باتیں بتاؤ تو انہوں نے کہا قسم اللہ کی، فرشتے اپنے پیدائش کے دن سے ہی ایسے کھڑے ہیں کہ ان کی کمر نہیں جھکی اور دوسرے سجدے میں ہیں کہ سر نہیں اٹھایا یہاں تک کہ صور پھونکا جائے گا تو وہ سب کہیں گے اے اللہ ہم تیری تسبیح و تحمید کرتے ہیں مگر پھر بھی تیری عبادت کا حق ہم ادا نہ کر سکے، اپنے مالک کی قسم قیامت کے دن جہنم قریب کر دی جائے گی جس میں دھاڑنے اور چنگھاڑنے کی آوازیں ہوں گی یہاں تک کہ جب حد درجہ نزدیک ہو گی تب وہ ایک ہولناک آواز نکالے گی تو تمام نبی اور شہید گھٹنوں کے بل جھک جائینگے اور کہیں گے اے اللہ میں تجھ سے صرف اپنے لئے سوال کرتا ہوں حضرت ابراہیم حضرت اسمٰعیل و حضرت اسحٰق علیہم السلام کو بھول جائیں گے اور کہیں گے یا رب میں تیرا خلیل ابراہیم ہوں۔ اے عمر ابن خطاب اس دن اگر تیرے پاس ستر نبیوں کے اعمال بھی ہوں گے تب بھی تو یہی گمان کرے گا کہ نجات مشکل ہے، یہ سن کر لوگ رو رو کر نڈھال ہو گئے جب حضرت عمر نے یہ حال دیکھا تو فرمایا اے کعب ہمیں کوئی خوشخبری سناؤ۔ فرمایا کہ خوش ہو جاؤ کہ اللہ تعالیٰ کی تین سو تیرہ شریعتیں ہیں اگر قیامت کے دن کوئی بندہ بھی ان میں سے کسی ایک کو اخلاص کے کلمہ کے ساتھ لے کر آئے گا تو اللہ تعالےٰ اس کو جنت میں داخل فرمائے گا، قسم بخدا اگر تم رحمت الٰہی کی کنہہ جان لو تو تم عمل میں سست ہو جاؤ گے اے میرے بھائی اس روز کے لئے ابھی سے مستعد ہو جاؤ نیک عمل کرو اور گناہوں سے بچو اس لئے کہ تیرا معین روز قیامت کے قریب ہے ورنہ اپنی زندگی پر نادم ہو گا۔

اور جان لے جب تو مرے گا تو تیرے لئے قیامت قائم ہو گی جیسا کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ کا کہنا ہے کہ تم قیامت، قیامت تو کہتے ہو حالانکہ تم میں سے

Marfat.com

کسی ایک کی موت ہی اس کی قیامت ہے۔ علقمہ بن قیس سے مذکور ہے کہ وہ کسی شخص کے جنازہ میں شریک تھے تو وہ قبر پہ کھڑے ہو گئے جب اس کو دفن کر دیا گیا تو فرمایا کہ اس بندے کے لئے تو قیامت قائم ہو گئی، یہ اس لئے فرمایا کہ انسان جب مرجاتا ہے تو وہ قیامت کے دن اپنے لئے امر کو مشاہدہ کرتا ہے کیوں کہ وہ جنت دوزخ اور ملائکہ کو دیکھتا ہے اور وہ عمل کی قدرت نہیں رکھتا، اس لیے کہ اب وہ قیامت کی منزل پہ ہوتا ہے پس موت کے ساتھ ہی اس کے عمل پہ مہر لگ جاتی ہے نیز روز حشر وہ اپنے اسی عمل پہ اٹھے گا جس پہ مرا تھا خوشی ہے ان لوگوں کے لئے جن کا خاتمہ بالخیر ہوا، ابو بکر واسطی فرماتے ہیں کہ دولت تین طرح کی ہے، زندگی کی دولت، دولت بوقت موت اور قیامت کے دن کی دولت۔ زندگی کی دولت تو یہ ہے کہ وہ اپنی زندگی اطاعت الٰہی میں گزار دے اور موت کے وقت کی دولت یہ ہے کہ توحید و رسالت کی گواہی دیتے ہوئے اس کی روح نکلے اور صحیح دولت خوشخبری والی قیامت کے دن کی ہے جب وہ قبر سے نکلے گا تو خوشخبری دینے والا اس کو جنت کی بشارت دے گا۔

قیامت کے دن مجرموں کی رسوائی

یحییٰ بن معاذ رازی رحمۃ اللہ علیہ سے مذکور ہے انہوں نے اپنی مجلس میں یہ آیت پڑھی "حشر کے دن متقیوں کو سوار کر کے رحمٰن کی طرف لایا جائے گا اور مجرموں کو پیاسا اور پیدل جہنم کی طرف ہانکا جائے گا"[1] پھر فرمایا اے لوگو! حوصلہ، حوصلہ، کل قیامت کے دن ٹولیوں کی شکل میں تمہیں محشر کی طرف جمع کیا جائے گا، تم فوج در فوج آؤ گے مگر اکیلے اکیلے اللہ تعالےٰ کے حضور کھڑے کئے جاؤ گے اور تم سے

---

[1] یَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِیْنَ اِلَی الرَّحْمٰنِ وَفْدًا ○ وَّنَسُوْقُ الْمُجْرِمِیْنَ اِلٰی جَهَنَّمَ وِرْدًا

Marfat.com

تمہارے اعمال کے متعلق حرف حرف پوچھا جائے گا البتہ اولیائے کرام کو گروہ در گروہ اللہ تعالےٰ کے حضور لایا جائے گا اور گنہگاروں کو پاپیادہ ٹولیوں کی صورت میں جہنم میں ڈالا جائے گا، اور یہ سب اس دن ہو گا جب زمین ٹوٹ کر ریزہ ریزہ ہو جائے گی اور تیرا رب اور صف بہ صف فرشتے آئیں گے اور اس دن جہنم کو سراپا تباہی بنا کر لایا جائے گا، میرے بھائیو تمہیں پچاس ہزار برس طویل دن کے لئے ہلاکت درپیش ہے یعنی زلزلے کے دن کی، نزدیک آنے والے دن کی، روز قیامت کی، یوم حسرت کی، یوم ندامت کی ہلاکت کی یہ سخت دن وہ دن ہے جب تمام لوگ رب العالمین کے حضور کھڑے ہوں گے وہ پوچھ گچھ کا دن ہے وہ محاسبہ کا دن ہے وہ میزان کا دن ہے، وہ بازپرس کا دن ہے، وہ زلزلے اور چیخ کا دن ہے، وہ کھڑکھڑانے کا دن ہے، وہ یوم نشور ہے، اس دن آدمی اپنے ہاتھوں سے کئے ہوئے تمام اعمال دیکھ لے گا، وہ نفع و نقصان کا ایسا دن ہے کہ اس میں بہت سے چہرے سفید اور بہت سے سیاہ ہوں گے، اس دن کوئی کسی کے کام نہیں آئے گا، اس دن نہ کوئی باپ اپنے بیٹے کی طرف سے اور نہ بیٹا اپنے باپ کی طرف سے کوئی مطالبہ ادا کر سکے گا، اس سختی کے عام دن ظالموں کو ان کا کوئی عذر نفع نہ دے گا، ان کے لئے لعنت اور برا ٹھکانہ ہوگا، اس روز ہر شخص اپنی ہی سوچے گا، اس روز مائیں اپنے بیٹوں کو بھول جائیں گی اور حاملہ اپنا اپنا حمل ڈال دیں گی اور تو لوگوں کو نشے میں دیکھے گا مگر وہ نشہ میں نہ ہوں گے اور لیکن اللہ تعالیٰ کا عذاب ہی بہت سخت ہے۔

مقاتل بن سلیمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ قیامت کے دن لوگ سو برس تک ایسے کھڑے رہیں گے کہ پسینہ ان کے منہ میں لگام کی طرح ہو گا اور سو سال تک حیرت زدہ ظلمت میں کھڑے رہیں گے اور سو سال تک آپس میں گڈمڈ ہو کر اپنے رب

Marfat.com

کے حضور باہم جھگڑتے رہیں گے، کہا گیا ہے کہ قیامت کے ایک دن کی مقدار پچاس ہزار سال کے برابر ہے مگر وہ خالص مؤمن کے لئے ایک گھڑی کی طرح گزر جائے گا۔ اے عقل مند! طاعت الٰہی میں دنیا کے مصائب پر صبر کرتا کہ روز قیامت کی تکالیف تیرے لئے آسان ہو جائیں اور اللہ تعالیٰ ہی اچھائی کی توفیق عطا فرمانے والا ہے۔

Marfat.com

باب جہنم اور اصحاب جہنم کی حالت

فقیہہ ابو اللیث سمرقندی فرماتے ہیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نار جہنم کو ایک ہزار سال تک جلایا گیا یہاں تک کہ وہ سُرخ ہو گئی پھر اسے ایک ہزار سال تک جلایا گیا یہاں تک کہ وہ سفید ہو گئی پھر ایک ہزار سال تک جلایا گیا یہاں تک وہ تاریک ترین رات کی طرح سیاہ ہو گئی۔ یزید بن مرثد سے مروی ہے کہ ان کے آنسو کبھی نہ تھمتے تھے وہ ہمیشہ روتے رہتے تھے جب ان سے پوچھا گیا تو فرمایا اگر اللہ تعالے نے مجھے یوں وعید دی ہوتی کہ اگر گناہ کیا تو تو ہمیشہ حمام میں محبوس رہے گا تب بھی حق یہ ہے کہ میرے آنسو نہ رُکتے لیکن یہاں تو وعید ہی ایسی آگ میں محبوس رکھنے کی ہے جس کو صرف بھڑکانے کی مدت تین ہزار سال ہے، حضرت عبداللہ بن جبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دوزخ میں اونٹ کی گردن کی مثل سانپ ہیں جس کو ڈسیں گے تو وہ چالیس برس تک تکلیف میں مبتلا رہے گا، اور خچروں جیسے بچھو ہیں وہ بھی جس کو ڈسیں گے تو وہ چالیس برس تک اس کی تکلیفوں میں بتلا رہے گا، حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا مقولہ ہے کہ تمہاری یہ دنیاوی آگ نار جہنم سے ستر حصّے کم ہے، حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ تمہاری یہ دنیاوی آگ جہنم کی آگ سے پناہ مانگتی ہے۔ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جہنمیوں میں کمترین عذاب والا وہ ہے جس کے پاؤں میں آگ کے جوتے ہوں گے، جس سے اس کا دماغ ہنڈیا کی طرح ابل رہا

Marfat.com

ہوگا، اس کی آنکھوں سے آگ برس رہی ہوگی، اس کی آنتیں پیٹ سے نکل کر اسکے قدموں میں پڑی ہوں گی وہ سمجھتا ہوگا کہ سب سے زیادہ عذاب میں میں مبتلا ہوں حالانکہ وہ اہل نار میں سے کمترین عذاب میں مبتلا ہوگا۔

اصحابِ جہنم کی فریاد پر جوابِ ایزدی

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص سے مروی ہے کہ دوزخی لوگ مالک نامی داروغہ جہنم کو پکاریں گے تو چالیس سال تک ان کو جواب نہیں ملے گا پھر داروغہ ان سے کہے گا کہ تم نے بس ہمیشہ ایسے ہی رہنا ہے پھر وہ اللہ تعالےٰ کو پکار کر کہیں گے "اے[1] ہمارے پروردگار ہمیں نکال دے۔ اگر پھر ہم ایسا کریں تو بے شک ہم ظالم ہوں گے"۔ تو انہیں پوری دنیا کی مدت کی دگنی مقدار تک جواب نہیں دیا جائے گا، پھر ان سے کہا جائے گا کہ "راندے[2] ہوئے اس میں رہو اور تم بات نہ کرو"۔ صحابی فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کی قسم پھر وہ قوم ایک جملہ تک نہیں بولے گی، پس بعد ازاں جہنم میں ان لوگوں کی چیخ و پکار ہوگی ان کی آوازیں گدھوں جیسی ہوں گی جس کی اول کو زفیر اور آخر کو شہیق کہتے ہیں، پھر حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے قوم کیا تمہارے لئے اس سے کوئی پناہ ہے یا کیا تم اس پر صبر کر سکتے ہو، اے قوم اطاعت الٰہی تم پر آسان ہے لہٰذا اس کی اطاعت کرو، کہا جاتا ہے کہ جہنمی ہزار سال تک چیختے رہیں گے مگر انہیں کوئی فائدہ نہ ہوگا، پھر وہ کہیں گے اگر ہم دنیا میں صبر کرتے تو چھٹکارا مل جاتا۔ تو وہ ایک ہزار سال تک صبر کریں گے لیکن ان کے عذاب میں کوئی کمی نہ ہوگی تب وہ کہیں گے

---

[1] رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا فَاِنْ عُدْنَا فَاِنَّا ظٰلِمُوْنَ

[2] اِخْسَئُوْا فِيْهَا وَلَا تُكَلِّمُوْنِ

Marfat.com

"ہمارے لئے برابر ہے ہم فریاد کریں یا صبر کریں اب ہمارے لئے کوئی نجات نہیں ہے" پھر وہ اللہ تعالیٰ سے پیاس اور شدت عذاب کی وجہ سے ایک ہزار سال تک بارش کی دعا کرتے رہینگے تاکہ حرارت اور پیاس میں کمی ہو جب وہ ایک ہزار برس تک الحاح وزاری کرتے رہیں گے تب اللہ تعالیٰ جبرائیل علیہ السلام سے فرمائیں گے یہ کیا شے مانگتے ہیں جبرائیل عرض کرے گا اے اللہ تو جانتا ہے کہ یہ بارش کا سوال کر رہے ہیں پھر ایک سرخ بادل ظاہر ہو گا وہ گمان کرینگے کہ بارش برسے گی لیکن اس سے خچر کی مانند بچھو گریں گے اگر وہ ان میں سے ایک کو بھی ڈسے گا تو ایک ہزار سال تک اس کا درد نہ جائے گا پھر وہ بارگاہ الٰہی میں ایک ہزار سال تک بارش کی دعا مانگیں گے تو ایک سیاہ بادل نمودار ہو گا تو وہ کہیں گے یہ بارش والا بادل ہے لیکن ان پر اونٹ کی گردنوں جیسے سانپوں کی بارش ہو گی۔ اگر وہ کاٹ لے گا تو ایک ہزار سال تک اس کے درد میں افاقہ نہ ہو گا اور یہی معنیٰ ہے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کا کہ "ہم ایک عذاب پر دوسرے عذاب کو زیادہ کر دیں گے ان کے فساد کی بنا پر" یعنی اللہ تعالیٰ کا انکار اور معصیت کی وجہ سے۔ اگر کوئی شخص عذاب الٰہی سے نجات چاہتا ہے اور اس سے ثواب کی امید رکھتا ہے تو اسے چاہیئے کہ شدائد دنیا پر طاعت الٰہی میں صبر کرے اور معصیت اور خواہشات دنیا سے اجتناب کرے کیونکہ جنت کو شدائد و مصائب نے اور جہنم کو خواہشات نے اپنے گھیرے میں لیا ہوا ہے جیسا کہ حدیث میں ہے پھر آپ نے یہ اشعار پڑھے (ترجمہ)

(۱) عقل مند کے لئے بڑھاپا ایک سبق ہے جب اس کے آثار چہروں پر ظاہر

۱؎ سَوَآءٌ عَلَيْنَآ اَجَزِعْنَآ اَمْ صَبَرْنَا مَالَنَا مِنْ مَّحِيْصٍ

۲؎ زِدْنَاهُمْ عَذَابًا فَوْقَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوْا يُفْسِدُوْنَ

Marfat.com

ہوتے ہیں تو وہ اسے بچپن جیسی باتوں سے منع کرتا ہے۔
(۲) میں دیکھتا ہوں آدمی اس وقت بھی عیش کی امید کرتا ہے جب کھیتی کا پوداسبزے کے بعد پیلا پڑ جاتا ہے۔
(۳) برے دوست کے میل ملاپ سے بچ اور اگر اس سے بچنے کی صورت نہ ہو تو پھر اپنے گھر میں۔
(۴) سچے ساتھی کے نزدیک ہو اور اس کے ساتھ جھگڑنے سے ڈر، تب تو اسکی خالص دوستی پائیگا۔
(۵) کسی ایسے کریم النفس محترم کا پڑوس تلاش کر جس کی ہمسائیگی میں تجھے بلندی ملے۔
(٦) کسی نااہل کے ساتھ بھلائی کرنے والا اس کا صلہ سمندر کی تہہ میں تلاش کرے۔
(۷) اللہ تعالیٰ کی جنت آسمانوں کی چوڑائی میں ہے مگر وہ مشکلات میں محفوظ ہے۔

جنت اور جہنم مصائب اور خواہشات کے حصار میں

حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے حضور اکرم نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ نے جبرئیل علیہ السلام کو بلا کر جنت کی طرف بھیجا اور فرمایا وہ نعمتیں دیکھو جو جنتیوں کے لئے ہیں، جبرئیل دیکھ کر لوٹے اور عرض کی تیری عزت کی قسم ہر سننے والا ضرور اس میں داخل ہوگا پھر مشکلات کا حصار کر کے فرمایا کہ اب دیکھو۔ جبرئیل نے واپس آکر عرض کیا تیری عزت کی قسم مجھے ڈر ہے کہ اب شاید ہی کوئی اس میں داخل ہو سکے؟ پھر اس کو جہنم کی جانب بھیجا کہ جہنمیوں کے لئے تیار کئے گئے عذاب کو دیکھے، تو لوٹ کر عرض کیا تیری عزت کی قسم کوئی بھی سننے والا اس میں داخل نہ ہوگا، پھر لذتوں اور خواہشات کا حصار کر کے فرمایا کہ اب دیکھو جاکر، تو واپس آکر جبرئیل نے عرض کی تیری عزت کی قسم مجھے ڈر ہے کہ اب تو کوئی بھی اس میں داخل ہوئے بغیر نہ رہے گا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جیسے چاہو تم دوزخ کا ذکر کرو لیکن جتنا تم بیان

Marfat.com

کرو گے وہ شے اس سے بھی زیادہ شدت والی ہوگی، میمون بن مہران کہتے ہیں جب یہ آیت نازل ہوئی "اور ان سب کے لئے جہنم کا وعدہ ہے"، تو حضرت سلیمان علیہ السلام سر پہ ہاتھ رکھ کر نکلے اور بھاگ گئے اور تین دن تک کسی کو نہ ملے بڑی مشکل سے وہ لوٹے۔

حضرت انس بن مالک سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت جبرائیل علیہ السلام خلاف معمول حضور علیہ السلام کی خدمت میں اس طرح حاضر ہوئے کہ رنگ بدلا ہوا تھا، حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ رنگ کیوں بدلا "اڑا" ہوا ہے؟ عرض کیا یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ کی خدمت میں ایسے وقت حاضر ہوا ہوں کہ مجھے جہنم کی آگ دھونکنے کا حکم دیا گیا ہے، اور ایسے شخص کے لئے مناسب نہیں ہے جو جانتا ہے کہ جہنم، جہنم کی آگ، عذاب قبر برحق ہے اور عذاب الٰہی بڑا سخت ہے پھر جہنم سے محفوظ ہونے سے پہلے اس کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں، تو حضور علیہ السلام نے فرمایا اے جبرائیل مجھے جہنم کا حال سناؤ، عرض کیا ہاں۔ اللہ تعالےٰ نے جہنم کو بنایا تو پھر اسے ایک ہزار سال تک بھڑکایا گیا یہاں تک کہ وہ سرخ ہوگئی، پھر ہزار سال تک بھڑکائی گئی کہ وہ سفید ہوگئی، پھر ہزار سال تک بھڑکائی گئی کہ وہ سیاہ ہوگئی، چنانچہ یہ شدید تاریک ہے اس کے شعلے اور انگارے کبھی نہ بجھیں گے اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق پر مبعوث فرمایا اگر جہنم کو سوئی کے سوراخ جتنا بھی کھول دیا جائے تو تمام اہل دنیا جل جائیں گے اور قسم بخدا اگر جہنمیوں کے کپڑوں میں سے ایک کپڑا بھی زمین و آسمان کے درمیان لٹکا دیا جائے تو سب کے سب اس کی بدبو اور حرارت سے ختم ہو جائیں گے اور اگر قرآن میں مذکور زنجیر میں سے ایک ہاتھ

۱؎ وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ اَجْمَعِيْنَ

Marfat.com

بھر ٹکڑا پہاڑ پہ رکھ دیا جائے تو وہ پگھل جائے گا اور زنجیر ساتویں زمین تک پہنچ جائے گی۔ اگر مغرب میں ایک شخص کو عذاب دیا جائے تو اس کی شدت سے مشرق والے جل جائیں گے اس کی تپش بہت ہی زیادہ ہے اور وہ بہت ہی گہری ہے اس کے زیورات لوہے کے ہیں وہاں پینے کے لئے کھولتا پانی اور پیپ ہے لباس آگ کا ہے، اس کے سات دروازے ہیں، عورتوں اور مردوں کیلئے الگ الگ دروازے ہیں

جہنم کے دروازے اور دخول جہنم کا منظر

حضور علیہ السلام نے فرمایا اے جبرائیل کیا جہنم کے دروازے ہمارے دروازوں کی مانند ہیں عرض کیا نہیں وہ کشادہ اور اوپر نیچے ہیں اور ستر برس کی مسافت پہ ایک دوسرے سے دور ہیں، اور ہر دروازہ دوسرے سے ستر گنا زیادہ گرم ہے، دشمنانِ الٰہی کو جہنم کے دروازوں پہ لایا جائے گا تو دوزخ کے داروغے طوق اور زنجیریں لے کر ان کا استقبال کریں گے پھر زنجیریں ان کے منہ میں ڈالی جائیں گی جو پیچھے نکل آئے گی اور اس کے بائیں ہاتھ کو گردن سے باندھ دیا جائے گا اور دائیں ہاتھ کو الٹا کر کے پس پشت زنجیروں سے جکڑ دیا جائے گا اور ہر شخص کو اس کے شیطان کے ہمراہ زنجیروں سے باندھ کر منہ کے بل گھسیٹا جائے گا، ملائکہ لوہے کے گرز سے ان کو ماریں گے کوئی بھی اس غم و دکھ سے نکلنا چاہے گا تو پھر اسے اسی میں دھکیل دیا جائے گا، حضور علیہ السلام نے فرمایا جبرائیل ان دروازوں میں رہنے والے کون ہیں؟ عرض کیا سب سے نچلے دروازے میں منافق اور اصحاب مائدہ سے کفر کرنے والے اور آل فرعون ہیں، اس جگہ کا نام ہاویہ ہے دوسرے دروازے میں مشرکین ہیں اس جگہ کا نام جحیم ہے، تیسرے دروازے میں صابی ہیں اس کا نام سقر ہے، چوتھے دروازے

Marfat.com

میں شیطان اور اس کے متبعین اور مجوسی ہیں اس کا جگہ کا نام سقر ہے، پانچویں میں یہودی ہیں اس کا نام حطمہ ہے، چھٹے میں عیسائی ہیں اور اس کا نام السعیر ہے، پھر حضور علیہ السلام سے حیا کرتے ہوئے جبریل رک گئے تو آپ نے فرمایا کہ ساتویں دروازے والوں کے متعلق بھی بتادو، عرض کیا اس میں آپ کی امت میں سے گناہ کبیرہ والے ہوں گے جو بغیر توبہ کئے مر گئے، تو آپ یہ سن کر غش کھا کر گر گئے، جبریل علیہ السلام نے آپ کا سر اقدس اپنی گود میں رکھ لیا جب کچھ افاقہ ہوا تو فرمایا اے جبریل میرے لئے یہ بات عظیم مصیبت اور شدید غم کی ہے کہ میری امت میں سے کوئی شخص جہنم میں جائے، جبریل نے عرض کیا ہاں یارسول اللہ۔ آپ کی امت کے اہل کبائر جہنم میں جائیں گے، پھر حضور علیہ السلام رونے لگے اور جبریل بھی رونے لگے۔ اور آپ اپنے حجرے شریف میں چلے گئے اور لوگوں سے کنارہ کشی فرمالی، صرف نماز کے لئے آتے اور پھر اندر چلے جاتے، دو دن یونہی تنہائی اور گریہ وزاری میں گزر گئے۔

تیسرے دن حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے اور عرض کی اے رحمت کے گھر والو آپ پہ سلامتی ہو۔ کیا رسول اکرم کی بارگاہ میں حاضری کی کوئی سبیل ہے، لیکن کسی کے جواب نہ ملنے پر وہ کونے میں کھڑے ہو کر رونے لگے اسی طرح فاروق اعظم آئے پھر حضرت سلمان فارسی آئے لیکن کسی کو بھی جواب نہ ملا تو وہ روتے ہوئے، گرتے پڑتے بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کے دروازے پر حاضر ہوئے اور عرض کیا اے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی آپ پر سلام ہو" اس وقت حضرت علی گھر پہ نہ تھے" پھر کہا اے لخت جگر رسول۔ حضور علیہ السلام نے لوگوں سے تنہائی اختیار فرمالی ہے صرف نماز کے لئے تشریف لاتے ہیں لیکن کسی سے نہ تو گفتگو فرماتے ہیں اور نہ کسی کو حاضری کی اجازت دیتے ہیں، حضرت

Marfat.com

فاطمہ چادر اوڑھ کر درِ دولت پہ حاضر ہو کر سلام عرض کرتے ہوئے کہتی ہیں یا رسول اللہ میں فاطمہ ہوں، آپ اس وقت سجدے میں سر رکھے رو رہے تھے، سر مبارک اٹھا کر فرمایا اے میری آنکھوں کی ٹھنڈک فاطمہ کیا بات ہے، تمہارے لئے تو کوئی رکاوٹ نہیں ہے، فرمایا ان کے لئے دروازہ کھول دو، چنانچہ آپ اندر تشریف لے گئیں اور حضور علیہ السلام کو روتا دیکھ کر خود بھی زار و قطار رونا شروع ہو گئیں کہ آپ کا رنگ پیلا پڑ گیا ہے، حالت دگرگوں ہے چہرۂ انور سے رونے اور غم کے باعث گوشت ڈھلک چکا ہے، یا رسول اللہ! کیا کوئی نیا حکم ملا ہے؟ فرمایا فاطمہ جبریل آئے تھے اور جہنم کے دروازوں کی تفصیل سناتے ہوئے بتایا کہ ساتویں دروازے میں میری امت کے کبیرہ گناہوں والے ہوں گے اسی بات پر میں رویا اور غم زدہ ہو گیا، عرض کیا یارسول اللہ وہ اس میں کس طرح داخل ہوں گے فرمایا ہاں فرشتے ان کو گھسیٹ کر لے جائیں گے جہنم میں لیکن ان کے نہ چہرے سیاہ ہوں گے، نہ آنکھیں نیلی ہوں گی اور نہ ان کے مونہوں پہ مہریں لگیں گی نہ ان کو شیطانوں کے ساتھ اکٹھا کیا جائے گا اور نہ ان کو زنجیروں سے باندھا جائیگا بی بی صاحبہ فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یارسول اللہ ان لوگوں کو فرشتے کس طرح جہنم میں لے جائیں گے فرمایا مردوں کو داڑھیوں سے اور عورتوں کو چوٹی اور پیشانی کے بالوں سے پکڑ کر۔ میری امت کے کتنے بوڑھے ہوں گے جن کی داڑھیوں کو پکڑا جائے گا اور ان کو جہنم میں ڈالا جائے گا اور وہ اپنے ضعف کی دہائی دیتے اور پکارتے رہ جائیں گے اور کتنے نوجوانوں کو داڑھیوں سے پکڑ کر جہنم میں ڈالا جائے گا اور وہ اپنی نوعمری اور خوبصورتی کی دہائی دیتے رہ جائیں گے اور میری امت کی کتنی عورتیں ہوں گی جن کو پیشانی کے بالوں سے پکڑ کر جہنم میں ڈالا جائے گا اور وہ اپنی بے پردگی اور اہانت پہ چلاتی رہیں گی، فرشتے ان لوگوں کو

Marfat.com

دیکھ کر کہیں گے کہ یہ لوگ کون ہیں؟ ہمارے پاس ایسے بدنصیب تو کبھی نہیں آئے یہ کون ہیں جن کے چہرے سیاہ نہیں جن کی آنکھیں نیل گوں نہیں اور نہ ہی ان کے منہ پہ مہر ہے اور نہ ان کو ان کے شیطانوں کے ہمراہ جکڑا گیا ہے نیز طوق بھی ان کی گردنوں میں نہیں ہے تو لے جانے والے فرشتے جواب دیں گے ہمیں اسی طرح ان کو تمہارے پاس لانے کا حکم ملا تھا تب مالک فرشتہ ان سے کہے گا اے بدبخت لوگو تم کون ہو۔

ایک اور روایت میں آتا ہے کہ جب فرشتے ان کو آگے لے جارہے ہونگے تو وہ پکاریں گے "واہ محمداہُ" یعنی یا رسول اللہ ہماری مدد فرمائیں "لیکن مالک فرشتے کو دیکھتے ہی اس کی ہیبت سے حضور علیہ السلام کا اسم مبارک بھول جائیں گے تو وہ ان سے کہیں گے کون ہو تم؟ تب جواب دیں گے ہم وہ ہیں جن پہ قرآن نازل ہوا ہم وہ ہیں جو رمضان کے روزے رکھتے تھے، مالک فرشتہ کہے گا، قرآن تو امت محمدیہ پہ نازل ہوا تھا پھر وہ آنحضرت کا اسم گرامی سنتے ہی کہیں گے ہم امت محمدیہ ہیں، مالک فرشتہ کہے گا کیا تمہیں معصیت الٰہی سے منع کرنے والی کوئی بات قرآن میں نظر نہیں آئی جب وہ ان کو جہنم کے کنارے لے جاکر داروغوں کے حوالے کرے گا تو وہ کہیں گے مالک ذرا ہمیں اپنی حالت زار پہ آنسو بہانے کی اجازت دے دے، اجازت ملے گی تو خوب روئیں گے یہاں تک کہ آنسوؤں کی جگہ خون بہے گا، پھر مالک کہے گا کاش کہ اس طرح تم دنیا میں روتے اور اسی طرح دنیا میں اللہ سے ڈرتے تو آج تمہیں آگ نہ مس کرتی، پھر مالک، داروغوں سے کہے گا انہیں پکڑ کر آگ میں پھینک دو، جب ان کو آگ کے حوالے کیا جائیگا تو سب پکاریں گے اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں تو آگ واپس لوٹ جائے گی مالک کہے گا آگ ان کو پکڑ لے، مگر وہ کہے گی میں کلمہ پڑھنے والوں

Marfat.com

کو کیسے پکڑوں، مالک فرشتہ پھر کہے گا تو آگ پھر وہی جواب دے گی، مالک کہے گا ہاں رب العرش نے اسی کا حکم دیا ہے تب وہ ان میں سے کسی کو پیروں تک، کسی کو گھٹنوں تک، کسی کو پسلیوں تک، کسی کو گلے تک پکڑے گی، جب آگ چہرے کی طرف بڑھے گی تو مالک کہے گا ان کے چہروں کو نہ جلا اس لئے کہ دنیا میں انہوں نے کبھی رحمٰن کے لئے سجدے کئے تھے اسی طرح ان کے دلوں کو نہ جلا کیونکہ وہ رمضان میں پیاسے رہ چکے ہیں جب تک اللہ تعالیٰ کو منظور ہو گا وہ جہنم میں رہیں گے اور یا ارحم الرحمین یا حنان یا منان کہتے رہیں گے۔

اے جبریل امت محمدیہ کے عاصیوں کا کیا حال ہے

جب اللہ تعالیٰ ان گنہگاروں کو جہنم سے نکالنے کا حکم فرمائیں گے تو پہلے جبریل سے فرمائیں گے کہ امت محمدیہ کے لوگوں نے کیا معصیت کی تھی، جبریل عرض کرے گا یا اللہ تو ہی بہتر جانتا ہے، حکم ہو گا، دیکھو وہاں ان کا کیا حال ہے، جبریل جا کر مالک کا رُخ کریں گے، مالک فرشتہ جہنم کے بیچ تخت پر فروکش ہو گا وہ جبریل کو دیکھتے ہی تعظیماً کھڑا ہو جائے گا اور آمد کا مقصد پوچھے گا تو جبریل کہے گا امت محمدیہ کے گنہگاروں کا کیا حال ہے مالک بتائے گا کہ ان کا تو بہت ہی برا حال اور تنگ ٹھکانا ہے، ان کے جسموں پر گوشت کو آگ نے جلا دیا ہے صرف ان کے چہرے اور دل نور ایمان کی وجہ سے محفوظ ہیں، جبریل کہیں گے ذرا ڈھکنا اٹھاؤ میں بھی ان کو دیکھ لوں، جہنم کے خازن فرشتے مالک کے حکم سے ڈھکنا اٹھائیں گے تب وہ لوگ جبریل کے حسن صورت کو دیکھ کر یقین کر لیں گے کہ یہ عذاب کا فرشتہ نہیں ہے پھر وہ سوال کریں گے یہ اتنا حسین و جمیل اللہ کا بندہ کون ہے؟ مالک کہے گا یہ جبریل ہے یہ اللہ تعالیٰ کا وہ مکرم

Marfat.com

فرشتہ ہے جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی لایا کرتا تھا، حضور علیہ السلام کا نام سنتے ہی وہ جبریل سے کہیں گے کہ حضور اکرم کی خدمت میں ہمارا سلام عرض کرنا اور یہ کہ ہماری معصیت نے ہمیں آپ سے الگ کر دیا ہے نیز ہماری ابتر حالت کا بھی ذکر کرنا، جبریل واپس بارگاہ ایزدی میں حاضر ہوگا تو اللہ تعالیٰ فرمائیگا کہ امت محمدیہ کا کیا حال ہے وہ عرض کرے گا یا اللہ بہت برے اور وہ ناگفتہ بہ حالت میں ہیں حکم ہوگا انہوں نے تجھ سے کیا کہا، جبریل عرض کریں گے انہوں نے مجھ سے اپنے نبی کی خدمت میں سلام اور اپنی بدحالی عرض کرنے کو کہا ہے ارشاد ہوگا جاؤ اور پہنچادو، جبریل حاضر خدمت ہوں گے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سفید موتیوں کے خیمے میں جلوہ افروز ہوں گے جس کے چار ہزار دروازے ..... مکمل سونے کے ہوں گے، جبریل عرض کریں گے یا محمد میں آپ کی امت کے گنہگاروں سے آ رہا ہوں جنہیں جہنم میں عذاب دیا جا رہا ہے وہ آپ کی خدمت میں سلام عرض کر رہے تھے اور کہتے تھے کہ ان کا بہت برا حال ہے اور تنگ ٹھکانہ ہے، حضور علیہ السلام عرش کے نیچے حاضر ہو کر سربسجود ہوں گے اللہ تعالیٰ کی بے مثال حمد و ثنا کریں گے، اللہ تعالیٰ فرمائے گا آپ سر اٹھائیں اور مانگیں، عطا کیا جائے گا اور شفاعت کریں، قبول کی جائے گی، حضور علیہ السلام عرض کریں گے یارب میری امت کے کچھ بدنصیب آپ کے فیصلے کے مطابق عذاب میں مبتلا ہیں ان کے متعلق میری شفاعت قبول فرما، اللہ تعالےٰ فرمائے گا آپ کی سفارش قبول ہوئی، تشریف لے جائیں آگ کو بجھا کر ہر کلمہ گو کو وہاں سے نکال لائیے، آپ جائیں گے تو مالک فرشتہ دیکھتے ہی تعظیماً کھڑا ہو جائے گا آپ مالک سے فرمائیں گے میرے بدنصیب امتیوں کا کیا حال ہے وہ کہے گا ان کا حال برا ہے اور ٹھکانہ تنگ ہے آپ کے فرمان پر دوزخ کا دروازہ کھولا جائے گا تو جہنمی آپ کو دیکھتے ہی پکار کر

Marfat.com

عرض کریں گے یا محمد آگ نے ہمارے جسموں اور جگر کو راکھ کر دیا ہے آپ ہم سب کو یہاں سے نکالیں، وہ سب آگ سے جل کر کوئلہ ہو چکے ہوں گے،،
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان سبکو نکال کر جنت کے دروازے کے پاس ایک نہر پر لے جائیں گے جس کا نام حیوان ہے وہ اس میں نہا کر جوانوں کی طرح نکلیں گے آنکھیں ان کی سرمگیں اور چہرے چاند کی مانند ہوں گے، ان کی پیشانیوں پر مرقوم ہو گا وہ جہنمی جن کو جہنم کی آگ سے رحمٰن نے آزاد فرما دیا ہے، پس وہ جنت میں داخل ہوں گے دیگر جہنمی مسلمانوں کو جہنم سے نکلتا دیکھ کر کہیں گے کاش کہ ہم بھی مسلمان ہوتے تو ہم بھی جہنم سے نکلتے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے ،،کفار[۱] یہ تمنا کریں گے کہ کاش ہم بھی مسلمان ہوتے،،
حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ موت کو خاکی "بھورے،، مینڈھے کی صورت میں لایا جائے گا پھر اہل جنت سے کہا جائے گا کیا تم موت کو جانتے ہو؟ اور وہ سب موت کی طرف دیکھیں گے اور اسے پہچان لیں گے اور جہنمیوں سے کہا جائے گا کیا تم موت کو جانتے ہو؟ وہ اس کو دیکھ کر پہچان لیں گے پھر وہ موت جنت و دوزخ کے مابین ذبح کر دی جائے گی، پھر کہا جائے گا اے اہل جنت اب ہمیشہ رہو، موت نہیں آئے گی اے اہل جہنم تم بھی اس میں ہمیشہ کے لئے ہو موت نہیں آئے گی۔ اللہ تعالےٰ کا فرمان ہے ،، اور[۲] ان کو ندامت و حسرت کے اس دن سے ڈرائیں جب فیصلے کا حکم ہو گا،، حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے کہ گنہگار کو اللہ کی کسی نعمت پر اترانا نہیں چاہیے، کیونکہ ایک کھوجی اس کے پیچھے لگا ہوا ہے اور وہ جہنم ہے کہ تھوڑی سی ٹھنڈی ہوتی ہے تو پھر اسے بھڑکایا جاتا ہے ،، اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے،،

۱۔ رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ كَانُوا مُسْلِمِينَ

۲۔ وَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ إِذْ قُضِيَ الْأَمْرُ

Marfat.com

باب جنت اور اصحاب جنت کی حالت

حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں ہم نے حضور علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ جنت کس چیز سے بنائی گئی ہے فرمایا پانی سے ہم نے تفصیلی تعمیر کا عرض کیا تو فرمایا کہ ایک اینٹ سونے کی ہے تو دوسری چاندی کی، جبکہ گارا مشک کا مٹی زعفران کی ہے اور اس کے سنگ ریزے موتیوں اور یاقوت کے ہیں جو اس میں داخل ہو گا وہ ہمیشہ نعمتوں میں ہوگا، اسے کوئی خوف نہ ہوگا، وہ دائمی رہے گا اسے موت نہ آئے گی نہ اس کے لباس پھٹیں گے نہ اس کی جوانی ڈھلے گی، پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین آدمیوں کی دعا کبھی رد نہیں ہوتی ایک عادل حکمران، دوسرا روزے دار کی افطار کے وقت تیسرے مظلوم ان کی دعا کو بادلوں سے اوپر اٹھایا جاتا ہے اللہ تعالے اسے دیکھ کر فرماتا ہے مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم میں تیری ضرور مدد کروں گا اگرچہ دیر سے ہی سہی۔

جنت کی نعمتیں اور کیفیت

حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں ہم نے حضور علیہ السلام سے فرمایا کہ جنت میں ایک اتنا بڑا درخت ہوگا کہ جس کے سایہ کو ایک سوار سو سال تک بھی عبور نہ کر سکے گا نیز جنت میں وہ نعمتیں ہوں گی جسے نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی کے تصور میں آسکتی ہیں۔ یہ مضمون اس آیت سے پڑھو[۱] "انسان کی آنکھ کی ٹھنڈک جو ان کے لئے چھپائی گئی ہے اس کو کوئی نہیں جانتا،، اور

۱۔ فَلَا تَعۡلَمُ نَفۡسٌ مَّاۤ اُخۡفِیَ لَهُمۡ مِّنۡ قُرَّةِ اَعۡیُنٍ

Marfat.com

جنت کی بیکار جگہ دنیا و مافیہا کی رعنائیوں سے بہتر ہے، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جنت میں بقعہ نامی حور مشک عنبر کافور اور زعفران کے اربعہ عناصر سے بنی ہوئی ہے اس کا خمیر نہر حیوان کے پانی سے تیار کیا گیا ہے اللہ تعالیٰ کے کُن فرمانے سے وہ وجود میں آئی تمام حوریں اس کی عاشق ہیں اس کے ایک مرتبہ تھوکنے سے سمندر کا کڑوا پانی میٹھا ہو جائے اس کے سینے پر لکھا ہے جو شخص میرے جیسی حور کا خواہشمند ہے تو اسے چاہئے کہ میرے رب کی اطاعت کرے۔

حضرت مجاہد فرماتے ہیں جنت کی زمین چاندی کی ہے اور اس کی مٹی مشک کی، جنتی پیڑوں کے تنے چاندی کے ہیں شاخیں موتی اور زبرجد کی ہیں پتے اور پھل نیچے ہوں گے چاہے کوئی کھڑا ہو کر کھائے یا بیٹھ کر یا لیٹ کر کھانا چاہے اسے پھل توڑنے میں کوئی تکلیف نہ ہوگی، پھر یہ آیت پڑھی "اس[1] کے پھل نزدیک ہوں گے کھڑا اور بیٹھا ہوا بہ آسانی توڑے گا" حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں اس ذات کی قسم جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر کتاب اتاری، بے شک اہل جنت کا حسن و جمال اس طرح روز افزوں رہے گا جیسے وہ دنیا میں بڑھاپے کی جانب رواں دواں تھے، حضرت صہیب سے مروی ہے حضور علیہ السلام فرماتے ہیں جب اہل جنت، جنت میں اور اہل جہنم، جہنم میں داخل ہوں گے تو ایک منادی پکار کر کہے گا اے اہل جنت اللہ تعالیٰ آج تمہارے ساتھ کیا ہوا وعدہ پورا فرمانا چاہتے ہیں، وہ کہیں گے کون سا وعدہ؟ کیا اس نے ہمارے میزان کو ثقیل نہیں فرمایا؟ ہمارے چہروں کو چمکدار نہیں فرمایا؟ اور جہنم سے نجات دے کر جنت میں داخل نہیں فرمایا؟ فرمایا پھر حجابات اٹھا دیئے جائیں گے اور وہ اپنے

---

[1] وَذُلِّلَتْ قُطُوفُهَا تَذْلِيلًا

Marfat.com

رب کا دیدار کریں گے، قسم بخدا جنتیوں کو دی جانے والی نعمتوں میں سے کوئی نعمت بھی دیدار الٰہی سے زیادہ ان کو پسند نہ ہو گی۔

یوم جمعہ کی ایک افضل ساعت

حضرت انس بن مالک سے مروی ہے ایک مرتبہ جبریل علیہ السلام ایک چمکدار سفید شیشہ لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے جس میں ایک سیاہ نکتہ تھا حضور علیہ السلام نے فرمایا جبریل یہ چمکدار شیشہ کیسا ہے عرض کیا یہ شیشہ جمعہ کا دن ہے اور یہ سیاہ نکتہ جمعہ کے لئے کھڑے ہونے کی ساعت ہے یہ فضیلت آپ کو اور آپ کی امت کو عطا کی گئی ہے اور آپ سے پہلے والے لوگ یہود ونصاریٰ اس فضیلت میں آپ سے پیچھے ہیں جمعہ کے دن ایک ساعت ایسی ہے جس میں مؤمن کے ہر سوال کو پورا کیا جاتا ہے اور برائی سے پناہ مانگنے والے کو پناہ دی جاتی ہے ہمارے نزدیک اس دن کو یوم المزید کہا جاتا ہے آپ نے فرمایا یہ یوم المزید کیا ہے؟ عرض کیا کہ جنت میں اللہ تعالےٰ نے ایک وادی بنائی ہے جس میں مشک کا ایک چبوترہ ہے جمعہ کے دن اس پر نورانی منبر رکھے جاتے ہیں جن پر انبیائے کرام جلوہ افروز ہوتے ہیں کچھ میزیں سونے کی ہیں جن پہ زبرجد اور یاقوت جڑے ہوئے ہیں ان پر صدیقین، شہداء اور صالحین فروکش ہوتے ہیں اور اہل آسمان بھی اتر کر ان کے پیچھے انہیں منبروں پر بیٹھ جاتے ہیں پھر سب مل کر اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کرتے ہیں تو اللہ تعالےٰ فرماتا ہے مجھ سے سوال کرو، وہ عرض کرتے ہیں ہم صرف تیری رضا کے طلب گار ہیں، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں تم سے راضی ہوں اسی لئے تم میری جنت میں ہو اور تمہیں تکریم بخشی گئی ہے پھر انہیں دیدار الٰہی کی جھلک نصیب ہوتی ہے اس لئے اہل جنت

Marfat.com

کو یوم جمعہ سب سے زیادہ محبوب ہے جس میں ان کو زیادہ سے زیادہ اکرام عطا ہوتا ہے۔

ایک دوسری حدیث میں ہے اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرمائے گا کہ میرے ولیوں کے لئے کچھ کھانے کو لاؤ، تو وہ مختلف رنگوں کے کھانے لائیں گے تو وہ ہر دوسرے لقمے کی لذت پہلے سے زیادہ پائیں گے جب وہ کھانے سے فارغ ہو جائیں گے تو پھر اللہ تعالیٰ فرشتوں کو حکم دیں گے کہ میرے بندوں کو کچھ پلاؤ تو وہ ایسے شربت پیش کریں گے جنہیں وہ ہر دوسری سانس میں پہلی سے زیادہ لذت محسوس کریں گے جب وہ فارغ ہو جائیں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں تمہارا رب ہوں تمہارے ساتھ کیا ہوا اپنا وعدہ میں نے پورا کر دیا ہے اب تم سوال کرو میں عطا کروں گا، اہل جنت دو تین مرتبہ آپ کی رضا کا سوال کریں گے تو ارشاد ہو گا میں تم سے راضی ہوں اور آج میں تمہیں اس سے بھی زیادہ عظمت و تکریم سے نوازوں گا تب حجابات اٹھا دیئے جائیں گے اور وہ دیدار الٰہی سے مستفیض ہوتے ہی سجدے میں گر جائیں گے جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا وہ سجدے میں رہیں گے پھر ان سے کہا جائے گا اپنے سر اٹھاؤ یہ مقام عبادت نہیں ہے پس وہ جنت کی ہر نعمت کو بھول جائیں گے، جمالِ الٰہی کی ایک تجلی ان کو تمام نعمتوں سے زیادہ محبوب ہو گی، پھر وہ واپس ہوں گے تو عرش کے نیچے ہوا مشک کی لپٹیں ان کے سروں اور ان کے گھوڑوں کی پیشانیوں پر بکھیر دے گی، جب وہ اپنے اہل و عیال میں آئیں گے تو ان کے حسن و جمال میں اضافہ دیکھ کر ان کی بیویاں ان سے کہیں گی پہلے سے زیادہ خوبصورت ہو کر آئے ہو، فقیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حجاب اٹھانے سے مراد یہ ہے کہ وہ پردہ جو آنکھوں پر ہوتا ہے اور وہ اس وجہ سے غیر مرئی چیزوں کا مشاہدہ نہیں کر سکتا مگر اس روز وہ حجابات دور کر دیئے جاتے ہیں اور بعض نے کہا ہے کہ اس دن وہ اللہ تعالےٰ کے انعامات واکرامات کو دیکھیں گے اکثر اہل علم اس کے ظاہری معنیٰ مراد لیتے ہیں یعنی وہ بلا کیف و تشبیہ اللہ تعالےٰ کا دیدار کریں گے جیسے کہ بلا تشبیہ دنیا میں

Marfat.com

جاتے تھے۔

اہل جنت و دیگر جنتی اشیاء کی کیفیت

حضرت عکرمہ سے مروی ہے کہ جنتی مرد اور عورتوں کی عمر ۳۳ برس کی ہوگی اور قد و قامت جد امجد حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرح ساٹھ ہاتھ ہوگی، جوان اور بے ریش ہوں گے آنکھیں غزالی ہوں گی، ان کے جسم پر ستر لباس ہوں گے ہر لباس ہر ساعت ستر رنگ بدلے گا، وہ اپنا چہرہ اپنی بیوی کے آئینہ جیسے جسم میں دیکھ لے گا اسی طرح بیویاں اپنے مردوں کے جسم میں اپنا چہرہ دیکھ لیں گی، نہ وہ تھوکیں گے اور نہ بلغم پھینکیں گے، اہل جنت ہر کراہیت سے پاک ہوں گے دوسری حدیث میں آتا ہے کہ اگر جنت کی عورت اپنا روشن ہاتھ آسمان کے نیچے کر دے تو زمین و آسمان کے مابین ہر شے روشن ہو جائے حضرت زید بن ارقم فرماتے ہیں اہل کتاب کے ایک شخص نے حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا اے ابوالقاسم کیا آپ کو یقین ہے کہ اہل جنت کھائیں گے اور پئیں گے فرمایا ہاں مجھے اپنے خالق کی قسم جنت کے ایک ایک فرد کو دنیا کے سو سو افراد کے کھانے پینے اور مجامعت کی قوت ملے گی اس نے کہا وہ کھائیں پئیں گے تو ان کو رفع حاجت کی ضرورت ہوگی لیکن جنت تو پاک ہے آپ نے فرمایا کہ ان کی حاجت اتنی ہوگی کہ ان کو مشک جیسا خوشبودار پسینہ آئے گا اور بس حضرت معتب بن سمی آیت طُوبٰی لَهُمْ وَحُسْنُ مَاٰب کے تحت فرماتے ہیں طوبیٰ ایک جنتی درخت ہے جو جنت کے ہر گھر پر سایہ فگن ہے اور اس کی ایک ایک شاخ پر مختلف رنگوں کے پھل ہوں گے ان پر بختی اونٹ جیسے پرندے بیٹھے ہوں گے جب وہ کسی ایک پرندے کی خواہش کر کے بلائے گا تو وہ خود اس کے دستر خوان پر آجائے گا وہ شخص اپنی طلب کے مطابق اس کا کچھ حصہ کھالے گا تو وہ پھر پرندہ بن کر چلا جائے گا حضرت

Marfat.com

ابوہریرہ سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ جنت میں داخل ہونے والا میری امت کا پہلا گروہ چودھویں کے چاند کی طرح ہوگا پھر آسمان کے چمکدار ستاروں کی مانند درجہ بدرجہ ہوں گے، انہیں بول، براز، تھوک اور بلغم نہیں آئے گا ان کی کنگھیاں سونے کی اور انگوٹھیاں عود کی ہوں گی، پسینے ان کے مشک جیسے خوشبودار ہوں گے۔ اخلاق سب کے یکساں ہوں گے۔ ان کے قد آدم علیہ السلام کی طرح ساٹھ ہاتھ کے ہوں گے۔

ایک انگلی میں دس انگوٹھیاں

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا بے شک اہل جنت نوجوان اور بے ریش ہوں گے سوائے سر، ابرو اور پلکوں کے کہیں ان کے بال نہیں ہوں گے آدم علیہ السلام کی طرح ساٹھ ہاتھ طویل القامت ہوں گے، عیسیٰ علیہ السلام کی طرح ۳۳ برس کی عمر کے ہوں گے، گورا رنگ اور سبز لباس والے ہوں گے ان میں سے ایک اپنے سامنے مائدہ "دستر خوان" رکھے گا جس میں ایک پرندہ ہوگا وہ کہے گا یا ولی اللہ میں نے چشمہ سلسبیل سے پانی پیا ہے عرش کے نیچے جنت کے باغ سے انواع واقسام کے پھل کھائے ہیں جنتی اسے کھائے گا اس کا ایک حصہ پکے ہوئے گوشت کا ذائقہ دے گا تو دوسرا حصہ بھنے ہوئے گوشت کا، چنانچہ وہ حسب خواہش اس سے کھائے گا نیز جنتی ولی اللہ نے ستر لباس پہن رکھے ہوں گے ہر لباس الگ رنگ کا ہوگا اس کی ایک ایک انگلی میں دس دس انگوٹھیاں ہوں گی ایک انگوٹھی پر لکھا ہوگا سَلَامٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ دوسری پر لکھا ہوگا اُدْخُلُوْهَا بِسَلَامٍ اٰمِنِيْنَ تیسری پر لکھا ہوگا تِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِيْٓ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ چوتھی پر لکھا ہوگا رُفِعَت

Marfat.com

عَلَیکُمُ الاَخْوَانُ وَالھُمُوْمُ پانچویں پر لکھا ہوگا اَلبَسْنَاکُمُ الحُلِیَّ وَالحُلَلَ چھٹی پر لکھا ہوگا زَوَّجْنَاکُمُ الحُوْرَ العِینَ ساتویں پر لکھا ہوگا لَکُمْ فِیھَا مَا تَشْتَھِی الاَنْفُسُ وَتَلَذُّ الاَعْیُنُ وَاَنْتُمْ فِیھَا خَالِدُوْنَ آٹھویں پر لکھا ہوگا رَافَقْتُمُ النَّبِیِّینَ وَالصِّدِّیقِینَ نویں پر لکھا ہوگا صِرْتُمْ شَبَابًا لَا تَھْرُمُوْنَ دسویں پر لکھا ہوگا سَکَنْتُمْ فِی جِوَارِ مَنْ لَا یُؤْذِی الجِیْرَانَ

پانچ باتوں کی پابندی

حضرت فقیہہ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں جو شخص یہ ارادہ رکھتا ہے کہ اسے جنتیوں والے انعامات میسر ہو جائیں تو اسے چاہیئے کہ وہ پانچ چیزوں کی پابندی کرے اوّل یہ کہ اپنے آپ کو تمام گناہوں سے روک کر رکھے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے[1] جس نے اپنے نفس کو خواہشات سے روکے رکھا تو اس کا ٹھکانہ جنت میں ہوگا دُوم یہ کہ دنیاوی مشکلات پر راضی برضا رہے جیسا کہ حدیث نبوی میں ہے کہ ترک دنیا کی قیمت جنت ہے سوم یہ کہ طاعات پر حریص ہو اور خود کو ہر حکم کی طاعت کے لئے وقف کر دے بے شک یہی طاعت مغفرت دخول جنت کا سبب ہوگی جیسا کہ فرمان الٰہی ہے کہ[2] یہی وہ جنت ہے جس کے بہ سبب اعمال کے تم مالک ہو، دوسری آیت میں ہے کہ یہ ان کے اعمال کی جزاء ہے اور جو کچھ ملے گا وہ طاعت میں جہد مسلسل سے ہی ملے گا چہارم یہ کہ صالحین اور اچھے لوگوں سے محبت رکھے اور ان کی مجلسوں میں بیٹھے کیونکہ ان میں سے جو بھی مغفور ہوگا وہ دوسروں کے لئے سفارش کرے گا جیسا کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ بھائی بنانے

---

[1] وَنَھَی النَّفْسَ عَنِ الھَوٰی فَاِنَّ الجَنَّۃَ ھِیَ المَاْوٰی

[2] تِلْکَ الجَنَّۃُ الَّتِی اُوْرِثْتُمُوْھَا بِمَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ

Marfat.com

میں کثرت کرو کیونکہ ہر بھائی روز قیامت اپنے بھائی کی سفارش کرے گا پنجم یہ کہ دعا کثرت سے کرو اور اللہ تعالیٰ سے جنت و خاتمہ بالخیر کا سوال کرو، بعض حکماء فرماتے ہیں کہ ثواب پر یقین رکھتے ہوئے دنیا کی طرف انعطاف جہالت ہے، جنت میں راحت ہے جس کی مثال دنیا میں نہیں نیز جنت میں غنی وہ ہوگا جس نے دنیا میں بقدر ضرورت پر اکتفا کیا ہے۔

بعض زاہدوں سے مذکور ہے کہ وہ صرف سبزی اور نمک کھاتے تھے کسی نے ان سے کہا کیا آپ اسی پر اکتفا کرتے ہیں؟ فرمایا کہ میں اپنی دنیا جنت کے لئے کر رہا ہوں اور تو اپنی دنیا بیت الخلاء کے لئے بنا رہا ہے یعنی تو لذیذ کھانے کھا کر بیت الخلاء تک پہنچتا ہے اور میں عبادت الٰہی کے لئے قوت کے حصول کی خاطر کھاتا ہوں تاکہ جنت میں پہنچ سکوں، حضرت ابراہیم بن ادھم علیہ الرحمۃ حمام میں جانے لگے تو حمام والے نے یہ کہہ کر روک دیا کہ بغیر پیسوں کے نہیں داخل ہو سکتے تو آپ نے روتے ہوئے عرض کیا یا اللہ مجھے شیاطین اور فساق جگہوں میں داخل ہونے کی اجازت نہیں تو پھر میں انبیاء کرام اور صدیقین کی جگہوں یعنی جنت میں کس طرح داخل ہو سکوں گا، ذکر کیا گیا ہے کہ بعض نبیوں پر نازل ہونے والی وحی الٰہی میں ہے کہ اے اولاد آدم تو بہت مہنگی قیمت میں جہنم کو خریدتا ہے لیکن سستی قیمت میں جنت کو نہیں خریدتا۔ ابو حازم فرماتے ہیں کہ اگر یہ فیصلہ ہو جائے کہ دنیا کی لذتوں کو چھوڑنے والا ہی جنت میں داخل ہوگا تو یہ بہت ہی آسان شرط ہے یونہی اگر یہ طے ہو جائے کہ دنیا کی مشقتوں کو سہنے والا ہی جہنم سے نجات پائے گا تو یہ بھی سہل ہے۔ یہ کیا ہے؟ کہ اگر تو اپنی پسندیدہ چیزوں کا ہزارواں حصہ بھی چھوڑ دے تو بھی جنت میں تو داخل ہو جائے گا اور اگر ناپسندیدہ مصائب کا ہزارواں حصہ بھی گوارا کر لے تو جہنم سے آزاد ہو جائے گا۔ یحییٰ بن معاذ رازی نے کہا کہ ترک دنیا مشکل ہے تو

Marfat.com

ترک جنت اس سے بھی مشکل ہے نیز ترک دنیا ہی جنت کا حق المہر ہے، حضرت انس بن مالک سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص تین مرتبہ اللہ تعالیٰ سے دخول جنت کا سوال کرتا ہے تو جنت کہتی ہے اے اللہ اس کو جنت میں داخل کر دے اور جو شخص تین مرتبہ اللہ تعالیٰ سے جہنم کی پناہ مانگتا ہے تو جہنم کہتی ہے یا اللہ اسکو مجھ سے بچا لے، پس ہم اللہ تعالےٰ سے سوال کرتے ہیں کہ وہ ہمیں جہنم سے بچا کر جنت نصیب فرمائے اور اگر جنت میں بھائیوں سے ملاقات کے علاوہ کچھ نہ ہوتا تو بھی یہ اچھی جگہ ہے کیوں کہ وہاں تو اقسام و انواع کے انعامات و اکرام ہیں، حضور علیہ السلام فرماتے ہیں جنت میں بازار تو ہیں لیکن وہاں خرید و فروخت نہ ہوگی وہاں لوگ حلقے کی صورت میں جمع ہو کر باتیں کرینگے کہ دنیا کیسی تھی اور وہاں اللہ کی عبادت میں کیا کیفیت تھی اہل دنیا کے فقرا اور اغنیاء کیسے تھے، موت کی کیفیت کیا تھی، پھر کیسے طویل مشکلات کے بعد جنت میں دخول نصیب ہوا۔

جنت میں داخل ہونے والا آخری شخص

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ پل صراط پر تمام لوگ جمع ہو کر جہنم کے اردگرد کھڑے ہوں گے اور اپنے اعمال کی مناسبت سے وہ پل صراط سے گزریں گے، کچھ بجلی کی طرح، کچھ ہوا کی طرح، کچھ پرندوں کی طرح، کچھ تیز رفتار گھوڑے کی طرح، کچھ اونٹ کی طرح اور کچھ دوڑنے والے آدمی کی طرح گزرینگے یہاں تک کہ سب سے آخری آدمی دونوں پاؤں کے انگوٹھوں کے برابر تنگ جگہ سے گزرے گا پھر اس وقت پل صراط ٹیڑھا بھی ہوگا اور پھسلنے گرنے والا اور تلوار کی طرح تیز ہوگا۔ قتاد (کیکر) جیسے کانٹے دار ہوگا اور ملائکہ اس کے دونوں کناروں پر آگ کی کونڈیاں لئے موجود ہوں گے جس سے وہ لوگوں کو کھینچیں گے

Marfat.com

کچھ تو بچ کر گذر جائیں گے کچھ زخمی ہو کر جہنم میں گر جائیں گے کچھ زخمی ہو کر نکل جائیں گے اور ملائکہ سلامتی سلامتی پکارتے ہوں گے پھر سب سے آخر میں پلصراط سے گذر کر جنت میں جانے والا جب پل صراط سے گزرے گا تو اس کے لئے جنت کا دروازہ کھول دیا جائے گا تو وہ جنت میں اپنے لئے نعمتوں کو نہ دیکھ کر وہیں بیٹھ جائے گا اور عرض کرے گا یارب مجھے یہیں بیٹھنے کی اجازت عطا فرما دے، جواب ملے گا اگر ہم تجھے یہاں رہنے کی اجازت تو دے دیں لیکن تو پھر سوال کریگا وہ کہے گا تیری عزت کی قسم پھر سوال نہیں کروں گا تو اسے وہاں رہنے کی اجازت مل جائے گی پھر اسے جنت کی منزلیں دکھائی دیں گی تو وہ اپنی جگہ کو حقیر سمجھتے ہوئے عرض کرے گا یا اللہ مجھے وہاں ٹھکانہ دیدے ارشاد ہو گا کیا وہاں پہنچ کر تو دوبارہ سوال نہیں کرے گا وہ کہے گا تیری عزت کی قسم بالکل نہیں، تو اسے اس مقام پر پہنچا دیا جائے گا پھر اسے جنت کی بہار نظر آئے گی تو وہ اپنے مقام کو حقیر سمجھتے ہوئے عرض کرے گا یا اللہ مجھے وہاں پہنچا دے۔ پھر وہاں پہنچا دیا جائیگا پھر وہ ایسی جنتی نعمتیں مزید دیکھے گا مگر سوال نہیں کرے گا تو اس سے کہا جائے گا اب سوال کیوں نہیں کرتا؟ عرض کرے گا بہت سوال کر لئے اب تو مانگتے ہوئے حیا آتی ہے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا جاؤ ہم نے تجھے جنت میں پوری دنیا کے برابر بلکہ اس سے بھی زیادہ اور یہ بھی اور وہ بھی عطاء فرما دیا ہے یہ شخص تمام اہل جنت میں سب سے کمتر درجہ کا ہو گا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ بات سناتے تھے تو تبسم فرماتے تھے یہاں تک کہ آپ کے دندانِ مبارک کھل جاتے۔ ایک حدیث میں ہے

ا؎ اِنَّآ اَنۡشَاۡنٰهُنَّ اِنۡشَآءً فَجَعَلۡنٰهُنَّ اَبۡكَارًا عُرُبًا اَتۡرَابًا لِّاَصۡحٰبِ الۡيَمِيۡنِ

Marfat.com

کہ دنیا کی عورتوں کو جنت میں ان کے اعمال کی وجہ سے حور عینین پر فضیلت حاصل ہوگی، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے عورتوں کو کنواریاں. باکرہ اور ہم عمر بنایا ہے یہ سب باتیں اصحاب الیمین کے لئے ہیں.

٭٭٭٭٭٭٭٭٭

Marfat.com

باب رحمت الٰہی کی آس و امید

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضور علیہ السلام سے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت کے سو حصے بنائے اور ننانوے ۹۹ حصے اپنے پاس رکھے جبکہ ایک حصہ دنیا کے لئے نازل فرمایا، مخلوق میں باہمی جذبۂ ترحم یہاں تک کہ گھوڑی اپنے بچے پر سے پاؤں اٹھا لیتی ہے کہ اسے تکلیف نہ پہنچے یہ سب اسی ایک حصہ کی وجہ سے ہے، حضور علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی سو رحمتوں میں سے صرف ایک رحمت کا دنیا پر نزول ہوا ہے جو کہ قیامت تک کے لئے بہت ہے اور قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس رحمت کو لے کر بقیہ ننانوے رحمتوں میں ضم فرما دینگے اور یہ سو کی سو رحمتیں اپنے اولیاء و مطیع حضرات کے لئے مکمل فرما دیں گے۔ فقیہہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے مؤمنین کے لئے رحمت کو اس لئے بیان فرمایا ہے تاکہ وہ عطائے رحمت پر اللہ تعالیٰ کی حمد اور شکر کریں اور نیک عمل کریں اس لئے کہ اس کی رحمت کی امیدواری کے لئے عمل میں مجاہدہ لازمی ہے جیسا کہ ارشاد الٰہی ہے کہ "بے شک[۱] رحمت الٰہی نیک عمل کرنے والوں کے قریب ہے" پھر دوسرا ارشاد ہے "جو شخص[۲] اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی امید رکھتا ہے اسے چاہئے کہ وہ عمل صالح کرے" تیسرا ارشاد ہے "میری[۳] رحمت ہر شے کو گھیرے ہوئے ہے"۔

۱۔ اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِیْنَ

۲۔ فَمَنْ کَانَ یَرْجُوْ لِقَاءَ رَبِّہٖ فَلْیَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا

۳۔ وَرَحْمَتِیْ وَسِعَتْ کُلَّ شَیْءٍ

Marfat.com

ابلیس کی مایوسی

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی کہ میری رحمت ہر شے کو گھیرے ہوئے ہے تو ابلیس علیہ اللعنت نے اکڑتے ہوئے کہا کہ میں بھی تو ایک شے ہوں اس لئے مجھے بھی اس کی رحمت نصیب ہوگی اسی طرح یہودیوں اور عیسائیوں نے بھی فخر کیا لیکن جب یہ نازل ہوا کہ "میں تو اس رحمت کو متقین اور زکوٰۃ دینے والوں اور اپنی آیات پر ایمان لانے والوں کے نام لکھوں گا"، تو ابلیس مایوس ہو گیا مگر یہود و نصاریٰ کہنے لگے کہ ہم شرک سے بچتے ہیں، زکوٰۃ دیتے ہیں اور اس کی آیات پر ایمان لاتے ہیں تو پھر اللہ تعالےٰ کا یہ فرمان نازل ہوا کہ "وہ لوگ جو میرے رسول، نبی امی کی پیروی کرتے ہیں"، تو یہود و نصاریٰ بھی مایوس ہو گئے، تو رحمت خاص مؤمنین کے لئے باقی رہ گئی، پس ہر مؤمن پر واجب ہے کہ وہ ایمان جیسی دولت کے نصیب ہونے پر اللہ کی حمد و ثناء کرے اور اپنے رب سے گناہوں سے درگزر کا سوال کرے، حضرت یحییٰ بن معاذ رازی کہتے تھے یا اللہ تو نے ہماری طرف رحمت کو نازل فرمایا اور اسلام کے ذریعہ ہمیں مکرم بنایا پس جب تو ہم پر پُرسُرور رحمتیں نازل فرمائے گا تو پھر کیسے ہم تیری رحمت کی امید نہ رکھیں انہی سے مذکور ہے وہ کہتے تھے یا اللہ اگر تیرا ثواب اطاعت گزاروں کے لئے ہے اور تیری رحمت عاصیوں کے لئے ہے تو میں اگرچہ فرمانبردار تو نہیں ہوں لیکن میں اطاعت گذار نہیں پھر بھی تیرے ثواب کی امید رکھتا ہوں میں گنہگار ہوں پھر بھی تیری رحمت کا امیدوار ہوں مزید کہتے تھے یا اللہ تو نے

۱؎ فسا کتبها للذین یتقون ویؤتون الزکوٰۃ والذین هم بایٰتنا یؤمنون

۲؎ الذین یتبعون الرسول النبی الامی

جنت کو بنایا اور اسے اپنے اولیاء کرام کے لئے ولیمہ "دعوت" قرار دیا اور کفار کو اس سے مایوس رکھا اور تو نے ملائکہ کو پیدا فرمایا جنہیں اس کی حاجت نہیں اور تیری ذات اس سے مستغنی ہے پس اگر یہ جنت ہمیں عطا نہ کی گئی تو پھر کن لوگوں کو ملے گی۔

خوف الٰہی سے مغفرت

حضرت فقیہہ علیہ الرحمت فرماتے ہیں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا ایک ایسا شخص جنت میں داخل ہوگا جس کا کوئی نیک عمل نہ ہوگا۔ اس نے مرتے وقت اپنے گھر والوں سے کہا ہوگا کہ جب مجھے موت آئے تو مجھے آگ میں جلا کر میری آدھی راکھ ہوا میں اڑا دینا اور آدھی سمندر میں بہا دینا جب وہ مرگیا تو اس کے گھر والوں نے ویسا ہی کیا پھر اللہ تعالے نے سمندر اور خشکی کو حکم دیا کہ اس کی راکھ کو جمع کرو۔ تب اللہ تعالیٰ نے اس کو دوبارہ زندہ کر کے پوچھا کہ تو نے یہ کچھ کیوں کیا؟ اس نے عرض کیا یا اللہ تیرے ڈر کی وجہ سے پس اللہ تعالیٰ نے اسے معاف فرما دیا۔ ایک صحابی سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور ہم اس وقت ہنس رہے تھے آپ نے فرمایا کیا تم ہنس رہے ہو جبکہ آگ تمہارا پیچھا کئے ہوئے ہے اللہ کی قسم میں پھر تمہیں ہنستا ہوا نہ دیکھوں پھر آپ تشریف لے گئے اور ہماری حالت یہ تھی گویا ہمارے سروں پر پہاڑ گر گئے ہیں پھر آنحضرت دوبارہ تشریف لائے فرمایا کہ جبرئیل علیہ السلام اللہ تعالے کا یہ ارشاد لے آئے ہیں کہ "میرے بندوں کو آپ میری رحمت سے ناامید نہ فرمائیں میرے بندوں کو خوشخبری دے دیں کہ میں غفور اور رحیم ہوں اور میرا عذاب بھی عذاب الیم ہے۔

Marfat.com

سو افراد کے قاتل کی مغفرت

حضرت فقیہہ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن یزید سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر اللہ تعالےٰ اپنے بندے کے گناہوں کو بخش دے تو یہ بڑی بات نہیں ہے، تم سے پہلے والوں میں ایک شخص تھا جس نے ننانوے ۹۹ قتل کئے تھے پھر اس نے ایک راہب کے پاس جاکر کہا کہ میں نے ننانوے ۹۹ قتل کئے ہیں کیا میری توبہ قبول ہو سکتی ہے؟ راہب نے کہا نہیں تو نے تو ظلم کی حد کر دی ہے، چنانچہ اس نے اس راہب کو بھی قتل کر دیا پھر وہ دوسرے راہب کے پاس آیا اور کہا کہ میں نے سو قتل کئے ہیں کیا میری توبہ قبول ہو سکتی ہے؟ راہب نے کہا تو نے بہت بڑا ظلم کیا ہے میں کچھ نہیں جانتا لیکن قریب میں دو بستیاں ہیں ایک کا نام بصریٰ ہے دوسری کا نام کفرہ ہے، بصریٰ گاؤں والے نیک لوگ ہیں اور ان کے عمل بھی جنتیوں والے ہیں یہاں کے رہنے والے سب نیک ہیں اور کفرہ گاؤں والے دوزخیوں جیسے کام کرتے ہیں اور وہاں سب بدعمل رہتے ہیں تو اگر بصریٰ میں جاکر ویسے ہی عمل کرے تو پھر تیری توبہ کی قبولیت میں کوئی شک نہیں ہو سکتا لہذا وہ اس بستی میں جانے کا ارادہ کر کے چل پڑا مگر وہ دونوں بستیوں کے درمیان تھا کہ موت کا وقت آن پہنچا، عذاب اور رحمت کے ملائکہ میں جھگڑا شروع ہو گیا چنانچہ ملائکہ نے رب کے حضور اس کے متعلق دریافت کیا تو حکم ہوا کہ دونوں بستیوں کے درمیان کا فاصلہ ناپ لو، یہ شخص جس بستی کے قریب ہو اس کو اسی میں شمار کرو اس طرح جب فاصلہ ناپا گیا تو چند انچ جتنا وہ بصریٰ کے قریب تھا لہذا اس کو بھی اہل بصریٰ میں لکھا گیا۔

Marfat.com

حضرت ابن مسعود کی چار باتیں

حضرت عبداللہ ابن مسعود فرماتے ہیں تین چیزیں ایسی ہیں جن کی میں قسم کھاتا ہوں اور اگر چوتھی پر بھی قسم کھاؤں تو بھی سچ ہی ہے۔ (۱) جس کا دنیاوی امور میں متولی اللہ تعالیٰ ہو تو قیامت میں بھی سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی اور اس کا متولی نہ ہوگا (۲) اسلام میں حصہ رکھنے والے کو حصہ دیا جائے گا (۳) جو شخص جس سے محبت رکھے گا قیامت کو وہ اسی کے ساتھ ہوگا (۴) اللہ تعالیٰ اپنے جس بندے پر دنیا میں پردہ دے گا تو قیامت میں بھی اس کو پردہ دے گا۔

حضرت ابن مسعود فرماتے ہیں کہ سورۂ نساء کی چار آیتیں مسلمانوں کے لئے تمام دنیا سے بہتر ہیں (۱) بے شک[۱] اللہ تعالیٰ شرک کے علاوہ جس گناہ کو چاہیگا بخش دے گا اور جس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا اس نے بہت بڑا گناہ کیا (۲) اور جب[۲] وہ اپنے آپ پر ظلم کر بیٹھے تھے تو وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہو جاتے اور اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان کے لئے بخشش کا اظہار فرماتے تو ضرور وہ اللہ تعالیٰ کو توبہ قبول کرنیوالا اور رحم فرمانے والا پاتے (۳)[۳] اگر تم ان کبیرہ گناہوں سے بچتے جن سے تمہیں روکا گیا تھا تو ہم تمہاری معمولی برائیاں دور فرما دیتے اور ہم تمہیں بہترین جگہ یعنی

ع۱ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَكَ بِہٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ یَّشَآءُ وَمَنْ یُّشْرِكْ بِاللّٰہِ فَقَدِ افْتَرٰٓی اِثْمًا عَظِیْمًا

ع۲ وَلَوْ اَنَّھُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَھُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰہَ وَاسْتَغْفَرَ لَھُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰہَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا

ع۳ اِنْ تَجْتَنِبُوْا كَبَآئِرَ مَا تُنْھَوْنَ عَنْہُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَیِّاٰتِكُمْ وَنُدْخِلْكُمْ مُّدْخَلًا كَرِیْمًا

Marfat.com

جنت میں داخل فرماتے رہے) اور جو کوئی برا عمل کرے یا اپنے آپ پر ظلم کرے پھر اللہ تعالیٰ سے استغفار کرے تو اللہ تعالیٰ کو غفور رحیم پائے گا۔

حضور کی شفاعت اور پانچ صدیوں تک عبادت کرنیوالا

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری سے مروی ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ میری شفاعت میری امت کے کبیرہ گناہ والوں کے لئے ہو گی مگر جھٹلانے والے کو نصیب نہ ہو گی، حضرت جابر فرماتے ہیں جس کے کبیرہ گناہ نہ ہوں گے وہ اس شفاعت کے حقدار نہ ہوں گے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ میری شفاعت میری امت کے کبیرہ گناہ والوں کے لئے ہو گی لیکن منکر کو نہ ہو گی حضرت جابر کہتے ہیں حضور علیہ السلام تشریف لائے اور فرمایا کہ ابھی میرے دوست حضرت جبریل میرے پاس آئے تھے اور کہا یا محمد قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا بے شک اللہ کے ایک بندے نے ایسے پہاڑ کی چوٹی پر پانچ سو سال تک عبادت کی تھی جس کی لمبائی چوڑائی تیس مربع گز تھی اور اس کے چاروں طرف چار ہزار میل تک سمندر تھا صرف ایک انگلی برابر اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے میٹھے پانی کا چشمہ جاری کیا ہوا تھا جو کہ پہاڑ کی نچلی طرف تھا اور ایک انار کا پیڑ تھا جس پہ روزانہ ایک انار لگتا تھا شام کو وہ چشمہ پر آتا وضو کرتا، پانی پیتا اور انار لے کر کھاتا پھر وہ عبادت کے لئے کھڑا ہو جاتا اور اپنے رب سے دعا مانگتا کہ یا اللہ میری روح کو سجدے کی حالت میں قبض کرنا اور مجھے زمین اور دیگر اشیاء سے محفوظ رکھنا اور میرا حشر بھی سجدے کی حالت میں ہو پس اللہ تعالیٰ نے

؎ وَمَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا اَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ يَجِدِ اللّٰهَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا

Marfat.com

اس کے ساتھ ایسا ہی فرمایا پھر جبریل نے کہا کہ ہم آتے جاتے وقت وہاں سے گزرتے تو وہ سجدے کی حالت میں پڑا ہوتا تھا جبریل نے کہا کہ میرے علم کے مطابق روز حشر وہ شخص اللہ تعالیٰ کے دربار میں کھڑا کیا جائیگا تو اللہ تعالیٰ فرمائیگا کہ میرے اس بندے کو میری رحمت کے صدقے جنت میں داخل کر دو تو وہ عرض کرے گا بلکہ میرے عمل کی وجہ سے! تب اللہ تعالیٰ ملائکہ کو حکم فرمائے گا کہ میرے انعامات اور اس کے اعمال کا حساب لگاؤ، تو اس کی ایک آنکھ کی بینائی ہی اس کی پانچ صدیوں کی عبادت پر حاوی ہو جائے گی اور دیگر جسمانی نعمتیں باقی ہوں گی تو حکم ہو گا کہ میرے اس بندے کو جہنم میں ڈال دو فرشتے اس کو جہنم کی طرف کھینچیں گے تو وہ چیخ کر کہے گا یا رب اپنی رحمت کے طفیل ہی مجھے جنت میں بھیج دے، حکم ہو گا اس کو لاؤ۔ چنانچہ اس کو اللہ تعالیٰ کے حضور کھڑا کر دیا جائے گا تب اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے میرے بندے جب تو کچھ نہ تھا تو تجھے کس نے پیدا فرمایا تو وہ کہے گا تو نے یا اللہ۔ حکم ہو گا کیا یہ تیرے عمل کی بناء پر تھا یا میری رحمت کی بناء پر؟ وہ کہے گا تیری رحمت تھی۔ پھر ارشاد ہو گا پانچ صدیوں تک تجھے عبادت کی قوت کس نے دی تھی وہ کہے تو نے یا رب پھر ارشاد ہو گا سمندر کے درمیان پہاڑ پر تجھے کس نے بٹھایا اور کھارے پانی کے درمیان میٹھا چشمہ کس نے نکالا تھا اور تیرے لئے ہر روز کون انار کا پھل لگاتا تھا جبکہ وہ سال میں صرف ایک مرتبہ پھل دیتا ہے تو تے سجدے کی حالت میں موت کے لئے مجھ سے سوال کیا سو میں نے پورا کر دیا یہ سب کس نے کیا وہ کہے گا تو نے یا رب۔ پھر ارشاد ہو گا یہ سب میری رحمت سے ہوا ہے اور اب بھی تو میری رحمت سے جنت میں داخل ہو گا، حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا کہ تمام اشیاء رحمت الٰہی کے صدقے وجود میں آئی ہیں حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ مرتے وقت مومن کے دل میں خوف

Marfat.com

اور امید دونوں جمع ہوتے ہیں مگر جو رحمت کا امیدوار ہوتا ہے اسے ہی عطا کیا جاتا ہے اور اس سے خوف کو مٹا دیا جاتا ہے۔

رحمت الٰہی کی امید بہترین سہارا ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ عمل کی بناء پر کسی کو بھی نجات نہ ملے گی صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کو بھی؟ فرمایا ہاں مجھے بھی۔ لیکن مجھے اللہ تعالےٰ اپنی رحمت میں چھپا لیں گے پس قربت حاصل کرو اور محبت میں پکے ہو جاؤ، صبح و شام اور شب دیجور میں کچھ مشقت کرو تب مقصود تک پہنچ جاؤ گے حضرت انس بن مالک سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ آسانی کرو مشکل نہ کرو، بشارت دو نفرت نہ پیدا کرو حضرت ابن مسعود فرماتے ہیں کہ روز قیامت لوگوں پر رحمت کا نزول رہے گا یہاں تک کہ ابلیس سر اٹھا کر رحمت الٰہی کی وسعت اور سفارشیوں کی سفارش کو دیکھنے لگے گا حضور علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ قیامت کے دن عرش کے نیچے ایک منادی پکارے گا اے امت محمد تم پر جو میرے حقوق تھے وہ میں نے معاف کر دیئے ہیں البتہ آپس کے حقوق ایک دوسرے سے معاف کرا لو اور میری رحمت سے جنت میں داخل ہو جاؤ۔ حضرت فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ صحت مند آدمی کے لئے خوف افضل ہے اور جب مریض ہو کر عمل کے قابل نہ رہے تو امید افضل ہے حضرت فقیہ علیہ الرحمۃ ابن ابی رواد سے نقل کرتے ہیں کہ اللہ نے اپنے نبی حضرت داؤد علیہ السلام سے بذریعہ وحی فرمایا کہ گنہگاروں کو خوش خبری سناؤ اور صدیقین کو ڈراؤ، عرض کیا کیسے؟ فرمایا گنہگاروں کو خوشخبری سناؤ کہ میں ہر گناہ بخش دوں گا اور صدیقین کو ڈراؤ

Marfat.com

کہ وہ اپنے اعمال پہ اترائیں نہیں ورنہ میرے عدل اور حساب سے وہ ہلاک ہو جائیں گے، بعض اہل کتاب سے منقول ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اللہ ہوں ملکوں کا بادشاہ ہوں اور بادشاہوں کے قلوب میرے ہاتھ میں ہیں میں جس قوم سے راضی ہوتا ہوں تو بادشاہوں کے دلوں میں ان کے لئے نرمی پیدا کر دیتا ہوں اور جس قوم پر میں سختی کرنا چاہتا ہوں تو بادشاہوں کے دلوں میں ان کے لئے انتقام کا جذبہ پیدا کر دیتا ہوں لہذا اپنے آپ کو بادشاہوں پہ لعنت کرنے میں مشغول نہ کرو، بلکہ تم میری طرف توبہ کرو تو میں ان کو تم پر مہربان بنادوں گا حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے حضور اکرم نے فرمایا کہ مومن کو اگر پتہ چل جائے کہ اللہ تعالےٰ کی سزا کیسی ہے تو اس کی جنت کی کوئی ایک بھی طلب نہ کرتا اور اگر کافر کو پتہ چل جائے کہ رحمت الٰہی کیا ہے تو کوئی ایک بھی اس کی رحمت سے مایوس نہ ہوتا۔

یحیٰی بن اکثم کا واقعہ

احمد بن سہل کہتے ہیں کہ میں نے خواب میں یحیٰی بن اکثم سے پوچھا کہ اے یحیٰی تیرے ساتھ تیرے رب نے کیا معاملہ کیا ہے کہا کہ مجھے بلایا اور فرمایا اے بدکردار بوڑھے تو نے کیا کچھ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا یا اللہ میں نے تیری طرف سے ایسی بات تو نہ سنی تھی حکم ہوا تجھے کیا کہا گیا تھا؟ میں نے عرض کیا کہ میں نے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی حضور اکرم کی یہ حدیث سنی تھی کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل علیہ السلام سے ارشاد فرمایا اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ کوئی بوڑھا مسلمان حالت اسلام میں مر جائے اور میں اس کو عذاب دینے کا ارادہ کروں تو مجھے حیا آتی ہے اور میں تو بہت ہی بوڑھا ہوں اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ اس روایت

Marfat.com

کے تمام راوی سچے ہیں اور خود میں بھی سچا ہوں اے یحییٰ میں اس کو عذاب نہیں دیتا جو اسلام میں بوڑھا ہوا ہو پھر اصحاب الیمین کے ساتھ جنت میں جانے کا حکم دے دیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ رو رہے تھے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ رونے کی وجہ کیا ہے؟ فرمایا میرے پاس جبریل علیہ السلام آئے اور بتایا کہ اللہ تعالٰے فرماتا ہے مجھے حیا آتی ہے کہ میں ایسے شخص کو عذاب کردوں جو اسلام میں بوڑھا ہوا ہو مگر اسلام میں بوڑھا ہونے والا معصیت الٰہی سے کیوں نہیں حیا کرتا، حضرت فقیہہ رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں بوڑھے شخص کے لئے واجب ہے کہ وہ اس انعام کو پہچانے اور اللہ کا شکر ادا کرے اور اللہ تعالٰے سے حیا کرے اور کراماً کاتبین سے حیا کرے اور گناہوں سے رک جائے اور اطاعت الٰہی پہ کمربستہ ہو جائے کیوں کہ کھیتی جب کٹائی کے لئے تیار ہو جاتی ہے تو پھر انتظار نہیں کیا جاتا اسی طرح نوجوان پہ واجب ہے کہ وہ اللہ سے ڈرے اور گناہوں سے بچے اور عبادت پر کمر کس لے اس لئے کہ وہ نہیں جانتا کہ موت کب آجائے گی نوجوان جب عبادت پر کمربستہ ہو جائیگا تو اللہ تعالیٰ اسے عرش کے نیچے اپنے سایہ میں جگہ دیں گے جیسا کہ حدیث میں آیا ہے حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا سات آدمی ایسے ہیں جن کو قیامت کے دن اللہ تعالٰے اپنے عرش کے نیچے سایہ میں جگہ دینگے اس دن تو سوائے عرش کے سایہ کے اور کوئی سایہ نہ ہوگا، ان میں ایک امام عادل، دوم وہ نوجوان جو عبادت الٰہی میں بڑھا سوم مسجد سے دل لگانیوالا چہارم ایسے دو مرد جو محض رضائے الٰہی کی خاطر آپس میں محبت کرتے ہیں اور اکٹھے اور الگ ہوتے ہیں، پنجم ایسا شخص جو تنہائی میں اللہ تعالےٰ کو

Marfat.com

یاد کرتا ہے تو اس کی آنکھوں سے آنسو رواں ہو جاتے ہیں، ششم وہ شخص جو چھپا کر اس طرح صدقہ کرتا ہے کہ اس کا بایاں ہاتھ لاعلم رہتا ہے کہ دائیں ہاتھ نے کیا کیا ہے، ہفتم ایسا شخص کہ جسے خوبصورت عورت اپنی طرف بلائے لیکن وہ کہے میں اللہ تعالے سے ڈرتا ہوں" واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

☆☆☆☆☆☆

Marfat.com

باب امر بالمعروف نہی عن المنکر

فقیہہ ابواللیث سمرقندی علیہ الرحمۃ حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ کا قول نقل کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص بندوں کے عمل کی وجہ سے عام لوگوں کو بھی عذاب نہیں دیتے لیکن جب معصیت ظاہر ظہور ہونے لگے اور کوئی بھی اس کو نہ روکے تو پھر تمام قوم عذاب کی مستحق ہوتی ہے اور یہ بھی مذکور ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت یوشع بن نون علیہ السلام سے بذریعہ وحی فرمایا کہ میں تیری قوم سے چالیس ہزار اچھے لوگوں کو اور ساٹھ ہزار برے لوگوں کو ہلاک کرنے والا ہوں۔ حضرت یوشع نے عرض کیا یارب برے لوگ تو مستحق عذاب ہیں مگر اچھے لوگ کیوں ہلاک کئے جارہے ہیں فرمایا اس لئے کہ انہوں نے میری طرف سے کبھی غصہ کا اظہار نہیں کیا بلکہ یہ ان کے ساتھ کھاتے پیتے رہتے ہیں۔ حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ نیک عمل کا حکم دو چاہے خود نہ کرو اور برائی سے روکو چاہے خود نہ رکو ایک اور حدیث میں ہے آپ نے فرمایا کہ بعض لوگ اچھائیوں کے پھیلنے اور برائیوں کے روکنے کا سبب ہوتے ہیں اور بعض برائیوں کے پھیلنے اور اچھائیوں کی رکاوٹ کا سبب ہوتے ہیں پس بشارت ہے ان لوگوں کے لئے جنہیں اللہ تعالیٰ نے بھلائی کا ذریعہ بنایا اور تباہی ہے ان لوگوں کے لئے جنہیں اللہ تعالیٰ نے بدی کا سبب بنایا یعنی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر پر عمل کرنے والا نیکی کو پھیلاتا ہے اور بدی کو روکتا ہے اور وہی مؤمنین میں سے ہے اللہ تعالیٰ فرماتا

Marfat.com

ہے "مؤمن[1] مرد اور مؤمن عورتیں ایک دوسرے کے معاون ہیں وہ نیکی کا حکم دیتے ہیں اور برائی سے روکتے ہیں اور وہ لوگ جو بدی کا حکم دیتے ہیں اور نیکی سے روکتے ہیں وہ منافق ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "منافق[2] مرد اور منافق عورتیں ایک طرح سے ہیں یہ لوگ برائی کا حکم دیتے ہیں اور نیکی سے منع کرتے ہیں" حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا سب سے افضل عمل ہے اس سے فاسق جلتا ہے پس نیکی کا حکم دینے والا مؤمن کی پشت پر ہے اور بدی سے روکنے والا منافق کی ناک رگڑنے والا ہے

اللہ کے نزدیک پسندیدہ عمل

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہمیں بتایا گیا کہ مکہ میں ایک شخص حضور علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور کہا کیا آپ وہی ہیں جو اپنے آپ کو اللہ کا رسول سمجھتے ہیں؟ آپ نے فرمایا ہاں، تو اس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے پسندیدہ عمل کونسا ہے؟ آپ نے فرمایا اللہ پر ایمان، اس نے کہا اس کے بعد؟ آپ نے فرمایا صلہ رحمی، اس نے کہا پھر؟ آپ نے فرمایا امر بالمعروف نہی عن المنکر، اس نے کہا غضب الٰہی کو دعوت دینے والا کونسا عمل ہے؟ آپ نے فرمایا شرک ہے، اس نے کہا پھر؟ آپ نے فرمایا قطع رحمی، اس نے کہا پھر؟ آپ نے فرمایا امر بالمعروف عن المنکر کا عمل چھوڑ دینا، حضرت سفیان ثوری کا قول ہے کہ جب تم کسی عالم کو پڑوسیوں میں محبوب، بھائیوں میں تعریف کے قابل... دیکھو

1۔ وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ

2۔ اَلْمُنٰفِقُوْنَ وَالْمُنٰفِقٰتُ بَعْضُهُمْ مِّنْ بَعْضٍ يَاْمُرُوْنَ بِالْمُنْكَرِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمَعْرُوْفِ

Marfat.com

تو جان لو کہ وہ مداھن یعنی تبلیغ کا حق ادا نہ کرنے والا ہے، حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ جس قوم کا ایک فرد گناہ کرتا ہے اور وہ اسے روکنے کی طاقت رکھتے ہوئے بھی نہیں روکتے تو وہ سب موت سے قبل ہی اللہ تعالیٰ کے عذاب کو دیکھیں گے۔

حضرت فقیہہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم نے طاقت کی شرط اس لئے لگائی ہے کہ جب نیک لوگوں کا غلبہ ہو تو ان پر واجب ہے کہ وہ ان لوگوں کو معصیت سے روکیں جو کھلے عام گناہ کرتے ہیں اسی لئے تو اللہ نے اس امت کی تعریف میں فرمایا ہے کہ "تم بہترین امت ہو[1] لوگوں کو اچھائی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے کے لئے نکل کھڑے ہوتے ہو اور اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتے ہو اور اگر اہل کتاب بھی ایمان لے آتے تو ان کے لئے بھی بہتر تھا ان میں سے کچھ تو مومن ہیں اور اکثر فاسق ہیں" اس کا مطلب یہ بیان کیا گیا ہے کہ تمہیں لوح محفوظ میں بہترین امت لکھا گیا ہے یعنی تمہاری تخلیق کا مقصد ہی یہ ہے کہ تم لوگوں کو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی تلقین کرو نیز جو کتاب الٰہی اور عقل کے موافق ہو وہ امر ہے اور جو مخالف ہو وہ نہی ہے، ایک اور آیت میں ہے کہ "اور تم میں[2] سے ایک گروہ ایسا ہو جو بھلائی کی دعوت دے، نیکی کا حکم دے اور برائی سے منع کرے اور وہی لوگ ہیں کامیاب" اور تحقیق اللہ تعالیٰ نے ایسی قوموں کی مذمت کی ہے جنہوں نے

---

[1] كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَوْ اٰمَنَ اَهْلُ الْكِتٰبِ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ مِنْهُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ وَاَكْثَرُهُمُ الْفٰسِقُوْنَ

[2] وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ

Marfat.com

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو چھوڑ دیا ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ "وہ بدی کے کام کرنے والوں کو منع نہیں کرتے تھے"۔[1] ایک اور آیت میں ہے "[2] اور گناہ کی باتوں سے فقرا، اور علما ان کو کیوں نہیں روکتے اور حرام کھانے سے جو کچھ وہ کر رہے ہیں بہت ہی برا ہے"۔ یعنی علماء، وصوفیاء پر لازم تھا کہ وہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر پر عمل کرتے ہوئے وعظ و نصیحت اور تبلیغ کے ذریعے ان کو معصیت سے روکتے یہی مؤثر طریق تبلیغ ہے حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جس نے اعلانیہ اپنے بھائی کو نصیحت کی اس نے اس کو رسوا کیا اور جو تنہائی میں نصیحت کرتا ہے گویا اس نے اپنے بھائی کو زینت بخشی اگر پوشیدہ نصیحت مؤثر ثابت نہ ہو تب کھلم کھلا کرے اور مصلحین کی مدد کرے اور اچھوں کی بھی مدد کرے اور اگر انہوں نے ایسا نہ کیا تو اہل معصیت ان پر غالب آجائیں گے پھر ان پر عذاب آئے گا فرمایا جب میری امت ظالم کو ظالم کہنا چھوڑ دے تو ان سے جدا ہو جانا۔ حضرت ابو سعید خدری سے روایت ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص برائی کو دیکھے تو اسے ہاتھ سے روکے، اگر یوں نہ کر سکے تو پھر زبان سے منع کرے اگر یوں بھی نہ کر سکے تو پھر اس برائی کو دل میں برا جانے یہ صاحب ایمان کا کمزور ترین فعل ہوگا۔ بعض اہل علم نے کہا ہے کہ ہاتھ سے روکنا امراء کا کام ہے، زبان سے روکنا علماء کی ذمہ داری ہے اور دل سے برا جاننا عوام الناس کا فریضہ ہے کچھ اصحاب علم نے کہا ہے کہ ہر صاحب قدرت پہ بدی کو روکنا واجب ہے۔ حضرت فقیہ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں نیکی کا حکم دینے والے کو چاہیے

---

[1] كَانُوا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُنْكَرٍ فَعَلُوهُ

[2] لَوْلَا يَنْهٰهُمُ الرَّبّٰنِيُّوْنَ وَالْاَحْبَارُ عَنْ قَوْلِهِمُ الْاِثْمَ وَاَكْلِهِمُ السُّحْتَ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ

Marfat.com

کہ اس سے اس کا مقصد خالصتہً لوجہ اللہ اور دین کا غلبہ ہو اس کی اپنی کوئی خواہش نہ ہو جب وہ لوجہ اللہ اور دین کے غلبہ کے لئے تبلیغ کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی مدد فرمائے گا اور اس کو مزید توفیق دے گا اور اگر اس کی کوئی اپنی خواہش ہوئی تو اللہ تعالیٰ اسے اپنی مدد سے محروم رکھے گا۔

شیطان کا انسان کو لالچ دینا

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص ایک ایسے درخت سے گزرا جس کی پوجا کی جاتی تھی تو اس کو غصہ آگیا اور کہا یہ درخت اللہ کے سوا پوجا جائے؟ پھر اس نے کلہاڑی لی اور اپنے گدھے پر سوار ہو کر اس درخت کو کاٹنے کے لئے روانہ ہوا، تو راستے میں اسے انسانی شکل میں ابلیس لعین مل گیا اور اس سے کہا کہ کدھر جا رہے ہو اس شخص نے کہا میں نے ایک درخت دیکھا ہے جس کی اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر پوجا کی جاتی ہے میں نے اللہ تعالیٰ سے عہد کیا ہے کہ میں اپنے گدھے پر سوار ہو کر اور کلہاڑی لے کر وہاں جاؤں گا اور اس کو کاٹ دوں گا ابلیس نے اس سے کہا تجھے کیا ہے تو چھوڑ اس کو اور اس کے پجاریوں کو دفع کر اللہ تعالیٰ خود ہی دیکھ لے گا دونوں جھگڑ پڑے اور ہاتھا پائی شروع ہوگئی جب ابلیس تنگ آگیا اور وہ شخص اپنی بات سے نہ ہٹا تو پھر ابلیس نے اس سے کہا تو لوٹ جا میں ہر روز تجھے چار درہم دیا کروں گا ہر روز اپنے بستر کا کونہ اٹھا کر لے لیا کرنا، اس شخص نے کہا کیا تو ایسا ضرور کرے گا ابلیس نے کہا ہاں میں تجھے اس کی ضمانت دیتا ہوں تو وہ شخص اپنے گھر لوٹ آیا دو چار روز تو اسے درہم ملتے رہے مگر پھر بستر کا کنارہ اٹھایا تو وہاں کچھ نہ تھا دوسرے دن بھی ایسا ہوا جب اس نے دیکھا کہ اب درہم ملنا بند ہو گئے ہیں تو پھر کلہاڑی اٹھائی گدھے

Marfat.com

پر سوار ہو کر چل پڑا، ابلیس پھر اسے انسانی شکل میں ملا اور کہا کہاں کے ارادے ہیں؟ اس نے کہا درخت کو کاٹنے کا ارادہ ہے تو ابلیس نے کہا اب تو اس کو کاٹنے کی طاقت نہیں رکھتا اس لئے کہ پہلی مرتبہ تو محض اللہ کے لئے نکلا تھا اور تمام زمینوں اور آسمانوں والے بھی تجھے باز نہ رکھ سکتے تھے لیکن اب تیرا نکلنا محض اپنے لئے ہے کیونکہ درہم نہیں ملے اور اب اگر تو ایک قدم بھی آگے بڑھا تو تیری گردن کاٹ دی جائے گی تو وہ شخص درخت کو چھوڑ کر اپنے گھر کو لوٹ گیا۔

فقیہ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ نیکی کا حکم دینے والوں کے لئے پانچ چیزیں ضروری ہیں (۱) علم، کیونکہ جاہل احسن طریقے سے نیکی کی تبلیغ نہیں کر سکتا (۲) اس کا مقصد لوجہ اللہ اور دین کا غلبہ ہو (۳) شفقت کہ نرمی اور محبت کے ساتھ نیکی کو پھیلائے سختی اور غصہ نہ کرے جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے فرعون کی طرف بھیجتے ہوئے حضرت موسیٰ و حضرت ہارون علیہما السلام سے فرمایا تھا کہ فرعون سے نرمی سے بات کرنا (۴) صبر اور حوصلہ جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے حضرت لقمان علیہ السلام کے واقعہ میں فرمایا ہے کہ نیکی کا حکم دو اور برائی سے منع کرو اور" اس سلسلے میں آنے والی تکالیف پر" صبر کرو (۵) جو کہے اس پر خود بھی عمل کرے تاکہ دوسرے اس کو طعنہ نہ دیں اور وہ اللہ کے فرمان "کیا تم لوگوں کو تو نیکی کا حکم دیتے ہو مگر خود کو بھول جاتے ہو" کے تحت داخل نہ ہو۔ حضرت انس بن مالک سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ میں نے شب معراج ایسے لوگوں کو دیکھا جن کے ہونٹ قینچیوں سے کاٹے جا رہے تھے میں نے کہا اے جبریل یہ کون لوگ ہیں؟ عرض کیا کہ یہ آپ کی امت کے خطیب حضرات ہیں جو لوگوں کو تو نیکی کا حکم دیتے تھے لیکن خود کو بھول جاتے تھے اور وہ کتاب الٰہی تو پڑھتے تھے مگر اس پر عمل نہیں کرتے تھے، حضرت قتادہ فرماتے ہیں ہمیں بتایا گیا کہ تورات میں لکھا ہے

Marfat.com

اے اولاد آدم تو دوسروں کو تو میرے ذکر کے لئے کہتا ہے لیکن خود مجھے بھول جاتا ہے دوسروں کو میری طرف بلاتا ہے مگر خود مجھ سے بھاگتا ہے یہ غلط ہے تو یہ کیا کرتا ہے، حضرت ابو معاویہ فزاری اپنی سند سے روایت کرتے ہیں حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ آج تم اللہ تعالےٰ کے بتائے ہوئے راستے پر قائم ہو مگر تمہارے اندر دو چیزیں آجائیں گی ایک عیش و عشرت دوسرا جہالت، آج تو تم نیکی کا حکم دیتے ہو، بدی سے روکتے ہو، فی سبیل اللہ جہاد کرتے ہو مگر ایک وقت ہوگا کہ تم اس کو چھوڑ دو گے اور دنیا سے محبت کرو گے نہ نیکی کا حکم دو گے نہ بدی سے روکو گے، اللہ کی راہ کی بجائے دوسرے کاموں میں کوشش کرو گے اس وقت اعلانیہ اور چھپ کر کتاب الہٰی پر قائم رہنے والے سابقین الاولین مہاجرین و انصار کا درجہ پائیں گے۔

اثنائے ہجرت میں مرنے والا شہید ہے

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا جس نے اپنے دین کے لئے نقل مکانی کی خواہ یہ سفر ہجرت بالشت بھر ہی کیوں نہ ہو اس کے لئے جنت واجب کر دی گئی ہے اور وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھی ہوگا کیونکہ ابراہیم علیہ السلام نے بھی حرن "عراق" سے شام کی جانب ہجرت فرمائی تھی جیسا کہ قرآن مجید میں آیا ہے کہ "میں[1] اپنے رب کے لئے ہجرت کر رہا ہوں بے شک وہ غالب حکمت والا ہے" اور فرمایا کہ "میں[2] اپنے رب کی طرف جاتا ہوں عنقریب وہی مجھے منزل مقصود تک پہنچائے گا"

۱؎ وَقَالَ اِنِّیْ مُهَاجِرٌ اِلٰی رَبِّیْ اِنَّهٗ هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ

۲؎ اِنِّیْ ذَاهِبٌ اِلٰی رَبِّیْ سَیَهْدِیْنِ

Marfat.com

اسی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی مکہ سے مدینہ ہجرت فرمائی پس جو شخص ایسے علاقے میں ہو جہاں معصیت ہو رہی ہو اور وہ وہاں سے رضائے الٰہی کے لئے نکلا تو گویا اس نے حضرت ابراہیم اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی اور وہ جنت میں ان کے ساتھ ہوگا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔"جو اللہ[ع ۱] اور اس کے رسول کے لئے اپنے گھر سے ہجرت کرتا ہے پھر موت نے اس کو آلیا بیشک اس کا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے"۔ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں جو شخص اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اپنے گھر سے نکلا اور اپنی سواری کے رکاب میں پاؤں رکھ کر صرف ایک قدم ہی چلا کہ اسے موت آگئی تو اللہ تعالیٰ اسے مہاجرین کا ثواب عطا فرمائیگا اور جو شخص جہاد فی سبیل اللہ کے لئے گھر سے نکلا مگر لڑائی شروع ہونے سے پہلے اس کو جانور نے گرادیا یا حشرات الارض میں سے کسی نے کاٹ لیا یا یونہی اُسے موت آگئی تو وہ شہید شمار ہوگا اور جو مسلمان بیت اللہ یعنی حج کے ارادے سے نکلا پھر اسے موت آگئی تو اللہ تعالے نے اس کے لئے جنت واجب کردی، حضرت فقیہہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جو شخص اللہ تعالیٰ کے فرائض ادا کرنے کی قدرت رکھتا ہے اور وہاں رہنے میں اسے کوئی خوف نہیں ہے اور وہ لوگوں کی معصیت کو ناپسند کرتا ہے تو پھر وہ اپنے علاقے سے ہجرت نہ کرے، حضرت عبداللہ ابن مسعود فرماتے ہیں اُس آدمی کے لئے اتنا کافی ہے کہ جب وہ برائی کو دیکھتا ہے اور اس کو روکنے کی طاقت نہیں رکھتا تو یہ بات اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے کہ وہ شخص اس برائی کو ناپسند کرتا ہے۔

بعض صحابہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ جب تم میں سے کسی نے برائی کو دیکھا لیکن اس کو روکنے کی قدرت نہیں رکھتا تو وہ تین مرتبہ اس طرح کہے یاالٰہی یہ فعل واقعی برا ہے

ع ۱ وَمَنْ يَّخْرُجْ مِنْ م بَيْتِهٖ مُهَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۔

Marfat.com

لیکن اس کی بنا پر میرا مواخذہ نہ فرما جب وہ یہ کہے گا تو اسے امر بالمعروف نہی عن المنکر جیسا ثواب ملے گا حضرت ابو امیہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابو ثعلبہ خشنی سے اس آیت کہ "اے ایمان والو تم اپنی جانوں کی فکر کرو"[1] کا مطلب پوچھا تھا تو فرمایا کہ باخبر آدمی سے پوچھا ہے پھر فرمایا میں نے حضور علیہ السلام سے اسی کے متعلق ہی پوچھا تھا تو آپ نے فرمایا تھا اے ثعلبہ تم نیکی کا حکم دیتے رہو اور برائی سے منع کرتے رہو جب دیکھو کہ دنیاداری کا اثر زیادہ ہے اور بخل وہوس کی پیروی کی جارہی ہے اور ہر ایک اپنی رائے کو بڑا سمجھ رہا ہے تب پھر تم اپنے لئے سوچو کیونکہ تمہارے بعد کا وقت صبر آزما ہوگا اس وقت تمہارے جیسا شخص پچاس عاملوں کا اجر پائیگا صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا وہ اپنے دور کے پچاس نیک لوگوں جیسا اجر پائے گا یا ہمارے جیسے پچاس لوگوں سا اجر پائیگا حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ وہ تمہارے جیسے پچاس عاملوں کا اجر پائے گا۔

حضرت قیس بن ابی حازم فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے سنا ہے کہ تم لوگ یہ آیت "کہ اے ایمان والو تم اپنی جانوں کی سوچو"[2] تو پڑھتے ہو لیکن اس کا مفہوم غلط سمجھتے ہو اور میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنا کہ جس قوم میں معصیت ہوتی ہو اور وہاں ان کو روکنے والا کوئی نہ ہو تو اللہ تعالٰے اس پوری قوم پر عذاب نازل فرماتا ہے جب حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے اسی آیت کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ یہ اس کا زمانہ نہیں ہے مگر جب خواہشات کی کثرت ہوگی، جھگڑے پھیل جائیں گے تو اس وقت ہر کسی کو اپنی فکر کرنی چاہیے اس لئے وہ تباہی وہلاکت کا دور ہوگا۔

۱۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنفُسَكُمْ

۲۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنفُسَكُمْ

Marfat.com

باب توبہ

حضور علیہ السلام کے نام وحشی کا خط

حضرت عبداللہ بن عبید بن عمیر سے مروی ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کیا کہ آپ نے میرے اوپر ابلیس لعین کو مسلط کر دیا، اب میں اس سے تیری نصرت کے بغیر بچنے کی قوت نہیں رکھتا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تیری اولاد میں سے جو بھی پیدا ہوگا تو میں اسے شیطان کے فریب اور برے دوستوں سے بچانے کے لئے اس پر محافظ مقرر کر دوں گا آدم علیہ السلام نے عرض کیا اے میرے رب مجھے مزید عطا فرما، ارشاد ہوا ایک نیکی پر دس ثواب بلکہ اس سے بھی زیادہ دوں گا جب کہ ایک گناہ پر ایک ہی سزا بلکہ ممکن ہے میں اس کو بھی مٹا دوں، عرض کیا یا رب اور زیادہ مرحمت فرما۔ ارشاد ہوا جب تک جسم میں روح ہے اس کی توبہ قبول کی جائے گی، عرض کیا یارب اور زیادہ عطا فرما، ارشاد ہوا میرے[1] اُن بندوں سے فرما دیں جنہوں نے اپنے آپ پر ظلم کیا وہ اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہوں بے شک اللہ تعالیٰ تمام گناہوں کو بخش دے گا یقیناً وہ بخشنے والا مہربان ہے، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور علیہ السلام کے چچا حضرت

---

[1] قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ

Marfat.com

حمزہ رضی اللہ عنہ کے قاتل وحشی نے مکہ سے حضور علیہ السلام کی خدمت میں خط لکھا کہ میں نے اسلام قبول کرنے کا مصمم ارادہ کر لیا ہے لیکن یہ آیت "اور جو[1] اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کی عبادت نہیں کرتے اور ناحق کسی ایسے شخص کو قتل نہیں کرتے جن کے قتل کو اللہ تعالیٰ نے حرام فرمایا ہے اور نہ وہ زنا کرتے ہیں اور جو شخص ایسا کرے گا وہ سزا کا مستحق ہوگا"، میرے ایمان لانے میں رکاوٹ ہے اور میں نے یہ تینوں فعل کئے ہیں تو کیا میری توبہ قبول ہو سکتی ہے؟ اس پر یہ آیت نازل ہوئی "جس[2] نے توبہ کی، ایمان لایا اور نیک عمل کئے ایسے لوگوں کے گناہوں کو اللہ تعالیٰ نیکیوں سے بدل دے گا"، آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت وحشی کو جوابی خط میں لکھ بھیجی تو اس نے جواب میں لکھا کہ اب عمل کی شرط ہے پتہ نہیں میں نیک عمل کر سکوں گا یا نہیں، اس پر یہ آیت نازل ہوئی "بے[3] شک اللہ تعالیٰ مشرک کو نہیں بخشے گا مگر اس کے ماسوا جو وہ چاہے گا بخش دے گا"، آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت وحشی کو لکھ بھیجی تو اس نے جواب میں لکھا کہ یہ بھی مشروط ہے پتہ نہیں میری مغفرت ہوگی بھی کہ نہیں، اس پر یہ آیت اتری "آپ[4] میرے ان بندوں سے فرما دیں جنہوں نے اپنے آپ پر ظلم کیا ہے وہ اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہوں

۱؎ وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ اَثَامًا

۲؎ اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ

۳؎ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ

۴؎ قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ

Marfat.com

بیشک اللہ تعالیٰ تمام گناہوں کو بخش دے گا یقیناً وہ بخشنے والا مہربان ہے“
آپ نے وحشی کو لکھا اور اس نے کوئی شرط نہ پا کر مدینہ میں حاضر ہو کر اسلام قبول کیا۔

قبولیت دعا کا وقت

محمد اپنے والد عبدالرحمٰن سلمی سے روایت کرتے ہیں کہ میں کچھ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہ کے ساتھ مدینہ منورہ میں بیٹھا تھا تو ایک صحابی نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان سنا آپ نے فرمایا کہ اگر مرنے سے آدھا دن پہلے کوئی توبہ کرے تو اس کی توبہ قبول کی جاتی ہے میں نے کہا کہ کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ خود سنا ہے انہوں نے فرمایا کہ ہاں، دوسرے صحابی نے کہا کہ میں نے رسول اللہ سے سنا کہ اگر کوئی شخص مرنے سے پہلے ایک لمحہ بھی توبہ کرے تو اس کی توبہ قبول کی جاتی ہے تیسرے صحابی نے فرمایا کہ رسول اللہ کو میں نے یہ فرماتے سُنا جو سکرات سے پہلے توبہ کرے تو اس کی توبہ بھی قبول کی جاتی ہے، حضرت محمد بن مطرف کا کہنا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے افسوس ہے، اولاد آدم پر کہ وہ گناہ کرتا ہے پھر مجھ سے مغفرت کا طلب گار ہوتا ہے اور میں اس کو بخش دیتا ہوں پھر وہ وہی گناہ کر کے مجھ سے استغفار چاہتا ہے تو میں اس کو معاف فرما دیتا ہوں تعجب ہے نہ تو وہ گناہ ترک کرتا ہے اور نہ میری رحمت سے مایوس ہوتا ہے اے میرے ملائکہ تم گواہ ہو کہ میں نے اس کو بخش دیا ہے۔

ابو معاویہ، مغیث بن سمی سے روایت کرتے ہیں کہ پہلے زمانے میں ایک شخص تھا جو بہت گناہ کیا کرتا ہے تو ایک دن اسے اپنی عاقبت کی فکر ہوئی تو اس نے کہا اے اللہ مجھے بخش دے اس نے تین مرتبہ یہ الفاظ دہرائے تھے کہ اسے موت آگئی تو اللہ تعالیٰ نے اس کی توبہ قبول فرماتے ہوئے اسے بخش دیا،

Marfat.com

حضرت مکحول کی روایت ہے کہ میں نے سُنا جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ملکوت سماویہ کے مشاہدہ کے لئے لے جایا گیا تو انہوں نے "زمین پر" ایک آدمی کو زنا کرتے دیکھا تو اس کے لئے بد دعا کی چنانچہ اللہ تعالے نے اس آدمی کو ہلاک کر دیا پھر ایک شخص کو چوری کرتے ہوئے دیکھا تو اس کے لئے بھی بد دعا فرمائی چنانچہ اسے بھی اللہ تعالے نے ہلاک کر دیا پھر اللہ تعالے نے ابراہیم علیہ السلام سے فرمایا کہ میرے بندوں کو چھوڑ دے اس لئے کہ میرے بندے کے لئے تین باتیں ہیں اگر وہ توبہ کرے گا تو میں قبول کروں گا، یا پھر اسکی ایسی اولاد ہوگی جو میری عبادت کرے گی یا پھر اس کی بدبختی غالب آکر اس کو جہنم میں پہنچا دے گی۔

حضرت فقیہہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ بندہ جب بھی توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ کو اسی وقت قبول فرماتا ہے لہذا بندے کو یہ لائق نہیں کہ وہ اس کی رحمت سے مایوس ہو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "وہ اللہ[۱] ایسا ہے جو اپنے بندوں کی توبہ کو قبول فرماتا ہے اور ان کے گناہوں کو معاف فرماتا ہے"، اس لئے عقلمند پر لازم ہے کہ وہ ہر وقت اللہ تعالیٰ سے توبہ کرتا رہے اور گناہ پر مصر نہ رہے پس گناہوں سے رجوع کرنے والا مصر نہیں ہوتا اگرچہ وہ دن میں ستر مرتبہ اعادہ کرے، جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ وہ مصر نہیں ہے جو استغفار کرے اور پھر دن میں ستر مرتبہ جرم کرے آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں دن میں سو مرتبہ توبہ کرتا ہوں حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضور علیہ السلام

ع۱ وَهُوَ الَّذِي يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ وَيَعْفُوا عَنِ السَّيِّئَاتِ

Marfat.com

کی یہ حدیث سنائی کہ جب کوئی شخص گناہ کرتا ہے اور پھر صحیح وضو کر کے دو رکعت نماز پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو بخش دیتے ہیں پھر یہ آیت پڑھی "جو شخص کوئی برا عمل کرے یا اپنے آپ پر ظلم کرے پھر وہ اللہ سے استغفار کرے تو وہ اللہ کو بخشنے والا مہربان پائے گا۔"

توبہ سے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں

حضرت امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ نے ابلیس علیہ اللعنت کو نیچے اتارا تو اس نے کہا مجھے تیری عزت کی قسم جب تک اولاد آدم کے جسم میں روح ہوگی میں اس کو نہیں چھوڑونگا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا مجھے اپنی عزت وعظمت کی قسم میں اپنے بندے سے توبہ کو حجاب میں نہیں رکھوں گا یہاں تک کہ سکرات کا وقت آجائے، قاسم حضرت ابوامامہ باہلی سے روایت کرتے ہیں حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ دائیں جانب والا فرشتہ بائیں جانب والے فرشتے کا امین ہے جب بندہ کوئی نیک کام کرتا ہے تو دامنے جانب والا فرشتہ اس کی دس نیکیاں لکھتا ہے اور جب گناہ کرتا ہے تو بائیں والا فرشتہ لکھنے کا ارادہ کرتا ہے لیکن دائیں جانب والا اسے روک دیتا ہے اور وہ چھ سات لمحے رکا رہتا ہے اگر وہ اسی دوران استغفار کرلے تو وہ کوئی شے نہیں لکھتا اور اگر وہ استغفار نہ کرے تو پھر اس کی ایک ہی برائی لکھی جاتی ہے فقیہہ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ یہ روایت حضور علیہ السلام کی اس حدیث کے مطابق ہے جس میں آپ نے فرمایا تھا کہ توبہ کرنے والا ایسا ہے گویا کہ اس کا کوئی گناہ ہی نہیں، روایت میں ہے کہ جب بندہ ایک گناہ کرتا ہے تو اس وقت تک نہیں لکھا جاتا جب تک

؎ وَمَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا اَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ يَجِدِ اللّٰهَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا

Marfat.com

کہ وہ دوسرا گناہ نہ کرے یونہی دوسرے گناہ کو اس وقت تک نہیں لکھا جاتا جب تک وہ ایک اور گناہ نہ کرے پس جب اس کے پانچ گناہ اکٹھے ہو جاتے ہیں اور وہ ایک نیکی کر لیتا ہے تو اس کی پانچ نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور باقی پانچ گناہوں کا بدلہ ہو جاتی ہیں تو اس پر ابلیس علیہ اللعنۃ چیخ کر کہتا ہے کہ میں کس طرح اولاد آدم پر قابو رکھ سکتا ہوں میری تمام کوششوں کو صرف ایک نیکی سے تباہ کر دیا جاتا ہے

حضرت صفوان بن عسال سے مروی ہے حضور علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مغرب کی جانب توبہ کے لئے ایک دروازہ بنایا ہے جس کی چوڑائی چالیس یا ستر سال کی مسافت جتنی ہے وہ ہمیشہ کھلا رہے گا کبھی بند نہیں ہو گا یہاں تک کہ سورج مغرب سے طلوع ہو جائے گا حضرت سعید بن مسیب اس آیت "[1] بے شک وہ لوٹنے والوں کی مغفرت فرما دیتا ہے" کے ضمن میں فرماتے ہیں کہ یہ اس شخص کے لئے ہے جو بار بار گناہ کر کے توبہ کرتا ہے حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا گیا کہ ایسا کب تک ہو گا فرمایا میں نہیں جانتا مگر جب تک مومن کا یہ عمل رہے گا بعض حکماء فرماتے ہیں کہ عارف کی چھ صفات ہیں (۱) وہ ذکر الٰہی پر فخر کرتا ہے (۲) اپنے ذکر کو حقیر سمجھتا ہے (۳) آیات الٰہی دیکھتا ہے تو عبرت پکڑتا (۴) جب وہ معصیت یا شہوت کا شکار ہوتا ہے تو توبہ کرتا ہے (۵) جب وہ عفو الٰہی کا ذکر کرتا ہے تو خوش ہوتا ہے۔ (۶) اور گناہوں کے یاد آنے پر توبہ کرتا ہے۔

---

[1] اِنَّهٗ كَانَ لِلْاَوَّابِيْنَ غَفُوْرًا

Marfat.com

ایک گنہگار کی بخشش کا عجیب واقعہ

فقیہہ رحمۃ اللہ علیہ حضرت امام زہری علیہ رحمۃ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دن حضور علیہ السلام کی خدمت میں حضرت عمر بن خطاب روتے ہوئے حاضر ہوئے حضور علیہ السلام نے فرمایا عمر کیوں روتے ہو؟ عرض کیا یا رسول اللہ دروازے پر رونے والے نوجوان نے میرا دل جلا دیا ہے آپ نے فرمایا عمر اس کو میرے پاس لے آؤ اور وہ روتے ہوئے حاضر خدمت ہوا، آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کیوں رو رہے ہو اے نوجوان؟ عرض کیا یا رسول اللہ اپنے گناہوں کے انبار کی وجہ سے رو رہا ہوں۔ اور اپنے اوپر رب جبار کے غضب سے ڈر رہا ہوں، حضور علیہ السلام نے فرمایا کیا تو نے شرک کیا ہے اے جوان؟ اس نے کہا نہیں، فرمایا کیا تو نے کسی کو ناحق قتل کیا ہے اس نے کہا نہیں، پھر آپ نے فرمایا بے شک اللہ تعالےٰ تیرے گناہوں کو بخش دے گا اگرچہ وہ سات آسمانوں اور سات زمینوں اور بڑے پہاڑوں جیسے ہی کیوں نہ ہوں، اس نے عرض کیا یا رسول اللہ میرا گناہ ان سے بھی بڑا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تیرا گناہ کرسی سے بھی بڑا ہے؟ اس نے عرض کیا ہاں، آپ نے فرمایا تیرا گناہ بڑا ہے یا عرش؟ اس نے کہا میرا گناہ بڑا ہے، آپ نے فرمایا تیرا گناہ بڑا ہے یا اللہ کا عفو و درگزر؟ اس نے کہا اللہ تعالیٰ عظیم و جلیل ہے اور اس کی معافی عظیم ہے آپ نے اس سے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ کے سوا گناہوں کو بخشنے والا کوئی نہیں ہے، پھر فرمایا بتاؤ تمہارا گناہ کیا ہے؟ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے آپ سے شرم آتی ہے آپ نے پھر دریافت فرمایا تو اس نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے سات سال تک قبروں سے کفن چوری کئے ہیں یہاں تک کہ انصار کی

Marfat.com

ایک لڑکی فوت ہوئی میں نے اس کی قبر کھود کر کفن نکال لیا پھر میں تھوڑی دور ہی چلا تھا کہ شیطان میرے نفس پر غالب آ گیا اور واپس آ کر میں نے اس سے جماع کیا پھر میں کچھ دور ہی گیا تھا کہ وہ لڑکی سامنے کھڑی دیکھی اسنے کہا کہ اے جوان تجھ پر افسوس ہے، تو روز حشر سزا اور جزا دینے والے سے شرم نہیں کرتا جب وہ عدل و انصاف کی کرسی رکھیں گے اور ظالم سے مظلوم کا حق دلوائیں گے تو نے مُردوں کے جم غفیر میں مجھے برہنہ کر کے چھوڑ دیا ہے اور اللہ کے حضور مجھے جنبی کر کے کھڑا کر دیا ہے یہ سن کر حضور علیہ السلام نے اس کے ایک مُکہ رسید فرمایا اور وہ پیچھے جا پڑا پھر فرمایا اے فاسق تجھے جہنم سے کوئی چیز نہیں بچا سکتی، دفع ہو جاؤ مجھ سے، پس وہ شخص نکلا اور چالیس رات تک اللہ تعالےٰ سے توبہ کرتا رہا جب چالیس راتیں مکمل ہو گئیں تو اس نے آسمان کی جانب سر اٹھا کر عرض کیا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آدم اور حوا علیہم السلام کے معبود اگر آپ نے میری بخشش فرما دی ہے تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب رضوان اللہ علیہم کو اس سے مطلع فرما دے ورنہ آسمان سے آگ بھیج جو مجھے جلا دے اور مجھے آخرت کے عذاب سے نجات عطا فرما۔ پس جبریل علیہ السلام نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام عرض کیا اور اللہ کی طرف سے سلام پہنچایا حضور علیہ السلام نے فرمایا وہ ذات خود سلام ہے اسی سے سلامتی ہے اور اسی کی طرف سلامتی ہے، جبریل نے عرض کیا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کیا آپ نے مخلوق کو پیدا کیا ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ نے ہی مجھے اور تمام مخلوق کو پیدا کیا ہے، جبریل عرض کیا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کیا ان کو روزی آپ دیتے ہیں؟ فرمایا صرف وہی ذات ہی سب کو روزی دیتی ہے، عرض کیا، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کیا آپ ہی ان کی توبہ قبول فرماتے ہیں؟ فرمایا کہ میری اور ان سب کی

Marfat.com

توبہ اللہ تعالیٰ ہی قبول فرماتا ہے، جبریل نے عرض کیا اللہ تعالےٰ فرماتا ہے میرے بندے کی توبہ قبول فرمائیں کیونکہ میں نے اس کی توبہ قبول فرمائی ہے۔

حضرت فقیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں عقلمند کو چاہیئے کہ وہ اس حدیث سے عبرت حاصل کرے اور اسے علم ہونا چاہیئے کہ میت کے مقابلے میں زندہ سے زنا کرنا بہت بڑا گناہ ہے اور اسے چاہیئے کہ وہ حقیقی توبہ کرے، جب اس جوان نے سچی حقیقی توبہ کی تو مقبول فرمائی گئی۔ اور ضروری ہے کہ توبہ بھی گناہ کی حیثیت سے ہونی چاہیے اور آیت "اے ایمان والو اللہ تعالیٰ سے سچی اور پکی توبہ کرو،" کی تفسیر میں حضرت عبداللہ ابن عباس فرماتے ہیں کہ دل سے ندامت، ضمیر اور زبان سے استغفار اور آئندہ گناہ نہ کرنے کا مصمم ارادہ یہ توبہ حقیقی اور سچی ہے حضور علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جو زبان سے استغفار کرے اور گناہ بار بار کرے گویا وہ اپنے رب سے مذاق کرنے والا ہے حضرت رابعہ بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتی ہیں کہ ہماری استغفار کثیر استغفار کی محتاج ہے یعنی جب زبان سے بخشش مانگیں اور نیت دوبارہ گناہ کی ہو تو یہ توبہ جھوٹوں کی توبہ ہوگی، توبہ یہ ہے کہ زبان سے استغفار کریں اور دوبارہ گناہ نہ کرنے کی نیت ہو جب اس طرح توبہ کی جائے گی تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ بخش دے گا چاہے وہ کتنے ہی بڑے کیوں نہ ہوں کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے درگزر اور مہربانی فرمانے والا ہے۔

بنی اسرائیل کے عابد کا واقعہ

منقول ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک بادشاہ تھا کسی نے ایک عابد کی اسکے سامنے تعریف کی تو اس نے اس کو بلوا کر اپنے ہاں رہنے کی اس سے درخواست کی، عابد نے بادشاہ سے کہا کہ آپ

ﻉ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا تُوبُوا إِلَى اللَّهِ تَوْبَةً نَصُوحًا

Marfat.com

نے جو کہا ہے وہ ہے تو اچھا لیکن اگر تو کسی دن اپنے گھر میں آ کر مجھے اپنی لونڈی کے ساتھ لہو و لعب کرتے دیکھے تو تو کیا کرے گا بادشاہ نے غضب ناک ہو کر کہا اے فاجر کیا تو میرے ہاں ایسی جرأت کرے گا عابد نے جواب میں اس کو کہا کہ میرا رب کتنا کریم ہے اگر وہ میرے ستر گناہ بھی ایک دن میں دیکھتا ہے تو پھر بھی غضب ناک نہیں ہوتا اور نہ اپنے دروازے سے بھگاتا ہے اور نہ وہ اپنا رزق مجھ پر حرام فرماتا ہے پس کس طرح اسکا دروازہ چھوڑوں اور اس کے دروازے پر رہوں جو میرے گناہ سے بھی پہلے غضبناک ہو جاتا ہے اور اگر وہ میرا جرم دیکھ لے تو پتہ نہیں کس طرح کا معاملہ کرے پھر وہ عابد چلا گیا، حضرت فقیہہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ گناہ کی دو قسمیں ہیں ایک وہ جو بندوں کے مابین ہے اور دوسرا وہ جو بندے اور خدا کے درمیان ہے، بندے اور اللہ تعالٰے کے درمیان یعنی حقوق اللہ کے گناہ کی توبہ زبان سے استغفار، دل اور ضمیر کی ندامت اور دوبارہ گناہ نہ کرنے کا عہد ہے ایسی توبہ کرنے والے کو اپنی جگہ سے اٹھنے سے پہلے بخش دیا جائے گا اور اگر اس نے فرائض کو چھوڑا تو اس کو توبہ کوئی نفع نہ دے گی جب تک کہ وہ فرائض قضا کر کے ندامت و توبہ نہ کرے

اور بندے کا بندے کے درمیان یعنی حقوق العباد کے گناہ کی توبہ اس وقت تک سود مند نہ ہو گی جب تک کہ وہ بندے کو راضی نہ کر لے یا اس سے حق معاف نہ کرا لے، بعض تابعین سے یہ روایت نقل کی گئی ہے وہ فرماتے ہیں کہ ایک گنہگار اپنے گناہ پر ہمیشہ ندامت و استغفار کرتا ہے یہاں تک کہ وہ جنت میں چلا جاتا ہے تو شیطان کہتا ہے کاش کہ میں نے اس سے گناہ نہ کرایا ہوتا۔

Marfat.com

سولہ کار آمد علامتیں

بعض حکماء فرماتے ہیں کہ چار چیزوں سے آدمی کی توبہ جانی جاتی ہے۔(۱) یہ کہ وہ اپنی زبان کو فضول باتوں، غیبت اور جھوٹ سے روک لے (۲) اپنے دل میں کسی کے لئے حسد اور دشمنی نہ دیکھے (۳) برے لوگوں کی صحبت چھوڑ دے (۴) موت کے لئے تیار رہے سابقہ گناہوں پہ ندامت و توبہ کرے اور اپنے رب کی تابعداری میں کوشش کرے۔ بعض داناؤں سے دریافت کیا گیا کہ کیا کوئی ایسی علامت ہے جس سے قبولیت توبہ کا علم ہو سکے؟ فرمایا ہاں اس کی چار نشانیاں ہیں (۱) برے لوگوں کی صحبت چھوڑ دے اپنے دل میں ہیبت دیکھے اور صالحین کے ساتھ بیٹھے (۲) تمام گناہوں کو ترک کر دے اور عبادت کی طرف متوجہ ہو جائے (۳) وہ اپنے دل سے دنیا کی لذتوں کو نکال دے اور ہمیشہ آخرت کے خوف کو دل میں رکھے (۴) اپنے آپ کو رزق وغیرہ جیسی ان تمام چیزوں سے فارغ کرے جس کا ذمہ اللہ تعالیٰ نے لیا ہوا ہے اور احکامات الٰہیہ پر عمل میں خود کو مشغول کر لے۔ جب وہ ان علامات کو اپنے اندر پائے گا تو وہ ان لوگوں میں شمار ہو گا جن کے لئے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں، "بے شک[1] اللہ تعالےٰ توبہ کرنے والوں اور پاک رہنے والوں کو محبوب رکھتا ہے" اور لوگوں پر اس کی طرف سے چار چیزیں واجب ہو جائیں گی (۱) وہ اللہ تعالیٰ سے محبت کریں اللہ تعالےٰ ان سے محبت فرمائے گا (۲) ہمیشہ یہ دعا کرے کہ اللہ تعالےٰ اس کو توبہ پر ثابت قدم رکھے (۳) اپنے سابقہ گناہوں پر شرمندہ رہیں (۴) اللہ تعالیٰ کے حضور بیٹھ کر اس کا ذکر کریں اور بھلائی کے امور میں معاونت کریں۔ ایسے شخص کو اللہ تعالےٰ چار نعمتوں سے نوازے گا (۱) اللہ تعالےٰ اس کو گناہوں سے ایسا پاک فرما دے گا گویا اس نے کوئی گناہ کیا ہی نہ ہو۔

---

[1] اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ

Marfat.com

(۲) اللہ تعالیٰ اس سے محبت فرمائے گا (۳) شیطان اس پر غلبہ نہ پا سکے گا اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت فرمائے گا (۴) موت سے قبل اسے خوف سے امن عطا کر دیا جائے گا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "فرشتے اس کے پاس آئیں گے اور کہیں گے تم ڈرو نہیں اور نہ غم کھاؤ تمہیں حسب وعدہ جنت کی بشارت ہو"

مؤمن کو گناہ پر شرمندہ نہ کیا جائے

حضرت امام حسن علیہ السلام سے مروی ہے کہ ایک زانیہ عورت کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے رجم کی سزا دی اور اس کی نماز جنازہ بھی پڑھائی، صحابۂ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے اس عورت کو رجم کی سزا کا حکم بھی دیا اور اس کا جنازہ بھی پڑھایا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ اس نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر وہ ستر مرتبہ بھی ایسا جرم کرتی تو اللہ تعالے اس کی توبہ قبول فرمالیتا کیونکہ اس کی توبہ سچی تھی اور سچی توبہ قبول کی جاتی ہے چاہے وہ گناہ کتنا ہی بڑا کیوں نہ ہو، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ جو مؤمن کو اس کے گناہ پر شرمندہ کرتا ہے تو وہ بھی اسی میں شمار ہوتا ہے اور یہ حق ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو اسی گناہ میں گرفتار کریں گے کسی مؤمن کو اس کے جرم پر شرمندہ کرنے والا مرنے سے پہلے اسی جرم کا ارتکاب کریگا، حضرت فقیہہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مؤمن قصداً گناہ نہیں کرتا اور نہ ہی عمداً، جیسا کہ اللہ تعالے فرماتا ہے کہ "کفر، فسوق اور گناہوں سے تمہیں کراہیت عطا کر دی ہے" اس میں بتایا گیا ہے کہ مؤمن گناہ سے بغض رکھتا ہے اور مؤمن عمداً گناہ نہیں

۱؎ تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ

۲؎ وَكَرَّهَ اِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ

Marfat.com

کرتا لیکن وہ غفلت کی وجہ سے گناہ میں پڑتا ہے پھر وہ توبہ کر لے تو اس کو شرمندہ کرنا جائز نہیں ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب بندہ توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالےٰ اس کی توبہ کو قبول فرمالیتا ہے تو کراماً کاتبین اس کے مساوی لکھے ہوئے گناہ بھول جاتے ہیں اور اس کے اعضا بھی ان خطاؤں کو بھول جاتے ہیں اور زمین کی وہ جگہ بھی بھول جاتی ہے اور آسمان بھی اس جگہ کو بھول جاتا ہے جہاں سے قیامت کے دن اسے لے جایا جاتا اور کوئی مخلوق اس کے خلاف گواہی نہ دے گی حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ عرش کے اردگرد مخلوق کی پیدائش سے چار ہزار سال پہلے یہ لکھ دیا گیا کہ "[1] بے شک میں توبہ کرنے والوں کو ایمان لانے اور عمل صالح کرنے والوں کو بخشنے والا ہوں جبکہ وہ سیدھی راہ پر ہوں" واللہ تعالیٰ اعلم ورسولہ۔

۱؎ وَاِنِّیْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدٰی

Marfat.com

توبہ کا دوسرا باب

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے توبہ کے دروازے کا ذکر فرمایا تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم توبہ کا دروازہ کیسا ہے آپ نے فرمایا کہ توبہ کا دروازہ مغرب کے پیچھے ہے اور اس کے کواڑ موتیوں اور یاقوت سے جڑے ہوئے سونے کے ہیں دونوں کواڑوں کے درمیان فاصلہ تیز رفتار سوار کی چالیس سال تک کی مسافت کا ہے اور یہ دروازہ مخلوق کی تخلیق کے وقت سے کھلا ہوا ہے اور اس صبح تک کھلا رہے گا جب تک سورج مغرب سے طلوع ہو گا اور سچی توبہ کرنے والا اسی دروازے سے داخل ہو گا حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے والدین آپ پہ قربان ہوں یہ توبۃ النصوح "سچی توبہ" کیا ہے فرمایا گنہگار اپنے گناہ پہ ندامت کے ساتھ اللہ تعالےٰ کے حضور معذرت کرے اور پھر کبھی وہ گناہ نہ کرے پھر چاند اور سورج اس دروازے میں غروب ہو جائیں گے پھر یہ دروازے اس طرح بند ہو جائیں گے کہ کوئی سوراخ ان میں نہ ہو گا اس وقت نہ تو کسی کی توبہ قبول ہو گی اور نہ کسی کا اچھا عمل اس کو فائدہ دے گا البتہ پہلے کی نیکیاں جاری رہینگی جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے "جس[1] دن آئیں گی نشانیاں تیرے رب کی تو کسی کے کام نہ آئے گا اس وقت ایمان لانا جو پہلے ایمان نہ لایا تھا یا جس نے اپنے ایمان

---

[1] يَوْمَ يَأْتِي بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيمَانِهَا خَيْرًا

Marfat.com

میں کوئی نیکی نہ کمائی تھی" حضرت عبداللہ ابن مسعود فرماتے ہیں کہ توبۃ النصوح یہ ہے کہ بعد از توبہ اس گناہ کا پھر اعادہ نہ کرے پھر فرماتے ہیں توبہ کا دروازہ کھلا ہے اور سوائے تین کے ہر ایک کی توبہ قبول ہوتی ہے ایک ابلیس کی جو کہ کفر کی جڑ ہے دوسرا قابیل ابن آدم جو خطا کاروں کا سردار ہے تیسرا وہ جو کسی نبی کا قاتل ہے مزید فرماتے ہیں کہ مغرب کی طرف درِ توبہ تائبین کے لئے کھلا ہوا ہے جو چالیس سال کی مسافت جتنا چوڑا ہے یہ اس وقت تک بند نہ ہوگا جبتک کہ سورج مغرب سے نہ نکلے۔

فقیہہ رحمۃ اللہ علیہ اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ توبہ ہوا میں معلق ہے جو رات دن پکارتی ہے کہ جو مجھے قبول کرنے سے راہ فرار اختیار نہیں کرے گا وہ عذاب سے بچ جائے گا اور یہ آخر زمانہ تک آواز دیتی رہے گی یہاں تک کہ سورج مغرب سے طلوع ہو جائے تو یہ آواز دیتی ہوئی اوپر اٹھائی جائے گی ان احادیث سے توبہ کی اہمیت واضح ہوتی ہے اور اس میں بیان ہے کہ بیشک بندہ جب توبہ کرتا ہے تو اس کی توبہ قبول کی جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ مومنوں کو توبہ کی طرف بلاتے ہوئے فرماتا ہے "اے ایمان والو تم سب اللہ تعالیٰ سے توبہ کرو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ"[1] اس آیت کا مفہوم یہ ہے کہ توبہ ہر کامیابی کی چابی ہے بیشک مومن کی فلاح توبہ میں ہے اسی لئے مؤمن کو توبہ کا حکم دیا گیا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "اے ایمان والو اللہ سے سچی توبہ کرو"[2] پھر توبہ میں جو اعزاز

ع۱ تُوبُوا اِلَی اللّٰہِ جَمِیْعًا اَیُّھَا الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ

ع۲ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوا اِلَی اللّٰہِ تَوْبَۃً نَّصُوْحًا

Marfat.com

واکرام ہے اس کا ذکر کیا گیا ہے ارشاد باری ہے "قریب ہے[1] کہ تمہارا رب تمہارے گناہ معاف فرما دے اور تمہیں جنت میں داخل فرما دے جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں"

سعید ابن ابی بردہ اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ میں روزانہ سو دفعہ اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتا ہوں پس جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کہ جن کے اگلے پچھلے گناہ معاف کئے جا چکے روزانہ استغفار و توبہ کرتے ہیں تو ایسے لوگ کہ جنہیں یہ بھی معلوم نہیں کہ ان کے گناہوں کی مغفرت ہوئی ہے کہ نہیں ان کو چاہیئے کہ وہ ہر لحظہ اللہ تعالیٰ سے استغفار کریں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "بلکہ[2] انسان ارادہ کرتا ہے کہ وہ مستقبل میں بھی گناہ کرتا رہے" حضرت ابن عباس اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں آدمی کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ وہ گناہ کرتا رہے اور توبہ میں کاہلی کرے اور یہ کہہ کر کہ توبہ کر لوں گا اس وقت تک ٹالتا رہے کہ جب اسے حالتِ گناہ میں موت آجائے اور وہ یوں ہی مرجاتا ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ ٹالنے والے تباہ و برباد ہو گئے یعنی توبہ کو ٹالتے رہتے ہیں کہ آج یا کل کر لیں گے لہٰذا انسان کے لئے ضروری ہے کہ وہ زندگی کے آخری لمحے تک اللہ تعالےٰ سے توبہ کرتا رہے اور اللہ تعالےٰ اس کی توبہ قبول فرماتے ہیں جیسا کہ اللہ نے فرمایا کہ "اور[3] وہ اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا ہے اور ان کے گناہوں سے عفو

---

[1] عَسٰی رَبُّكُمْ اَنْ يُّكَفِّرَ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ

[2] بَلْ يُرِيْدُ الْاِنْسَانُ لِيَفْجُرَ اَمَامَهٗ

[3] وَهُوَ الَّذِيْ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَيَعْفُوْا عَنِ السَّيِّاٰتِ

Marfat.com

درگزر فرماتا ہے" یعنی جب وہ توبہ کرکے اللہ تعالیٰ سے رجوع ہوتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کے گناہوں کو معاف فرما دیتا ہے نیز توبہ سے مقصود یہ ہے کہ بندہ اپنے گناہوں پر دل سے ندامت کا اظہار کرے اور زبان سے استغفار کرے اور آئندہ گناہ نہ کرنے کا مصمم ارادہ کرے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص تین دفعہ " اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الْعَظِیْمَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف فرما دیتا ہے چاہے وہ سمندر کی جھاگ جتنے ہی کیوں نہ ہوں۔

Marfat.com

ابلیس لعین کی قسم

حضرت ابو قلابہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جب ابلیس کو ملعون کیا گیا تو اس نے قیامت تک زندہ رہنے کی مہلت کا سوال کیا تو اس کو مہلت دے دی گئی پس ابلیس نے کہا کہ تیری عزت کی قسم میں اس وقت تک تیرے بندے کے سینے سے نہیں نکلوں گا جب تک کہ اس کی روح نہ نکل جائے گی اللہ تعالےٰ نے فرمایا مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم جب تک میرا بندہ زندہ رہے گا میں توبہ کو اس سے محجوب نہ فرماؤں گا، بندوں پر اللہ تعالیٰ کی رحمت وشفقت تو دیکھو کہ گناہ کے بعد بھی وہ اپنے بندوں کو مومن کے نام سے خطاب فرماتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔[1]
"اے ایمان والو تم سب اللہ کی طرف توبہ کرو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ"، اور بعد از توبہ ان کو محبوب رکھتا ہے فرمایا ہے "[2]بے شک اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں اور پاک لوگوں کو محبوب رکھتا ہے"، حضور علیہ السلام فرماتے ہیں توبہ کرنے والا ایسا ہے گویا اس نے کوئی گناہ کیا ہی نہ ہو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ایک آدمی نے عرض کیا کہ میں نے ایک گناہ کیا ہے۔ حضرت علی نے اس سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے توبہ کرو اور پھر نہ کرنا، اس نے عرض کیا کہ میں نے توبہ کی اور پھر گناہ کیا ہے فرمایا پھر توبہ کرو اور گناہ کا اعادہ نہ کرنا اس نے عرض کیا کب تک؟ آپ نے فرمایا اتنے تک کہ شیطان تھک جائے۔

حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ ایک آیت "[3]جو لوگ جہالت کی وجہ سے گناہ کرتے ہیں ان کی توبہ کی قبولیت اللہ کے ذمہ ہے"، کے تحت فرماتے ہیں کہ جہالت سے مراد

ع۱ تُوبُوا إِلَى اللَّهِ جَمِيعًا أَيُّهَا الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ

ع۲ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ

ع۳ إِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللَّهِ لِلَّذِينَ يَعْمَلُونَ السُّوءَ بِجَهَالَةٍ

Marfat.com

عمداً گناہ کرنا ہے اور آیت کا دوسرا حصہ " پھر وہ قریبی وقت میں توبہ کرتے ہیں " میں موت سے پہلے کا ہر لمحہ قریب ہی کہلاتا ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ جب بندہ گناہ کر کے عرض کرتا ہے کہ میرے رب میں نے گناہ کیا ہے مجھے بخش دے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے نے گناہ کا عمل کیا ہے اور وہ جانتا ہے کہ میں ہی اس کا رب ہوں جو اس کی مغفرت بھی فرماتا ہوں اور پکڑتا بھی ہوں پس تحقیق میں نے اپنے بندے کو بخش دیا اور یہ سب کرم ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ورنہ سابقہ امتوں میں تو یہ تھا کہ جب وہ گناہ کرتے تو ان پر حلال کو حرام کر دیا جاتا تھا یا گنہگار کے دروازے پر یا اس کے جسم پر لکھ دیا جاتا تھا کہ فلاں بن فلاں نے یہ گناہ کیا ہے اور یہ اس کی توبہ ہے مگر اس امت پر یہ بات آسان کر دی گئی ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے " اور[ع] وہ شخص جو برا عمل کرتا ہے یا اپنے نفس پر ظلم کرتا ہے پھر وہ اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کو بخشنے والا مہربان پائے گا " لہٰذا ہر مسلمان پر واجب ہے کہ وہ صبح و شام اللہ تعالیٰ سے توبہ کرتا رہے۔

نماز گناہوں کو مٹا دیتی ہے

حضرت مجاہد فرماتے ہیں جو صبح و شام توبہ نہیں کرتا وہ ظالموں میں سے ہے اور بندے پر لازم ہے کہ وہ ہر وقت اللہ تعالیٰ سے توبہ کرے اور پانچ نمازیں باقاعدگی سے ادا کرے بے شک اللہ تعالیٰ نے پانچ نمازوں کو گناہِ کبیرہ کے علاوہ باقی تمام گناہوں کی تطہیر کرنے والی بنایا ہے حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول

ع وَ مَنْ یَّعْمَلْ سُوْٓءًا اَوْ یَظْلِمْ نَفْسَهٗ ثُمَّ یَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ یَجِدِ اللّٰهَ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا

Marfat.com

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں باغ میں ایک عورت سے ملا اسے میں نے بھینچا، بوس وکنار کیا اور اس سے مباشرت کی البتہ جماع نہیں کیا چند لمحات حضور اکرم خاموش رہے تو اتنے میں یہ آیت نازل ہوئی "اور نماز قائم کریں دن کے دونوں حصوں میں اور رات کے کچھ حصوں میں"، یعنی دن کے اول و آخر میں نماز ادا کریں اور یہ نمازیں فجر، ظہر اور عصر ہے اور رات میں مغرب اور عشاء ادا کرو کیونکہ نیکیاں گناہوں کو دھو ڈالتی ہیں یعنی پانچوں نمازیں گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہیں سوائے کبیرہ گناہوں کے یہ نصیحت ہے نصیحت قبول کرنے والوں کے لئے، چنانچہ حضور علیہ السلام نے اس کو بلاکر مذکورہ آیات تلاوت فرمائیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ اسی کے لئے خاص ہے یا سب لوگوں کے لئے عام ہے آپ نے فرمایا یہ سب کے لئے عام ہے حضرت امام حسن علیہ السلام سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ ہر بندے پر دو فرشتے ہیں دائیں جانب والا بائیں جانب والے پر حاکم ہے بندہ گناہ کرتا ہے تو بائیں جانب والا دریافت کرتا ہے کیا میں اس کو لکھ لوں حاکم فرشتہ کہتا ہے کہ پانچ گناہوں تک چھوڑ دو جب وہ پانچواں گناہ کرتا ہے تو وہ پھر لکھنے کے لئے پوچھتا ہے، حاکم کہتا ہے ابھی چھوڑ دو یہاں تک کہ وہ کوئی نیک عمل کرلے، جب وہ نیک عمل کرلیتا ہے تو حاکم فرشتہ کہتا ہے تحقیق ہمیں مطلع کیا گیا ہے کہ ایک نیکی دس کے مساوی ہوتی ہے لہٰذا ہم اس کی پانچ نیکیاں پانچ گناہوں کے عوض مٹا دیتے ہیں اور اس کی بقیہ پانچ نیکیاں لکھ دیتے ہیں فرمایا کہ اس پر شیطان فریاد کرتے ہوئے کہتا ہے ایسی صورت میں، میں کب اولاد آدم پر قابو پا سکتا ہوں۔

۱؎ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ طَرَفَیِ النَّھَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّیۡلِ

Marfat.com

حضرت ابوہریرہ سے ایک عورت کا سوال

حضرت فقیہہ رحمۃ اللہ علیہ اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ میں ایک رات حضور علیہ السلام کے ہمراہ عشاء کی نماز پڑھ کر نکلا تو راستے میں نقاب اوڑھے ایک عورت کو کھڑے ہوئے دیکھا، عورت نے کہا اے ابوہریرہ میں نے بہت بڑا گناہ کیا ہے تو کیا میرے لئے توبہ ہے یعنی توبہ قبول ہو سکتی ہے، میں نے کہا وہ تیرا گناہ کیسا ہے کہنے لگی میں نے زنا کیا اور ناجائز بچے کو قتل کیا ہے میں نے اس سے کہا تو تباہ ہوئی اور بچے کو بھی ہلاک کر دیا قسم بخدا تیری توبہ قبول نہیں ہو سکتی یہ سنتے ہی وہ عورت چیخ مار کر گر پڑی اور وہیں چل پڑا پھر میں نے اپنے آپ سے کہا کہ حضور علیہ السلام کے حین حیات تو نے فتویٰ کیسے دیا؟ پس صبح کو حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ رات ایک عورت نے اس اس طرح مجھ سے سوال کیا اور اس طرح میں نے اسکو جواب دیا، حضور علیہ السلام نے یہ سنا اور انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھ کر فرمایا اے ابوہریرہ خود بھی ہلاک ہوا اور تو نے اس کو بھی ہلاک کیا، آیا تجھے یہ آیت معلوم نہ تھی ،، اور وہ لوگ[1] جو اللہ کے سوا کسی دوسرے کی عبادت نہیں کرتے اور ناحق اسے قتل نہیں کرتے جن کے قتل کو اللہ تعالیٰ نے حرام کر دیا ہے اور نہ وہ زنا کرتے ہیں اور جو ایسا کرتا ہے وہ گناہ کی کھائی میں جا گرا، روز قیامت اس کے لئے دگنا گناہ ہے اور ذلیل ہو کر اس میں ہمیشہ رہے گا مگر وہ جس نے توبہ کی، ایمان لایا اور نیک عمل کیا، یہ وہ لوگ ہیں جن کی برائیوں کو اللہ تعالےٰ نیکیوں سے بدل دے گا

---

[1] وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِىْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ...... وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا

Marfat.com

اور اللہ تعالٰے بخشنے والا مہربان ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں یہ سن کر اسی وقت مدینے کی گلیوں میں نکل کھڑا ہوا اور پکارتا تھا کہ مجھے اس عورت کے متعلق بتاؤ جس نے گذشتہ شب مجھسے اس طرح کا مسئلہ معلوم کیا تھا اور بچے میری یہ حالت دیکھ کر کہتے تھے دیوانہ ہے ابوہریرہ! یہاں تک کہ رات ہوگئی اور وہ عورت مجھے اسی جگہ کھڑی ملی تو میں نے اس کو فرمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم بتایا کہ اس کی توبہ قبول ہوسکتی ہے تو وہ خوشی سے چیخنے لگی اور کہا کہ میں اپنے گناہ کے کفارے کے طور پر اپنے باغ کو مسکینوں میں صدقہ کرتی ہوں، نیز آیت الامن تاب وامن وعمل عملا صالحا الخ کے ضمن میں علماء فرماتے ہیں کہ جب بندہ توبہ کرتا ہے تو اس کے سابقہ گناہ نیکیوں میں ڈھل جاتے ہیں حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن انسان اپنے اعمال نامہ کے ابتداء میں گناہ اور آخر میں نیکیاں دیکھے گا اور جب پھر ابتدائے کتاب میں دیکھے گا تو اسے سب نیکیاں ہی نظر آئیں گی بالکل ایسے ہی حضرت ابوذر غفاری سے مروی ہے اور فاولئک یبدل اللہ سیئاتہم حسنات کا بھی یہی معنی ومفہوم ہے، بعض علماء نے اس آیت کا معنی یہ کیا ہے کہ وہ برے عمل سے نیک عمل کی طرف رجوع کرلیتا ہے اور توفیق ایزدی سے وہ بُرے عمل کی جگہ نیک عمل کرنے لگتا ہے ارشاد باری تعالٰی کا یہی مطلب ہے اے میرے بھائی جان لے کہ یہ گناہ کفر سے بڑا نہیں ہے بیشک اللہ تعالٰی فرماتا ہے آپ ؎ کافروں سے فرمادیں اگر وہ رک جائیں تو انکے سابقہ تمام گناہ بخش دیئے جائینگے، تو پھر کفر سے کم درجے کے گناہوں کے متعلق تیرا کیا گمان ہے۔

؎ قُلْ لِّلَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا اِنْ یَّنْتَھُوْا یُغْفَرْ لَھُمْ مَّا قَدْ سَلَفَ

Marfat.com

حضرت آدم سے تین باتوں میں اعتذار

حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اگر تم میں سے کوئی ایک ایسا گناہ کرے کہ جس سے زمین و آسمان کے درمیان کا حصہ بھر جائے اور پھر وہ توبہ کرے تو اللہ تعالےٰ اس کی توبہ کو قبول فرمالیتا ہے یزید رقاشی سے مروی ہے کہ ایک دفعہ منبر نبوی پر بیٹھ کر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سنا کہ حضرت آدم علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے نزدیک تمام نوع انسانیت سے زیادہ اکرام والے ہیں، قیامت کے دن اللہ تعالےٰ ان سے تین باتوں میں اعتذار فرمائیں گے۔

(۱) اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے آدم اگر میں جھوٹوں پر لعنت نہ کی ہوتی اور جھوٹ پر غصہ نہ کیا ہوتا یا وعید نہ کی ہوتی اور اگر میرا یہ قول حق نہ ہوتا کہ میں جنوں اور انسانوں سے جہنم کو بھر دوں گا تو میں آج تیری تمام اولاد پہ رحم فرماتا۔

(۲) اے آدم میں تیری اولاد میں سے کسی کو بھی جہنم میں نہ بھیجتا اور نہ میں اسے عذاب دیتا مگر میں اپنے ذاتی علم سے جانتا ہوں کہ اگر ان کو دوبارہ دنیا میں بھیج دوں تو یہ پہلے سے بھی زیادہ گناہ کرے گا اور بالکل توبہ نہیں کرے گا۔

(۳) اے آدم میں تجھے تیری اولاد کے لئے منصف بناتا ہوں، تم میزان کے نزدیک کھڑے ہو جاؤ اور جس کے نیک اعمال کے پلڑے کو جھکا ہوا دیکھیں تو اس کے لئے جنت ہے یہاں تک کہ آپ جان لیں گے کہ میں ظالموں کو ہی جہنم میں ڈالتا ہوں۔

حضرت بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ اعمال نامہ کے تین دفاتر ہیں (۱) ایک وہ جسے اللہ تعالیٰ معاف

Marfat.com

فرما دے گا (۲)، وہ جسے اللہ تعالیٰ نہیں بخشے گا (۳)، وہ جس سے اللہ تعالیٰ کوئی شے نہیں چھوڑیں گے۔ یعنی پہلا وہ جسے اللہ تعالےٰ نہیں بخشے گا وہ شرک ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے مشرک پر جنت کو حرام فرما دیا ہے اور اس کا ٹھکانہ جہنم ہے دوسرا وہ کہ جسے اللہ تعالیٰ بخش دے گا وہ بندے کا اپنے اوپر یا اپنے اور رب کے درمیان حق پر ظلم ہے تیسرا وہ جسے اللہ تعالیٰ نہیں چھوڑے گا وہ بندے کا بندوں پر ظلم ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ قیامت کے دن حقدار کو اس کا حق دلایا جائے گا یہاں تک کہ سینگ والی بکری سے بے سینگ والی بکری کو مارنے کی جزا دلائی جائے گی، بندے کے لئے لازمی ہے کہ جھگڑے میں راضی نانے میں کوشش کرے، پس جب بندہ اللہ تعالےٰ کے حقوق کا جرم کرتا ہے تو اللہ تعالےٰ رحیم ہے جو اسے استغفار کرنے پر بخش دے گا لیکن معاملہ اگر بندے کا ہے تو بندہ لامحالہ اپنے بدلے کا مطالبہ کرے گا اس وقت توبہ واستغفار اسے کوئی نفع نہ دے گا جب تک کہ وہ حقدار راضی نہ ہو اگر دنیا میں اس کو راضی نہ کیا تو قیامت کے دن وہ اس کی نیکیاں لے لے گا جیسا کہ حدیث نبوی میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا کیا تم جانتے ہو میری امت کے مفلس کون ہیں؟ صحابہ نے عرض کیا ہم میں تو مفلس وہ ہے جس کے پاس دینار و درہم اور مال واسباب نہ ہو، حضور اکرم نے فرمایا کہ میری امت کا مفلس وہ ہے جو روز قیامت نماز و روزے کے ساتھ یوں حاضر ہوگا کہ کسی کو گالی دی ہوگی کسی پہ تہمت لگائی ہوگی کسی کا مال کھایا ہوگا کسی کا خون بہایا ہوگا کسی کو مارا پیٹا ہوگا تو ہر حقدار کو اس کی نیکیوں میں سے حق دیا جائے گا اگر نیکیاں ختم ہوگئیں اور حقداروں کے حقوق باقی رہ گئے تو ان کے گناہ اس کے پلڑے میں ڈالے جائیں گے پھر اسے جہنم میں ڈالا جائے گا ہم اللہ تعالےٰ سے سوال کرتے ہیں کہ وہ ہمیں توبہ کی

Marfat.com

توفیق بخشے اور اس پہ ثابت قدم رکھے بے شک توبہ پہ ثابت قدم رہنا توبہ کرنے سے مشکل ہے

صحف موسیٰ کی چھ باتیں اور گویّے کی توبہ

محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ نیکی کا کام شروع کر کے نہ چھوڑو۔ کیونکہ توبہ کر کے چھوڑنے والا کبھی کامیاب نہیں ہوتا، توبہ کرنے والے کو چاہئے کہ وہ اپنی موت کو آنکھوں کے سامنے رکھے تاکہ وہ توبہ پہ ثابت قدم رہ سکے اور سابقہ گناہوں کی فکر کرے، اور بکثرت استغفار کرے توبہ کی توفیق پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے اور روز حشر ثواب کا خیال رکھے جس نے آخرت کے ثواب کی فکر کی وہ نیکیوں کی طرف راغب ہو گا کیونکہ عذاب کا فکر گناہوں سے بچاتا ہے

حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ ہمیں صحف موسیٰ کی کچھ باتیں ارشاد فرمائیں آپ نے فرمایا چھ باتیں ہیں (۱) مجھے تعجب ہے اس شخص پر جو دوزخ پر یقین رکھتا ہے پھر وہ کیسے ہنستا ہے (۲) مجھے تعجب ہے اس شخص پر جو موت پر یقین رکھتے ہوئے پھر کیسے خوش رہتا ہے (۳) مجھے تعجب ہے اس شخص پر جو حساب پر یقین رکھتے ہوئے گناہ کے کام کرتا ہے (۴) مجھے تعجب ہے اس شخص پر جو تقدیر پر یقین رکھتے ہوئے سرگرداں پھرتا ہے (۵) مجھے تعجب ہے اس شخص پر جو دنیا کو الٹتے پلٹتے دیکھ کر پھر بھی مطمئن ہے (۶) مجھے تعجب ہے اس شخص پر جو جنت پر یقین رکھتے ہوئے نیک عمل نہیں کرتا۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں کوفے کے قریب ایک دن گزرا تو فاسقوں کا ایک مجمع دیکھا وہ شراب پی رہے تھے اور

Marfat.com

ان میں زاذان نامی گویّا دف بجا کر گا رہا تھا اس کی آواز بہت ہی اچھی تھی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے یہ سن کر فرمایا یہ آواز کتنی اچھی ہے یہ آواز تو قرآن پڑھنے کے لئے ہوتی یہ کہا اور سر پر چادر ڈال کر چل دیئے، زاذان نے ان کی بات سن کر پوچھا یہ کون تھا؟ لوگوں نے کہا صحابی رسول عبداللہ ابن مسعود تھے اور کہہ رہے تھے کہ اتنی خوبصورت آواز تو قرآن پڑھنے کے لئے ہونی چاہئے تھی پس اس کے دل میں ہیبت پیدا ہوئی، اٹھ کھڑا ہوا اور اپنی سارنگی کو توڑ کر زمین پر پھینکا اور دوڑ کر حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس جا پہنچا اور رومال اپنے گلے میں ڈال کر ان کے سامنے رونا شروع کر دیا۔ عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس کو گلے لگایا اور خود بھی رونے لگے پھر آپ نے فرمایا کہ میں کس طرح اس شخص سے محبّت نہ کروں جس سے اللہ تعالیٰ محبت فرماتا ہے پس زاذان نے توبہ کی اور آپ کی خدمت میں رہ کر قرآن کی تعلیم حاصل کی اور قرآنی و دیگر علوم میں اتنی دسترس حاصل کی کہ کئی علوم میں امام بن گئے اور عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہما کی اکثر احادیث ان ہی سے مروی ہیں۔

بنی اسرائیل کی ایک عورت کا واقعہ

فقیہہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے اپنے باپ سے یہ حکایت سنی کہ بنی اسرائیل کی ایک عورت تھی جو کہ فاحشہ تھی، اپنے حسن کے باعث لوگوں میں فتنہ برپا کر رکھا تھا اس کے گھر کا دروازہ ہمیشہ کھلا رہتا تھا اور جو بھی اس کے دروازے کے پاس سے گزرتا وہ اس کو دروازے میں چارپائی پہ بیٹھے ہوئے دیکھتا پس جو بھی اس کی طرف دیکھتا تو وہ اس کے فتنے میں مبتلا ہو جاتا اور جب کوئی اس کے پاس جانے کا ارادہ کرتا تو کم و بیش اسے دس دینار دینا پڑتے ایک روز ایک عابد وہاں سے گزرا

Marfat.com

تو اس کی نظر بھی اس گھر پر پڑ گئی اور وہ اپنی چارپائی پر بیٹھی تھی، عابد کا دل بھی لٹو ہو گیا اس نے اپنے نفس پر قابو پانے کے لئے اللہ تعالےٰ سے بہت دعا، کی لیکن اس عورت کی کشش اپنے دل سے نہ نکال سکا، اور اس وجہ سے کافی مشکلات سے دوچار رہا یہاں تک کہ حسب ضرورت اپنا مال و متاع بیچ باچ کر اس کے دروازے پر جا پہنچا، عورت نے دینار اپنے وکیل کے سپرد کرنے کو کہا اور اسے آنے کا وقت دے دیا اور وہ عابد وقت مقررہ پر اس کے پاس پہنچ گیا، عورت بن سنور کر اپنے گھر میں چارپائی پر بیٹھی تھی عابد بھی جا کر اس کے پاس بیٹھ گیا اور مسرور ہو کر اس کی طرف ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ اللہ تعالےٰ نے اپنی رحمت و برکت سے اس عابد کی حفاظت فرمائی اور اس کے دل میں آیا کہ صاحب عرش "اللہ تعالیٰ" مجھے اس حال میں دیکھ رہا ہے کہ میں حرام کام کر رہا ہوں اور اس سے میرے تمام اعمال ضبط کر لئے جائیں گے پس اس کے دل میں اللہ تعالیٰ کی ہیبت پیدا ہو گئی اس کا جسم کپکپانے لگا اور اس کا رنگ بدل گیا، عورت نے اس کا رنگ بدلتا دیکھ کر کہا کیا ہو گیا ہے تمہیں؟ عابد نے کہا مجھے اپنے رب سے ڈر لگتا ہے بس مجھے جانے کی اجازت دیدے، عورت نے عابد سے کہا تجھ پر افسوس، اکثر لوگ تو مجھے پانے کی تمنائیں کرتے رہتے ہیں اور تو نے پا لی ہے، عابد نے کہا مجھے اللہ تعالیٰ سے ڈر لگتا ہے یہ مال تیرا ہے اور تجھ پر حلال ہے بس مجھے یہاں سے جانے کی اجازت دیدے، عورت نے کہا شاید تو نے پہلے کبھی یہ کام نہیں کیا؟ عابد نے کہا نہیں، عورت نے عابد سے کہا تو کہاں سے آیا ہے تمہارا نام کیا ہے اور تمہارے گاؤں کا نام کیا ہے اور وہ کہاں ہے؟ سب کچھ پوچھ کر عورت نے عابد کو جانے کی اجازت دے دی۔ پس وہ عابد وہاں سے نکلا تو چیختا چلاتا، افسوس کرتا،

Marfat.com

روتا اور سر میں مٹی ڈالتا تھا، اسی طرح اس عورت کے دل میں بھی اس عابد کی برکت سے خوف خدا پیدا ہوا، اس نے اپنے دل میں کہا کہ اس شخص نے پہلی دفعہ گناہ کیا ہے تو اس پر کتنا خوف الہی طاری تھا جب کہ میں کتنے سالوں سے گناہ کر رہی ہوں جس رب نے اس کے دل میں خوف پیدا کیا ہے وہی میرا رب بھی ہے لہذا مجھے بھی رب سے ڈرنا چاہیئے پھر اس نے توبہ کی اور گھر کا دروازہ بند کر دیا، پاک کپڑے پہنے اور عبادت میں منہمک ہو گئی اور جب تک اللہ کو منظور ہوتا وہ عبادت میں مشغول رہتی، اسی اثناء اس نے دل میں سوچا کہ کیوں نہ میں اس عابد کے پاس چلی جاؤں ہو سکتا ہے وہ مجھ سے شادی کر لیں اور وہاں رہ کر میں کچھ دینی امور سیکھ لوں گی اور عبادت الہی پر بھی وہ شخص میرا معاون ہوگا چنانچہ تیاری کر کے حسب ضرورت مال اور خدام لے کر اس گاؤں جا پہنچی اور عابد کے متعلق معلوم کیا۔ لوگوں نے عابد سے کہا کہ ایک عورت آپ سے ملنا چاہتی ہے، عابد باہر آیا، اس نے عورت کو دیکھا تو عورت نے نقاب اٹھا دیا تا کہ وہ پہچان سکیں تو عابد نے اس کو دیکھ کر پہچان لیا اور سارا واقعہ اس کی نگاہوں کے سامنے آگیا پس اس عابد نے ایک چیخ ماری اور اس کی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی، جب کہ عورت غمزدہ کھڑی دیکھتی رہ گئی پھر کہنے لگی کہ میں تو ان کی تلاش میں نکلی تھی مگر یہ تو فوت ہو گئے ہیں کیا کوئی ان کے رشتے داروں میں ایسا ہے جو شادی کرنا چاہتا ہو؟ لوگوں نے کہا کہ ان کا ایک نیک صالح بھائی ہے مگر اس کے پاس مال نہیں ہے، عورت نے کہا کوئی فکر کی بات نہیں میرے پاس بہت مال ہے لہذا اس کے بھائی کے ساتھ اس کی شادی ہو گئی اس سے سات بچے اور ساتوں کے ساتوں بنی اسرائیل کے نبی ہوئے تھے۔

Marfat.com

باب

والدین کے حقوق

فقیہہ ابو اللیث سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ اپنی سند کے ساتھ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ جس مؤمن کے والدین ہوں اور وہ ان کے ساتھ اچھا سلوک کرتے ہوئے صبح کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے دو دروازے جنت کے کھول دیتا ہے، اور اگر والدین میں سے ایک بھی ناراض ہو جائے تو اللہ تعالیٰ بھی اس سے ناراض رہتا ہے جب تک کہ وہ راضی نہ ہو جائے، کہا گیا اگرچہ وہ ظالم ہو فرمایا ہاں اگرچہ وہ ظالم ہو اور یہ حدیث مرفوعاً بھی روایت کی گئی ہے اور اس میں یہ الفاظ زیادہ ہیں فرمایا اگر وہ والدین کے ساتھ برا سلوک کرتے ہوئے صبح کرتا ہے تو اس کے لئے جہنم کے دو دروازے کھولے جاتے ہیں اگر ایک کے ساتھ کرتا ہے تو ایک دروازہ کھولا جائے گا

حضرت عطاء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے دربار میں عرض کیا کہ مجھے کوئی وصیت فرمائی جائے حکم ہوا ہم تجھے اپنے حقوق سے متعلق وصیت فرماتے ہیں، موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا کہ مجھے کوئی وصیت فرمائیے حکم ہوا ہم تجھے تیری والدہ کے حقوق کے متعلق وصیت فرماتے ہیں، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پھر وہی عرض کیا تو حکم ہوا ہم تجھے تیری والدہ کے حقوق کے متعلق وصیت کرتے ہیں موسیٰ علیہ السلام نے پھر عرض کیا تو حکم فرمایا کہ ہم تجھے تیرے والد کے متعلق وصیت فرماتے ہیں۔

Marfat.com

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک شخص حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں جہاد پہ جانا چاہتا ہوں آپ نے فرمایا کیا تیرے والدین زندہ ہیں؟ عرض کیا ہاں، ارشاد ہوا جا ان کی خدمت میں حد درجہ کوشش کر، حضرت فقیہہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث اس بات کی دلیل ہے کہ والدین کی خدمت جہاد فی سبیل اللہ سے افضل ہے اس لئے کہ حضور علیہ السلام نے اس کو جہاد چھوڑ کر والدین کی خدمت کا حکم دیا ہے اسی طرح یہ کہنا کہ جبتک والدین اجازت نہ دیں تو جہاد فی سبیل اللہ کے لئے نہ نکلے اس پہ کوئی اعتراض نہیں ہے کیونکہ غزوات میں جانے سے والدین کی خدمت افضل ہے بہز بن حکیم سے مروی ہے کہ ان کے پردادا نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہتر نیکی کون سی ہے فرمایا ماں کی خدمت، پھر عرض کیا تو فرمایا ماں کی خدمت پھر عرض کیا تو فرمایا باپ کی خدمت پھر قریبی کی پھر اس سے قریبی عزیز کی خدمت، زید بن علی اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر والدین کی حق تلفی سے متعلق اللہ تعالیٰ کے نزدیک اُف سے کوئی اور کم درجے لفظ ہوتا تو اس سے بھی منع فرما دیتا والدین کا بے ادب چاہے کتنا ہی عمل کرلے وہ جنت میں داخل نہ ہوگا اور والدین کا ادب کرنے والا خواہ کچھ برائی بھی کرے وہ ہمیشہ جہنم میں نہ رہے گا۔

فقیہہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں احترام والدین کا حکم نہ بھی فرماتا تو بھی اصحاب عقل والدین کے احترام کو واجب جانتے اور عقلمند پہ واجب ہے کہ وہ والدین کے احترام کو جانے اور ان کا حق خدمت ادا کرے بیشک اللہ تعالےٰ نے اپنی تمام کتابوں توراۃ، انجیل، زبور اور قرآن میں اس کا ذکر فرمایا ہے اور تمام کتابوں میں خدمت و احترام والدین کا حکم

Marfat.com

فرمایا ہے نیز والدین کے احترام اور ان کے حقوق کی ادائیگی کے لئے انبیاء کو بذریعہ وحی وصیت فرمائی ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنی رضا کو والدین کی رضا پر رکھا ہے اور ان کی ناراضگی کو اپنی ناراضگی فرمایا ہے اور کہا گیا ہے کہ تین آیات الٰہی نازل ہوئی ہیں جو تین کے ساتھ پڑھی جاتی ہیں جن میں سے کوئی ایک بھی دوسری ملی ہوئی کے بغیر قبول نہیں کی جاتی، اس کی پہلی آیت وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ۔ "اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو"، یعنی جو نماز نہ پڑھے اور زکوٰۃ نہ دے اس کی نماز قبول نہ ہوگی، دوسری آیت "اور[۱] تم اللہ کی اطاعت اور رسول کی اطاعت کرو"، جو اللہ تعالیٰ کی اطاعت تو کرتا ہے مگر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت نہیں کرتا تو اس کی اطاعت الٰہی نامقبول ہوگی تیسری آیت "میرا[۲] اور والدین کا شکر ادا کرو"، جو اللہ تعالیٰ کا شکر تو ادا کرے مگر اپنے والدین کا شکر گزار نہ ہو تو اس کا اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا بھی نامقبول ہوگا، اس پہ دلیل حضور علیہ السلام کی یہ حدیث ہے کہ والدین کی حق تلفی کرنے والی اولاد پر والدین کی لعنت انکی جڑ توڑ دیتی ہے جس نے اپنے والدین کو راضی کیا گویا اس نے اپنے خالق کو راضی کیا اور جو اپنے والدین کو ناراض کرتا ہے گویا وہ اپنے خالق کو ناراض کرتا ہے اور جس نے والدین کو پایا اور یا دونوں میں سے ایک کو پایا اور ان کے ساتھ بھلائی نہ کی وہ جہنم میں داخل کیا جائے گا اور رحمت الٰہی سے دور کر دیا جائیگا۔

ماں باپ کے حقوق کی اہمیت

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ یارسول اللہ

۱؎ وَاَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ

۲؎ اَنِ اشْکُرْ لِیْ وَلِوَالِدَیْکَ

Marfat.com

عمل کون سا افضل ہے؟ فرمایا وقت پر نماز پڑھنا، والدین کے ساتھ بھلائی کرنا پھر اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنا۔ فرقد سنجی کہتے ہیں کہ میں نے بعض کتابوں میں پڑھا ہے کہ بیٹے کو روا نہیں ... کہ وہ والدین کی موجودگی میں بغیر اجازت گفتگو کرے اور نہ والدین کے آگے چلے اور نہ دائیں اور نہ بائیں اور ان کی آواز پر فوراً جواب دے، ان کے پیچھے یوں چلے جیسے غلام اپنے آقا کے پیچھے چلتا ہے۔ ذکر کیا گیا ہے کہ ایک شخص حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری والدہ بہت ضعیف ہیں میں ہی ان کو کھلاتا، پلاتا اور وضو کراتا ہوں اور اسے اپنے کندھوں پر اٹھاتا ہوں کیا میں نے اس کا حق ادا کر دیا؟ فرمایا نہیں ایک فی صد بھی نہیں، لیکن تو نے اچھا کام کیا ہے اور اللہ تعالیٰ تجھے اس قلیل عمل کا کثیر اجر دے گا۔ ہشام بن عروہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حکمت کی باتوں میں بھی مرقوم ہے کہ ملعون وہ ہے جو اپنے ماں باپ پر لعنت بھیجتا ہے، ملعون وہ ہے جو صراط مستقیم سے روکتا ہے یا نابینا کو راستے سے بھٹکاتا ہے ملعون وہ ہے جو اللہ کا نام لئے بغیر جانور ذبح کرتا ہے ملعون وہ ہے جو زمین کی حدیں بدلتا ہے یعنی دوسرے کے ساتھ مشترکہ زمین کی حدیں تبدیل کرتا ہے نیز اسے علامات حرام بھی کہا گیا ہے اور والدین پر لعنت کا مفہوم یہ ہے کہ وہ ایسے گندے کام کرتا ہے جس کی وجہ سے اس کے والدین پر لعنت کی جاتی ہے تو گویا کہ یہ ایسا ہوا کہ اس نے ہی خود والدین پر لعنت کی ہے۔

بوقت نزع علقمہ کا کلمہ نہ پڑھ سکنا

حضور علیہ السلام فرماتے ہیں گناہ کبیرہ یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے

Marfat.com

والدین کو گالی دے، عرض کیا گیا کہ کس طرح کوئی اپنے والدین کو گالی دے سکتا ہے؟ فرمایا کہ وہ دوسرے کے ماں باپ کو گالی دے گا تو دوسرا اس کے والدین کو گالی دے گا حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم کے مبارک زمانے میں علقمہ نامی ایک جوان تھا وہ بڑا محنتی اور صدقہ خیرات کرنے والا تھا وہ بہت سخت بیمار ہو گیا تو اس کی بیوی حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئی کہ میرا شوہر حالت نزع میں ہے میں نے چاہا کہ آپ کو اطلاع کر دوں حضور اکرم نے حضرت بلال، حضرت علی، حضرت سلمان اور حضرت عمار رضوان اللہ تعالیٰ علیہم سے فرمایا کہ تم علقمہ کے پاس جاؤ اور دیکھو اس کا کیا حال ہے یہ حضرات تشریف لائے اور علقمہ سے کلمہ شریف پڑھنے کو کہا مگر اس کی زبان نہ چل سکی جب ان کو یہ یقین ہو گیا کہ یہ قریب المرگ ہیں تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حضور علیہ السلام کی خدمت میں روانہ کیا گیا تاکہ وہ علقمہ رضی اللہ عنہ کے حالات سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مطلع کریں، حضور اکرم نے فرمایا کیا اس کے والدین حیات ہیں؟ عرض کیا گیا کہ اس کے والد تو وفات پا چکے ہیں البتہ ضعیف العمر والدہ حیات ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال سے فرمایا کہ علقمہ کی والدہ کے پاس جاؤ اور میرا سلام دے کر کہنا کہ اگر وہ چل سکتی ہیں تو میرے پاس آجائے ورنہ میں خود اس کے پاس آجاتا ہوں، حضرت بلال نے اس کو اطلاع دی تو کہنے لگی میری جان آپ کی جان پہ فدا، آپ کی خدمت میں حاضری دینا میرا حق ہے پھر عصا لیا اور حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام عرض کیا اور آپ نے اس کے سلام کا جواب دیا پس وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں بیٹھ گئی، آپ نے فرمایا مجھے سچ بتا، اگر جھوٹ بولا تو میرے پاس وحی الٰہی آجائے گی، علقمہ کیا کرتا ہے؟ عرض کرنے لگیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ بہت نمازی تھا اور اتنے روزے رکھتا تھا

Marfat.com

اور بے حد و حساب دراہم صدقہ کیا کرتا تھا، آپ نے فرمایا تیرا اور اس کا معاملہ کیسا تھا؟ عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اس سے سخت ناراض ہوں، آپ نے فرمایا کس لئے؟ کہنے لگی کہ وہ اپنی بیوی کو مجھ پر فوقیت دیتا تھا ہر معاملے میں اسی کی بات مانتا تھا اور میری نافرمانی کرتا تھا آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کی والدہ کی ناراضگی نے اس کی زبان کو کلمہ شہادت پڑھنے سے روک دیا ہے پھر آپ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ جاؤ بہت سی لکڑیاں چن لاؤ تاکہ میں اس کو آگ میں جلا دوں، کہنے لگی یارسول آپ میرے بیٹے میرے دل کے ٹکڑے کو آگ میں جلا رہے ہیں اور وہ بھی میرے سامنے، میں اپنے دل میں کیسے برداشت کروں گی حضور علیہ السلام نے اس سے فرمایا اے اُم علقمہ عذاب الٰہی اس سے بھی سخت اور دیر پا ہے پس اگر تو چاہتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو بخش دے تو پھر تو اس سے راضی ہو جا، قسم اس ذات کی جسکے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے جب تک تو اس پر ناراض رہے گی نماز روزہ اسے کوئی فائدہ نہ دے گا پھر بڑھیا نے دونوں ہاتھ اٹھائے اور عرض کی یارسول اللہ میں آسمان پر موجود اللہ اور آپ کو اور یہاں پر موجود حضرات کو گواہ بنا کر کہتی ہوں کہ میں نے علقمہ کو معاف کر دیا ہے حضور اکرم نے حضرت بلال سے فرمایا جاؤ اور دیکھو کہ کیا وہ کلمہ پڑھنے کی طاقت رکھتا ہے؟ ہو سکتا ہے علقمہ کی ماں نے مجھ سے حیا کرتے ہوئے یہ کچھ کہہ دیا ہو اور دل سے نہ کہا ہو، حضرت بلال دروازے تک گئے تو حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ کو کلمہ پڑھتے سنا پھر اندر جا کر فرمایا لوگو! والدہ کی ناراضگی نے علقمہ کی زبان کو کلمہ پڑھنے سے روک رکھا تھا جیسے ہی وہ راضی ہوئیں تو ان کی زبان پہ بھی کلمہ جاری ہو گیا پھر علقمہ رضی اللہ عنہ اسی دن فوت ہو گئے، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور غسل و تکفین کا حکم فرمایا اور پھر نماز جنازہ پڑھائی بعدازاں اس کی قبر کے کنارے پر کھڑے ہو کر فرمایا

Marfat.com

اے گروہ مہاجرین وانصار جس نے اپنی بیوی کو اپنی والدہ پر فضیلت و برتری دی اس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے لعنت ہے اس کے فرائض ونوافل نامقبول ہونگے

والدین کی حق شناسی اور دس حقوق

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما اس آیت "اور تیرے[1] رب نے حکم دیا ہے کہ صرف اسی کی عبادت کرو اور والدین کے ساتھ بھلائی کرو" کے ضمن میں فرماتے ہیں رب کا حکم یہ ہے اسی کو واحد مانو اور بعض نے ان لا تعبدوا الا ایاہ کا مفہوم یہ بتایا ہے کہ گناہ کے معاملے میں کسی کا کہا نہ مانو لیکن اللہ تعالیٰ نے جو حکم دیا ہے اسکی اطاعت کرو اور والدین کے ساتھ بھلائی کرو یعنی ان کے ساتھ نیکی اور شفقت سے پیش آؤ خصوصاً "جب[2] وہ دونوں بوڑھے ہو جائیں یا ان میں سے ایک تو ان دونوں کو اُف بھی نہ کہو" یعنی ان سے کوئی سخت اور نازیبا بات نہ کہو اور بعض نے اس کے معنی یہ بیان کئے ہیں کہ جب والدین بوڑھے ہو جائیں اور ان کے بول وبراز اٹھانے کی حاجت پیش آجائے تو ناک نہ پکڑنا ان کے سامنے، اور نہ منہ پھیرنا کیونکہ ان دونوں نے تیرے بچپنے میں تیرا بول وبراز اٹھایا ہے اور تیرے ایسے حال کو انہوں نے بکثرت دیکھا ہے پھر فرمایا ہے "اور[2] نہ ان دونوں کو جھڑک اور ان سے نرم گفتگو کر اور شفقت و انکساری کے ساتھ جھکا رہ اور کہہ اے پالنے والے ان دونوں پر رحم فرما جیسا کہ انہوں نے مجھے بچپن میں پالا تھا"، یعنی جب وہ فوت ہو جائیں تو ان کے لئے

---

[1] وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا

[2] وَلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا

Marfat.com

مغفرت کی دعا کرو مطلب یہ کہ جس طرح حین حیات والدین کے اولاد پر حقوق ہیں اسی طرح مرنے کے بعد بھی ان کے حقوق ہیں کہ وہ ان کی مغفرت کی دعا کرے ہر نماز کے بعد، اور بعض نے قُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا کا معنی یہ کیا ہے کہ والدین کی حیات میں بھی اور بعد وفات بھی ان کے لئے رحمت و بخشش کی دعا کرے کَمَا رَبَّیٰنِیْ صَغِیْرًا جس طرح بچپن میں انہوں نے مجھے پالا یہاں تک کہ میں بڑا ہو گیا اے اللہ میری طرف سے ان کو مغفرت کی جزا عطاء فرما۔

بعض تابعین سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ جو شخص روزانہ اپنے ماں باپ کے لئے پانچ دفعہ دعا مانگتا ہے اس نے ان کا حق ادا کر دیا جیسا کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے "میرا[1] اور اپنے والدین کا شکر ادا کرو کہ میری طرف ہی تم نے لوٹ کر آنا ہے"، لہٰذا اللہ تعالیٰ کا شکر یہ ہے کہ روزانہ پانچ نمازیں پڑھے اور والدین کا شکر[2] یہ ہے کہ روزانہ پانچ مرتبہ ان کے لئے دعا کرے پھر ارشاد فرمایا کہ "تمہارا رب خوب جانتا ہے جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے"، یعنی ماں باپ کے حق میں تمہارے دلوں میں جو بھلائی اور نرمی ہے اس کو اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے، پھر فرمایا کہ "اگر تم صالح[3] رہے تو وہ توبہ کرنے والوں کے لئے غفور ہے"، یعنی اگر تم نے والدین کے ساتھ نیکی کی تو اس پر اجر الٰہی کے حقدار بن جاؤ گے اور اگر تم نے حقوق الوالدین کو ترک کر دیا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ کے حضور میں توبہ کرو بے شک وہ تائبین کو بخشنے والا ہے۔

کہتے ہیں کہ والدین کے اولاد پر دس حقوق ہیں (۱) اگر وہ کھانے کے لئے

ع۱ اَنِ اشْكُرْ لِيْ وَلِوَالِدَيْكَ اِلَيَّ الْمَصِيْرُ

ع۲ رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَا فِيْ نُفُوْسِكُمْ

ع۳ اِنْ تَكُوْنُوْا صَالِحِيْنَ فَاِنَّهٗ كَانَ لِلْاَوَّابِيْنَ غَفُوْرًا

Marfat.com

محتاج ہوں تو ان کو کھانا کھلائے (۲) اگر وہ کپڑوں کے لئے محتاج ہوں تو حسب حیثیت ان کو کپڑا دے کیونکہ فرمان الٰہی وصاحبھما فی الدنیا معروفا کی تفسیر میں حضور علیہ السلام سے مروی ہے کہ معروف مصاحبت یہ ہے کہ اگر والدین بھوکے ہوں تو کھانا کھلائے اگر وہ بے لباس ہوں تو ان کو لباس دے۔

(۳) اگر وہ خدمت کے محتاج ہوں تو ان کی خدمت کرے (۴) جب وہ آواز دیں تو جواب دے اور فوراً حاضر ہو جائے (۵) گناہ یا غیبت کے علاوہ اگر وہ کوئی حکم دیں تو ان کے ہر حکم کی اطاعت کرے (۶) ان سے نرم لہجے میں بات کرے سخت لہجے میں کلام نہ کرے (۷) والدین کو نام لے کر نہ بلائے (۸) والدین کے پیچھے چلے (۹) جو خود کے لئے پسند کرے وہی والدین کے لئے پسند کرے اور جس کو خود ناپسند کرے اسے والدین کے لئے بھی ناپسند کرے (۱۰) جو وہ اپنی مغفرت کے لئے دعا کرے تو اپنے والدین کی مغفرت کے لئے بھی وہی دعا کرے جیسا کہ اللہ تعالیٰ حضرت نوح علیہ السلام کے واقعہ میں فرماتا ہے

رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ "اے رب میری اور میرے والدین کی مغفرت فرما،،

اسی طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام نے عرض کیا تھا رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَاءِ رَبَّنَا اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ "اے ہمارے رب دعا قبول فرما، اے ہمارے رب مجھے اور میرے والدین اور تمام مومنوں کی روز حشر بخشش فرما،،

فوت شدہ والدین کو راضی کرنیکا عمل

بعض صحابۂ کرام علیہم الرضوان سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ والدین کے لئے مطلق دعا نہ کرنا بیٹے پر معاشی تنگی لاتا ہے پوچھا گیا، کیا بعد وفات

Marfat.com

والدین کو راضی کرنا ممکن ہے؟ جواب دیا گیا ہاں! انہیں تین باتوں سے راضی کیا جا سکتا ہے (۱) یہ کہ بیٹا فی نفسہ نیک ہو کیونکہ والدین کے لئے صالح اولاد سے بڑھ کر کوئی محبوب نہیں (۲) والدین کے رشتے داروں اور دوستوں سے صلہ رحمی کرے (۳) والدین کے لئے مغفرت کی دعا کرے اور ان کی طرف سے صدقہ دے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ جب ابن آدم فوت ہو جاتا ہے تو اس کے تمام اعمال منقطع ہو جاتے ہیں سوائے تین کے (۱) صدقہ جاریہ (۲) علم نافع (۳) لڑکا صالح جو والدین کی مغفرت کے لئے دعا کرے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اس شخص سے تعلقات منقطع نہ کرو جو تمہارے والد سے ملتا تھا اس طرح تیرا نور بجھ جائے گا اس لئے کہ تیری محبت درحقیقت تیرے باپ ہی کی محبت ہے، منقول ہے کہ قبیلہ بنی سلمہ کے ایک شخص نے حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میرے ماں باپ فوت ہو چکے ہیں کیا اب بھی ان کے لئے بھلائی میرے ذمہ ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں ان کے لئے استغفار کرنا اور ان کے وعدوں کو نبھانا اور ان کے دوستوں کی عزت و تکریم کرنا اور ان کے رشتے داروں سے صلہ رحمی کرنا جو انہی کے سبب باقی ہے واللہ سبحانہ و تعالیٰ اعلم۔

٭٭٭٭٭٭٭٭

Marfat.com

باب

بیٹے کے باپ پر حقوق

والد پر بیٹے کے تین حق

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ تین چیزوں میں باپ پر بیٹے کا حق ہے۔ (۱) بیٹے کے پیدا ہونے پر اس کا خوبصورت نام رکھے (۲) جب عقل مند ہو جائے تو اسے قرآن کی تعلیم دے۔ (۳) بلوغت کو پہنچے تو اس کی شادی کرے

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے پاس ایک شخص اپنے بیٹے کے ہمراہ آیا اور کہا کہ میرا یہ بیٹا میری نافرمانی کرتا ہے آپ نے لڑکے سے فرمایا کہ اپنے والد کے حقوق میں تو اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتا ہے کیا والد کے یہ اور یہ حقوق نہیں ہیں، پھر لڑکے نے کہا اے امیرالمؤمنین کیا لڑکے کے بھی والد پر کوئی حقوق ہیں؟ آپ نے فرمایا ہاں والد پر بھی بیٹے کا حق ہے کہ والد کسی ایسی عورت سے شادی کرنے سے اجتناب کرے جو بیٹے کے لیے باعث شرمندگی بنے اور اس کا اچھا نام رکھے اور اسے قرآن کی تعلیم دے، تو لڑکے نے کہا کہ قسم بخدا اس نے میری ماں کے معاملے میں اجتناب نہیں کیا وہ ایک لونڈی ہے جس کو انہوں نے چار سو درہم میں خریدا تھا اور نہ میرا نام اچھا میرا نام انہوں نے جُعل رکھا یعنی گندا کیڑا اور نہ ہی مجھے قرآن کی ایک آیت کی تعلیم دی۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ باپ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا تو کہتا ہے کہ میرا بیٹا

Marfat.com

نافرمان ہے حالانکہ تو نے تو اس کی نافرمانی سے بھی پہلے اسکے حقوق سلب کر لئے ہیں بس اٹھ جاؤ مجھ سے۔

حضرت فقیہہ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ میرے والد علمائے سمرقند میں سے ابو حفص یسکندری کی حکایت سناتے تھے کہ ان کے پاس ایک شخص نے آکر کہا کہ میرے بیٹے نے مجھے مارا ہے اور مجھے دکھ پہنچایا ہے آپ نے فرمایا سبحان اللہ۔ بیٹا اپنے باپ کو مارتا ہے؟ باپ نے کہا ہاں مجھے مارا بھی ہے اور تکلیف بھی پہنچائی ہے، آپ نے فرمایا کیا تو نے اس کو ادب اور علم سکھایا ہے، باپ نے کہا نہیں، پھر فرمایا کیا اسے قرآن پڑھایا ہے؟ کہا نہیں، آپ نے فرمایا وہ کیا کام کرتا ہے؟ جواب دیا زراعت کا۔ آپ نے فرمایا بیٹے نے تجھے کسی بات پر مارا ہے؟ جواب دیا نہیں، آپ نے فرمایا ممکن ہے وہ علی الصبح گدھے پر سوار کھیتوں کی طرف جا رہا ہو بیل اس کے آگے اور کتا اس کے پیچھے ہو، قرآن کی خوبی سے ناآشنا وہ گیت گا رہا ہوگا اور ایسے وقت میں تو نے اس سے کوئی تعرض کیا ہوگا تو اس نے تجھے بیل سمجھ کر مار دیا، اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کر کہ کہیں اس نے تیرا سر نہیں توڑ دیا،

ثابت بنانی علیہ الرحمۃ حکایت کرتے ہیں کہ کسی جگہ ایک شخص اپنے باپ کو مار رہا تھا تو کسی نے اس سے کہا یہ کیا کر رہا ہے؟ اتنے میں اس کے والد نے کہا کہ اس سے تعارض نہ کرو اس لئے کہ میں بھی اسی جگہ اپنے والد کو مارتا تھا اور اب میرا بیٹا مجھے اُسی جگہ پر مار رہا ہے یہ میرے اپنے عمل کا بدلہ ہے میرے اپنے بیٹے پر کوئی ملامت نہیں۔ داناؤں کا قول ہے کہ والدین کا نافرمان اپنی اولاد سے خوشی نہیں دیکھے گا اور جو کسی بھی امر میں مشورہ نہیں کرتا وہ اپنی منزل تک نہیں پہنچ سکتا اور جو اپنے گھر والوں کا حق خدمت ادا نہیں کرتا اس کی لذت عیش ضائع ہو جاتی ہے۔

Marfat.com

بامروّت آدمی اور سعادت کی علامت

امام شعبی علیہ الرحمۃ سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس باپ پر رحمت فرماتا ہے جو اپنے بیٹے کے ساتھ نیکی کے کاموں میں تعاون کرتا ہے یعنی وہ اپنے بیٹے کو ایسے احکام نہیں دیتا جس سے اس کی طرف سے نافرمانی کا خوف ہو ایک صالح کی حکایت ہے کہ وہ اپنے بیٹے کو کوئی کام نہیں کہتا تھا بلکہ بوقت ضرورت کسی اور سے وہ کام کہہ دیتے جب ان سے اس کی وجہ پوچھی گئی تو جواب دیا کہ مجھے خوف ہے کہ اگر میں نے اپنے بیٹے کو کوئی کام کہا اور اس نے نہ کیا تو اس پر جہنم واجب ہو جائے گی اور میں اپنے بیٹے کو جہنم کی آگ میں نہیں جلانا چاہتا ایسا ہی ایک واقعہ حضرت خلف بن ایوب رضی اللہ عنہما سے بھی بیان کیا گیا ہے حضرت فضیل بن عیاض فرماتے ہیں وہی شخص بامروّت ہے جو والدین کے ساتھ بھلائی کرتا ہے، صلہ رحمی کرتا ہے، بھائیوں کی تعظیم کرتا ہے، اپنے اہل خانہ، والدین اور نوکروں کے ساتھ حسنِ اخلاق سے پیش آتا ہے، دین کی حفاظت کرتا ہے، اپنے مال کو پاک رکھتا ہے اور وافر مال کو خرچ کرتا ہے، زبان کی حفاظت کرتا ہے، اپنے گھر میں رہتا ہے یعنی اپنے کام میں مگن رہتا ہے اور بیہودہ لوگوں کے ساتھ نہیں بیٹھتا حضور علیہ السلام فرماتے ہیں کہ چار چیزیں انسان کے لئے سعادت ہیں (۱) اس کی بیوی صالحہ ہو (۲) اس کی اولاد نیک و فرمانبردار ہو (۳) اس کے ملنے جلنے والے صالح لوگ ہوں (۴) رزق اس کا اپنے ہی شہر میں ہو۔

سات چیزوں کا دائمی ثواب

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں سات چیزوں کا ثواب

Marfat.com

بعد موت بھی جاری رہتا ہے (۱) جس نے مسجد بنائی تو اس کے لئے دائمی اجر ہے یہاں تک کہ اس میں ایک آدمی نماز پڑھنے والا ہو (۲) جس نے نہر بنوائی جب تک پانی اس میں بہتا رہے گا اور لوگ سیراب ہوتے رہیں گے تو اسے ثواب ملتا رہے گا (۳) جس نے خوشخطی سے قرآن لکھا جب تک کوئی ایک بھی اس کو پڑھتا رہے گا اسے ثواب ملتا رہے گا (۴) جس نے چشمہ بنوایا، کنواں کھدوایا، جب تک لوگ اس سے پانی پیتے رہیں گے اسے ثواب ملتا رہے گا (۵) جس نے کوئی درخت لگایا جب تک لوگ یا پرندے اس کا پھل کھاتے رہیں گے اس کو ثواب ملتا رہے گا (۶) جس نے علم سیکھنے اور سکھانے کا سلسلہ شروع کیا تو اسے اجر ملتا رہے گا (۷) جس نے ایسا لڑکا چھوڑا جو اس کے مرنے کے بعد اس کے لئے مغفرت کی دعا کرے یعنی جب کہ بیٹا صالح ہو اور والد نے اسے قرآن و دیگر علوم پڑھائے ہوں تو والد کو بھی وہی اجر ملے گا جو اس کے بیٹے کو ملے گا اور اگر والد نے اپنے بیٹے کو گناہ کے راستے دکھائے تو والد کو بھی اتنا ہی گناہ ہو گا جتنا کہ اس کے بیٹے کو ہو گا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا جب بندہ فوت ہو جاتا ہے تو اس کے عمل بھی منقطع ہو جاتے ہیں سوائے تین کے (۱) صدقہ جاریہ (۲) ایسا علم جس سے لوگوں کو نفع پہنچے (۳) ایسا نیک لڑکا جو اس کے لئے خیر کی دعا کرے۔

Marfat.com

باب ۲

صلہ رحمی

فقیہہ ابواللیث سمرقندی علیہ الرحمۃ حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک اعرابی نے حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ کی اونٹنی کی مُہار یا نکیل پکڑتے ہوئے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے ایسی بات ارشاد فرمائیں تو مجھے جنت کے نزدیک اور جہنم سے دور کر دے ۔ ... آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کر اور شرک نہ کر، نماز پڑھ اور زکوٰۃ دے اور صلہ رحمی کر۔

حضرت عبداللہ ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم عرفہ کی شب حضور اکرم کی خدمت میں حاضر تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آج قطع رحمی کرنے والا ہمارے درمیان نہ بیٹھے وہ ہم سے اٹھ جائے، تو مجلس کے ایک کونے میں بیٹھا ایک شخص اٹھ کر چل دیا اور تھوڑی دیر کے بعد پھر حاضر ہو گیا، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا۔ کیا بات ہے کہ بجز تیرے کوئی اور اس محفل سے نہیں اٹھا، اس نے عرض کیا یا نبی اللہ! میں آپ کا ارشاد سنتے ہی اپنی خالہ کے پاس گیا جس نے مجھ سے قطع تعلق کیا ہوا تھا، کہنے لگی خلاف عادت کیسے آنا ہوا؟ تو میں نے آپ کا فرمان سنایا، تو میرے لئے اس نے استغفار کیا اور میں نے اس کے لئے استغفار کی، آپ نے فرمایا بیٹھ جا تو نے بہت اچھا کیا خبردار قطع رحم کرنے والی قوم پر اللہ تعالیٰ کی رحمت کا نزول نہیں ہوتا، فقیہہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث اس بات کی دلیل ہے کہ قطع رحمی کرنا بہت بڑا گناہ ہے اور اس کو بھی اور اس کے ساتھ بیٹھنے والوں کو بھی

Marfat.com

رحمت الٰہی سے محروم کر دیتا ہے، مسلمان پر واجب ہے کہ قطع رحمی سے توبہ کرے اور اللہ تعالیٰ سے استغفار کرے اور صلہ رحمی کرے کیونکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس پہلی حدیث میں واضح ہے کہ صلہ رحمی بندے کو اللہ تعالیٰ کی رحمت کے قریب اور جہنم سے دور کر دیتی ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ صلہ رحمی باقی تمام نیکیوں سے جلدی ثواب لانے کا باعث ہے اور کوئی گناہ ایسا نہیں کہ جس پر دنیا میں ہی اللہ کی طرف سے فوراً عذاب آجائے بجز اللہ تعالیٰ سے بغاوت اور قطع رحمی کے نیز آخرت کا بوجھ تو ہے ہی حضرت عمرو بن شعیب اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میرے کچھ رشتے دار ہیں میں ان سے صلہ رحمی کرتا ہوں اور وہ مجھ سے قطع تعلق کرتے ہیں میں انہیں معاف کر دیتا ہوں وہ مجھ پر ظلم کرتے ہیں، میں اچھائی کرتا ہوں وہ مجھ سے برائی سے پیش آتے ہیں، تو کیا میں ان کے ساتھ ویسا کروں؟ آپ نے فرمایا نہیں۔ ورنہ تو بھی ان سب کے گناہ میں شریک ہو جائے گا، تو ان کے ساتھ تعلق استوار رکھ کے فضیلت کو اختیار کر۔ جب تک تو ایسا کرتا رہے گا اللہ تعالیٰ کی طرف سے تیرا مددگار مقرر رہے گا اور کہا گیا ہے کہ تین چیزیں جنتیوں کے اخلاص میں سے ہیں جو صرف محسنین اور بااخلاق لوگوں میں پائی جاتی ہیں (۱) برائی کرنے والے کے ساتھ بھلائی کرنا (۲) ظالم کے ظلم سے عفو و درگزر کرنا (۳) غریب پر خرچ کرنا۔

صلہ رحمی کرنے والے کی عمر بڑھ جاتی ہے

حضرت ضحاک بن مزاحم اس آیت یمحوا اللہ ما یشاء و یثبت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ صلہ رحمی کرنے والے شخص کی زندگی کے جب تین دن باقی رہ جاتے ہیں

Marfat.com

تو اللہ تعالیٰ اس کی عمر میں تیس سال کا اضافہ فرما دیتے ہیں نیز قطع رحمی کرنے والے شخص کی زندگی کے ابھی تیس سال باقی ہوتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ اس کو گھٹا کر صرف تین دن تک فرما دیتے ہیں حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تقدیر کو صرف دعا ہی رد کرتی ہے اور عمر کو نیکی ہی بڑھاتی ہے آدمی گناہوں کا مرتکب ہو کر رزق سے محروم ہو جاتا ہے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جو شخص اپنے رب سے ڈرتا اور صلہ رحمی کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی عمر میں اضافہ فرما دیتا ہے، اس کا مال بڑھ جاتا ہے اور اس کے گھر والے اس سے محبت کرتے ہیں حضرت فقیہہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ زیادتی عمر کے معاملے میں اختلاف ہے بعض حضرات فرماتے ہیں کہ اس حدیث کے ظاہری معنیٰ مراد ہیں یعنی صلہ رحمی کرنے والے کی عمر بڑھ جاتی ہے بعض فرماتے ہیں کہ عمر نہیں بڑھ سکتی جیسا کہ فرمان ایزدی ہے[1] "کہ جب ان کے اجل "موت" کا وقت آجائے گا تو ایک گھڑی نہ بڑھ سکتی ہے اور نہ کم ہو سکتی ہے"، لیکن زیادتی عمر کا معنی یہ ہے کہ بعد از موت بھی اس کا ثواب لکھا جاتا ہے اور جب اس کی موت کے بعد اس کا ثواب لکھا جاتا ہے یہ گویا اس کی عمر میں اضافہ ہو گا۔

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور علیہ السلام فرماتے ہیں اللہ سے ڈرو اور صلہ رحمی کرو کیونکہ اس سے تمہیں دنیاوی حیات اور اخروی بھلائی نصیب ہو گی اور یہ تو کہا گیا ہے کہ جب تو اپنے رشتہ داروں کے ہاں پاؤں سے چل کر نہ جائے اور اپنے مال میں سے ان کو کچھ نہ دیا تو گویا تو نے قطع رحمی کی بعض صحیفوں میں فرمان الٰہی ہے کہ اے ابن آدم اپنے مال سے صلہ رحمی کر، اگر بخل یا مال کی کمی حارج ہے تو پھر پاؤں سے چل کر ان کے پاس جا حضور علیہ السلام فرماتے ہیں کہ صلہ رحمی کرو چاہے سلام سے ہی کرو۔

---

[1] فَإِذَا جَآءَ أَجَلُهُمْ لَا يَسْتَأْخِرُونَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُونَ

Marfat.com

حضرت میمون بن مہران رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ کافر اور مسلمان ان میں برابر ہیں (۱) وعدہ پورا کرو عہد خواہ کافر سے ہو یا مسلمان سے کیونکہ عہد اللہ تعالیٰ کے لئے ہوتا ہے (۲) رشتے داروں کے ساتھ صلہ رحمی کرو خواہ وہ کافر ہوں یا مسلمان (۳) اور جو تمہارے پاس امانت رکھے اسے ادا کرو خواہ وہ مسلمان ہو یا کافر۔ حضرت کعب احبار فرماتے ہیں اُس رب کی قسم جس نے موسیٰ علیہ السلام اور بنی اسرائیل کے لئے دریا کو پھاڑ دیا تھا یہ بات توراۃ میں مرقوم ہے کہ اپنے رب سے ڈرو، والدین کے ساتھ بھلائی کرو، رشتے داروں سے صلہ رحمی یعنی میل ومحبت رکھو تو تیری عمر بڑھ جائے گی تیری مشکل آسان کر دی جائے گی تیری تنگ دستی دور کر دی جائے گی بے شک اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں کئی مقامات پر صلہ رحمی کا حکم دیا ہے ارشاد ہے واتقوا اللہ الذی تساءلون بہ والارحام یعنی اس اللہ سے ڈرو جس سے اپنی حاجت کے لئے سوال کرتے ہو اور قرابت داروں کے ساتھ قطع تعلقی سے بچو یعنی صلہ رحمی کرو۔

ایک اور روایت میں فرمایا اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحسان بے شک اللہ تعالیٰ عدل یعنی توحید وشہادت ان لا الہ الا اللہ اور احسان یعنی عوام کے ساتھ بھلائی اور درگزر کا حکم دیتا ہے اور وَاِیتَاءِ ذِی الْقُرْبٰی اور اہل قرابت کو دینے کا یعنی صلہ رحمی کا حکم دیتا ہے۔ یہاں تک تو تین باتوں کا حکم دیا گیا تھا اور آگے تین باتوں سے روکا جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ اور وہ روکتا ہے فحاشی، بے حیائی اور ظلم سے۔ فحشاء سے مراد معاصی ہیں منکر وہ ہے جس کا شریعت اور سنت یعنی حدیث میں کوئی ثبوت نہ ہو اور البغی لوگوں پر ظلم کو کہتے ہیں یَعِظُکُمْ یعنی اللہ تعالیٰ تمہیں نصیحت فرماتا ہے مطلب یہ کہ تین باتوں کا حکم دیتا ہے اور تین باتوں سے روکتا ہے لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ تاکہ تم نصیحت پکڑو۔

Marfat.com

عثمان ابن مظعون کا واقعہ

حضرت عثمان ابن مظعون رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے میری دوستی تھی اور میں صرف آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے حیا و لحاظ کرتے ہوئے مسلمان ہوا تھا مگر قلبی طور پر مجھے اسلام پر استقرار نہ تھا ایک روز میں آپ کے پاس بیٹھا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے گفتگو فرما رہے تھے کہ اچانک مجھ سے منہ پھیر لیا گویا کہ دوسری طرف بیٹھے ہوئے کسی دوسرے سے کلام فرما رہے ہیں پھر یک دم میری طرف التفات فرماتے ہوئے فرمایا کہ جبریل علیہ السلام آئے تھے اور یہ آیت پڑھی "بے شک[1] اللہ تعالیٰ عدل واحسان اور رشتے داروں کو دینے کا حکم فرماتا ہے" مجھے اس سے بہت ہی مسرت ہوئی اور میرے دل میں اسلام کے لئے پختگی آ گئی پس میں آپ کے ہاں سے اٹھا اور آپ کے چچا ابو طالب کے پاس آ کر ان سے کہا کہ میں ابھی آپ کے بھتیجے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تھا کہ آپ پر یہ آیت نازل ہوئی، ابو طالب نے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تابعداری کرو فلاح اور ہدایت پا جاؤ گے قسم اللہ کی میرا بھتیجا اچھے اخلاق کا حکم دیتا ہے وہ سچے ہوں یا جھوٹے مگر تمہیں تو بھلائی کی ہی دعوت دیتے ہیں جب ان کی یہ بات حضور علیہ السلام کو پہنچی تو آپ کو ان کے مسلمان ہونے کی امید ہوئی پھر آپ اس کے پاس تشریف لے گئے اور اسلام قبول کرنے کی دعوت دی لیکن انہوں نے اسلام قبول کرنے سے انکار کر دیا تب یہ آیت نازل ہوئی اِنَّکَ لَا تَھْدِیْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ یَھْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ "بے شک آپ جس کو چاہیں منزل مقصود تک نہیں پہنچا سکتے لیکن اللہ تعالیٰ ہدایت دیتا ہے جسے چاہتا ہے" اس آیت میں بھی اللہ تعالیٰ نے صلہ رحمی کا ذکر فرمایا ہے۔

---

[1] اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی

Marfat.com

ایک اور آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فَهَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ وَتُقَطِّعُوْا اَرْحَامَكُمْ تو کیا تم کنارہ کش رہو گے اگر واپس جاؤ تم بے شک تم زمین میں فساد کرو گے اور قطع رحمی کرو گے،، کہا گیا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے قرابت داروں کو پیدا فرمایا تو فرمایا کہ میں رحمان ہوں اور تم رحم جو قطع رحمی کرے گا میں اس سے قطع رحمی فرمالوں گا اور جو صلہ رحمی کرے گا میں اُسی کو ملوں گا منقول ہے کہ رحم عرش کے ساتھ معلق ہے اور دن رات پکارتا ہے اے جو مجھ سے ملتا ہے تو بھی اس سے مل جو مجھ سے قطع تعلق کرتا ہے تو بھی اس سے تعلق توڑے حضرت امام طریقت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب لوگ علم کو ظاہر کرینگے اور عمل کو ضائع کریں گے، زبان سے محبت کریں گے اور دل میں بغض رکھیں گے اور قطع رحمی کریں گے تو اللہ تعالیٰ ان پر لعنت کریں گے ان کی آنکھوں کو اندھا فرما دیں گے۔

ایک خراسانی کا واقعہ

یحییٰ بن سلیم کہتے ہیں کہ مکہ شریف میں ہمارے ساتھ ایک خراسانی شخص تھا جو کہ بڑا صالح تھا اور لوگ اس کے پاس اپنی اپنی امانتیں رکھتے تھے ایک شخص آیا اور اس کے پاس دس ہزار دینار بطور امانت رکھے اور اپنے کسی کام سے چلا گیا جب وہ شخص مکہ میں واپس آیا تو خراسانی فوت ہو چکا تھا، اس شخص نے خراسانی کے اہل خانہ اور بچوں سے اپنے مال کے متعلق پوچھا تو ان کو کوئی علم نہ تھا، اس شخص نے وہاں پر بکثرت موجود فقہائے مکہ سے کہا کہ میں نے فلاں شخص کے پاس دس ہزار دینار بطور امانت رکھے تھے وہ شخص تو مر گیا ہے میں نے اس کے بیٹے و دیگر اہل خانہ سے پوچھا تو انہوں نے لاعلمی کا اظہار کیا، اب آپ حضرات میرے مسئلے میں کیا حکم فرماتے ہیں؟ فقہاءِ مکہ نے کہا کہ ہم امید رکھتے ہیں کہ خراسانی جنتی ہے

Marfat.com

ایسا کرو جب آدھی یا تہائی رات گزر جائے تو زمزم کے کنویں پہ جا کر جھانکنا اور آواز دینا کہ اے فلاں بن فلاں میں امانت والا ہوں۔ اس نے تین رات تک ایسا کیا لیکن اسے ایک جواب بھی نہیں ملا تو وہ ان کے پاس آیا اور ان کو پورا واقعہ بتایا فقہاء نے انا للہ وانا الیہ راجعون کہا اور فرمایا کہ ہمیں ڈر ہے کہ وہ خراسانی جہنم میں ہے لہٰذا تم یمن جاؤ اور وادیٔ برہوت کے کنویں میں جھانکو جب آدھی یا تہائی شب بیت جائے تو پھر آواز دینا اے فلاں بن فلاں میں امانت والا حاضر ہوں چنانچہ اس نے یونہی کیا اور اس کی پہلی آواز پر ہی جواب آگیا، اس شخص نے کہا تجھ پر افسوس تو یہاں کیسے پہنچا تو تو بہت اچھا انسان تھا خراسانی نے کہا کہ میرے گھر کے کچھ لوگ خراسان میں سکونت پذیر تھے اور میں ان سے قطع تعلق رہا یہاں تک کہ مر گیا، اسی جرم پر اللہ نے مجھے پکڑا اور یہاں پہنچایا گیا ہوں بہر حال تیرا مال ویسے کا ویسا محفوظ ہے اور میں نے اپنے بیٹے کو بھی تیرے مال کا امین نہیں بنایا تھا اور گھر میں اسی طرح دفن کر دیا تھا پس میرے بیٹے سے کہو کہ وہ تجھے میرے گھر میں داخلے کی اجازت دیدے اور تو خود اندر داخل ہو کر کھدائی کر تو تو اپنا مال حاصل کرے گا وہ شخص آیا اور اپنے مال کو بعینہ پایا۔

فقیہ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں جب آدمی اپنے رشتہ داروں کے نزدیک ہو تو اس پر واجب ہے کہ وہ ہدیہ وغیرہ کے ساتھ صلہ رحمی کرے اور ان کو دیکھنے جایا کرے اگر وہ مال سے صلہ رحمی کی قوت نہ رکھتا ہو تو ان سے ملا ضرور کرے اور اگر وہ محتاج ہوں تو ان کے معاملات میں تعاون کرے اگر وہ دور ہوں تو خط و کتابت کرے اور اگر چل کر جا سکتا ہے تو یہ زیادہ افضل ہے یاد رکھو صلہ رحمی میں دس باتیں ایسی ہیں جو قابل تعریف ہیں (۱) صلہ رحمی سے اللہ تعالیٰ راضی ہوتا ہے کیونکہ اس نے ہی یہ حکم دیا ہے (۲) اس سے رشتے داروں کو مسرت حاصل ہو گی جیسا کہ حدیث میں ہے کہ افضل عمل مومن کو خوش کرنا ہے۔

Marfat.com

(۳) صلہ رحمی سے فرشتوں کو مسرت ہوتی ہے (۴) مسلمان صلہ رحمی کرنے والے کی تعریف کرتے ہیں (۵) صلہ رحمی کے عمل سے شیطان کو دکھ اور غم ہوتا ہے (۶) صلہ رحمی سے عمر بڑھتی ہے (۷) صلہ رحمی سے روزی میں برکت ہوتی ہے (۸) فوت ہو جانے والے آباؤ اجداد صلہ رحمی سے مسرور ہوتے ہیں (۹) صلہ رحمی سے محبت میں اضافہ ہوتا ہے اس لئے کہ وہ ان کی خوشی و غمی میں ان کے ساتھ ہوتا ہے (۱۰) اس کے مرنے کے بعد اجر و ثواب بڑھ جاتا ہے کیونکہ رشتے دار اس کے احسان کو یاد کر کے اس کے لئے دعا کرتے ہیں۔

صلہ رحمی کرنے والے کا اعزاز

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن تین اشخاص اللہ کے عرش کے زیر سایہ ہوں گے (۱) صلہ رحمی کرنے والا، اس کی عمر بڑھ جاتی ہے اور اس کی قبر اور اس کے رزق میں بھی وسعت کی جاتی ہے (۲) ایسی عورت کہ جس کا شوہر اولاد کو یتیم چھوڑ کر فوت ہوا اور اس نے ان کو سنبھالا یہاں تک کہ وہ جوان ہو گئے یا فوت ہو گئے (۳) ایسا شخص جو یتیموں اور مسکینوں کو بلا کر کھانا کھلائے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ بندے کے دو اقدامات کو پسند فرماتا ہے اسکا ایک وہ قدم جو فرض نماز کی ادئیگی کے لئے اٹھتا ہے دوسرا وہ جو قرابت دار کی طرف اٹھتا ہے اور کہا گیا ہے کہ پانچ باتیں ایسی ہیں جن پر اگر وہ ثابت قدم رہے تو ان کی نیکیوں میں پہاڑوں جتنا اضافہ کر دیا جائے گا اور اس کے رزق میں وسعت کر دی جائے گی (۱) جو ہمیشہ صدقہ کرتا رہتا ہے چاہے تھوڑا یا زیادہ (۲) صلہ رحمی کرے تھوڑی سی چیز سے یا زیادہ سے (۳) ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد پر کمربستہ رہنے والا۔ (۴) ہمیشہ وضو سے رہنے والا اور پانی زیادہ خرچ نہ کرنے والا (۵) ہمیشہ اپنے والدین کی اطاعت کرنے والا۔ واللہ سبحانہ و تعالیٰ اعلم و رسولہ۔

Marfat.com

باب ۲

ہمسایوں کے حقوق

فقیہہ علیہ الرحمۃ اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سات افراد ایسے ہیں کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ نہ ان کی طرف دیکھیں گے اور نہ انہیں گناہوں سے پاک فرمائیں گے اور ان کو فرمائیں گے کہ تم بھی جہنم میں جانے والوں کے ساتھ داخل ہو جاؤ۔ (۱) ان میں سے ایک لواطت بازی کرنے والا اور کروانے والا (۲) استمنی بالید یعنی ہاتھ سے شہوت پوری کرنے والا (۳) جانوروں سے بدفعلی کرنے والا (۴) عورت سے غیر فطری فعل کرنے والا (۵) ماں اور بیٹی کو ایک ہی نکاح میں جمع کرنے والا (۶) پڑوسی کی بیوی سے زنا کرنے والا (۷) ہمسائے کو تکلیف پہنچانے والا۔ اگر یہ لوگ توبہ کی شرطوں کے ساتھ توبہ نہ کریں تو لوگ ان پر لعنت کرنے میں حق بجانب ہوں گے۔ فقیہہ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کوئی شخص اس وقت تک مسلمان ہی نہیں ہو سکتا جب تک کہ لوگ اس کے دل، زبان اور ہاتھ سے محفوظ نہ ہوں اور کوئی اس وقت تک مؤمن نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس کے پڑوسی اس کے ظلم سے مامون نہ ہوں، راوی نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ "بوائقہ" کیا ہے فرمایا اس کا دھوکہ اور ظلم۔

حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا

Marfat.com

کہ پڑوسی کی عزت و حرمت ماں کی حرمت کی مانند ہے حضرت مجاہد فرماتے ہیں حضرت عبداللہ ابن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے اپنے غلام سے فرمایا کہ بکری ذبح کرو اور ہمارے پڑوسی یہودی کو بھی کھانا دینا پھر دیر تک باتیں کر کے فرمایا اے غلام جب تو بکری ذبح کرے تو ہمارے یہودی پڑوسی کو بھی دینا، غلام نے عرض کیا آپ نے یہودی پڑوسی کے معاملے میں ہمیں پریشان فرما دیا ہے، عبداللہ ابن عمرو رضی اللہ نے فرمایا افسوس ہے تجھ پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تو ہمیشہ پڑوسیوں کے متعلق ہمیں تاکید فرماتے تھے یہاں تک کہ ہم نے گمان کیا کہ اسے وارث نہ بنا دیں ابو شریح کعبی سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ اور روز حشر پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہئے کہ وہ اپنے پڑوسیوں کی تعظیم کرے اور جو آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے مہمان کی عزت کرے اور ایک دن ایک رات اسے پر تکلف کھانا کھلائے اور مہمانی تین روز تک کے لئے ہے اس کے بعد صدقہ ہے حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حضور علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ پڑوسی کا پڑوسی پر کیا حق ہے؟ فرمایا اگر وہ[1] قرضہ مانگے تو اس کو قرضہ دو، دعوت[2] کرے تو قبول کرو، بیمار[3] ہو تو عیادت کرو، امداد[4] مانگے تو امداد کرو، اسے[5] کوئی مصیبت پہنچے تو تعزیت کرو، اور[6] اگر اس کو بھلائی میسر ہو تو خوشی کا اظہار کرو، اگر[7] کوئی مر جائے تو کفن دفن میں موجود رہو، وہ[8] سفر پر جائے تو اس کے گھر اور اہل و عیال کی حفاظت کرو، اپنی[9] کم ظرفی سے اس کو تکلیف نہ دو، ورنہ ہدیہ دے کر اس کو ذائل کر دو ایک دوسری حدیث میں یہ الفاظ زیادہ آئے ہیں اس[10] کی رضا و خواہش کے بغیر اپنی دیواریں اونچی نہ کرو۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ مجھے پڑوسی کے حقوق کے متعلق ہمیشہ جبریل علیہ السلام وصیت کرتے تھے یہاں تک کہ میں نے گمان کر لیا کہ عنقریب وہ وارث ہو جائے گا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے

Marfat.com

ہیں کہ مجھے حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ پرہیز گاری کرو تمام لوگوں سے زیادہ عبادت گزار بن جائے گا قناعت کرو تمام لوگوں سے زیادہ شکر گزار بن جائے گا، جو اپنے لئے پسند کرتا ہے وہی دوسروں کے لئے پسند کرو مؤمن بن جائے گا، اپنے ہمسائے کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو مسلمان بن جائے گا، ہنسا کم کرو، زیادہ ہنسی دل کو مردہ کر دیتی ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (۱) اور اللہ کی عبادت کرو اور کسی کو اس کے ساتھ شریک کرو اور والدین، رشتے داروں، یتیموں، مسکینوں، قریبی پڑوسی، اجنبی پڑوسی، ساتھ بیٹھنے والوں اور مسافروں کے ساتھ بھلائی کرو ،،

پڑوسی کی اقسام اور تین وصیتیں

حضور علیہ السلام فرماتے ہیں پڑوسی تین طرح کے ہوتے ہیں ان میں سے کچھ کے تین کچھ کے دو اور کچھ کا ایک حق ہوتا ہے (۱) وہ پڑوسی جن کے تین حق ہیں وہ تیرے رشتہ دار اور مسلمان پڑوسی ہیں (۲) وہ کہ جن کے دو حق ہیں وہ تیرا مسلمان پڑوسی ہے (۳) وہ کہ جسکا صرف ایک حق وہ ذمی پڑوسی ہے یعنی جب پڑوسی قرابدار اور مسلمان ہو تو اسکا قرابت کا، اسلام کا اور پڑوسی ہونیکا الگ الگ حق ہے اور وہ پڑوسی جسکے دو حق ہیں یعنی مسلمان پڑوسی تو اسکا ایک حق پڑوسی ہونیکا اور دوسرا مسلمان ہونیکا ہے اور وہ پڑوسی جس کا ایک حق ہے یعنی ذمی پڑوسی تو اس کا صرف پڑوسی ہونے کا ایک حق ہے پڑوسی کے حق کی معرفت لازمی ہے چاہے وہ ذمی ہی کیوں نہ ہو، حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے دوست محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تین باتیں وصیت فرمائیں (۱) فرمایا سنو، اطاعت کرو چاہے کوئی بونا ہی کیوں

۱ـ وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهٖ شَيْئًا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ

Marfat.com

نہ امیر ہو (۲) شوربے میں پانی ڈالا کرو اور اسے پڑوسیوں کو بھی دیا کرو اور نماز وقت پر پڑھا کرو۔ (۳) جو شخص مرجائے اور اس کے تین پڑوسی اس سے راضی ہوں تو اللہ تعالےٰ اس کی مغفرت فرما دیتے ہیں۔

حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر ایک شخص نے اپنے پڑوسی کی شکایت کی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کی اذیت پر صبر کر اور اسے ایذا نہ پہنچا آخر موت سے جدائی ہو جائے گی حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اچھا پڑوس یہ نہیں کہ اذیت نہ پہنچائے بلکہ اذیت پر صبر کرنا ہے حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ صلہ رحمی کرنے والا وہ شخص نہیں ہے جو ملانے والوں سے ملائے اور تعلق توڑنے والوں سے قطع تعلق کرے ایسا کرنے والا تو معاملہ برابر کرتا ہے، صلہ رحمی کرنے والا وہ ہے جو قطع تعلق کرنے والوں سے مل کر رہے اور اپنے اوپر ظلم کرنے والوں پر مہربانی کرے، حوصلے والا وہ شخص نہیں جو اپنی قوم کی وہ باتیں برداشت کرے جن کو قوم ان کی طرف سے برداشت کرتی ہے یعنی جب وہ جاہلانہ باتیں کریں تو یہ بھی جہالت کا ثبوت دے ایسا برابری کا معاملہ تو منصف کرتے ہیں، حوصلہ مند وہ ہے جو قابل برداشت باتوں کو برداشت کرتا ہی ہے مگر وہ جاہلانہ باتوں کو بھی برداشت کرے۔

پڑوسی کے لئے تین چیزوں کی امان

فقیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں مسلمان کو چاہیے کہ وہ پڑوسی کی اذیت پر صبر کرے اور اپنے پڑوسی کو دکھ نہ دے اور ایسی حالت ہو کہ پڑوسی اس سے محفوظ ہو نیز تین باتوں سے وہ اپنے پڑوسی کو محفوظ رکھے، ہاتھ سے اور زبان سے اور ستر (برہنگی) سے، زبان سے محفوظ رکھنا یہ ہے کہ کوئی ایسی بات نہ کرے کہ اگر پڑوسی

Marfat.com

کو آتا دیکھے تو خاموش ہو جائے، یا وہی بات پڑوسی کو معلوم ہو جائے تو شرمندہ ہونا پڑے اور ہاتھ سے محفوظ رکھنا یہ ہے کہ پڑوسی اگر بازار میں ہو اور یاد آئے کہ وہ تھیلی گھر میں بھول آیا ہے تو اسے کوئی خوف یا ڈر نہ ہو اور وہ کہے کہ میرا اور اس کا گھر ایک ہے اور ستر سے محفوظ رکھنا یہ ہے کہ اگر پڑوسی سفر پہ ہو اور اسے علم ہو جائے کہ پڑوسی میرے گھر میں گیا ہے تو اس کے دل میں سکون ہو کہ وہ میرے ستر پہ حملہ نہیں کرے گا، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تین باتیں زمانۂ جاہلیت میں بطور اخلاق پسند کی جاتی تھیں اور مسلمانوں کے لئے تو وہ مزید اولیٰ ہیں (۱) اگر مہمان آجاتا تو وہ بے تکلف مہمان نوازی کرتے (۲) اگر بیوی بوڑھی ہو جاتی تو اس کو طلاق نہ دیتے بلکہ اس کو اپنے پاس رکھتے کہ وہ ہلاک نہ ہو (۳) اگر ان کا پڑوسی مقروض ہوتا، یا کسی سخت مصیبت میں گرفتار ہوتا تو وہ اس کا قرض ادا کرتے اور اسے مصیبت سے نکالتے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ قیامت کے روز ایک پڑوسی اپنے دوسرے پڑوسی کا دامن پکڑ کر عرض کرے گا یا اللہ میرے اس بھائی کو تو نے فراخی عطا فرمائی تھی اور مجھے تنگی، میری شام بھوک پر ہوتی تھی اور اس کی پیٹ بھر کر، اب اس سے پوچھیں کہ اس نے اپنا دروازہ مجھ پر کیوں بند کر دیا تھا اور اس کو عطاء کی جانے والی نعمتوں سے مجھے کیوں محروم کیا گیا۔

حضرت سفیان ثوری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دس باتیں ظلم میں گنی جاتی ہیں (۱) ایسا مرد یا ایسی عورت جو اپنی ذات کے لئے تو دعا مانگے لیکن اپنے ماں باپ اور مؤمنوں کے لئے دعا نہ کرے (۲) ایسا شخص جو قرآن کی تلاوت تو کرتا ہے روزانہ لیکن سو آیت سے کم (۳) ایسا شخص جو مسجد میں گیا

Marfat.com

اور دو رکعت پڑھے بغیر ہی واپس آگیا (۴) ایسا شخص جو قبرستان سے گزرا لیکن اہل قبور کو نہ سلام کہا اور نہ ان کے لئے دعا مانگی (۵) ایسا شخص جو جمعہ کے روز شہر میں داخل ہوا لیکن جمعہ پڑھے بغیر ہی واپس ہو گیا۔

(۶) ایسا مرد یا ایسی عورت کہ جن کے محلے میں کوئی عالم دین آیا اور وہ اس کے پاس علم کی کوئی بات حاصل کرنے نہ گئے (۷) ایسے دو شخص جو دوست بنے لیکن ایک دوسرے سے نام نہ پوچھا (۸) ایسا شخص کہ جسے کھانے پہ مدعو کیا گیا لیکن وہ نہ گیا (۹) ایسا جوان کہ جس نے اپنے شباب کو گنوا دیا نہ علم حاصل کیا اور نہ ادب (۱۰) ایسا شخص جو خود تو شکم سیر رہا لیکن اس کا پڑوسی بھوکا تھا اور اسے کچھ کھانے کو نہ دیا،

حضرت فقیہہ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ چار باتیں اچھے پڑوسی کی علامت ہیں (۱) اپنے مال سے پڑوسی کے ساتھ ہمدردی کرے (۲) پڑوسی کے پاس جو کچھ ہے اس کی خواہش نہ کرے (۳) اپنی ایذاؤں سے پڑوسی کو بچا کر رکھے (۴) پڑوسی کی اذیت پر صبر کرے۔

Marfat.com

باب ۲

شراب نوشی کا عذاب

حضرت فقیہہ ابو اللیث سمرقندی علیہ الرحمۃ سے منقول ہے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن شراب پینے والے کو لایا جائے گا تو اس کا چہرہ سیاہ ہو گا، آنکھیں نیلی ہوں گی، اس کی زبان سینے پر لٹک رہی ہو گی اور لعاب بہہ رہا ہو گا اور اس کو دیکھنے والے بد بو کے سبب اس سے گھن کھائیں گے، شراب پینے والے کو سلام نہ کرو، بیمار ہو جائے تو عیادت نہ کرو اور مر جائے تو جنازہ نہ پڑھو۔ حضرت مسروق فرماتے ہیں کہ شرابی ایسا ہے جیسا بت پرست، شرابی لات وعزیٰ کی عبادت کرنے والوں جیسا ہے جب کہ وہ شراب کو حلال سمجھے حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں آگ کا پیالہ پینا پسند کروں گا بہ نسبت شراب کے پیالے کے، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ ہر نشہ آور شے شراب ہے اور وہ حرام ہے اگر دنیا میں شراب نوشی کرنے والا مر گیا اور اس نے توبہ نہیں کی تھی تو وہ آخرت میں شراب طہور اسے محروم رہے گا۔

حضرت فقیہہ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں حضور علیہ السلام کی حدیث میں ہے کہ ہر نشہ دینے والی شے حرام ہے وہ پکی ہو چکا ہے کچی، جیسا کہ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس شے میں کثیر حصہ نشہ آور ہو تو اس کے قلیل حصے کا استعمال بھی حرام ہے۔ حضرت فقیہہ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کشید کی ہوئی شراب

Marfat.com

پینے کا گناہ عام کچی شراب پینے والے سے زیادہ ہے بے شک شراب پینے والا گنہگار و فاسق ہے اور پکی شراب پینے والے کے لئے تو خطرہ ہے کہ وہ کافر نہ ہو جائے کیونکہ کچی شراب پینے والا تسلیم کرتا ہے کہ وہ شراب پیتا ہے اور وہ حرام ہے اور پکی شراب پینے والا تو نشہ پیتا ہے اور اس کو حلال جانتا ہے نیز مسلمانوں کا اجماع ہے نشہ آور شے کا استعمال تھوڑا ہو یا زیادہ حرام ہے اور جو اس بالاجماع حرام شے کو حلال جانے وہ کافر ہے۔

فقیہہ رحمۃ اللہ علیہ اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا اے لوگو شراب سے بچو کہ یہ ام الخبائث ہے پہلے زمانے میں ایک عابد تھا اور وہ مختلف مسجدوں میں آتا جاتا رہتا تھا ایک دفعہ اسے ایک بدکردار عورت ملی جس نے خادمہ کو کہہ کر عابد کو گھر میں بلوا لیا اور دروازہ بند کر دیا اس کے پاس شراب تھا اور ایک معصوم لڑکا عورت نے عابد سے کہا کہ میں تجھے اس وقت تک نہیں جانے دوں گی جب تک کہ یا تو تو شراب کا پیالہ پی لے یا زنا کرے یا اس لڑکے کو قتل کر دے، نہیں تو میں شور مچا دوں گی کہ یہ شخص بری نیت سے میرے گھر میں داخل ہوا ہے۔ وہ عابد یہ سن کر کمزور پڑ گیا اور کہا کہ میں نہ تو زنا کر سکتا ہوں اور نہ قتل۔ البتہ شراب کا پیالہ پی لیتا ہوں پھر کہا تو نے میرے ساتھ یہ زیادتی کی ہے واللہ میں بے قصور ہوں پھر اس نے شراب پی اور اس کے نشے میں زنا بھی کیا اور بچے کو بھی قتل کر دیا پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس سے بچو کہ یہ تمام برائیوں کی جڑ ہے، قسم اللہ کی شراب اور ایمان ایک دل میں جمع نہیں ہوتے اور یہ ایمان کو مشکوک بنا دیتا ہے اور آخر کار ختم کر دیتی ہے اس لئے کہ شرابی جب نشہ میں ہوتا ہے تو اس کی زبان پہ کلمہ کفر جاری ہو جاتا ہے اور پھر اس کی زبان اس کی عادی ہو جاتی

Marfat.com

ہے نیز یہ بھی ڈر ہے کہ موت کے وقت بھی اس کی زبان پر کلمہ کفر جاری ہو جائے اور وہ دنیا سے کفر کی حالت میں مر جائے ایسی صورت میں وہ ہمیشہ جہنم میں رہے گا اور اکثر موت کے وقت ہی بندے کا ایمان ضائع ہوتا ہے اور یہ سب اس کی زندگی کے برے اعمال کے سبب ہی ہوتا ہے پھر وہ ہمیشہ حسرت و ندامت کے ساتھ ہی رہے گا حضرت ضحاک فرماتے ہیں جو شرابی نشے میں مدہوش مر جاتا ہے تو وہ قیامت کے دن اسی حالت میں اٹھایا جائے گا۔

شرابی لعنتی کا انجام

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ چار شخص ایسے ہیں جنہیں جنت کی خوشبو نصیب نہیں ہوگی حالانکہ جنت کی خوشبو پانچ سو سال کی مسافت تک محسوس ہوتی ہے ان میں سے (۱) بخیل (۲) احسان کر کے احسان جتلانے والا (۳) عادی شراب خور (۴) جس کو والدین عاق کر دیں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ شراب سے متعلق دس قسم کے افراد پر لعنت کی گئی ہے (۱) بنانے والے پر (۲) جس کے لئے بنائی گئی ہو (۳) شراب پینے والے پر (۴) پلانے والے پر (۵) اٹھانے والے پر (۶) اٹھا کر جسکے پاس پہنچائی گئی (۷) بیچنے والے پر (۸) خریدنے والے پر (۹) تجارت کرنے والے پر (۱۰) تجارت کرواتے والے پر۔ بعض حدیثوں میں ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ روز حشر جب شرابی اپنی قبر سے نکلے گا تو وہ مردار کی طرح بدبودار ہوگا کوزہ اسکی گردن میں لٹک رہا ہوگا، پیالہ اس کے ہاتھ میں ہوگا اور اس کے گوشت اور کھال میں سانپ اور بچھو بھرے ہوئے ہوں گے اس نے آگ کے جوتے پہن رکھے ہوں گے اور اس کے سر میں دماغ کھول رہا ہوگا اور وہ اپنی قبر کو جہنم کا ایک گڑھا پائے گا

Marfat.com

اور دوزخ میں وہ فرعون وہامان کے ساتھیوں میں ہوگا حضرت ام المؤمنین بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص شرابی کو ایک لقمہ بھی کھلائے گا تو اللہ تعالیٰ سانپ اور بچھو اس کے جسم پر مسلط فرمادے گا اور جس نے اس کی حاجت پوری کی گویا اس نے اسلام کو گرانے میں اس کی مدد کی اور جس نے اس کو قرض دیا گویا اس نے مومن کو قتل کرنے میں معاونت کی اور جو اس کے ساتھ بیٹھے گا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کو اندھا اٹھائے گا اور اس کے پاس کوئی عذر نہ ہوگا شرابی کی شادی نہ کرو اگر بیمار پڑ جائے تو عیادت نہ کرو، شرابی کی گواہی قبول نہ کرو قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے نبی برحق مبعوث فرمایا ہے تورات، انجیل، زبور اور قرآن میں شرابی پر لعنت کی گئی ہے اور شرابی نے گویا تمام کتب سماوی کا انکار کرکے کفر کیا ہے اور شراب کو کافر ہی حلال سمجھتا ہے اور شراب کو حلال سمجھنے والے سے میں بری ہوں دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی حضرت عطا ابن یسار فرماتے ہیں کہ کعب احبار رضی اللہ عنہ سے ایک شخص نے پوچھا کہ کیا تورات میں بھی شراب کو حرام کہا گیا ہے فرمایا ہاں اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَیْسِرُ والی آیت تورات میں موجود ہے بیشک ہم نے جو حق نازل فرمایا ہے اس سے باطل ہٹ گیا ہے اور اس سے لہو ولعب، دف، مزامیر اور شراب کو باطل کیا گیا ہے اور شرابی پر بلا کتی ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم جو دنیا میں شراب کی حرمت کو توڑیگا تو قیامت کے روز میں اس کو پیاسا رکھوں گا اور جس نے شراب کی آیت حرمت کے بعد اس کو چھوڑ دیا تو میں اسے خطیرۃ القدس سے سیراب کروں گا پوچھا گیا کہ خطیرۃ القدس کیا ہے فرمایا قدس اللہ تعالیٰ کا صفاتی نام اور خطیرہ اس کی جنت ہے۔

فقیہہ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ شراب سے کنارہ کش رہو کیونکہ اس میں دس بری باتیں ہیں (۱) شرابی دیوانہ ہو جاتا ہے اور بچوں کے لئے ہنسی بن جاتا ہے عقل مند ر

Marfat.com

اس کی برائی کرتے ہیں جیسا کہ ابن ابی الدنیا سے مذکور ہے فرماتے ہیں کہ میں نے بغداد کی گلیوں میں شراب سے مدہوش ایک شخص کو دیکھا کہ وہ پیشاب کر کے اسے اپنے اوپر ملتا تھا اور کہتا تھا اے اللہ مجھے توبہ کرنے والوں اور پاکیزگی اختیار کرنے والوں سے بنا۔ اور یہ بھی مذکور ہے کہ شراب میں مدہوش ایک شخص نے راستے میں قے کی تو ایک کتے نے آکر اس کے منہ اور داڑھی کو چاٹنا شروع کر دیا اور وہ شرابی کتے سے کہتا تھا اے میرے آقا اے میرے آقا رومال کو گندا نہ کر (۲) شراب مال کو ضائع اور عقل کو ماؤف کر دیتی ہے جیسا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضور علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم شراب کے متعلق آپ کی رائے جاننا چاہتے ہیں آپ نے فرمایا یہ مال کو تلف اور عقل کو تباہ کر دیتی ہے (۳) شراب نوشی بھائیوں اور دوستوں کے درمیان دشمنی کا ذریعہ ہے جیسا کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ "[1] بے شک شیطان تو تمہارے درمیان شراب اور جوئے کے ذریعے بغض اور دشمنی کروانا چاہتا ہے"۔ (۴) شراب نوشی ذکر الٰہی اور نماز سے روکتی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ "[2] وہ تمہیں اللہ کے ذکر اور نماز سے روکتا ہے کیا تم رُک جاؤ گے"، یعنی اس سے رُک جاؤ جب یہ آیت نازل ہوئی تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے رب بے شک ہم رک گئے (۵) شراب نوشی زنا پر ابھارتی ہے شراب پینے والا بے شعوری میں بیوی کو طلاق بھی دے دیتا ہے (۶) شراب تمام برائیوں کا دروازہ کھول دیتی ہے اس لئے کہ شرابی پر تمام گناہ سہل ہو جاتے ہیں (۷) شرابی محافظ ملائکہ کو اذیت دیتا ہے کہ انہیں گناہ کی ایسی محفل میں لے جاتا ہے جہاں بد بو ہی بد بو ہوتی ہے اسے لائق نہ تھا کہ وہ ان ملائکہ کو اذیت دیتا جو

---

[1] إِنَّمَا يُرِيدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاۗءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ

[2] وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ

Marfat.com

اس کو اذیت نہیں دیتے (۸) شرابی نے اسّی کوڑوں کی سزا کو اپنے اوپر واجب کر لیا اگر وہ دنیا میں نہ مارے گئے تو آخرت میں عام لوگوں اور اس کے آباؤ اجداد اور دوستوں کے سامنے اُسے آگ کے کوڑے مارے جائیں گے (۹) شرابی نے گویا اپنے اوپر آسمان کے دروازے بند کر لئے کہ چالیس دن تک نہ اس کی نیکیاں اوپر جاتی ہیں اور نہ اس کی دعا قبول ہوتی ہے (۱۰) شرابی نے خود کو خطرہ میں ڈال لیا ہے کیونکہ خطرہ ہے کہ موت کے وقت اس کا ایمان ہی ضائع نہ ہو جائے۔ یہ دس وہ عذاب وہ باتیں ہیں جو شرابی کو سزائے آخرت سے پہلے بھگتنی پڑتی ہیں اور پھر آخرت کی عقوبات تو شمار سے باہر ہیں، پینے کو کھولتا ہوا پانی، کھانے کو تھوہر کا درخت اور ثواب کا نہ ملنا اس کے سوا ہیں عقل مند کو یہ لائق نہیں کہ وہ تھوڑی لذت کے بدلے میں ابدی لذت کو چھوڑ دے۔

جنت اور جہنم میں داخل ہونے والوں کا منظر

اللہ تعالیٰ کے فرمان آیت "جس دن[1] ہم متقیوں کو رحمٰن کے حضور جمع کریں گے اور مجرموں کو جہنم کی طرف پیاسا ہانکیں گے"، کے متعلق حضرت مقاتل بن سلیمان سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ جنتیوں کو بلایا جائے گا جب وہ جنت کے دروازے پر پہنچیں گے تو وہاں ایک درخت کے نیچے دو چشمے بہہ رہے ہوں گے وہ اس میں سے ایک چشمے سے پانی پئیں گے تو ان کے پیٹ میں سے تمام غلاظتیں نکل جائیں گی پھر وہ دوسرے چشمے پر آکر اس میں غسل کریں گے تو ان کے جسم سے تمام میل کچیل اور غلاظتیں دھل جائیں گی، وہیں اللہ تعالیٰ فرمائے گا، "سلام[2] ہو تم پر خود کو

---

[1] يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِينَ إِلَى الرَّحْمٰنِ وَفْدًا وَنَسُوقُ الْمُجْرِمِينَ إِلَىٰ جَهَنَّمَ وِرْدًا

[2] سَلَامٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوهَا خَالِدِينَ

Marfat.com

تم نے پاک کر لیا پس ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اس میں داخل ہو جاؤ"، پھر یاقوت احمر کے بنے اونٹ ان کے لئے لائے جائیں گے ان کے پاؤں موتیوں اور یاقوت سے جڑے سونے کے ہوں گے، ان کی مہاریں لؤلؤ کی ہوں گی اور ان میں سے ہر ایک کو دو دو ایسے حلے دیئے جائیں گے اگر ایک حلے کو اہل دنیا پر ظاہر کر دیا جائے تو پوری دنیا اس سے روشن ہو جائے اور ہر ایک کے ساتھ بطور محافظ کے ملائکہ ہیں جو جنت میں ان کے ٹھکانوں کے لئے رہنمائی کرتے ہیں پس جب وہ جنت میں داخل ہوں گے تو ان کے سامنے سونے کے پانی سے مزین چاندی کے محل ہوں گے ان میں جائیں گے تو کثیر خدام بکھرے موتیوں کی طرح ان کا استقبال کریں گے ان کے پاس زیور، لباس، چاندی کے برتن اور سونے کے آبخورے "پیالے" ہونگے فرشتے ان کو سلام کریں گے اور وہ سلام کا جواب دیں گے پھر وہ داخل ہو جائیں گے جب وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ درجات کو دیکھیں گے تو وہاں رکنے کا ارادہ کریں گے تب فرشتے کہیں گے کیا ارادہ ہے؟ وہ کہے گا اللہ تعالیٰ کے اکرام کی جگہ ٹھہرنا چاہتا ہوں وہ کہیں گے آگے چلو تیرے لئے اس سے اچھی جگہ ہے جب وہ آگے بڑھے گا تو اس کے سامنے موتیوں سے مرصع سونے کا محل ہوگا جب قریب ہوگا تو خدام بکھرے موتیوں کی طرح اس کا استقبال کریں گے ان کے پاس چاندی کے برتن اور سونے کے آبخورے ہوں گے وہ اس کو سلام کریں گے تو وہ جواب دے گا وہ وہاں رہنے کا ارادہ کرے گا مگر فرشتے کہیں گے آگے چلو تیرا ٹھکانہ تو اس سے بھی بہتر ہے پھر وہ ایسے محل میں پہنچے گا جو سرخ یاقوت کا ہوگا اتنا صاف ہوگا کہ اس کا اندرونی منظر باہر ہی سے نظر آجائے گا جب وہ قریب ہوگا تو خدام پہلے کی طرح اس کا استقبال کریں گے اور سلام کریں گے اور وہ ان کو جواب دے گا پھر وہ داخل ہوگا تو حور ان

Marfat.com

عین ان کا استقبال کریں گی جو مختلف رنگوں کے ستر لباس پہنے ہوں گی ان کی خوشبو سو سال کی مسافت پر محسوس ہو گی ان کے شفاف چہروں میں اپنا چہرہ دیکھیگا اور ان کے سینے کو دیکھے گا تو اندر سے جگر دکھائی دے گا، ہڈیاں اور کھال ایسی باریک ہو گی کہ پنڈلیوں کا گوشت صاف نظر آئے گا اور یہ حور ایک مربع فرسخ کے مکان میں ہوں گی جس کے چار ہزار دروازے سونے کے ہوں گے جو موتیوں سے جڑے ہوں گے اس میں ایک تخت ہو گا جس پر ستر پردے پڑے ہوں گے اور وہ ایک بالاخانہ ہو گا کہ جس میں بیٹھ کر جس پھل کی طلب کرے گا وہی پھل اس کے پاس آجائے گا یہاں تک کہ وہ اس سے کھائے گا یا اس کا تخت خود ہی اس پھل کی طرف جائے گا اور وہ اس سے کھائے گا یہ تمام ثواب ان متقیوں کا ہے جو شراب اور فواحش سے بچتے ہیں۔

پھر فرمایا کہ جہنمیوں کو جب جہنم کی طرف کھینچ کر لایا جائے گا اور وہ اس کے قریب پہنچیں گے تو جہنم کے دروازے کھول دیئے جائیں گے اور لوہے کے گرز لئے ملائکہ ان کا استقبال کریں گے جب وہ جہنم میں داخل کئے جائیں گے تو ان کا کوئی عضو عذاب سے محفوظ نہ ہو گا، سانپ اس کو ڈس رہے ہوں گے اور فرشتے اس کو مار رہے ہوں گے، جب فرشتہ اس کو مارے گا تو وہ آگ میں چالیس سال کی گہرائی تک چلا جائے گا اور وہ تہہ تک پہنچنے نہ پائے گا کہ آگ کی لپٹیں پھر اسے اوپر لے آئیں گی اور فرشتہ پھر اس کو مارے گا اور وہ اسی طرح پھر نیچے چلا جائیگا، پھر اس کا سر نظر آئے گا تو پھر مارے گا جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "جب اس کی کھال جل جائے گی تو ہم فوراً اس کی دوسری کھال بدل دیں گے تاکہ وہ عذاب

ے كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُوْدُهُمْ بَدَّلْنٰهُمْ جُلُوْدًا غَيْرَهَا لِيَذُوْقُوا الْعَذَابَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَزِيْزًا حَكِيْمًا

Marfat.com

چکھے بے شک اللہ تعالیٰ غالب حکمت والا ہے" راوی کہتے ہیں ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ ان کے ساتھ روزانہ ستر مرتبہ اسی طرح ہوتا رہے گا جب پیاسا ہوگا تو وہ پانی مانگے گا مگر کھولتا ہوا پانی لایا جائے گا جیسے ہی وہ اپنے منہ کے قریب کرے گا تو اس کے منہ کا گوشت گر جائے گا پھر وہ منہ میں ڈالے گا تو اس کے دانت اور داڑھیں گر جائیں گی پھر وہ پیٹ میں پہنچائے گا تو اس کی آنتیں کٹ جائیں گی اور جلد گل جائے گی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "اور اس سے اس کے پیٹ کے اندر کی تمام اشیا اور کھال گل جائے گی اور ان کے لئے لوہے کے گرز ہوں گے"[1] پس جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا وہ عذاب میں مبتلا رہیں گے پھر وہ جہنم کے نگران فرشتوں کو پکاریں گے "کہ تم اپنے رب سے دعا کرو کہ وہ روزانہ کے عذاب میں ہم سے تخفیف کرے"[2] تو وہ ان کو جواب نہیں دیں گے پھر وہ مالک فرشتے کو چالیس سال تک پکاریں گے مگر جواب نہ پائیں گے پھر وہ کہیں گے کہ ہم نے جہنم کے نگران اور خزانچی فرشتے کو پکارا مگر انہوں نے جواب نہ دیا اب مل کر چیخیں پھر وہ مل کر سب چیخ و پکار کریں گے لیکن ان کو کچھ حاصل نہ ہوگا پھر وہ صبر کا سوچ کر صبر کرلیں گے لیکن پھر بھی کچھ حاصل نہ ہوگا پس وہ کہیں گے ہم شور مچائیں یا صبر کریں دونوں باتیں ہمارے لئے برابر ہیں اب ہمارے بچنے کی کوئی صورت نہیں ہے بس یہ عذاب کفار کے لئے ہے۔

لیکن جب مسلمان شراب پیتا ہے اور اس کی زبان پر کفر کے کلمے جاری ہوجاتے ہیں تو پھر یہ ڈر ہے کہ مرتے وقت اس کا ایمان ضائع ہوجائے اور وہ کافروں میں شمار ہو لہٰذا مسلمان کو چاہیئے کہ وہ شراب نوشی سے رک جائے اور شرابیوں سے قطع تعلق کرے اگر وہ شرابیوں سے میل جول رکھے گا تو پھر

ے۱ یُصْهَرُ مَا فِیْ بُطُوْنِهِمْ وَالْجُلُوْدُ وَلَهُمْ مَقَامِعُ مِنْ حَدِیْدٍ

ے۲ اُدْعُوْا رَبَّكُمْ یُخَفِّفْ عَنَّا یَوْمًا مِّنَ الْعَذَابِ

Marfat.com

ڈر ہے کہ وہ بھی ویسا نہ ہو جائے اور چاہیئے کہ وہ عذاب قیامت سے بچنے کی فکر کرے اور جس نے فکر کی تو اس کا دل شراب نوشی کی طرف میلان نہیں کرے گا اور نہ ہی شرابیوں کے ساتھ بیٹھنے کو اس کا دل چاہے گا۔

شراب نوشی کے نتائج

حضرت حسن بصری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ جب ایک دفعہ بندہ شراب نوشی کرتا ہے تو اس کا دل سیاہ پڑ جاتا ہے جب دو بارہ پیتا ہے تو محافظ فرشتے اس سے برأت کا اظہار کرتے ہیں جب تیسری دفعہ پیتا ہے تو ملک الموت "عزرائیل" اس سے بری ہو جاتا ہے، جب چوتھی دفعہ پیتا ہے تو حضور علیہ السلام اس سے بری الذمہ ہو جاتے ہیں جب پانچویں دفعہ پیتا ہے تو اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے بیزار ہو جاتے ہیں جب چھٹی مرتبہ پیتا ہے تو جبرائیل علیہ السلام بری ہو جاتے ہیں ساتویں دفعہ میں اسرافیل علیہ السلام بری ہو جاتے ہیں آٹھویں دفعہ میکائیل علیہ السلام بری ہو جاتے ہیں، نویں دفعہ آسمان اس سے بری ہو جاتے ہیں، دسویں مرتبہ زمین اس سے بری ہو جاتی ہے گیارھویں مرتبہ پیتا ہے تو سمندر کی مچھلیاں اس سے بری ہو جاتی ہیں بارھویں مرتبہ پیتا ہے تو سورج اور چاند اس سے بری ہو جاتے ہیں تیرھویں مرتبہ آسمان کے ستارے اس سے بری ہو جاتے ہیں چودھویں مرتبہ پیتا ہے تو تمام مخلوقات اس سے بری ہو جاتی ہے پندرھویں مرتبہ اس پر جنت کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں سولہویں دفعہ پیتا ہے تو اس کے لئے جہنم کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں سترھویں دفعہ پینے پہ حاملین عرش اس سے بری ہو جاتے ہیں اٹھارھویں دفعہ پینے پر کرسی اس سے بری ہو جاتی ہے انیسویں دفعہ پینے سے عرش اس سے بری ہو

Marfat.com

جاتا ہے اور بیسویں دفعہ پینے پر جبار تبارک وتعالیٰ اس سے بری ہو جاتے ہیں حضرت فقیہہ رحمۃ اللہ علیہ اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں حضرت بی بی اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ جس نے شراب اپنے پیٹ میں داخل کی تو اس کی نماز سات روز تک قبول نہیں ہو گی اور شراب کے نشے میں اگر عقل جاتی رہی تو پھر چالیس روز تک کی نمازیں نامقبول ہوں گی اور وہ ایسی حالت میں مرگیا تو وہ کافر مرا اگر توبہ کرلی تو اللہ تعالیٰ توبہ قبول فرمانے والا ہے اور اگر دوبارہ "بعد توبہ" پینا شروع کیا تو پھر حق ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے جہنمیوں والی پیپ پلائے گا، ایک اور حدیث میں بھی اسی طرح کا مضمون ہے نیز ایک اور روایت میں ہے کہ تمام گناہ اور خطائیں ایک گھر میں جمع کی جاتی ہیں اور اس کی کنجی شراب نوشی ہے یعنی شراب نوشی کرنے والا اپنے لئے تمام خطاؤں کے دروازے کھول دیتا ہے بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ جس نے شرابی سے اپنی بیٹی کی شادی کی گویا اس نے اسے زنا کے لئے روانہ کیا اس کا مفہوم یہ ہے کہ جب شرابی مدہوش ہو جاتا ہے تو طلاق کی باتیں زیادہ کرتا ہے ایسی صورت میں اس پر اس کی بیوی حرام ہو جاتی ہے اور وہ بے شعور ہوتا ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ شرابی بتوں کی پوجا کرنے والوں کی مثل ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے شراب کو نجس یعنی ناپاک فرمایا ہے اور اس سے بچنے کا حکم دیا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "ناپاک[1] ہے یہ شیطانی عمل سے ہے اس سے بچو" جیسا کہ فرمایا "نجس[2] سے بچو کہ یہ بتوں سے ہے" حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ

---

[1] رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ

[2] فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ

Marfat.com

فرماتے ہیں کہ جس نے دن کے وقت شراب پی گویا وہ شام تک شرک کرتا رہا اور جس نے رات کو پی گویا وہ صبح تک شرک کرتا رہا، انہی سے یہ بھی مروی ہے آپ فرماتے ہیں کہ شرابی جب مرجائے تو اس کو دفن کردو اور مجھے سولی پر لٹکا دو پھر اس کی قبر کو کھود دو پس اگر اس کا منہ قبلہ کی طرف سے پھرا ہوا نہ پاؤ تو مجھے قتل کر دو، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ تمام جہانوں کے لئے اللہ تعالیٰ نے مجھے ہدایت و رحمت بنا کر مبعوث فرمایا ہے اور سارنگیاں، مزامیر، جاہلانہ باتیں اور بتوں کو مٹانے کے لئے مجھے بھیجا اور میرا رب اپنی عزت کی قسم کھا کر فرماتا ہے میرا جو بندہ دنیا میں شراب پیتا ہے میں قیامت میں اسے "اپنی نعمتوں سے" محروم رکھوں گا اور جو دنیا میں اسے چھوڑ دیتا ہے میں حظیرۃ القدس سے اس کی پیاس بجھاؤں گا

حضرت اوس بن سمعان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں قسم اس ذات کی جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو برحق مبعوث فرمایا ہے شراب کی حرمت پر تورات میں پچیس مقامات "وآیات" تو مجھے معلوم ہیں، شرابی پر ہلاکت ہو اور یہ حق ہے کہ جو دنیا میں کوئی بندہ شراب نوشی کرے گا تو اللہ تعالےٰ اسے جہنمیوں کی پیپ پلائے گا، محمد بن منکدر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں قیامت کے دن اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہاں ہیں وہ لوگ جو اپنے آپ کو اور اپنے کانوں کو دنیا کی لغویات اور شیطانی مزامیر سے بچایا کرتے تھے ان کو خوشبو کے باغوں میں بھیج دو پھر فرشتوں سے فرمائیں گے ان لوگوں کو میری حمد وثنا کے گیت سناؤ اور ان کو بتا دو کہ ان پر نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ غم ہوگا، شفیق بن سلمہ کو ولیمہ میں مدعو کیا گیا تو انہوں نے وہاں کھیلنے والوں کو دیکھا تو واپس آگئے اور کہا کہ میں نے عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ گیت دل میں نفاق اگاتا

Marfat.com

تھا جس طرح پانی سبزہ اگاتا ہے۔ عبدالرحمٰن سلمی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ اہل شام کی ایک جماعت نے شراب پی اور کہا کہ یہ ہمارے لئے حلال ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "اُن لوگوں پر جو صاحب ایمان ہیں اور نیک کام کرتے ہیں کوئی گناہ نہیں اس میں جو وہ کھاتے ہیں" ان دنوں حضرت امیر معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ وہاں حاکم تھے اور یہ بات انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف لکھی، حضرت عمر نے اس کے جواب میں لکھا کہ ان کو میرے پاس روانہ کردو اس سے پہلے کہ وہ فساد کریں جب وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس پیش کئے گئے تو آپ نے صحابہ کرام کو جمع کر کے ان سے مشورہ لیا تو صحابہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ان لوگوں نے اللہ تعالےٰ پر جھوٹ باندھا ہے اور دین میں رخنہ اندازی کی ہے آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ان کی رائے معلوم کی تو فرمایا ان کو توبہ کے لئے تنبیہہ کی جائے اگر توبہ نہ کریں تو قتل کر دیا جائے اگر توبہ کریں تو پھر ان کو اسی اسی دُرّے مارے جائیں بہر حال انہوں نے توبہ کی اور ان کو اسی اسی دُرّے مارے گئے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب حرمت شراب پر آیت نازل ہوئی تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا کہ جو ہمارے بھائی شراب نوشی کیا کرتے تھے اور وہ مر گئے ہیں تو ان کے ساتھ کیسا معاملہ ہوگا تب اللہ تعالیٰ کی یہ آیت نازل ہوئی لَیْسَ عَلَی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِیْمَا طَعِمُوْا "وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک عمل کئے جو کچھ وہ کھاتے پیتے رہے اس میں ان پر کوئی گناہ نہیں"، یعنی حرام ہونے سے پہلے جو لوگ شراب پیتے رہے ان پر کوئی گناہ نہیں۔

واللہ تعالےٰ اعلم ورسولہ بالصواب

۱؎ لَیْسَ عَلَی الَّذِیْنَ اٰمَنُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِیْمَا طَعِمُوْا

Marfat.com

باب ۵

جھوٹ پر زجر و توبیخ

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا سچائی پر قائم رہو کیونکہ سچائی بھلائی کی طرف رہنمائی کرتی ہے اور نیکی و بھلائی جنت کی طرف رہنمائی کرتی ہے جو شخص ہمیشہ سچ بولتا ہے اور سچائی پر ڈٹا رہتا ہے وہ اللہ تعالےٰ کے ہاں صدیق لکھا جاتا ہے اور اپنے آپ کو جھوٹ سے بچاؤ کیونکہ جھوٹ برائی کی طرف رہنمائی کرتا ہے اور برائی جہنم میں لے جاتی ہے نیز جو شخص ہمیشہ جھوٹ بولتا ہے اور جھوٹ پر قائم رہتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں کذاب یعنی جھوٹا لکھا جاتا ہے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں منافق تین چیزوں سے پہچانا جاتا ہے (۱) جب بات کرتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے (۲) وعدے کی خلاف ورزی کرتا ہے (۳) معاہدہ کر کے توڑ دیتا ہے۔ حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ اس کی تصدیق میں یہ آیت نازل فرمائی "اور ان میں سے کچھ ایسے ہیں جو اللہ تعالیٰ سے عہد کرتے ہیں کہ اگر وہ اپنے فضل سے ہمیں عطا فرمائے تو ہم لازماً صدقہ کریں گے اور صالحین میں سے ہو جائیں گے پھر جب اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ان کو نوازا تو وہ بخیل ہو گئے اور پھر گئے عہد سے، پھر گھر کر لیا نفاق نے

؎ وَمِنْهُم مَّنْ عَاهَدَ اللّٰهَ لَئِنْ آتَانَا مِن فَضْلِهِ لَنَصَّدَّقَنَّ وَلَنَكُونَنَّ مِنَ الصَّالِحِينَ فَلَمَّا آتَاهُم مِّن فَضْلِهِ بَخِلُوا بِهِ وَتَوَلَّوا وَّهُم مُّعْرِضُونَ فَأَعْقَبَهُمْ نِفَاقًا فِي قُلُوبِهِمْ إِلَىٰ يَوْمِ يَلْقَوْنَهُ بِمَا أَخْلَفُوا اللّٰهَ مَا وَعَدُوهُ وَبِمَا كَانُوا يَكْذِبُونَ

Marfat.com

ان کے دلوں میں رب سے ملنے کے دن تک اس لئے کہ وہ اللہ سے کئے ہوئے وعدے کے خلاف ہوگئے اور اس وجہ سے کہ وہ جھوٹ بولتے ہیں،، حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت لقمان علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ آپ کو یہ مقام کس طرح ملا فرمایا سچی بات کرنے پر اور امانت کے واپس کرنے پر نیز بیہودہ باتوں کے چھوڑنے پر حضرت صفوان بن سلیم فرماتے ہیں حضور علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا گیا یا رسول اللہ! کیا مؤمن بزدل بھی ہوتا ہے؟ فرمایا ہاں! پھر عرض کیا گیا کہ کیا مؤمن بخیل بھی ہوتا ہے؟ فرمایا ہاں! پھر عرض کیا گیا کہ کیا مؤمن جھوٹا بھی ہوتا ہے؟ فرمایا نہیں۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ تم اپنی طرف سے مجھے چھ باتوں کی ضمانت دے دو تو میں تمہیں جنت کی ضمانت دیتا ہوں (۱) جب بولو تو سچ بولو (۲) وعدہ پورا کرو (۳) امانت کو ادا کرو (۴) اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو (۵) اپنی آنکھیں نیچی رکھو (۶) اپنے ہاتھوں کو روک کر رکھو، حضرت فقیہہ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے تمام بھلائیوں کو ان چھ اشیاء میں جمع فرمادیا ہے پہلی بات کہ سچی بات کرو اس میں کلمۂ توحید بھی داخل ہے یعنی جب وہ گواہی دینے والا کہے گا اشھد ان لا الہ الا اللہ الخ تو وہ خود ہی سچا ہوگا اور لوگوں کے ساتھ بھی سچی بات کریگا دوسری بات کہ وہ پورا کرو یعنی وہ وعدہ جو بندا اور اور اللہ کے درمیان ہے اور وہ بھی جو ایک دوسرے سے کیا گیا ہے اور جو وعدہ بندے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان ہے وہ یہ ہے کہ موت تک ایمان پر ثابت قدم رہے گا اور بندوں سے وعدہ یہ ہے کہ تمام وعدوں کو پورا کرے، تیسری بات کہ امانت واپس کرو۔ تو امانت کی دو قسمیں ہیں ایک بندے اور اللہ کے درمیان دوسرے اس کے اور دیگر لوگوں کے درمیان ہے اور وہ امانت جو بندے اور اللہ کے درمیان

Marfat.com

ہے وہ یہ ہے کہ جو فرائض اللہ تعالیٰ نے اپنے بندے کے اوپر لازم کئے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بندے پر امانت ہیں اور ان کا وقت میں ادا کرنا واجب ہے اور وہ امانت جو اس کے اور دیگر لوگوں کے مابین ہے وہ یہ ہے کہ کسی نے اپنا مال بطور امانت رکھا یا کسی کو اپنی بات کا امین بنایا تو اس کی مالی یا قولی امانت کو پورا کرے چوتھی بات کہ شرم گاہوں کی حفاظت کرو۔ اس حفاظت کی بھی دو صورتیں ہیں ایک یہ کہ شرم گاہ کو حرام اور رشک سے حفاظت کرے دوسرا یہ کہ کسی کی شرم گاہ پر نظر نہ پڑے اس لئے کہ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ دیکھنے والے اور دیکھے گئے پر لعنت فرماتا ہے پس مسلمان پر واجب ہے کہ وہ استنجا کرتے وقت بھی احتیاط کرے تاکہ کوئی اس کی طرف دیکھ نہ سکے پانچویں بات کہ نگاہ نیچی رکھے یعنی لوگوں کی شرمگاہوں اور عورت کے حسن کو دیکھنے سے اپنی نگاہوں کو نیچا رکھے اس لئے کہ اس کی طرف دیکھنا جائز نہیں اور دنیا کی طرف بھی رغبت کی آنکھ سے نہ دیکھے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ''اور ادھر آنکھ اٹھا کر نہ دیکھیں جس سے ہم نے کافروں کو متمتع کر رکھا ہے کہ وہ دنیاوی زندگی کے پھول ہیں اس میں آزمائش ہے ان کے لئے'' چھٹی بات یہ کہ اپنے ہاتھوں کو روک کر رکھو یعنی حرام مال سے وغیرہ ذالک۔

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں کوئی شخص صرف ایک جملہ بولنے پر منافق قرار پاتا اور آج تو روزانہ ایک ایک کی زبان سے دس مرتبہ ایسے جملے سنتا ہوں یعنی جب کوئی شخص جھوٹ بولتا ہے تو یہ کذب اس کے منافق ہونے کی دلیل ہے پس مسلمان پر واجب ہے کہ وہ اپنے آپ کو علاماتِ نفاق سے بچائے اس لئے کہ جب کوئی آدمی جھوٹ کا

۱؎ وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ إِلَىٰ مَا مَتَّعْنَا بِهِ أَزْوَاجًا مِّنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا لِنَفْتِنَهُمْ فِيهِ

Marfat.com

بار بار اعادہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک منافق لکھا جاتا ہے اور اس پر اس کا اپنا بھی اور جو اس کی اتباع کرے گا اس کا گناہ بھی اسی پر ہے۔

حضور علیہ السلام کا خواب

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ السلام جب صبح کی نماز پڑھ لیتے تو ہماری طرف متوجہ ہو کر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے دریافت فرماتے کیا رات کو تم میں سے کسی نے خواب دیکھا ہے تو کوئی نہ کوئی صحابی اپنا خواب بیان کرتا جو اللہ تعالیٰ کو منظور ہوتا اسی طرح ہر صبح آپ یہی دریافت فرماتے کہ کسی نے رات کو کوئی خواب دیکھا ہے؟ ہم عرض کرتے نہیں تو فرماتے لیکن آج رات میں نے یہ خواب دیکھا ہے کہ میرے پاس دو افراد آئے اور انہوں نے میرا ہاتھ پکڑ کر کہا کہ چلئے اور میں ان کے ہمراہ ایک ہموار زمین کی طرف چل دیا وہاں ایک آدمی کو لیٹے ہوئے دیکھا اور دوسرا آدمی اس کے سر پہ پتھر لے کر کھڑا ہوا ہے اور اس کے سر پہ مارتا ہے تو اس کا سر پھٹ جاتا ہے اور پتھر لڑھک کر دور جا پڑتا ہے وہ شخص پتھر لے کر واپس آتا ہے اور ادھر اس کا سر پھر سے جُڑ جاتا ہے وہ شخص پتھر سے پھر اس کا سر پھوڑ دیتا ہے اور یہ عمل صبح تک جاری رہتا ہے میں نے پوچھا سبحان اللہ یہ سب کچھ کیا ہے؟ ان دونوں نے مجھے کہا کہ چلئے لہٰذا میں ان کے ساتھ چل پڑا تو ہم ایک ایسے شخص کے پاس آئے جو منہ کے بل لیٹا ہوا تھا اور دوسرا لوہے کا زنبور لئے اس کے سر پہ کھڑا تھا اور اس کے چہرے کو ایک طرف باچھ تک اور دوسری طرف گدی تک چیرتا تھا، پھر دوسری مرتبہ گلے تک چیرتا تھا اور یہ عمل صبح تک جاری رہتا ہے میں نے پوچھا سبحان اللہ یہ سب کچھ کیا ہے؟ انہوں نے کہا ہمارے ساتھ چلئے لہٰذا میں ان کے ہمراہ چلا تو ایسی عمارت پہ آئے جس کا منہ تنور کی طرح تھا لیکن

Marfat.com

نیچے سے بہت کشادہ تھی میں نے اس میں دیکھا تو اندر ننگے مرد اور عورتیں تھیں نیچے سے آگ کے شعلے لپٹیں مارتے تو یہ اُوپر آجاتے مگر جیسے ہی وہ مدھم پڑتے تو پھر وہ نیچے چلے جاتے جب بھڑکتے شعلے آتے تو وہ چیختے تھے میں نے پوچھا سبحان اللہ یہ سب کچھ کیا ہے تو انہوں نے کہا چلئے لہٰذا میں ان کے ساتھ چلا تو ہم ایک ایسی نہر پر آئے جس میں خون کی طرح سرخ پانی جاری تھا جس میں ایک آدمی تیر رہا تھا جب کہ نہر کے کنارے بہت سارے پتھر جمع کئے دوسرا آدمی بیٹھا تھا جب وہ شخص کنارے پر آتا اور منہ کھولتا تو دوسرا آدمی پتھر اس کے منہ میں ڈال دیتا میں نے پوچھا سبحان اللہ یہ سب کیا ہے انہوں نے کہا کہ آگے چلیں اور ہم ایک ایسے شخص کے پاس آئے جس کے چاروں طرف آگ کے آلاؤ روشن تھے اور وہ اس کے درمیان ارد گرد بھاگ رہا تھا میں نے پوچھا سبحان اللہ یہ سب کیا ہے؟ انہوں نے کہا آگے چلیں اور ہم ایک باغ میں پہنچے جو موسم بہار سے مزین تھا اور اس کے پھولوں کے درمیان ایک دراز قد شخص کو دیکھا جس کے ارد گرد گنتی وشمار سے زیادہ بچے تھے میں نے کہا سبحان اللہ یہ سب کیا ہے؟ انہوں نے کہا چلیں اور ہم ایک ایسے وسیع وعریض پُر بہار مقام میں پہنچے کہ جس سے وسیع اور خوبصورت مقام ہم نے نہیں دیکھا تھا پھر ہم وہاں سے اوپر چڑھے اور ایک ایسے شہر میں پہنچے جس کی ایک اینٹ سونے کی تھی تو دوسری چاندی کی تھی پس ہم نے شہر کا دروازہ کھلوایا جو کہ ہمارے لئے کھول دیا گیا اور میں اس میں داخل ہو گیا پھر وہ مجھے وہاں سے لے کر ایک گھر میں پہنچے جو کہ شہر سے خوبصورت اور بہت ہی اچھا تھا ابھی میں دیکھ ہی رہا تھا کہ ایک اور سفید محل نظر آیا گویا کہ وہ ربابۂ بیضاء تھا انہوں نے کہا کہ یہ آپ کا محل ہے میں نے پوچھا کیا میں اس میں داخل ہو جاؤں؟ کہنے لگے اس وقت نہیں بلکہ پھر کسی وقت

Marfat.com

آپ اس میں داخل ہوں گے، میں نے کہا کہ آج رات جو عجیب واقعات میں نے دیکھے ہیں ان کا پس منظر کیا ہے تو انہوں نے کہا کہ پہلا شخص جس کو آپ نے دیکھا کہ اس کا سر پتھر سے پھوڑا جا رہا تھا یہ وہ شخص ہے جو قرآن حفظ کر کے بھلا دیتا ہے اور فرض نماز کے وقت سوتا رہتا ہے اور دوسرا شخص جس کے جبڑے چیرے جا رہے تھے یہ وہ شخص ہے جو گھر سے نکلتے ہی جھوٹ بولتا ہے اور ہر طرف اپنے جھوٹ کو پھیلاتا ہے اور تیسرا واقعہ جو آپ نے تنور کی مثل دیکھا وہ زانی مرد اور زانیہ عورتیں ہیں اور چوتھا واقعہ کہ جس کو آپ نے نہر میں تیرتے دیکھا وہ سود خور تھا اور پانچویں واقعہ میں آگ کے الاؤں کے اندر دوڑتے شخص کو دیکھا وہ جہنم کا خزانچی فرشتہ ''مالک'' تھا اور چھٹا واقعہ کہ ایک باغ میں طویل قد شخص دیکھا وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں اور بچے یہ وہ لوگ ہیں جو فطرت اسلام پہ پیدا ہوئے اور ساتواں وہ پہلا گھر کہ جس میں آپ داخل ہوئے تھے وہ عام ایمان والوں کا گھر ہے اور دوسرا گھر شہداء کا ہے اور میں جبریل اور یہ میکائیل ''علیہما السلام'' ہیں۔ پس ایک شخص نے عرض کیا کہ مشرکین کی اولاد کا کیا بنے گا؟ آپ نے فرمایا مشرکین کی معصوم اولاد بھی حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس ہو گی۔ مشرکین کی اولاد کے بارے میں مختلف روایات ہیں بعض کہتے ہیں کہ وہ کہ اہل جنت کے خدام ہوں گے بعض کہتے ہیں کہ وہ بھی جہنمی ہیں، اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہی بہتر جانتے ہیں۔

جھوٹ سے متعلق اقوال

حضرت فقیہہ علیہ الرحمۃ اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سب سے سچی بات کلام

Marfat.com

الٰہی ہے اور با عظمت کلام ذکرِ الٰہی ہے اور بدترین اندھا وہ ہے جو دل کا اندھا ہے۔ بہترین باکفایت بھلائی ذکرِ الٰہی ہے اور بدترین ندامت قیامت کے دن کی شرمندگی ہے اور اچھا غنا اپنے نفس سے مستغنی ہونا ہے اور بہترین زادِ راہ پرہیزگاری ہے اور شراب گناہوں کو جمع کرتا ہے، عورتیں شیطانی جال ہیں، جوانی جنون کا حصہ ہے اور بُری آمدن سود کی کمائی ہے اور سب سے بڑی خطا اور جھوٹی زبان ہے حضرت سفیان بن ابی حصین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے حضور علیہ السلام کی یہ روایت پہنچی آپ نے فرمایا صرف تین مواقع پر جھوٹ بولنے کی اجازت ہے ایک جنگ میں کہ جنگ لڑی ہی دھوکہ سے جاتی ہے دوسرا دو آدمیوں کے درمیان صلح کرانے کے لئے تیسرا یہ کہ آدمی اپنی بیوی سے صلح کے لئے جھوٹی بات بنا سکتا ہے، بعض تابعین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ سچ بولنا اولیاء کرام کی زینت ہے اور جھوٹ بدبخت لوگوں کی نشانی ہے جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے اپنی کتاب کی متعدد آیات میں فرمایا ہے "یہ[1] وہ دن ہے کہ سچوں کو ان کا سچ نفع دیگا" پھر فرمایا "اے[2] ایمان والو اللہ تعالےٰ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ ہو جاؤ" پھر فرمایا "وہ[3] لوگ جو سچی بات کے ساتھ آئے اور اس کی تصدیق بھی کی وہی متقی ہیں جو کچھ وہ چاہیں گے وہ سب ان کے رب کے پاس ہے" پھر فرمایا

۱؎ هٰذَا يَوْمُ يَنْفَعُ الصّٰدِقِيْنَ صِدْقُهُمْ

۲؎ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ

۳؎ وَالَّذِيْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖۤ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ

Marfat.com

"بے سند باتیں کرنے والے ہلاک ہو جائیں یعنی جھوٹے لوگ"، پھر فرمایا "اُس سے بڑھ کر ظالم کون ہو گا جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ کی تہمت لگائے اور وہ اسلام کی طرف مدعو کیا جاتا ہو اور اللہ تعالیٰ ظالموں کو ہدایت عطا نہیں فرماتا۔ واللہ تعالیٰ و رسولہ اعلم بالصواب۔

ع۱ قُتِلَ الْخَرّٰصُوْنَ

ع۲ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُوَ يُدْعٰى اِلَى الْاِسْلَامِ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ

Marfat.com

باب ۴

غیبت کے بیان میں

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے پوچھا کیا تم جانتے ہو کہ غیبت کیا ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول "علیہ الصلوٰۃ والسلام" ہی بہتر جانتے ہیں، فرمایا جب تو اپنے بھائی کا ایسا ذکر کرے جس کو وہ ناپسند کرے تو گویا تو نے اس کی غیبت کی، عرض کیا گیا اگر وہ بات میں اپنے بھائی میں دیکھوں جو میں نے کہی ہے تو پھر؟ آپ نے فرمایا اگر وہ بات اس میں ہے تبھی تو وہ غیبت ہے ورنہ تو یہ بہتان ہے حضرت فقیہہ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں بعض متقدمین سے مذکور ہے وہ فرماتے ہیں کہ اگر تو کہے کہ فلاں شخص کا کپڑا چھوٹا یا لمبا ہے تو یہ بھی غیبت ہے جب تو کہے گا تو غیبت کس طرح نہ ہوگی ابن ابی نجیح رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ہمیں یہ بات پہنچی کہ ایک پستہ قامت خاتون حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوکر چلی گئی تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کتنی پستہ قامت تھی؟ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عائشہ تو نے اس کی غیبت کی بی بی عائشہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میں نے تو وہی کہا ہے جو اس میں تھا آپ نے فرمایا کہ تو نے اس کے قبیح وصف کا ذکر کیا ہے۔

Marfat.com

غیبت گویا مردے کا گوشت کھانا ہے اور اسکی بدبو؟

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا مجھے شب معراج جب آسمانوں کی سیر کرائی گئی تو میں ایک ایسی قوم پر گزرا جو اپنے پہلوؤں سے گوشت کاٹتے تھے پھر وہ اس کو لقمہ بناتے تھے اور ان سے کہا جاتا کہ کھاؤ تم اس کو جیسے تم اپنے بھائی کا گوشت کھاتے تھے، میں نے جبرائیل "علیہ السلام" سے پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟ کہا کہ یہ آپ کی امت کے وہ لوگ ہیں جو غیبت کرتے تھے حضرت فقیہہ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں میں نے اپنے باپ سے یہ واقعہ سنا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر میں تشریف رکھتے تھے اور صحابہ اصحاب صفہ مسجد میں تھے اور حضرت زید بن ثابت حضور علیہ السلام سے سنی ہوئی حدیثیں ان کو سنا رہے تھے اُدھر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کسی نے گوشت پیش کیا، اصحاب صفہ نے حضرت زید رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ حضور علیہ السلام کی خدمت میں جا کر عرض کریں کہ بہت عرصہ ہوا ہم نے گوشت نہیں کھایا اس لئے تھوڑا سا حصہ ہمیں عطاء فرمائیں اس گوشت سے جب حضرت زید وہاں سے اٹھے تو وہ آپس میں کہنے لگے کہ زید بھی تو حضور علیہ السلام کی خدمت میں ویسے ہی حاضر ہوتے ہیں جیسے کہ ہم تو پھر وہ کیسے اس محفل میں ہمیں حدیثیں سنا رہے ہیں، جب زید رضی اللہ عنہ حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اصحاب صفہ کی درخواست پیش کی تو حضور اکرم نے فرمایا کہ ان ,, اصحاب صفہ،، سے کہو کہ ابھی تم نے گوشت کھایا ہے، حضرت زید نے واپس آکر ان کو بتایا کہ تم نے ابھی گوشت کھایا ہے، وہ کہنے لگے قسم اللہ کی ہم نے تو کافی مدت سے گوشت نہیں کھایا حضرت زید نے دوبارہ حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ وہ تو ایسا ایسا کہتے ہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور اصحاب صفہ کے پاس

Marfat.com

تشریف لائے اور فرمایا کہ ابھی تم لوگوں نے اپنے بھائی کا گوشت کھایا ہے اور اس کے اثرات تمہارے دانتوں میں ہیں لہٰذا تم تھوکو، یہاں تک کہ گوشت کی سرخی کو دیکھو گے، انہوں نے تھوکا تو اس میں خون تھا پس انہوں نے توبہ کی، رجوع کیا اور معذرت کی۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ السلام کے مبارک عہد میں ایک مرتبہ بدبو دار ہوا چلی تو آپ نے فرمایا کہ کچھ منافقین نے مسلمانوں کے کچھ لوگوں کی غیبت کی ہے یہ بدبو دار ہوا اسی وجہ سے چلی ہے بعض حکماء سے پوچھا گیا کہ عہد رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں تو غیبت کی بدبو محسوس ہو جاتی تھی اور ہمارے اس زمانے میں وہ بدبو کیوں محسوس نہیں ہوتی؟ انہوں نے جواب دیا کہ ہمارے زمانے میں اتنی بکثرت غیبت ہو رہی ہے کہ ہماری سونگھنے کی حس ختم ہو گئی ہے یعنی بدبو محسوس ہی نہیں ہوتی اور اس کی مثال ایسی ہے کہ ایک شخص چمڑے کے رنگریز کے گھر گیا مگر وہاں چمڑے کی بدبو کی وجہ سے نہ رک سکا لیکن اس گھر کے مکین یعنی رنگریز وہیں کھاتے ہیں وہیں پیتے ہیں انہیں بدبو محسوس ہی نہیں ہوتی کیونکہ ان کی ناکیں اس سے بھر گئی ہیں اور اسی طرح ہمارے زمانے میں غیبت کا معاملہ ہے

حضرت سدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کچھ لوگوں کے ساتھ سفر میں تھے نیز حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ بھی ہمراہ تھے ایک جگہ رہنے کے لئے خیمے نصب کئے اور کھانا پکایا اور حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سو گئے کچھ ہمراہیوں نے کہا کہ یہ "سلمان"، کیا چاہتے ہیں؟ یہی کہ خیمے نصب ہوں کھانا تیار ہو اور یہ تشریف لے آئیں، بعدازاں ان لوگوں نے حضرت سلمان سے کہا کہ آپ حضور علیہ السلام کی خدمت میں جا کر ہمارے لئے سالن مانگ لاؤ،

Marfat.com

حضرت سلمان نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر مدعا عرض کیا تو آپ نے فرمایا کہ ان کو خبر دو کہ تم نے تو سالن کھا لیا ہے، حضرت سلمان نے ان کو حضور علیہ السلام کا فرمان پہنچایا تو وہ کہنے لگے کہ ہم نے تو کھانا کھایا ہی نہیں اور حضور علیہ السلام بھی جھوٹ نہیں فرماتے تب وہ سارے حضور اکرم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ تم نے اپنے ساتھی کا گوشت کھایا جب تم نے ایسا ایسا کہا اور وہ سوئے ہوئے تھے پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی "[۱]اے ایمان والو بدگمانی سے بہت بچو بے شک بعض گمان گناہ ہیں"، حضرت سفیان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ظن دو طرح کے ہیں (۱) جس میں گناہ ہوتا ہے (۲) وہ جو گناہ نہیں ہوتا، پہلی وہ بدگمانی جو کہ گناہ ہے وہ ہے جو صرف بولی گئی ہو اور دوسری بدگمانی جس میں گناہ نہیں ہے وہ ہے جو صرف دل میں رکھے مگر بولے نہیں وَلَا تَجَسَّسُوا یعنی اپنے بھائی کے عیب تلاش مت کرو نیز آیت کا دوسرا حصہ "[۲]اور نہ تمہارا کوئی کسی دوسرے کی غیبت کرے کیا تمہارا کوئی ایک یہ پسند کرتا ہے کہ وہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے پس اس کو تم ناپسند کرتے ہو"، یعنی تم اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانا مکروہ سمجھتے ہو تو اسی طرح اپنے بھائی کے برے ذکر سے بھی بچو۔

آیت وَلَا یَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا کی تفسیر میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ آیت دو صحابہ کے متعلق نازل ہوئی تھی اور وہ اس طرح کہ ایک سفر میں دو مالداروں کے ساتھ حضور علیہ السلام نے ایک غریب صحابی کو ملا دیا تاکہ وہ ان کا ہاتھ بٹاتا رہے اور کھانے میں بھی شامل رہے جب کئی

۱۔ یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ

۲۔ وَلَا یَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا اَیُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ یَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِیْهِ مَیْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ

Marfat.com

منزلیں گزر گئیں تو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ بھی ان دونوں کے ساتھ آ ملے پھر ایک جگہ پڑاؤ کیا تو ان کے پاس کھانے کو کچھ نہ تھا تو انہوں نے اس غریب صحابی سے کہا کہ حضور علیہ السلام کی خدمت میں جاؤ اور بچا کھچا سالن لے آؤ جب وہ چلا تو ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا کہ اگر یہ شخص کسی کنویں پر بھی جا پہنچے تو اس کا پانی بھی کم ہو جائے جب وہ صحابی حاضر بارگاہ رسالت ہوا اور مدعا بیان کیا تو آنحضرت نے فرمایا کہ ان دونوں سے کہہ دو کہ تم دونوں نے سالن کھالیا پس اس نے واپس آ کر ان کو پیغام پہنچایا تو وہ دونوں حاضر ہوئے اور عرض کیا حضور ہم نے تو سالن نہیں کھایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمہارے مونہوں میں گوشت کی سرخی دیکھ رہا ہوں وہ کہنے لگے ہمارے پاس تو کوئی چیز بھی نہیں تھی اور نہ ہی آج ہم نے گوشت کھایا ہے آپ نے ان سے فرمایا کہ تم دونوں نے اپنے بھائی کی غیبت کی ہے پھر فرمایا کیا تم پسند کرو گے کہ مردے کا گوشت کھاؤ؟ انہوں نے کہا نہیں پھر ان سے فرمایا کہ جس طرح تم مردے کے گوشت کو کھانا پسند نہیں کرتے اسی طرح غلیبت بھی نہ کیا کرو کیونکہ بھائی کی غیبت کرنا اس کے گوشت کھانے کے مترادف ہے اس پہ یہ آیت نازل ہوئی وَلَا يَغْتَبْ بَعْضُكُمْ بَعْضًا۔

غیبت سے متعلق اقوال

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں مجھے ایک آدمی نے کہا کہ فلاں شخص نے آپ کی غیبت کی ہے لہٰذا میں نے تر کھجوروں کا ایک تھال اس کی طرف بھیجا اور کہا کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ تم نے اپنی نیکیاں مجھے بطور ہدیہ دی ہیں پس میں نے چاہا کہ تمہیں اس کا بدلہ دوں، میں معذرت خواہ ہوں کہ

Marfat.com

پورا بدلہ دینے کی قدرت نہیں رکھتا، حضرت ابراہیم بن ادہم رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ آپ نے چند لوگوں کی ضیافت کی جب وہ کھانے کے لئے بیٹھے تو ایک آدمی کی غیبت کرنے لگے حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ ہم سے پہلے والے لوگ گوشت سے روٹی کھاتے تھے مگر تم نے روٹی سے پہلے گوشت کھانا شروع کر دیا، حضرت ابوامامہ باہلی سے مذکور ہے کہ روز قیامت ایک شخص کو اس کا اعمال نامہ دیا جائے گا تو وہ اس میں ایسی نیکیاں دیکھے گا جو اس نے کی نہیں ہوں گی عرض کرے گا اے رب یہ نیکیاں کہاں سے آئی ہیں اللہ تعالیٰ فرمائیگا یہ وہ نیکیاں ہیں جو لوگ تیری غیبت کرتے تھے اور تجھے معلوم بھی نہ تھا حضرت ابراہیم بن ادھم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اے جھوٹے تو اپنی دنیا کے متعلق اپنے دوستوں پر بخل کرتا ہے اور اپنی آخرت کی اپنے دشمنوں پر سخاوت کرتا ہے جس چیز میں تو بخل کرتا ہے اس میں معذور نہیں اور جس چیز کی تو سخاوت کرتا ہے اس میں تو لائق تعریف نہیں ہے بعض حکماء سے منقول ہے وہ کہتے ہیں کہ غیبت قاریوں کے لئے پھل، فاسقوں کے لئے دعوت، عورتوں کے لئے چراگاہ، کتے صفت لوگوں کے لئے سالن اور پرہیز گاروں کے لئے غلاظت ہے حضرت ابن بن مالک رضی اللہ عنہما سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا چار چیزیں ایسی ہیں جو روزہ توڑ دیتی ہیں، وضو بھی توڑ دیتی ہیں اور عمل کو گرا دیتی ہیں ایک غیبت دوم جھوٹ سوم چغلی چہارم عورت کے حسن کی ایسی جگہوں کو دیکھنا جن کی طرف نظر کرنا جائز نہیں اور یہ چیزیں برائی کی جڑوں کو یوں سیراب کرتی ہیں جیسے درخت کی جڑوں کو پانی سیراب کرتا ہے اور شراب نوشی تمام خطاؤں سے بڑھ کر ہے حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سابقہ انبیائے کرام کی کتب میں میں نے پڑھا ہے کہ جنت میں سب کے بعد داخل ہونے والا وہ شخص ہوگا جو غیبت سے توبہ کر کے مرتا ہے اور جہنم میں سب سے پہلے وہ داخل

Marfat.com

ہو گا جو توبہ کیے بغیر ہی مر گیا حضرت عیسٰی علیہ السلام نے اپنے صحابہ سے فرمایا کہ اگر تم ایک ایسے شخص کو دیکھو جو سو رہا ہو اور ہوا سے اس کے بدن کا ستر کھل گیا ہو تو کیا تم اس کو چھپا دو گے؟ سب نے کہا ہاں فرمایا لیکن تم تو اس کا باقی بدن بھی بے پردہ کر رہے ہو انہوں نے کہا سبحان اللہ ہم کس طرح بقیہ جسم بے پردہ کر رہے ہیں فرمایا کیا یہ حقیقت نہیں کہ جب تمہارے سامنے کوئی کسی کی برائی کرتا ہے تو تم اس سے بھی بڑھ کر اس کی برائی کرتے ہو گویا تم نے اس کے جسم سے باقی کپڑا بھی کھینچ لیا۔

حضرت خالد ربعی فرماتے ہیں میں ایک جامع مسجد میں تھا کہ لوگوں نے ایک آدمی کی غیبت شروع کر دی تو میں نے ان کو غیبت سے روکا تو وہ رک گئے اور دوسری باتوں میں لگ گئے مگر پھر انہوں نے غیبت شروع کر دی تو کسی بات پر میں بھی ان کے ساتھ شامل ہو گیا تو اسی رات میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک کالے رنگ کا دراز قد شخص میرے پاس آیا اس کے پاس ایک تھال تھا جس میں خنزیر کے گوشت کے ٹکڑے تھے پس اس نے مجھ سے کہا کہ اس کو کھاؤ، میں نے کہا کیا میں خنزیر کا گوشت کھاؤں؟ قسم اللہ کی میں اس کو نہیں کھاؤں گا تو اس نے مجھے بہت سخت انداز میں ڈانٹا اور کہا تو نے جو کچھ کھایا ہے وہ اس سے بھی بدتر ہے پھر اس نے ایک ٹکڑا میرے منہ میں ٹھونس دیا یہاں تک کہ میں نیند سے بیدار ہو گیا، قسم اللہ کی تیس چالیس دن اس واقعہ کو ہو چکے ہیں میں جس وقت کھانا کھاتا ہوں تو خنزیر کے گوشت کا ذائقہ اور اس کی بدبو اپنے منہ میں پاتا ہوں حضرت سفیان بن حصین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں ایاس بن معاویہ کے ہاں بیٹھا تھا کہ وہاں سے ایک آدمی گزرا اور میں نے اس کی غیبت کی ایاس نے کہا کہ چپ ہو جا پھر ایاس نے مجھے کہا سفیان کیا تو روم کی جنگ میں تھا؟ میں نے کہا نہیں، پھر کہا کیا تو ترک کی جنگ میں تھا؟ میں نے کہا نہیں، پھر کہا کہ سفیان،

Marfat.com

روم اور ترک کی تو تجھ سے محفوظ رہا مگر تیرا مسلمان بھائی تجھ سے محفوظ نہ رہا سفیان علیہ الرحمۃ کہتے ہیں پھر میں نے کبھی یہ کام نہیں کیا یعنی کسی کی غیبت نہیں کی۔

حضرت حاتم زاہد علیہ الرحمۃ کہتے ہیں جب کسی مجلس میں تین چیزیں ہوں تو اس جگہ سے رحمت ہٹا دی جاتی ہے (۱) ذکرِ دنیا (۲) ہنسی (۳) لوگوں کی غیبت۔ حضرت یحییٰ بن معاذ رازی سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ ایک مؤمن کے حصے میں تیری طرف سے تین چیزیں ہوں تو محسنین میں تو گنا جائے گا (۱) اگر تو کسی کو فائدہ نہیں پہنچا سکتا تو اس کو نقصان بھی نہ پہنچا (۲) اگر تو کسی کو خوشی نہیں دے سکتا تو غم بھی نہ دے (۳) اگر تو کسی کی مدح نہیں کر سکتا تو اس کی برائی بھی نہ کر۔ حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ابن آدم کے ساتھ بیٹھنے والے کچھ فرشتے بھی ہوتے ہیں جب تم میں سے کوئی ایک اپنے بھائی کا ذکر بھلائی کے ساتھ کرتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں جیسی بھلائی اس کے لئے ویسی ہی تیرے لئے بھلائی ہو اور جب تم میں سے کوئی ایک اپنے بھائی کا ذکر برائی کے ساتھ کرتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں اے ابن آدم تو نے اس کے باپردہ ستر کو کھول دیا ہے اپنے آپ کو دیکھ اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کر کہ اس نے تیری ستر پوشی فرما رکھی ہے۔ حضرت ابراہیم بن ادھم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے کھانے پر بلایا گیا جب دستر خوان پر بیٹھ گئے تو کچھ نے کہا کہ فلاں ابھی تک نہیں آیا تو ان میں سے ہی ایک شخص نے کہا کہ وہ فلاں شخص تو بہت موٹا ہے تو میں "ابراہیم" نے کہا کہ سب کچھ میرے پیٹ کے لئے کیا گیا ہے اور اس وقت میں ایسی دعوت میں حاضر ہوں جس میں ایک مسلمان کی غیبت ہو رہی ہے وہاں سے چلے گئے اور تین روز تک کھانا نہ کھایا یک دانا کا کہنا ہے کہ اگر تو تین چیزوں میں کمزور ہے تو تین دوسری چیزیں لازم پکڑ (۱) اگر تو خیر کے کاموں میں کمزور ہے تو پھر شر سے رک جا (۲) اگر تو کسی کو نفع

Marfat.com

پہنچانے کی استطاعت نہیں رکھتا تو پھر نقصان پہنچانے سے رک جانا (۳) اگر تو روزہ رکھنے کی استطاعت نہیں رکھتا تو لوگوں کا گوشت نہ کھا یعنی غیبت نہ کر۔ حضرت وہب مکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر دنیا و ما فیہا کے تمام اسباب مجھے مل جائیں تاکہ میں اس کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کروں اس کے مقابلے میں غیبت کا ترک کر دینا مجھے زیادہ پسند ہے ایسے ہی دنیا و ما فیہا کے اسباب کو اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کے مقابلے میں محرمات سے نگاہ کو نیچا کر لینا مجھے زیادہ پسند ہے۔ پھر یہ آیت پڑھی "تمہارا کوئی کسی کی غیبت نہ کرے"[۱] پھر یہ آیت پڑھی "آپ مؤمن مردوں سے کہہ دیں کہ وہ اپنی آنکھوں کو نیچی رکھیں۔[۲]

غیبت کرنے والے کی قبولیتِ توبہ میں اختلاف

فقیہہ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ غیبت کرنے والے کی توبہ میں علماء کا اختلاف ہے کہ کیا معاف کرائے بغیر اس کی توبہ قبول ہوتی ہے یا نہیں بعض علماء فرماتے ہیں جب تک غیبت کرنے والا معاف نہیں کرائے گا اس کی توبہ قبول نہیں ہوگی بعض فرماتے ہیں کہ توبہ قبول ہو جائے گی، ہمارے نزدیک اس کی دو وجوہ ہیں (۱) جس کی غیبت کی بات اس کے علم آگئی ہے تو پھر لازمی ہے کہ اس سے معاف کرائے اور اگر بات اس تک نہیں پہنچی تو پھر صرف استغفار کرے اور آئندہ ایسا نہ کرنے کا مصمم ارادہ کرے، منقول ہے کہ ایک شخص نے حضرت ابن سیرین علیہ الرحمۃ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میں نے آپ کی غیبت کی ہے مجھے معاف فرما دیں آپ نے فرمایا میں اس چیز کو کیسے حلال "معاف" کر سکتا ہوں جسے

۱؎ وَلَا يَغْتَبْ بَعْضُكُمْ بَعْضًا

۲؎ قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ

Marfat.com

اللہ تعالےٰ نے حرام فرمایا ہے گویا یہ اشارہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حضور توبہ و استغفار کرو معافی تو اسی ذات کی طرف سے ہو گی (۲) اگر غیبت اس شخص تک نہیں پہنچی کہ جس کی غیبت کی گئی تھی تو ایسی صورت میں اس کی توبہ یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے استغفار کرے اور اسی ذات سے توبہ کرے اور جس کی غیبت کی گئی تھی اس کو نہ بتانا اچھا ہے تاکہ اس کے دل میں تشویش نہ پیدا ہو اور اگر بہتان باندھا ہے تو پھر توبہ کے لئے اس کو تین مواقع پر معافی مانگنا لازمی ہے (۱) ان لوگوں کے پاس جائے کہ جن کے سامنے بہتان باندھا تھا اور کہے کہ میں نے فلاں شخص کے بارے میں جو بات کی تھی وہ جھوٹ ہے (۲) جس پہ بہتان لگایا تھا اس سے معافی مانگے (۳) اللہ تعالےٰ کے حضور توبہ و استغفار کرے کیونکہ بہتان سے بڑھ کر کوئی گناہ نہیں بے شک تمام گناہوں کے لئے ایک توبہ کی احتیاج ہے مگر بہتان کے لئے تین جگہوں پر توبہ کرنی پڑتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بہتان کو کفر کے ساتھ ملایا ہے آیت ہے "بچو تم بتوں کی ناپاکی سے اور جھوٹی باتوں سے" اور کہا گیا ہے کہ صرف معلوم "مخصوص و معروف" لوگوں کا ذکر ہی غیبت ہے یہاں تک کہ اگر کوئی کسی شہر والوں کو کہے کہ وہ بخیل ہیں یا فلاں شہر والے بُرے ہیں تو یہ غیبت نہیں ہے کیونکہ شہر والوں میں اچھے بھی ہوتے ہیں اور بُرے بھی ہوتے ہیں اس کی مراد تمام شہری نہ تھے لیکن ایسی بات سے پرہیز افضل ہے۔

غیبت سے متعلق دو واقعات

منقول ہے کہ کسی ایک زاہد نے اپنی بیوی کے لئے روئی خریدی تو اسکی بیوی نے کہا کہ یہ روئی بیچنے والی تو دم بہت بری ہے روئی میں انہوں نے تیرے

Marfat.com

ساتھ خیانت کی ہے یہ سنتے ہی زاہد نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی جب ان سے اس مسئلے میں پوچھا گیا تو کہا کہ میں غیور انسان ہوں اور مجھے ڈر ہے کہ یہ روئی بیچنے والے سب کے سب قیامت کے دن میری بیوی کے فریق مقابل ہو جائیں اور یہ کہا جائے کہ فلاں کی بیوی کے خلاف روئی بیچنے والوں نے دعویٰ کیا ہے اسی لئے میں نے اس کو طلاق دے دی ہے اور فرمایا کہ تین افراد ایسے ہیں جن کی غیبت کو غیبت نہیں جانا جاتا (۱) ظالم بادشاہ (۲) کھلم کھلا فسق و فجور کرنے والا (۳) بدعتی شخص یعنی جب اس فعل اور مذہب کا ذکر کیا جائے اگر اس کے جسم میں موجود کسی عیب کو ذکر کیا گیا تو یہ غیبت ہو گی لیکن صرف اسکے فعل اور مذہب کے ذکر میں کوئی غیبت نہیں اور نہ ہی کوئی فکر ہے تاکہ لوگ اس سے بچیں، حضور علیہ السلام فرماتے ہیں کہ برے کی برائی بیان کرو تاکہ لوگ اس سے بچیں، فقیہہ علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں غیبت کی چار قسمیں ہیں ایک کفر ہے دوسری منافقت ہے تیسری معصیت ہے اور چوتھی مباح ہے جس پہ اجر ملے گا، وہ غیبت جو کفر ہے وہ یہ کہ کسی کی غیبت کرے اور کوئی اسے روکے کہ غیبت نہ کرو لیکن وہ کہے کہ یہ غیبت نہیں ہے بلکہ میں نے سچ کہا ہے تو گویا اس نے اللہ تعالیٰ کے حرام کردہ کو حلال کر دیا اور جو ایسا کرے گا وہ کافر ہو جائے گا، غیبت کی قسم جو کہ نفاق ہے وہ یہ کہ نام نہ لے کر کسی انسان کی غیبت کرنا مگر مخاطب جانتا ہو کہ اس کی مراد فلاں سے ہے اور اس کی غیبت کر رہا ہے مگر وہ اپنے دل میں سمجھتا ہے کہ میں غیبت نہیں کر رہا یہی منافقت ہے اور غیبت کی وہ قسم جو معصیت ہے وہ یہ کہ نام لے کر کسی کی غیبت کرنا اور وہ جانتا ہو کہ یہ معصیت ہے وہ شخص گنہگار ہے اور اس پہ توبہ ضروری ہے اور چوتھی قسم یہ کہ کھلم کھلا گناہ کرنے والے کی غیبت کرنا یا کسی بدعتی کی غیبت کرنا، ایسی غیبت پہ ثواب ملے گا تاکہ لوگ اس کے حال سے واقف ہو کر اس سے بچ سکیں حضور

Marfat.com

علیہ السلام فرماتے ہیں کہ بُرے کی برائی کا ذکر کرو تاکہ لوگ اس سے بچ سکیں۔

فقیہہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے باپ سے یہ حکایت سنی کہ وہ انبیاء کرام جو رسول نہیں ہوتے ان میں سے کچھ تو خواب میں دیکھ لیتے تھے اور کچھ صرف آواز سنتے تھے مگر وہ کسی چیز کو دیکھتے نہیں تھے ان میں سے ایک نبی جو خواب میں دیکھتے تھے انہوں نے ایک رات خواب میں دیکھا کہ کوئی ان سے کہہ رہا ہے کہ جو چیز سب سے پہلے آپ کو ملے وہ کھا لینا دوسری کو چھپا دینا تیسری کو قبول کر لینا، چوتھی کو مایوس نہ کرنا پانچویں کے نزدیک نہ جانا، دوسرے دن صبح پہلی چیز جو اس کو ملی وہ بہت بڑا سیاہ پہاڑ تھا وہ حیرت زدہ ہو کر رک گئے اور کہا کہ میرے رب نے مجھے اس کو کھانے کا حکم فرمایا ہے پھر دل میں سوچا کہ میرا رب مجھے ایسا حکم نہیں دیتا جو میری طاقت سے باہر ہو پس جب کھانے کا ارادہ کر کے آگے بڑھے اور اس سے قریب ہوئے تو وہ پہاڑ چھوٹا ہو گیا اور جب اس کے پاس پہنچے تو وہ پہاڑ شہد سے میٹھا ایک لقمہ بن چکا تھا اس کو کھایا اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی پھر آگے بڑھے تو سونے کا ایک طشت ملا سوچا کہ میرے رب نے مجھے اس کو چھپانے کا حکم دیا ہے پس گڑھا کھودا اور اس کو دفن کر دیا پھر آگے چلے اور گھوم کر دیکھا تو طشت زمین پر رکھا تھا پھر واپس آ کر اس کو دفن کر دیا جب دو تین مرتبہ ایسا کر چکے تو پھر یہ کہہ کر آگے چلے کہ میں نے تو وہی کیا جو جس کا مجھے حکم دیا گیا۔ آگے دیکھتے ہیں کہ ایک پرندے کے پیچھے باز لگا ہوا ہے جو اس کو پکڑنا چاہتا ہے، پرندے نے کہا یا نبی اللہ میری مدد کیجئے آپ نے اس کی بات مان لی اور اسے اپنی آستین میں چھپا لیا پھر باز بھی آگیا اور کہا یا نبی اللہ میں بھوکا ہوں اور صبح سے میں اس پرندے کو پکڑنے کی کوشش کر رہا ہوں لہٰذا میرے رزق سے مجھے مایوس نہ کریں آپ نے دل میں سوچا کہ مجھے تو تیسری ملنے والی چیز کا کہا ماننے کا

Marfat.com

حکم دیا گیا ہے وہ میں نے مان لیا اور چوتھی چیز کو مایوس نہ کرنے کا حکم تھا اور چوتھا یہ باز ہے تو کس طرح کروں ابھی اس معاملے میں حیران تھے کہ چھری پکڑی اور اپنی ران سے گوشت کا ٹکڑا کاٹ کر باز کی طرف پھینک دیا اور وہ جھپٹ کر اُڑ گیا تب آپ نے پرندے کو چھوڑ دیا پھر آگے چلے تو پانچویں بدبودار مردار چیز کو دیکھا پس وہاں سے دور ہو گئے جب شام ہو گئی تو عرض کیا اے رب میں نے تو آپ کے حکم کی تعمیل کر لی ہے لیکن ان امور کی تفصیل تو ارشاد فرمائیے تو پھر خواب میں دیکھا کوئی اس سے کہہ رہا تھا پہلی چیز جو آپ نے کھائی ہے وہ غضب تھا جو کہ ابتدا میں پہاڑ کی طرح تھا جو کہ غصہ کو پی جانے اور صبر کرنے پر شہد سے میٹھا لقمہ بن جاتا ہے دوسرا نیک عمل ہے اگر اس کو چھپاؤ بھی تو بھی ظاہر ہو جاتا ہے تیسرا جو تیرے پاس امانت رکھے اس میں خیانت نہ کرو چوتھا جب کوئی انسان سوال کرے تو اس کی ضرورت کو پورا کرنے کی کوشش کرو چاہے خود ہی محتاج کیوں نہ ہو پانچواں غیبت ہے ان لوگوں سے دور ہو جاؤ جو غیبت کرتے ہیں

واللہ اعلم و رسولہ بالصواب

Marfat.com

باب

چغل خوری کے بیان میں

حضرت فقیہہ رحمۃ اللہ علیہ اپنی سند کے ساتھ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں چغلی کرنے والا جنت میں داخل نہ ہوگا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ تمہارے برے لوگ کون ہیں؟ عرض کیا اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں فرمایا برے لوگوں کے دو رُخ ہوتے ہیں ایک کے پاس ایک رخ سے اور دوسرے کے پاس دوسرے رخ سے آتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور علیہ السلام دو نئی قبروں سے گزرے تو فرمایا ان دونوں کو عذاب دیا جا رہا ہے مگر یہ گناہ کبیرہ کی وجہ سے عذاب نہیں دیئے جا رہے بس ان میں ایک تو پیشاب کے چھینٹوں سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا چغل خوری کیا کرتا تھا پھر آپ نے ایک ہری شاخ لی اور اس کو دو حصوں میں چیر دیا اور ایک ایک حصہ دونوں قبروں پر گاڑ دیا، صحابہ کرام رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے اس طرح کیوں کیا؟ فرمایا اس لئے تاکہ جب تک یہ ہری رہیں گی ان کے عذاب میں کمی رہے گی حضرت فقیہہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حضور علیہ السلام کا فرمان کہ "وہ گناہ کبیرہ کی وجہ سے مبتلائے عذاب نہیں،، کا مفہوم یہ ہے کہ یہ جرم تمہارے نزدیک کبیرہ نہیں مگر اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ کبیرہ گناہ ہے نیز

Marfat.com

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں جو مذکور ہے کہ چغلخور جنت میں نہیں جائے گا، جب وہ جنت میں نہیں جائے گا تو پھر اس کا ٹھکانہ جہنم ہی ہے اس لئے کہ وہاں تو ٹھکانہ جنت ہے یا جہنم جب یہ ثابت ہو گیا کہ وہ جنت میں داخل نہیں ہو گا تو پھر ثابت ہوا کہ وہ جہنم میں ہی جائے گا، اس لئے چغلخور پر واجب ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے توبہ کرے بے شک چغل خور کے لئے دنیا میں ذلت ہے اور مرنے کے بعد قبر میں اس کے لئے عذاب ہے قیامت کے روز اس کے لئے جہنم ہے رحمت الٰہی سے اس کے لئے مایوسی ہے اگر اس نے مرنے سے پہلے توبہ کر لی تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرمالے گا۔

چغل خوروں کا حشر

حضرت امام حسن علیہ السلام سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ برے لوگ دو رخ رکھتے ہیں ایک کے پاس ایک رخ سے اور دوسرے کے پاس دوسرے رخ سے آتے ہیں اور وہ لوگ جو دنیا میں دو زبانیں رکھتے ہیں قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی آگ سے دو زبانیں بنائے گا حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہا جاتا ہے کہ برے لوگ وہ ہیں جو طعنہ زنی، لعنت اور چغلی کرتے ہیں اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ قبر میں تین عذاب ہیں ایک غیبت پر، دوسرا پیشاب سے نہ بچنے پر اور تیسرا چغلی کرنے پر حضرت حماد بن سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے خریدار کو یہ بتا کر غلام بیچا کہ اس میں چغلخوری کے علاوہ اور کوئی عیب نہیں ہے خریدار نے چغلی کو معمولی بات سمجھ کر غلام خرید لیا چند دن غلام اسکے پاس رہا پھر ایک دن اس نے اپنے آقا کی بیوی سے کہا کہ تیرا شوہر تجھ سے محبت نہیں کرتا اور وہ چاہتا ہے کہ تجھ پر کوئی سوکن لے آئے اب کیا تو چاہتی ہے

Marfat.com

کہ وہ تجھ پہ توجہ دے، بیوی نے کہا ہاں۔ غلام نے اس سے کہا جب تمہارا شوہر سو رہا ہو تو استرا لے کر اس کی داڑھی کے اندر سے کچھ بال کاٹ لینا۔ پھر اس نے شوہر کے پاس آکر کہا کہ تیری بیوی نے تو کسی کو دوست بنا رکھا ہے اور وہ تجھے قتل کر دے گی اور اگر تو اس کی تحقیق کرنا چاہتا ہے تو پھر اس کو دکھانے کے لئے گھر جاکر سو جا۔ وہ شخص جاکر نیند کی شکل بنا کر سو گیا تب اس کی بیوی استرا لیکر آگئی تاکہ وہ اس کی داڑھی کے نیچے کے بال کاٹ لے ادھر شوہر نے شک کیا کہ شاید وہ مجھے قتل کرنا چاہتی ہے اس نے استرا چھینا اور بیوی کو قتل کر دیا پھر عورت کے ورثاء نے آکر شوہر کو قتل کر دیا ادھر شوہر کے ورثاء آگئے اور دونوں فریق میں قتل و غارت ہونے لگی۔

یحییٰ بن اکثم فرماتے ہیں کہ چغلخور جادوگر سے بھی برا ہے جو کام جادوگر ایک مہینے میں نہیں کر سکتا وہ چغلخور ایک لمحے میں کر دیتا ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ چغلخور کا کام شیطان کے کام سے بھی زیادہ نقصان دہ ہے اس لئے کہ شیطان کا کام تو خیال اور وسوسے کے ذریعہ ہوتا ہے جبکہ چغلی خور کا کام مشاہدۃً آنکھوں کے سامنے ہوتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے حَمَّالَةَ الْحَطَبِ "جو لکڑیاں لاد کر لاتی ہے"، اکثر مفسرین نے فرمایا ہے کہ حَطَبُ سے مراد چغلی ہے اور چغلی کو حطب اس لئے کہا گیا ہے کہ دشمنی اور جھگڑے کا سبب ہے گویا یہ آگ کا ایندھن ہے حضرت اکثم بن صیفی فرماتے ہیں کہ چار طرح کے لوگ ذلیل ہیں (۱) چغلخور (۲) جھوٹا (۳) مقروض (۴) یتیم کا حق غصب کرنے والا۔ ابو عبید اللہ قرشی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ صرف سات باتیں معلوم کرنے کے لئے ایک شخص دوسرے شخص کے پاس سات سو فرسخ "تقریباً دو ہزار میل"، چل کر گیا اور اس سے کہا کہ میں اس علم کے حصول کے لئے آیا ہوں جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو

Marfat.com

دیا ہے مجھے آسمان کے متعلق بتائیے اور وہ جو اس سے بھی بھاری ہے اور زمین کے متعلق اور جو اس سے وسیع ہے، اور پتھر کے متعلق اور جو اس سے بھی سخت ہے نیز آگ کے متعلق اور جو اس سے بھی گرم ہے نیز زمہریر کے متعلق اور جو اس سے بھی ٹھنڈی ہے، نیز سمندر کے متعلق اور جو اس سے بھی گہرا ہے نیز یتیم کے متعلق اور جو اس سے بھی زیادہ کمزور ہے اور بعض روایات میں ہے کہ زہر کے متعلق اور جو اس سے بھی زیادہ نقصان دہ ہے، اس نے جواب دیا کہ کسی بے گناہ پر بہتان لگانا ساتوں آسمانوں سے زیادہ بھاری ہے اور حق زمین سے بھی وسیع ہے، اور قناعت والا دل سمندر سے گہرا ہے، جسم میں آگ سے زیادہ گرم حرص ہے، کسی قریبی سے سوال کرنا جبکہ امید بھی نہ ہو زمہریر سے زیادہ ٹھنڈا ہے اور کافر کا دل پتھر سے بھی سخت ہے اور چغلخور کی چغلی جب کھل جائے تو وہ یتیم سے بھی زیادہ کمزور ہوتا ہے اور چغلی زہر سے بھی زیادہ مہلک ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جنت کو پیدا کر کے فرمایا کہ مجھ سے کوئی بات کر تو جنت نے کہا کہ وہ خوش نصیب ہے جو میرے اندر داخل ہوگا اللہ تعالیٰ نے فرمایا مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم آٹھ قسم کے لوگ تیرے اندر نہیں رہ سکیں گے (۱) ہمیشہ شراب پینے والا (۲) زنا پر اصرار کرنے والا (۳) چغلی کھانے والا (۴) دیوث (۵) سپاہی (۶) مخنث (ہیجڑا) (۷) قطع رحمی کرنے والا (۸) اللہ تعالیٰ کے نام پر وعدہ کر کے پورا نہ کرنے والا۔

چغل خوروں کے متعلق اقوال

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جو دوسرے شخص کی بات تجھے کہہ رہا ہے وہ تیری بات بھی دوسرے سے کہے گا روایت میں آتا ہے کہ ایک

Marfat.com

شخص نے حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کے پاس کسی کی کوئی بات کی تو آپ نے فرمایا کہ اگر تو چاہے تو ہم تیری اس بات کی تحقیق کرلیں؟ اگر تو جھوٹا نکلا تو پھر اس آیت کا مصداق بنے گا اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْٓا "اگر کوئی فاسق تمہارے پاس خبر لائے تو تحقیق کر لیا کرو" اور اگر تو سچا نکلا تو پھر اس آیت کا مصداق بنے گا هَمَّازٍ مَّشَّآءٍۢ بِنَمِيْمٍ "طعنہ دینے والا، چغلیاں کھانے والا" اور اگر چاہو تو ہم تجھے معاف کر دیں، اس نے کہا اے امیر المؤمنین مجھے معاف فرمادیں آئندہ ایسی بات کا اعادہ نہیں کروں گا، حضرت عبداللہ ابن مبارک فرماتے ہیں کہ ولدالزنا کسی بات کی پردہ پوشی نہیں کرتا اور اپنی قوم میں شریف النسب کبھی پڑوسی کو تکلیف نہیں دیتا یعنی وہ شخص جو بات کو چھپانے کی بجائے دوسروں کو بتاتا پھرے وہ ولدالزنا ہے اگر وہ ولدالزنا نہ ہوتا تو بات کو چھپاتا

یہ بات اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے مستخرج ہے "طعنہ[1] دینے والا، چغلیاں کھانے والا، بھلائی سے روکنے والا، گناہوں میں حد سے بڑھنے والا، سخت مزاج اور ان کے بعد ولدالزنا یعنی حرامی" اس آیت سے مراد ولید بن مغیرہ ہے کہ وہ طعنہ زن، چغلخور، لوگوں کو بھلائی سے روکنے والا، گناہوں میں بڑھنے والا اور ولدالزنا تھا یعنی یہ تمام باتیں اس میں موجود تھیں، منقول ہے کہ ایک دانا کا دوست اس سے ملنے آیا اور ان کے کسی بھائی کا تذکرہ کیا تو دانا نے اس سے کہا کہ تو آیا تو بہت عرصہ بعد ہے ملنے کے لئے مگر اپنے ساتھ تین گناہ بھی لایا ہے (۱) مجھے اپنے بھائی کے لئے بغض میں مبتلا کیا (۲) میرے فارغ دل کو مشغول کر دیا (۳) خود کو چغلی سے متہم کر دیا۔

حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ بنی اسرائیل

۱؎ هَمَّازٍ مَّشَّآءٍۢ بِنَمِيْمٍ مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ اَثِيْمٍ عُتُلٍّۭ بَعْدَ ذٰلِكَ زَنِيْمٍ

Marfat.com

پر قحط پڑا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام ان کو لے کر تین مرتبہ نماز استسقاء کے لئے نکلے لیکن بارش نہ برسی، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بارگاہ الٰہی میں عرض کیا کہ تیرے بندے تین دفعہ نماز استسقاء کے لئے نکلے ہیں لیکن ان کی دعا قبول نہیں کی گئی؟ اللہ تعالیٰ نے وحی کے ذریعہ فرمایا کہ آپ کی اور ان کی دعا اس لئے قبول نہیں کی گئی کہ تمہارے درمیان ایک چغل خور شخص موجود ہے جو کہ چغلخوری کا عادی ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا وہ کون ہے تاکہ ہم اس کو اپنے درمیان سے نکال دیں، اللہ تعالےٰ نے فرمایا اے موسیٰ میں تو تمہیں چغلی سے روکتا ہوں اور پھر خود چغلی کروں؟ بس تم سب کے سب توبہ کرو، لہٰذا سب نے توبہ کی اور پھر بارش ہوگئی، منقول ہے کہ امیر المؤمنین سلیمان بن عبدالملک بیٹھے تھے اور وہیں زہری علیہ الرحمۃ بھی تھے ایک شخص آیا تو سلیمان نے اس سے کہا کہ اس اس طرح تو میری غیبت کرتا ہے اور مجھے یہ معلوم ہو چکا ہے اس شخص نے کہا کہ نہ تو میں نے ایسا ویسا کہا ہے اور نہ غیبت کی ہے، سلیمان نے اس سے کہا کہ جس نے مجھے بتایا ہے وہ سچا ہے امام زہری علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ چغلخور کبھی سچا نہیں ہو سکتا، سلیمان نے امام زہری رحمۃ اللہ علیہ سے کہا کہ آپ نے سچ فرمایا اور اس کو بسلامت روانہ کر دیا، ایک دانا کا کہنا ہے کہ جب تجھے کوئی اطلاع دے کہ فلاں بھائی نے تجھے گالی دی ہے تو حقیقت میں وہی مخبر گالی دینے والا ہے۔

حضرت وہب بن منبہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جو شخص تیری ایسی تعریف کرے جو تجھ میں نہیں ہے تو پھر اس کی طرف سے ایسی برائی سے محفوظ نہیں ہے جو تجھ میں نہیں ہے حضرت فقیہہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جب کوئی انسان تیرے پاس آئے اور بتائے کہ فلاں نے تجھے ایسا ویسا کہا ہے تو اس وقت چھ باتیں تجھ پر لازم ہیں (۱) اس کی تصدیق نہ کرنا کیونکہ چغلخور کی گواہی مسلمان کے نزدیک

Marfat.com

ناقابل قبول ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "اے[1] ایمان والو جب کوئی فاسق تمہارے پاس خبر لے کر آئے تو اس کی تحقیق کرو تاکہ وہ لاعلمی کی وجہ سے کسی قوم کو نقصان نہ پہنچائے اور تم صبح کو اپنے کئے پر ندامت محسوس کرو"، یعنی فاسق کی اطلاع پر فیصلہ جلدی نہ کرو بلکہ اس میں غور و فکر کرو یعنی تحقیق کرو کہیں ایسا نہ ہو کہ لاعلمی میں کسی کو نقصان پہنچا دو (۲) ایسی بات سے اس کو روک دو کیونکہ برائی سے روکنا واجب ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "تم[2] بہترین امت ہو، تم نیکی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے کے لئے ظاہر کی گئی ہو" (۳) اس شخص سے اللہ تعالےٰ کے لئے بغض رکھو کیونکہ وہ عاصی ہے اور عاصی سے بغض اس لئے واجب ہے کہ اللہ تعالیٰ بھی اس سے بغض کرتا ہے (۴) اپنے غائب بھائی کے لئے بدگمانی نہ کرو کیونکہ مسلمان کے متعلق بدگمانی حرام ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "بعض[3] گمان گناہ ہیں (۵) بھائی کے معاملات کی جاسوسی نہ کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جاسوسی سے منع فرمایا ہے، ارشاد ربانی ہے "اور[4] تم جاسوسی مت کرو" (۶) چغلخور کی جو بات تجھے اچھی نہیں لگی وہ خود بھی نہ کر اور وہ یہ کہ کسی ایک کو بھی نہ بتاؤ کہ یہ شخص چغلخور ہے۔ وباللہ التوفیق

۱؎ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوا أَنْ تُصِيبُوا قَوْمًا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوا عَلَىٰ مَا فَعَلْتُمْ نَادِمِينَ

۲؎ كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ

۳؎ إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ

۴؎ وَلَا تَجَسَّسُوا

Marfat.com

باب

حسد کے بیان میں

حضرت امام حسن علیہ السلام سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ کینہ اور حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتے ہیں جیسے لکڑی کو آگ کھاتی ہے اسی سند کے ساتھ عبدالرحمن بن معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ تین چیزوں سے کوئی بھی نجات نہیں پا سکتا ایک بدگمانی دوم حسد اور سوم بری فال، عرض کیا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان سے کیسے بچا جا سکتا ہے فرمایا کہ جب تو حسد کرے تو ظاہر نہ کرنا، اور جب بدگمانی کرے تو اس کی تحقیق نہ کرنا، اور جب بد فالی کرے تو گذر جانا یا فرمایا رجوع نہ کرنا یعنی اگر کہیں نکلنے کا ارادہ کیا اور الو کی آواز سن لی یا عقعق کی آواز سنی اور کسی عضو میں لرزہ پیدا ہو گیا تو چلا جائے واپس نہ لوٹے، روایت ہے کہ حضور علیہ السلام اچھی فال کو پسند کرتے تھے اور بد فالی کو اس لئے ناپسند فرماتے کہ یہ زمانہ جاہلیت کے امور سے ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "کہ ہم تو تمہیں منحوس سمجھتے ہیں" حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب تم پرندے کی آواز سنو تو کہو اے اللہ یہ پرندہ بھی تیرا ہے اور بھلائی بھی تیری طرف سے ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں ولا حول ولا قوۃ الا باللہ پھر چلے جاؤ اللہ تعالیٰ کے حکم سے کوئی نقصان نہیں پہنچے گا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور علیہ السلام فرماتے ہیں کہ آپس میں بغض، حسد اور کینہ نہ

Marfat.com

کرو اور اے اللہ کے بندو بھائی بھائی ہو جاؤ۔

حضرت معاویہ بن ابی سفیان نے اپنے بیٹے سے فرمایا کہ حسد سے بچنا، اس کا اثر تیرے دشمن میں تو بعد میں ظاہر ہو گا لیکن تیرے اندر پہلے ہو گا حضرت فقیہہ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں حسد سے بڑھ کر بدترین نقصان دہ کوئی شے نہیں کیونکہ حسد کا اثر دشمن سے پہلے خود حاسد کو پانچ چیزوں میں مبتلا کر دیتا ہے (۱) منقطع نہ ہونے والا غم (۲) بے اجر مصیبت (۳) ناقابلِ تعریف لائقِ مذمت حالت (۴) اس پر اللہ تعالیٰ کی ناراضگی (۵) توفیق الٰہی کے دروازے اس پر بند کر دیئے جاتے ہیں حضور علیہ السلام فرماتے ہیں کچھ لوگ انعامات الٰہیہ کے دشمن ہیں عرض کیا گیا اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے دشمن کون ہیں یا رسول اللہ! فرمایا وہ لوگ جو ان لوگوں سے حسد کرتے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے دیا ہے حضرت مالک بن دینار فرماتے ہیں کہ میں تمام مخلوق پر قاریوں کی گواہی کو احسن سمجھتا ہوں لیکن ایک قاری کی دوسرے قاری پر شہادت کو جائز نہیں سمجھتا اس لئے کہ میں نے قاریوں کو حاسد پایا ہے یعنی اکثر قاری حسد میں مبتلا ہوتے ہیں۔

حسد کرنے والا جہنمی ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ قیامت کے دن چھ افراد اپنی چھ باتوں کے باعث حساب سے بھی پہلے جہنم میں جائیں گے عرض کیا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ کون ہیں؟ فرمایا (۱) میرے بعد کے امراء اپنے ظلم کے سبب (۲) عرب تعصب کے باعث (۳) دہقان تکبر کے سبب (۴) تاجر خیانت کی وجہ سے (۵) دیہاتی جہالت کے

Marfat.com

باعث (۴) اہل علم حسد کی وجہ سے۔ یعنی وہ علماء جو طلب دنیا میں ایک دوسرے پر حسد کرتے ہیں پس عالم کو چاہیئے کہ وہ علم حاصل کرے اور اس کے ذریعے اچھی آخرت کی طلب کرے جب عالم اپنے علم سے آخرت کی طلب کرے گا تو وہ نہ کسی سے حسد کرے گا اور نہ کوئی اس سے حسد کرے گا، اور جب علم کو طلب دنیا کا سبب بنائے گا تب وہ حسد کرے گا جیسا کہ یہودیوں کے علماء کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اَمْ یَحْسُدُوْنَ النَّاسَ عَلٰی مَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ "یا وہ ان لوگوں سے حسد کرتے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے عطاء فرمایا ہے" یعنی یہودی حضور علیہ السلام اور آپ کے صحابہ کرام سے حسد کی وجہ سے کہتے تھے کہ اگر آپ اللہ تعالیٰ کے پیغمبر ہوتے تو پھر اتنی عورتوں سے نکاح کی آپ کو فرصت کیسے ملتی؟ یہودیوں کے جواب میں مذکورہ آیت نازل ہوئی اور یہاں فضل سے مراد نبوت اور کثرت نساء مراد ہے ایک دانا کا کہنا ہے کہ حسد سے بچو اس لئے حسد وہ پہلا گناہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے آسمان میں معصیت فرمایا ہے اور یہ پہلا گناہ ہے جس سے زمین میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی گئی، آسمان میں معصیت الٰہی سے مراد ابلیس کا آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے سے انکار اور یہ کہنا کہ مجھے تو آگ سے بنایا گیا ہے اور آدم کو مٹی سے، پس ابلیس نے حسد کیا اور اللہ تعالیٰ نے اس پر لعنت فرمائی، دوسرا زمین میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی و معصیت وہ آدم علیہ السلام کے بیٹے قابیل کا حسد کی وجہ سے اپنے بھائی ہابیل کو قتل کرنا ہے جس کا ذکر آیت وَاتْلُ عَلَیْهِمْ میں موجود ہے احنف بن قیس علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ حاسدین کو کبھی خوشی نصیب نہیں، بخیلوں کو خوشحالی نہیں، دکھی دلوں کا کوئی دوست نہیں، جھوٹوں کے لئے مروت نہیں، خیانت کرنے والے کی کوئی رائے

Marfat.com

نہیں، بد اخلاق کے لئے سرداری نہیں۔

حضرت محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے دنیا میں کسی سے بھی کسی معاملے میں حسد نہیں کیا اگر وہ جنتی ہے تو میں اس سے کیوں حسد کروں کہ وہ جنتی ہے اور اگر وہ دوزخی ہے تو اس سے کیوں حسد کروں کہ وہ دوزخ میں جا رہا ہے حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اے اولاد آدم اپنے بھائی سے حسد نہ کر اگر اللہ تعالیٰ نے اسے اپنے کرم سے عطاء فرمایا ہے تو اللہ تعالیٰ کے اکرام پر اس سے حسد نہ کر اور اگر بات کچھ دوسری ہے تب بھی تجھے لائق نہیں کہ حسد کرے کیونکہ حاسد کا ٹھکانہ جہنم ہے۔

حضرت فقیہہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ تین افراد کی دعا قبول نہیں ہوتی (۱) حرام کھانے والا (۲) بکثرت غیبت کرنے والا (۳) مسلمانوں کے لئے دل میں کھوٹ اور حسد رکھنے والا، حضرت سالم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ دو شخصوں پر حسد کیا جا سکتا ہے (۱) جس کو اللہ تعالیٰ نے قرآن کی نعمت عطا فرمائی ہے اور وہ دن رات اس پر قائم ہے یعنی قرآن کی تلاوت کرتا ہے (۲) جس کو اللہ تعالیٰ نے مال و دولت عطا کیا ہو اور وہ شب و روز اس کو خرچ کرتا ہو۔ حضرت فقیہہ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ حاسد کوشش کرے کہ وہ بھی اس کی طرح قائم اللیل اور تلاوت کرنے والا بن جائے اسی طرح صدقہ و خیرات میں فراوانی کا حسد لائق تعریف ہے لیکن اس حسد میں یہ مطلب ہو کہ دوسرے سے یہ نعمت ختم ہو جائے تو یہ مذموم حسد ہے اور اگر یہ آرزو کرے کہ اس کی مثال مل جائے تو پھر مذموم نہیں اور یہی معنیٰ ہے اللہ تعالےٰ کے اس ارشاد کا کہ "تم کسی ایسی بات کی

۱؎ وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهٖ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ

Marfat.com

تمنا نہ کرو جس سے اللہ تعالیٰ نے بعض کو بعض پر فضیلت بخشی ہو۔ ایک دوسری آیت میں ہے کہ "اللہ تعالیٰ سے اس کے فضل کا سوال کرو"، اسی طرح مسلمان کو چاہیئے کہ دوسرے کے فضل کی تمنا نہ کرے بلکہ اللہ تعالیٰ سے سوال کرے کہ وہ اسے بھی ویسی ہی نعمت عطا فرمائے پس ہر مسلمان پر واجب ہے کہ وہ خود کو حسد سے روکے کیونکہ حاسد حکم الٰہی کی مخالفت کرتا ہے اور ناصح حکم الٰہی پر راضی رہتا ہے حضور علیہ السلام فرماتے ہیں کہ دین تو بھلائی کا نام ہے اس لئے مسلمان کو چاہیئے کہ وہ تمام مسلمانوں کے لئے بھلائی پر راضی ہو اور حسد نہ کرے، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مسلمان کا مسلمان پر حق سے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ مسلمان کے مسلمان پر چھ حقوق ہیں عرض کیا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ کون کون سے ہیں ارشاد فرمایا (۱) مسلمان مسلمان سے ملے تو سلام کہے (۲) مسلمان کی دعوت قبول کرے (۳) جب وہ بھلائی کا خواہشمند ہو تو بھلائی کرے (۴) جب چھینکے تو الحمد للہ کہے اور جواب میں یرحمک اللہ کہے (۵) بیمار ہو تو عیادت کرے (۶) فوت ہو تو جنازے میں شرکت کرے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا واقعہ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں آٹھ برس کی عمر میں حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا، مجھے پہلی بات سکھاتے ہوئے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے انس نماز کے لئے وضو صحیح صحیح کرو تیرے محافظ فرشتے تجھ سے محبت کریں گے اور تیری عمر میں بھی اضافہ ہوگا، اے انس جنابت ہو غسل کرو اور بالوں کی جڑوں میں پانی پہنچاؤ کہ ہر بال کے

---

(۱) وَاسْئَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ

Marfat.com

نیچے جنابت ہوتی ہے، میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالوں کے نیچے کا کیا مطلب؟ فرمایا بالوں کی جڑوں کو تر کر، اپنے جسم کو مل، جب غسل سے فارغ ہوگا تو تیرے گناہ بھی بخش دیئے جائیں گے اے انس چاشت کی دو رکعتیں کبھی قضا نہ کرنا یہ اللہ کے نیک بندوں کی نماز ہے شب و روز نوافل بکثرت پڑھا کرو اگر تم نے نماز پابندی سے ادا کی تو فرشتے بھی تمہارے لئے رحمت کی دعا کریں گے اے انس جب تم نماز کے لئے کھڑے ہو تو اپنے آپ کو اللہ کے حضور پیش کرو، جب رکوع میں جاؤ تو دونوں ہتھیلیاں اپنے گھٹنوں پر رکھو اور انگلیوں کو کھلا رکھو، نیز بازو پہلوؤں سے الگ رکھو، جب رکوع سے سر اٹھاؤ تو بالکل سیدھے کھڑے ہو جاؤ یہاں تک کہ ہر جوڑ اپنے اپنے مقام پر فٹ ہو جائے جب تو سجدہ کرے تو اپنی پیشانی کو زمین پر رکھو کوے کی طرح ٹھونگیں نہ مارو اور اپنے بازو لومڑی کی دم کی طرح نہ پھلاؤ جب سجدے سے سر اٹھائے تو کتے کی طرح نہ بیٹھے، یعنی گھٹنے کھڑے کر کے سرین کو زمین کی طرف نہ کرو بلکہ سرین کو دونوں پاؤں کے درمیان کرو اور قدموں کے ظاہر کو زمین پر لگاؤ، کیونکہ اللہ تعالیٰ ایسی نماز جو کہ نامکمل ہو اس کی طرف نظر التفات نہیں فرماتے اگر استطاعت رکھتے ہو تو شب و روز وضو سے رہو اگر حالت وضو میں موت آجائے تو شہادت میں شمار ہو گی جب گھر میں داخل ہو تو اہل خانہ پر سلام کہو برکت ہو گی جب کسی ضرورت کے لئے باہر نکلے تو ہر ملنے والے کو سلام کہو دل میں حلاوۃ ایمان پیدا ہو گی اگر باہر نکلنے میں گناہ میں مبتلا ہونے کا اندیشہ ہو تو لوٹ جاؤ اللہ تعالےٰ بخش دے گا اے انس اپنے شب و روز ایسے گذارو کہ کسی کے لئے تمہارے دل میں حسد نہ ہو یہ میری سنت ہے اور جس نے میری سنت پر عمل کیا میں اس سے محبت کرتا ہوں اور وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا اے انس جب تو ان باتوں پر عمل کرے گا اور میری نصیحت کو یاد رکھے گا تو پھر موت سے

Marfat.com

بڑھ کر تجھے کوئی شے محبوب نہ ہوگی اسی میں تیری راحت ہے، حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ بیشک کھوٹ کو دل سے نکال دینا میری سنت ہے اور ہر مسلمان پر واجب ہے کہ وہ کینے اور حسد کو دل سے نکال دے یہ تمام اعمال سے افضل ہے ۔

حضرت فقیہہ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں میں نے اپنے والد سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی یہ روایت سنی کہ ہم حضور علیہ السلام کے پاس بیٹھے تھے آپ نے فرمایا کہ اہل جنت میں سے ایک شخص اپنے بائیں ہاتھ میں جوتا لئے حاضر ہوگا پس اسی وقت اور اسی حالت میں ایک شخص نے حاضر ہو کر سلام کیا اور وہیں بیٹھ گیا دوسرے دن آپ نے پھر اسی طرح فرمایا اور اسی طرح کا ایک آدمی آیا تیسرے دن آپ نے پھر اسی طرح فرمایا اور جب حضور علیہ السلام کھڑے ہوئے تو حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ اس شخص کے ساتھ ہو لئے، اور اس سے کہا کہ میرے اور میرے والد کے درمیان کچھ ایسی بات ہوئی کہ میں نے قسم کھائی کہ تین رات تک میں ان کے پاس نہیں آؤں گا اگر تم اجازت دو تو قسم کی مدت تک میں آپ کے ہاں قیام کر لوں تو اس نے کہا ہاں یعنی اجازت دے دی حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ میں نے اس کے پاس ایک رات گزاری مگر اس نے رات کو کوئی قیام نہیں کیا بس سونے سے پہلے ذکر الٰہی اور اس کی کبریائی بیان کر کے سو گیا اور صبح کو اٹھ کر بہترین وضو کیا اور نماز ادا کی مگر دن کو روزہ نہ رکھا فرماتے ہیں کہ تین رات تک میں نے اس کو یہی کرتے دیکھا لیکن میں نے ہمیشہ اس سے اچھی باتیں ہی سنی ہیں جب تین راتیں گزر گئیں تو میرے دل میں اس کے قلیل عمل کا گمان گزرا تو میں نے اس سے کہا کہ نہ تو میرے اور میرے والد کے مابین کوئی سخت کلامی ہوئی اور نہ ہی گھر چھوڑنے کی کوئی بات ہوئی ہے لیکن مسلسل تین محفلوں میں حضور علیہ السلام کا یہ ارشاد سنا کہ ایسی ایسی حالت میں ایک جنتی آئے گا اور تینوں دفعہ آپ ہی آئے تب میں نے ارادہ کیا

Marfat.com

کہ میں آپ کے پاس رہ کر آپ کا عمل دیکھوں اور پھر میں بھی ویسا ہی کروں مگر میں نے تو آپ کو کثیر العمل نہیں پایا پس کس طرح آپ فرمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا مصداق بنے؟ اس شخص نے کہا میرا عمل تو یہی ہے جو آپ نے دیکھا ہے جیسے ہی میں وہاں سے چلنے لگا تو اس نے مجھے واپس بلایا اور کہا کہ جو کچھ آپ نے دیکھا وہی میرا عمل ہے لیکن میرے دل میں کسی مسلمان کے لئے کوئی برائی نہیں ہے اور عطاءِ الٰہی پر کسی سے حسد بھی نہیں ہے حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے کہا کہ بس یہی وہ عمل ہے جس نے تجھے فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا مصداق بنا دیا اور یہی وہ عمل ہے جسے میں نہ اپنا سکا۔

ایک دانا کا کہنا ہے کہ پانچ وجوہات سے حاسد اپنے رب کے ساتھ مقابلہ کرتا ہے (۱) ہر اس نعمت پر غصہ ہوتا ہے جو کسی دوسرے کو ملتی ہے (۲) وہ تقسیم الٰہی پر ناراض ہوتا ہے یعنی اپنے رب سے کہتا ہے ایسی تقسیم کیوں فرمائی ہے۔ (۳) وہ فضل الٰہی پر بخیلی کرتا ہے (۴) وہ ولی اللہ کو رسوا کرنا چاہتا ہے اور چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نعمت اس سے چھن جائے (۵) وہ اپنے دشمن یعنی ابلیس لعنتی کی اعانت کرتا ہے اور کہا گیا ہے کہ مجلس میں حاسد کو ہمیشہ ذلیل ہونا پڑتا ہے اور فرشتے بھی ہمیشہ اس پر لعنت کرتے رہتے ہیں، خلوت میں مغموم رہتا ہے نیز نزع میں سختی، حشر میں شرمندگی و رسوائی اور دوزخ میں گرمی اور جلن ہمیشہ اس کے مقدر میں ہوگی۔ واللہ تعالیٰ اعلم و رسولہ

Marfat.com

باب

تکبّر

حضرت فقیہہ رحمتہ اللہ علیہ اپنی سند کے ساتھ حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ قیامت کے دن تکبر کرنے والے ایسے آئیں گے کہ ان کی صورتیں تو مردوں جیسی ہوں گی مگر جسم چیونٹی کی طرح حقیر ہوں گے ہر طرف سے ذلت ان کے لئے ہوگی وہ جہنم کی آگ میں چلیں گے، دوزخیوں کی پیپ پئیں گے حضرت سفیان بن مسعر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حسین بن علی رضی اللہ عنہما سے مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ وہ ایسے مساکین سے گزرے جو چادر بچھا کر سوکھے ٹکڑے کھا رہے تھے انہوں نے کہا اے ابو عبداللہ آپ بھی کھائیں آپ آئے اور فرمایا اللہ تعالیٰ متکبرین کو محبوب نہیں رکھتا اور ان کے ساتھ کھانا کھایا پھر ان سے فرمایا کہ میں نے تم لوگوں کی دعوت قبول کی ہے لہٰذا اب تم میری دعوت قبول کرو اور ان کو لے کر گھر آگئے اور باندی سے فرمایا جو کچھ کھانے کو ہے وہ نکال کر لے آؤ۔

تین آدمیوں کے لئے وعید

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ قیامت کے دن تین آدمیوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ نہ کلام فرمائیں گے اور نہ ان کی طرف دیکھیں گے بلکہ ان کے لئے دردناک عذاب ہے ان میں سے ایک بوڑھا زانی، دوسرا جھوٹا بادشاہ اور تیسرا مفلس متکبر ہے حضرت ابوہریرہ سے

Marfat.com

مردی ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا مجھ پر وہ تین آدمی پیش کئے گئے جو سب سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے اور پھر وہ تین آدمی پیش کئے گئے جو سب سے پہلے جہنم میں جائیں گے پہلے تین جو جنت میں جائیں گے ان میں سے ایک شہید دوسرا وہ غلام جو اپنے رب کی اطاعت سے غافل نہیں رہا اور تیسرا وہ غریب بوڑھا جو عیال دار ہے اور وہ تین آدمی جو سب سے پہلے جہنم میں جائیں گے ان میں سے ایک زبردستی مسلط ہونے والا حاکم، دوسرا وہ صاحب ثروت مالدار جو زکوٰۃ نہیں دیتا اور تیسرا فقیر متکبر ہے اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تین قسم کے افراد سے بغض رکھتے ہیں اور تین میں سے کچھ کے ساتھ تو بہت زیادہ بغض رکھتے ہیں پہلا یہ کہ وہ فاسقوں کے ساتھ تو بغض رکھتے ہی ہیں لیکن بوڑھے فاسق کے ساتھ تو بہت ہی زیادہ دوسرا بخیلوں کے ساتھ لیکن مالدار بخیل کے ساتھ بہت ہی زیادہ بغض رکھتے ہیں تیسرا تکبر کرنے والوں کے ساتھ لیکن فقیر متکبر کے ساتھ بہت ہی زیادہ بغض رکھتے ہیں نیز تین طرح کے لوگوں سے اللہ تعالیٰ محبت فرماتے ہیں اور تین قسم کے افراد سے تو بہت ہی زیادہ محبت فرماتے ہیں ایک تو پرہیزگاروں سے لیکن نوجوان پرہیزگار سے بہت ہی زیادہ محبت فرماتے ہیں دوسرا سخیوں سے لیکن غریب سخی سے بہت زیادہ محبت فرماتے ہیں تیسرا انکساری کرنے والوں سے لیکن مالدار منکسر المزاج سے بہت ہی زیادہ محبت فرماتے ہیں۔

حضرت یحییٰ بن جعلہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ جس کے دل میں ایک حبہ برابر بھی تکبر ہو گا وہ جنت میں داخل نہیں ہو گا ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے عمدہ لباس، بڑا اور جوتے اور کوڑا لٹکانا بہت ہی پسند ہے کیا یہ بھی تکبر ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا

Marfat.com

اللہ تعالیٰ خود بھی خوبصورت ہے اور وہ خوبصورتی کو پسند فرماتا ہے اور وہ اپنی نعمتوں کا اثر اپنے بندوں پر دیکھنا پسند فرماتا ہے جبکہ بوسیدگی و تنگ حالی کو نا پسند فرماتا ہے لیکن تکبر یہ ہے کہ حق کو سفیہ جانے اور خلق خدا کو حقیر سمجھے

حضرت امام حسن علیہ السلام سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا جو اپنے جوتے کو گانٹھتا ہے اور کپڑے کو پیوند لگاتا ہے اور اپنے چہرے کو اللہ تعالےٰ کے لئے سجدے کر کے غبار آلود کرتا ہے وہ تکبر سے بری ہے حضور علیہ السلام فرماتے ہیں جو صوف پہنتا ہے، پھٹا پرانا جوتا پہنتا ہے، اپنے گدھے پر سوار ہوتا ہے، اپنی بکری کا دودھ نکالتا ہے، اپنے گھر والوں کے ساتھ مل کر کھاتا ہے اور مسکینوں کے ساتھ بیٹھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی متکبرانہ خو کو مٹا دیتا ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالےٰ سے عرض کیا یا رب اپنی مخلوق میں سب سے زیادہ غضب تیرا کس پر ہوتا ہے فرمایا اے موسیٰ جس کے دل میں تکبر ہو جس کی زبان غلیظ ہو، جس کا یقین کمزور ہو اور ہاتھ بخیل ہو۔

متکبرین کی مذمت اور متواضعین کی مدحت

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ بزرگی کے اسباب میں سے تواضع ایک سبب ہے ہر نعمت پر حسد کیا گیا ہے سوائے تواضع کے، بعض دانا فرماتے ہیں قناعت کا پھل راحت ہے اور تواضع کا پھل محبت ہے، منقول ہے کہ مہلب بن ابی صفرہ جو کہ حجاج کے لشکر کا سپہ سالار تھا وہ مطرف بن عبداللہ بن شیخر کے سامنے فاخرہ لباس میں متکبرانہ انداز میں گزرا تو مطرف نے اس سے فرمایا اے اللہ کے بندے ایسی چال پر اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم غضب ناک ہوتے ہیں مہلب نے کہا کیا تم جانتے ہو کہ میں کون ہوں؟ آپ نے کہا

Marfat.com

ہاں تیری ابتدا ایک بدبودار نطفہ ہے اور انتہا بدبودار مردار ہے اور ان کے درمیان ایک گندگی کا بوجھ لئے پھرتا ہے تب مہلب نے ایسا چلنا چھوڑ دیا، ایک دانا کا کہنا ہے کہ مؤمن بندے کا فخر اپنے رب اور اس کی عزت وجلال اور اس کے دین پر ہوتا ہے جبکہ منافق کا فخر اس کے نسب اس کی عزت اور مال سے وابستہ ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا جب تم تواضع کرنے والوں کو دیکھو تو ان کے لئے تواضع کرو اور جب تکبر کرنے والوں کو دیکھو تو ان سے تکبر سے پیش آؤ اس میں ان کی حوصلہ شکنی اور ذلت ہے اور تمہارے لئے یہ صدقہ ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا جو اللہ تعالیٰ کے لئے تواضع کرتا ہے اللہ تعالیٰ اُسے رفعتیں عطا فرماتا ہے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں تواضع کا بلند ترین مرتبہ یہ ہے کہ جو مسلمان ملے اسے سلام کرے اور مجلس میں کم مقام پر راضی رہے اور اپنی نیکی و پرہیزگاری کے تذکرے کو ناپسند کرے حضرت فقیہہ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ تکبر کافروں اور فرعونوں کا وطیرہ ہے جبکہ تواضع انبیاء کرام اور صلحاء عظام کا شیوہ ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے تکبر کو کافروں کی وصف قرار دیتے ہوئے فرمایا ہے " یہ وہ لوگ ہیں جب ان سے کہا جاتا ہے[1] کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں تو وہ تکبر کرتے ہیں" اور فرمایا " اور قارون، فرعون، ہامان کو ہم نے ہلاک کیا اور جب موسیٰ علیہ السلام ان کے پاس واضح دلائل

---

[1] اِنَّهُمْ كَانُوْٓا اِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَسْتَكْبِرُوْنَ

[2] وَقَارُوْنَ وَفِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مُّوْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ فَاسْتَكْبَرُوْا فِي الْاَرْضِ وَمَا كَانُوْا سٰبِقِيْنَ

Marfat.com

لے کر آئے تھے تو انہوں نے زمین میں تکبر کیا لیکن وہ کہاں بھاگ سکتے تھے"
ایک اور آیت میں فرمایا "وہ لوگ جو سرکشی کرتے ہیں میری عبادت سے عنقریب وہ ذلت کے ساتھ جہنم میں داخل ہوں گے"، چوتھی آیت میں فرمایا "تم جہنم کے دروازوں میں داخل ہو جاؤ اور ہمیشہ کے لیے اس میں رہو تکبر کرنے والوں کا وہی برا ٹھکانہ ہے"۔ پانچویں آیت میں فرمایا "بے شک وہ تکبر کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا"۔ البتہ تواضع کے سبب اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کی تعریف فرمائی ہے اور فرمایا ہے "اور رحمٰن کے بندے زمین پہ عاجزی سے چلتے ہیں"۔
اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی تواضع کا حکم فرمایا ہے کہ "اور تمام مسلمانوں کے لئے شفقت فرمائیے"۔ اور فرمایا "اپنے مومن پیروکاروں کے لئے فروتنی اختیار کیجئے"۔ اور اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کے اخلاق کریمہ کی تعریف فرمائی ہے کہ اے پیارے نبی "آپ تو بلند اخلاق کے مقام پہ فائز ہیں"۔
اور آپ کا خلق تواضع تھا جیسا کہ حدیث میں آیا ہے کہ آپ گدھے پر سوار ہوتے اور غلاموں کی دعوت قبول فرماتے تو ثابت ہوا کہ سب سے اچھا اخلاق تواضع ہے پہلے زمانے کے لوگ متواضع ہوتے تھے لہٰذا چاہیئے کہ ہم بھی ان کے نقش قدم پہ چلیں۔

---

۱ اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَکْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِیْ سَیَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دٰخِرِیْنَ ۲ اُدْخُلُوْا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا فَبِئْسَ مَثْوَی الْمُتَکَبِّرِیْنَ۔ ۳ اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الْمُسْتَکْبِرِیْنَ ۴ عِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِیْنَ یَمْشُوْنَ عَلَی الْاَرْضِ هَوْنًا ۵ وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِیْنَ
۶ وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ
۷ وَاِنَّكَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ۔

Marfat.com

تواضع کی مثالیں

منقول ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کے پاس رات کے وقت ایک مہمان آیا عشاء کی نماز پڑھ کر آپ کوئی بات لکھ رہے تھے اور مہمان بھی آپ کے پاس بیٹھا تھا، ادھر قریب تھا کہ چراغ بجھ جاتا، مہمان نے کہا امیر المؤمنین میں چراغ درست کر دیتا ہوں، آپ نے فرمایا یہ بے مروتی ہے کہ مہمان سے کوئی کام لیا جائے، مہمان نے کہا پھر غلام کو اٹھا دوں؟ فرمایا نہیں اس کی تازی نیند ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ خود کھڑے ہوئے اور چراغ کو ٹھیک کر دیا، مہمان نے کہا امیر المؤمنین آپ خود کیوں اٹھے؟ آپ نے فرمایا میں گیا تو بھی عمر تھا اور آیا تو بھی عمر ہوں اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہترین انسان وہ ہے جو تواضع یعنی عاجزی وانکساری کو اپنا شیوہ بنائے حضرت قیس بن حازم رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ شام آئے تو علماء نے آپ سے ملاقات کر کے آپ کی تعریف کی اور عرض کیا کہ آپ اس برذون گھوڑے پر سوار ہو جائیں تاکہ لوگ آپ کو دیکھ سکیں، آپ نے فرمایا کیا تم سمجھتے ہو کہ امور یہاں طے ہوتے ہیں؟ آسمان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا امور وہاں طے ہوتے ہیں، لہٰذا میرا راستہ چھوڑ دو ایک دوسری روایت میں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سفر کے لئے اپنے غلام کے ساتھ باری مقرر کر دی کہ وہ اونٹنی پر سوار ہوں گے اور ایک فرسخ تک غلام اونٹنی کی مہار پکڑے گا پھر وہ اتریں گے اور غلام سوار ہو گا اور حضرت عمر اونٹنی کی مہار پکڑیں گے ایک فرسخ تک، جب شام کے قریب پہنچے تو نوبت یہ تھی کہ باری غلام کے سوار ہونے کی تھی چنانچہ غلام سوار ہو گیا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ

Marfat.com

اونٹنی کی مہار پکڑ لی راستے میں پانی آگیا تو آپ پانی میں گھس گئے اور جوتے بائیں بغل میں دبا لئے مگر اونٹنی کی مہار بھی پکڑے رہے اُدھر امیر شام حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ استقبال کے لئے آئے اور عرض کیا امیر المؤمنین شام کے رؤسا آپ کے استقبال کے لئے آرہے ہیں یہ اچھا نہیں ہے کہ وہ آپ کو اس حالت میں دیکھیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہمیں یہ عزت اللہ تعالیٰ نے اسلام کے سبب عطا فرمائی ہے مجھے لوگوں کی باتوں کی کوئی پرواہ نہیں ہے۔

منقول ہے کہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ مدائن کے امیر تھے مدائن کے ایک سردار نے کوئی چیز خریدی اتنے میں آپ وہاں سے گزرے تو اس امیر نے مزدور سمجھ کر آپ کو بلایا اور کہا کہ یہ سامان اٹھاؤ چنانچہ آپ نے اس کا سامان اٹھا لیا۔ راستے میں لوگ ملتے اور کہتے اللہ تعالیٰ آپ کو سلامت رکھے ہم یہ سامان اٹھا لیتے ہیں لیکن آپ انکار کر فرما دیتے، اس سردار نے اپنے دل میں کہا افسوس میں نے امیر مدائن سے یہ سامان اٹھوایا پھر وہ آپ سے معذرت کرنے لگا اور کہا کہ میں نے آپ کو پہچانا نہیں تھا اللہ تعالیٰ آپ کو سلامت رکھے آپ نے فرمایا چلو اور سامان اس کے گھر تک پہنچا دیا پھر اس رئیس نے کہا کہ میں آئندہ کسی سے کام نہیں لوں گا روایت ہے کہ حضرت عمار بن یاسر کوفہ کے امیر تھے ایک دفعہ ایک گھاس بیچنے والے کی دکان سے گھاس خریدا، دکاندار نے اور آپ نے مل کر گھاس باندھی اور دونوں جانب سے گٹھے کو کھینچا تو اس کا حجم پہلے سے کم ہو گیا آپ نے اسے کندھے پر ڈالا اور گھر لے آئے، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے ان کو بحرین کا امیر بنا کر بھیجا، جب وہ بحرین میں

Marfat.com

داخل ہوئے تو گدھے پر سوار تھے اور کہتے تھے امیر کے لئے راستہ چھوڑ دو، امیر کے لئے راستہ چھوڑ دو یہ اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا خلق وانکسار تھا، اسی لئے اللہ تعالیٰ فرشتے اور خلق خدا کے نزدیک وہ باعزت تھے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ صدقہ کرنے سے مال کبھی کم نہیں ہوتا، جو ظلم کرنے والے کو معاف کر دیتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی عزت میں اضافہ کر دیتا ہے روایت میں ہے کہ حضور علیہ السلام حضرت بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں تھے آپ کے سامنے طشت تھا جس میں گوشت کے پارچے تھے اور آپ گھٹنوں کے بل بیٹھ کر تناول فرما رہے تھے کہ ایک ایسی لاابالی عورت آئی کہ پتہ نہیں چلتا تھا کہ وہ عورت ہے یا مرد؟ اس نے حضور علیہ السلام کی طرف دیکھا اور کہا کہ دیکھو غلام کی طرح بیٹھے ہیں حضور علیہ السلام نے فرمایا میں غلام ہوں اور غلام کی طرح بیٹھتا ہوں اور غلاموں کی طرح ہی کھاتا ہوں آپ نے اس عورت سے فرمایا کہ تو بھی کھا، اس نے کہا نہیں، ہاں البتہ اگر آپ اپنے ہاتھ سے کھلائیں تو کھاؤں گی پھر کہا نہیں بلکہ مجھے وہ لقمہ دیجئے جو آپ کے منہ مبارک میں ہے اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ مبارک میں سخت گوشت کا ایک ٹکڑا تھا، آپ نے اس کو چبایا پھر نکال کر اس کو دے دیا راوی کا کہنا ہے کہ عورت نے وہ ٹکڑا لیا اور اس کو چبایا جب وہ ٹکڑا اس کے پیٹ میں گیا تو وہ شرم وحیا سے بیہوش ہو گئی یہاں تک کہ وہ کسی طرف دیکھنے کی ہمت نہیں کر سکتی تھی راوی کہتے ہیں کہ اس دن کے بعد کوئی بیہودہ بات اس کی سننے میں نہیں آئی یہاں تک کہ وہ اس دنیا سے سدھار گئی۔

حضرت امام حسن علیہ السلام سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا

Marfat.com

کہ مجھے زمین کی کنجیاں عطا کی گئی ہیں اور اس بات کا مجھے اختیار دے دیا گیا
کہ میں عبدیت والا نبی بنوں یا بادشاہ نبی بنوں۔ تب جبریل علیہ السلام نے مجھے
اشارہ کیا کہ میں تواضع کروں اور عبد بنوں لہٰذا میں نے عبدیت والا نبی
بننا پسند کیا اور مجھے عبدیت والی نبوت مرحمت فرما دی گئی اور میں وہ پہلا شخص
ہوں جس کے لئے زمین پھٹے گی اور میں ہی پہلا شفاعت کرنے والا ہوں حضرت
ابن مسعود رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جو خشیت الٰہی سے تواضع کرتا ہے
قیامت کے دن اسے اللہ تعالیٰ مقام رفیع عطا فرمائے گا اور جو کوئی بڑائی کا
اظہار کرتا ہے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کو پستی کی جگہ دے گا۔ حضرت
قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور علیہ السلام نے ہمیں فرمایا وہ شخص کہ جس کی
روح اس کے جسم سے جدا ہو رہی ہو ایک اور روایت میں ہے کہ جو شخص دنیا سے
جا رہا ہو اور وہ تین چیزوں یعنی تکبر، خیانت اور قرض سے بری ہو تو وہ جنت
میں جائے گا حضرت ابو عبداللہ بن ابو جعفر فرماتے ہیں کہ حضرت علی کرم اللہ
وجہہ نے بازار سے دو قمیصیں چھ درہم میں خریدیں اور اپنے غلام اسود سے
فرمایا کہ ان دونوں میں سے ایک قمیص پسند کر لے لہٰذا غلام نے اچھی قمیص پسند
کر لی تو دوسری قمیص حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پہن لی، اس کی آستینیں ہر
طرف سے بڑی تھیں آپ نے قینچی منگوا کر آستینیں کاٹ دیں اور اسی میں لوگوں
کو جمعہ کا خطبہ دیا اور ہم کٹی ہوئی آستینوں کے کنارے آپ کے ہاتھوں کی
پشت پر دیکھ رہے تھے اور آپ نے ایک شخص کو دیکھا جو اپنا کپڑا لٹکائے
ہوئے تھا فرمایا اے فلاں اپنا کپڑا اونچا کر لے کیونکہ اس طرح تیرا کپڑا بھی پاک
رہے گا اور تیرے دل میں بھی تقویٰ پیدا ہوگا اور کپڑا بھی جلدی نہیں گلے گا
حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ اللہ تعالےٰ کا ارشاد گرامی ہے کہ عظمت میری

Marfat.com

چادر ہے اور کبریائی اوڑھنی ہے جو مجھ سے ایک چادر بھی چھینے گا تو میں اسے جہنم میں ڈال دوں گا۔

فقیہہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ عظمت میری چادر اور کبریائی میری اوڑھنی ہے کا معنیٰ یہ ہے دونوں میری صفات ہیں جیسا کہ قرآن میں آتا ہے العزیز الجبار المتکبر پس یہ دونوں صفات الٰہیہ میں سے ہیں اس لئے کمزور بندے کو لائق نہیں کہ وہ تکبر کرے۔

Marfat.com

باب ۷

مال ذخیرہ کرنا

حضرت فقیہہ ابو اللیث سمرقندی علیہ الرحمۃ اپنی سند کے ساتھ حضرت معمر بن عبداللہ عدوی رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ مال کو ذخیرہ صرف گنہگار ہی کرتا ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما حضور علیہ السلام کا ارشاد روایت کرتے ہیں کہ جو شخص چالیس روز تک اناج کو ذخیرہ کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ سے دور ہے اور اللہ تعالیٰ اس سے بری ہیں حضور علیہ السلام فرماتے ہیں اناج " مارکیٹ " میں لانے والے کو رزق دیا جاتا ہے اور ذخیرہ کرنے والا مستحق لعنت ہو جاتا ہے جالب سے مراد ایسا شخص ہے جو اناج خرید کر بیچنے کے لئے شہر کی منڈی میں لاتا ہے تو وہ بھی روزی پاتا ہے اس لئے کہ لوگ اس سے نفع حاصل کرتے ہیں اور مسلمانوں کی دعاء سے اسے برکت حاصل ہوتی ہے جبکہ ذخیرہ کرنے والا اناج کو اس لئے خریدتا ہے کہ اس کو روک رکھے اور لوگوں کو اس سے ضرر پہنچے، امام شعبی علیہ الرحمۃ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے اپنے بیٹے کو کام پر لگانے کے لئے حضور علیہ السلام سے مشورہ لیا تو آپ نے اس سے فرمایا کہ اپنے بیٹے کو نہ تو گندم فروش بنانا نہ قصائی کے پاس بٹھانا اور نہ کفن فروش اور نہ ہی لاشوں کو حنوط کرنے والوں کے پاس کام پر لگانا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے حضور زانی اور شرابی ہو کر جانا اس جرم سے زیادہ جرم یہ ہے کہ چالیس دن تک اناج کو ذخیرہ کر کے

Marfat.com

رکھے اور قصائی جو جانور ذبح کرتا ہے اس کے دل سے رحمت و شفقت اٹھ
جاتی ہے اور کفن فروش میری امت کی موت کی تمنا کرتا ہے جبکہ مجھے اپنی امت کا
بچہ تمام دنیا سے زیادہ محبوب ہے حضرت فقیہہ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ ذخیرہ
اندوز اناج خرید کر شہر میں بیچنے سے بند کر دیتا ہے جبکہ لوگوں کو اس کی ضرورت
ہوتی ہے یہی وہ ذخیرہ اندوزی ہے جس سے منع کیا گیا ہے البتہ اگر وہ اپنے
کھیتوں سے غلہ لایا یا دوسرے شہر سے منگوایا تو یہ ذخیرہ اندوزی نہ ہوگی لیکن
اگر لوگوں کو اس کی ضرورت ہو تو افضل یہ ہے کہ اسے بیچ دے اور نہ بیچا تو یہ
اس کے لئے اس کی نیت کا برا ہوگا گویا اس کو مسلمانوں کے ساتھ کوئی ہمدردی
نہیں، چاہئے کہ ذخیرہ اندوز کو اناج بیچنے پر مجبور کیا جائے اگر وہ منع کرے تو
اس کو تعزیر و تادیب کی جائے تاہم اسے تنگ نہ کیا جائے بلکہ اس سے کہا
جائے کہ جس بھاؤ دوسرے لوگ بیچتے ہیں وہ بھی اسی بھاؤ پر بیچے۔

روایت میں ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ بھاؤ میں نہیں بلکہ اللہ تعالے
مقرر فرماتا ہے ایک اور روایت میں حضور علیہ السلام نے فرمایا مہنگائی اور فراوانی
اللہ تعالیٰ کے لشکروں میں سے دو لشکر ہیں ان میں سے ایک کا نام رغبت
اور دوسرے کا نام رہبت ہے جب اللہ تعالیٰ فراوانی کا ارادہ فرماتا ہے تو لوگوں
کے دلوں میں خوف پیدا کر دیتا ہے تو لوگ اپنا مال بازار میں لے آتے ہیں اور
اور فراوانی ہو جاتی ہے اور جب اللہ تعالیٰ گرانی یعنی مہنگائی کا ارادہ فرماتے
ہیں تو ان کے دلوں میں اس چیز کی رغبت ڈال دی جاتی ہے تو وہ اپنے مال کو
بند کر دیتے ہیں حدیث میں آتا ہے کہ بنی اسرائیل کا ایک عابد ریت کے ٹیلے پر
سے گزرا اور اس کے دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی کہ اگر یہ آٹا ہوتا تو قحط سالی
کے باعث بھوکے بنی اسرائیلیوں کو پیٹ بھر کھانا کھلاتا تب اللہ تعالیٰ نے

Marfat.com

اس عابد کے نبی کو وحی فرمائی کہ فلاں عابد سے کہہ دو کہ اللہ تعالیٰ نے تیرے لئے اتنا اجر واجب فرما دیا ہے جو تجھے ٹیلے برابر آٹا صدقہ کرنے پر ملتا یعنی اس نے اچھی نیت کی اور اس کی حسن نیت یعنی مسلمانوں پر رحمت و شفقت کی نیت پر اسے اتنا بڑا اجر ملا۔ لہٰذا ہر مسلمان کو چاہیئے کہ وہ تمام مسلمانوں کے لئے مشفق و مہربان ہو منقول ہے کہ ایک شخص نے حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عرض کیا کہ مجھے کوئی نصیحت فرمائیں آپ نے اس سے فرمایا کہ میں چھ باتوں کی تجھے نصیحت کرتا ہوں (۱) جن چیزوں کا کفیل اللہ تعالیٰ ہے ان پر قلبی یقین رکھنا (۲) فرائض کو وقت پر ادا کرنا (۳) ذکر الٰہی میں رطب اللسان رہنا (۴) شیطان کی موافقت نہ کرنا کیونکہ وہ مخلوق سے حسد کرتا ہے (۵) اپنی عمر دنیا میں خرچ نہ کرنا یہ تیری آخرت کو خراب کر دے گی (۶) ہمیشہ مسلمانوں کی بھلائی چاہنا۔ حضرت فقیہہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں مسلمان کو چاہیئے کہ وہ ہمیشہ مسلمانوں کی بھلائی کا سوچے کیونکہ یہ سعادت کی علامت ہے۔

کہا گیا ہے کہ سعادت یعنی نیک بختی کی گیارہ علامتیں ہیں (۱) دنیا میں عبادت کرے اور آخرت کی رغبت رکھے (۲) عبادت اور تلاوت القرآن پر کمربستہ رہے۔

(۳) ضرورت نہ ہو تو کم بولے (۴) پانچوں نمازیں پابندی سے پڑھے (۵) تھوڑا ہو یا زیادہ حرام سے بہت بچے (۶) نیک لوگوں کے ساتھ بیٹھے (۷) عاجزی کرنے والا ہو تکبر نہ کرے (۸) خوش اخلاق سخی ہو (۹) خلق خدا کے ساتھ نرمی رکھتا ہو (۱۰) مخلوق کو نفع پہنچانے والا ہو (۱۱) موت کو ہر وقت یاد کرنے والا ــــ اسی طرح بدبختی کی بھی گیارہ علامتیں ہیں ۔

(۱) مال جمع کرنے میں حریص ہو (۲) دنیا کی لذت و خواہشات میں مشغول ہو (۳) اکثر فحش گفتگو کرتا ہو (۴) نمازوں میں کوتاہی کرتا ہو (۵) مشتبہ

Marfat.com

اور حرام کھاتا ہو اور فاسقوں کے ساتھ اٹھتا بیٹھتا ہو (۶) اس کا اخلاق گندا ہو (۷) اترانے والا، تکبر اور فخر کرنے والا ہو (۸) لوگوں کو فائدہ پہنچانے سے منع کرتا ہو (۹) مسلمانوں سے شفقت نہ کرتا ہو (۱۰) بخیل ہو (۱۱) موت کو بھولنے والا ہو۔ یعنی ایسا شخص کہ جب موت کا ذکر آئے تو غلہ بیچنے سے انکار نہیں کرتا اور مسلمانوں سے بھی شفقت سے پیش آتا ہے منقول ہے کہ ایک زاہد کے گھر میں گندم کا ڈھیر تھا لوگ قحط کا شکار ہوئے تو زاہد نے تمام گندم بیچ دی پھر اپنی ضرورت کے لئے خریدنے لگا لوگوں نے ان سے کہا بہتر تھا کہ آپ کچھ گندم روک لیتے زاہد نے جواب دیا کہ میں نے یہ چاہا کہ میں بھی لوگوں کے غم میں برابر کا شریک ہو جاؤں۔ اللہ تعالے اپنے احسان وکرم سے اس کی توفیق دے۔

واللہ تعالے اعلم ورسولہ بالصواب

Marfat.com

باب ۴

ہنسنے پر زجر و توبیخ

حضرت فقیہہ ابواللیث سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عیسٰی بن مریم علیہما السلام نے اپنے حواریوں سے فرمایا اے زمین کے نمک تم کبھی خراب نہ ہونا اس لئے کہ دوسری اشیاء جب خراب ہو جاتی ہیں تو نمک سے وہ صحیح ہو جاتی ہیں اور جب نمک ہی خراب ہو جائے تو وہ کسی چیز سے درست نہیں ہوتا اے میرے حواریو تعلیم دینے پر اجرت نہ لو مگر جتنا کہ تم نے مجھے دیا ہے۔ جان لو کہ تمہارے اندر دو عادتیں جاہلوں والی ہیں بڑائی کے بغیر ہنسنا اور رات کو جاگے بغیر صبح کرنا حضرت فقیہہ فرماتے ہیں کہ عیسٰی علیہ السلام نے اپنی قوم کے علماء کو زمین کا نمک قرار دیا ہے کیونکہ علماء خلق خدا کی اصلاح کرتے ہیں اور راہِ آخرت کی رہنمائی فرماتے ہیں اگر علماء ہی آخرت کا راستہ چھوڑ دیں تو پھر لوگوں کو راہِ آخرت کون بتائے گا اور جاہل کس طرح ہدایت حاصل کریں گے، اور آپ کا یہ فرمانا کہ تعلیم دینے پر اجرت نہ لینا مگر اتنی کہ جتنی تم نے مجھے دی ہے اس کا مفہوم یہ ہے کہ علماء انبیاء کرام کے وارث ہیں اور انبیاء عظام لوگوں کو بغیر اجرت کے تعلیم دیتے ہیں جیسا کہ فرمان الٰہی ہے "آپ کہہ دیجئے میں تم سے اجرت کا کوئی سوال نہیں کرتا سوائے قرابت داروں کی

لہ قُل لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِى الْقُرْبٰى ۔

Marfat.com

محبت کے،، اور اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ "میرا اجر تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے،، اسی طرح علماء کو چاہیئے کہ وہ انبیاء کرام کی پیروی کریں اور تعلیم دینے پر اجرت نہ لیں نیز بغیر عجب کے ہنسی کے متعلق آپ کے فرمان کا مطلب ہے قہقہہ جو کہ مکروہ ہے اور یہ بے وقوفوں کا عمل ہے نیز بغیر سحر کے صبح کرنے کا مطلب یہ ہے کہ رات کو جاگے بغیر ابتدائے دن میں سونا کیونکہ یہ حماقت کی ایک قسم ہے حضور علیہ السلام فرماتے ہیں دن کے اول حصے میں سونا حماقت ہے درمیانے حصے میں سونا اچھا ہے اور دن کے آخری حصے میں سونا جہالت ہے

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور علیہ السلام ایک دن مسجد میں تشریف لائے جبکہ کچھ لوگ باتیں کر کے ہنستے تھے، آپ کھڑے رہے پھر سلام کہہ کر فرمایا کہ لذتوں کو مٹانے والی چیز کا بکثرت ذکر کرو ہم نے عرض کیا لذتوں کو مٹانے والی کیا چیز ہے؟ فرمایا موت۔ ایسے ہی بعد ازاں ایک اور مرتبہ تشریف لائے جب کہ کچھ لوگ ہنس رہے تھے فرمایا قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر تم وہ جانتے ہوتے جو میں جانتا ہوں تو تم ہنستے کم اور روتے زیادہ اسی طرح ایک دفعہ پھر تشریف لائے تو کچھ لوگ باتیں کر کے ہنس رہے تھے آپ نے سلام کہنے کے بعد فرمایا اسلام شروع میں غریب تھا یعنی اجنبی تھا اور عنقریب غریب ہو جائے گا پس خوشخبری ہے قیامت کے دن کی غرباء کے لئے۔ عرض کیا گیا کہ قیامت کے دن کے غرباء کون ہیں؟ فرمایا وہ لوگ جو لوگوں کے بگڑ جانے کے باوجود اصلاح پہ رہے ہوں گے

لہ اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلَی اللہِ۔

Marfat.com

ہنسنے والوں کے لئے نصیحتیں

اسحٰق بن منصور سے مروی ہے جب حضرت خضر اور حضرت موسےٰ علیہما السلام کے درمیان جدائی ہوئی تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے خضر علیہ السلام سے کہا کہ مجھے کوئی نصیحت کیجئے، خضر علیہ السلام نے کہا اے موسےٰ علیہ السلام جھگڑے سے بچو، بغیر ضرورت کہیں مت جاؤ، عجیب واقعہ کے بغیر نہ ہنسو، کسی کی خطاء پر تعجب نہ کرو، اور بعض روایات میں ہے کہ خطا کاروں کی خطاء پر ان کو شرمندہ نہ کرو۔ اے ابن عمران "موسیٰ علیہ السلام" اپنی خطاؤں پر رو۔ حضرت عوف بن عبداللہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ السلام قہقہہ مار کر کبھی نہ ہنستے بلکہ تبسم فرماتے اور جدھر متوجہ ہوتے تو پورے چہرہ مبارک سے متوجہ ہوتے یہ حدیث اس بات کی دلیل ہے کہ تبسم سے ہنسنا جائز ہے البتہ قہقہہ مار کر ہنسنا منع ہے اس لئے عقل مند کو چاہیئے کہ وہ قہقہہ مار کر نہ ہنسے کیونکہ دنیا میں جو شخص قہقہہ مار کر تھوڑا سا بھی ہنسے گا وہ آخرت میں بہت روئے گا تو ان لوگوں کا کیا بنے گا جو دنیا میں زیادہ ہنستے ہیں اور قیامت کے دن انکا کیا ہوگا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "پس[1] تھوڑا ہنسو اور زیادہ رویا کرو" حضرت ربیع بن خیثم فرماتے ہیں دنیا میں کم ہنسو ورنہ آخرت میں زیادہ روؤ گے حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ مذکورہ آیت کے ضمن میں فرماتے ہیں کہ اگر دنیا میں کم بھی ہنسیں گے تب بھی آخرت میں اپنے اس عمل کے بدلے میں جہنم میں زیادہ روئیں گے یہی حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں تعجب ہے

---

[1] فَلْيَضْحَكُوا قَلِيلًا وَّلْيَبْكُوا كَثِيرًا۔

Marfat.com

اس شخص پر جو ہنستا ہے اور اس کے پیچھے نار جہنم ہے اور جو مسرور ہے مگر اس کے پیچھے موت ہے منقول ہے کہ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ ایک نوجوان سے گزرے جو ہنس رہا تھا آپ نے فرمایا بیٹے کیا تو نے پل صراط طے کر لی ہے؟ اس نے کہا نہیں پھر فرمایا کیا تجھ پر یہ واضح ہو گیا ہے کہ تو جنتی ہے یا دوزخی؟ اس نے کہا نہیں، فرمایا پھر یہ ہنسنا کیسا ہے؟ کہتے ہیں کہ اس کے بعد پھر کبھی کسی نے اس کو ہنستے ہوئے نہیں دیکھا یعنی حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کی بات اس کے دل میں گھر کر گئی اور اس نے ہنسنے سے توبہ کر لی اسی طرح اس زمانے کے علماء تھے جب وہ کوئی نصیحت آمیز کلام فرماتے تو ان کی نصیحت دل میں گھر کر جاتی تھی کیونکہ ان کا عمل بھی علم کے مطابق ہوتا تھا اور ان کے علم سے دوسروں کو نفع پہنچتا تھا اور اب ہمارے زمانے کے علماء کا عمل ان کے علم کے مطابق ہی نہیں ہے تو دوسروں کو ان کا علم کیسے نفع دے گا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جو شخص گناہ کر کے ہنستا ہے وہ روتا ہوا جہنم میں داخل ہو گا اور کہتے ہیں کہ جو لوگ دنیا میں اکثر ہنستے رہتے ہیں وہ آخرت میں ہمیشہ روتے ہی رہیں گے حضرت یحییٰ بن معاذ رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں چار خصلتیں ایسی ہیں جو مومن کے لئے ہنسی اور خوشی کو باقی نہیں رہنے دیتیں (۱) آخرت کا غم (۲) معاش کے سلسلے میں مصروفیت (۳) گناہوں کا غم (۴) اور دکھوں کا پے در پے آنا۔ یعنی مومن کو چاہیئے کہ وہ ان چاروں عادتوں میں مصروف رہے تو وہ اس کو ہنسنے سے روک دیں گی کیونکہ ہنسنا تو مومن کی خصلت ہی نہیں ہے اللہ تعالیٰ ہنسنے والوں کو عار دلاتے ہوئے فرماتا ہے[1] "کیا تم لوگ اس بات پر تعجب کرتے ہو اور ہنستے ہو اور روتے نہیں اور رہو تم تکبر کرنے والے"،

---

[1] اَفَمِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ تَعْجَبُوْنَ وَتَضْحَكُوْنَ وَلَا تَبْكُوْنَ وَاَنْتُمْ سٰمِدُوْنَ ۔

Marfat.com

اور رونے والوں کی اللہ تعالیٰ نے مدح فرمائی ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے "اور وہ ٹھوڑیوں کے بل گرتے ہیں روتے ہوئے"، نیز کہا گیا ہے کہ زندوں کو پانچ چیزوں کا غم کرنا چاہیئے اور ہر انسان کو چاہیئے کہ وہ ان پانچوں چیزوں کے غم یعنی فکر میں رہے (۱) گذشتہ گناہوں کا غم، کیونکہ اس نے گناہ تو کیا ہے لیکن اسے ان کی معافی کا علم نہیں اس لئے چاہیئے کہ وہ مغموم و مشغول رہے (۲) اس نے نیک عمل تو کئے ہیں مگر یہ معلوم نہیں کہ وہ قبول بھی کئے گئے ہیں (۳) وہ اپنی زندگی کو جانتا ہے کہ کیسی گزر چکی ہے مگر باقی کیسے گزرے گی وہ لا علم ہے (۴) یہ تو جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دو گھر بنائے ہیں مگر اسے پتہ نہیں کہ ان کا ٹھکانہ کہاں ہے (۵) اسے کوئی علم نہیں کہ اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہے یا ناراض ہے۔ جو شخص اپنی زندگی میں ان پانچ چیزوں کے غم میں رہا تو وہ ہنسنے سے رک جائے گا اور جس کو دنیا میں ان پانچ چیزوں کا غم نہیں ہے تو اسے بعد موت پانچ دوسرے غموں سے واسطہ پڑے گا (۱) حلال و حرام طریقوں سے جمع کئے ہوئے ترکہ پر افسوس کریگا کہ اس کے وارث دشمن ہو گئے (۲) نیک عمل میں سستی پہ ندامت ہو گی اور جب اپنے نامۂ اعمال میں تھوڑی سی نیکیاں دیکھے گا تو دوبارہ اعمال کرنے کے لئے واپس لوٹنے کی اجازت مانگے گا مگر نہ ملے گی (۴) اپنے آپ پہ بہت سے لوگوں کے حقوق دیکھے گا جن کو اس نے ادا نہیں کیا ہو گا اور وہ لوگ اس کے اعمال لئے بغیر راضی نہیں ہوں گے (۵) اپنے اوپر اللہ تعالےٰ کو غضب ناک دیکھے گا مگر یہ ممکن ہی نہیں ہو گا کہ وہ اللہ تعالیٰ کو راضی کر سکے۔

۱؎ وَیَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ یَبْکُوْنَ۔

Marfat.com

ہنسی سے متعلق واقعات

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا جو کچھ میں جانتا ہوں اگر تم جان لو تو ہنسو گے کم اور روؤ گے زیادہ اور جو کچھ مجھے معلوم ہے وہ تم جان لو تم اپنے حضور روتے اور گڑگڑاتے ہوئے پہاڑوں میں نکل جاؤ گے اور جو کچھ میرے علم میں ہے اگر وہ تمہیں معلوم ہو جائے تو اپنی بیویوں سے انبساط حاصل کرنا چھوڑ دو گے اور تمہیں اپنے بستروں پر قرار نہیں آئے گا اور تم یہ خواہش کرتے کہ تمہیں درخت بنا دیا جاتا جو کاٹ کر پھینک دیا جاتا ہے حضرت حسن بصری سے منقول ہے اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنے والا اپنی شام کرتا ہے تو غمگین اور صبح کرتا ہے تو غمگین ہو کر۔ اور میں نے ہمیشہ حسن بصری کو اس شخص کی مانند دیکھا جس پر تازہ کوئی مصیبت آئی ہوا مام اوزاعی اس آیت "یہ اعمال نامہ تو ایسا ہے کہ ہر چھوٹا بڑا جرم اس میں لکھا گیا ہے،،[۱] کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ صغیرہ گناہ تو تبسم ہے اور کبیرہ گناہ قہقہہ ہے یعنی قہقہہ مار کر ہنسنا کبیرہ گناہوں میں ہے حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اگر تمہیں وہ معلوم ہو جائے جو مجھے معلوم ہے تو تم تھوڑا ہنسو گے اور زیادہ روؤ گے اور تمہیں اس کا علم ہو جائے جس کا علم مجھے ہے تو تمہارا ایک ہی سجدہ اتنا طویل ہو گا کہ کمر ٹوٹ جائے اور اتنا چیخو گے کہ آواز بیٹھ جائے اللہ کو یاد کر کے رویا کرو اگر رو نہیں سکتے تو کم از کم رونے کی شکل بنا لو محمد بن عجلان سے ایک

---

[۱] مَالِ هٰذَا الْكِتَابِ لَا يُغَادِرُ صَغِيرَةً وَّلَا كَبِيرَةً اِلَّا اَحْصٰهَا

Marfat.com

حدیث مروی ہے کہ قیامت کے دن سوائے تین آنکھوں کے ہر آنکھ روئے گی ایک وہ آنکھ جو اللہ تعالےٰ کے ڈر سے روتی رہی دوسری وہ آنکھ جو حرام چیزوں کو دیکھنے سے بچتی رہی تیسری وہ آنکھ جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں جاگتی رہی حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ میں صرف ایک مرتبہ ہنسا تھا اور آج تک اس پر ندامت محسوس کر رہا ہوں واقعہ یہ تھا کہ میں نے عمرو بن عبید قدری سے مناظرہ کیا جب میں نے اپنی فتح محسوس کی تو ہنس پڑا تو اس نے مجھ سے کہا کہ علمی گفتگو میں ہنسنا عجیب ہے؟ میں آپ سے کبھی گفتگو نہیں کروں گا اور میں اس پر بہت شرمندہ ہوا۔ اگر میں نہ ہنستا تو اس سے اپنی بات تسلیم کروالیتا اور اس میں میری علمی بھلائی ہوتی۔

ہنسی سے متعلق سبق آموز اقوال

محمد بن عبداللہ عابد فرماتے ہیں جو فضول شے دیکھنے سے بچتا ہے اس کو خوف الٰہی کی توفیق عطا ہوتی ہے جو تکبر چھوڑتا ہے اسے عاجزی کی توفیق نصیب ہوتی ہے جو بیہودہ گفتگو چھوڑتا ہے اسے حکمت ملتی ہے جو زیادہ کھانا نہیں کھاتا اسے عبادۃ میں حلاوۃ کی توفیق عطا ہوتی ہے جو مزاح چھوڑتا ہے اسے تازگی میسر آتی ہے جو ہنسنا چھوڑ دیتا ہے اسے ہیبت و دبدبہ ملتا ہے جو رغبت چھوڑتا ہے اسے محبت کی توفیق مرحمت ہوتی ہے یعنی جب وہ لوگوں کے مال میں دلچسپی نہیں رکھتا تو وہ اس سے محبت کرتے ہیں اور جو دوسروں کے معاملات کی جاسوسی چھوڑ دے تو اسے اپنے عیوب کے اصلاح کی توفیق عطا ہو جاتی ہے اور جو صفات الٰہیہ میں توہم چھوڑ دیتا ہے تو اسے شک اور نفاق سے نجات کی توفیق ملتی ہے نیز اس آیت کَانَ تَحْتَهٗ کَنْزٌ لَّهُمَا

Marfat.com

کے تحت حضور علیہ السلام کا فرمان ہے کہ اس دیوار کے نیچے سونے کی تختی تھی جس میں پانچ سطریں لکھی ہوئی تھیں پہلی سطر میں تھا تعجب ہے اس شخص پر جو موت پر یقین رکھتا ہے اور کیسے خوشی مناتا ہے، دوسری سطر میں لکھا تھا، تعجب ہے اس شخص پر جو جہنم پر یقین رکھتا ہے اور پھر ہنستا ہے، تیسری سطر میں تھا، تعجب ہے اس شخص پر جو قدر پر یقین رکھتا ہے اور پھر غم زدہ رہتا ہے چوتھی سطر میں لکھا تھا، تعجب ہے اس شخص پر جو زوال دنیا پر یقین رکھتا ہے اور اسے اہل دنیا سے ادلتا بدلتا ہے اور پھر مطمئن رہتا ہے اور پانچویں سطر میں لکھا تھا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ حضرت ثابت بنانی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ مؤمن امر آخرت سے غفلت کے باعث ہنستا ہے اور اگر وہ غافل نہ ہوتا تو کبھی نہ ہنستا۔

حضرت یحییٰ بن معاذ رازی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ ایسی خوشی طلب کرنا کہ جس میں حزن نہ ہو اور ایسا حزن کہ جس میں فرحت نہ ہو یعنی جب حصول جنت کا ارادہ ہو تو دنیا میں غمگین رہ، مسرت سے ہنسو نہیں تاکہ تمہیں جنت کی وہ مسرتیں حاصل ہوں کہ جس میں غم نہ ہو کہا گیا ہے کہ تین چیزیں دل کو سخت کر دیتی ہیں ایک یونہی ہنسنا دوم بغیر بھوک کے کھانا سوم غیر ضروری گفتگو کرنا۔ بہز بن حکیم سے مروی ہے حضور علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ہلاکتی ہے ایسے شخص کے لیے جو لوگوں کو ہنسانے کے لیے جھوٹ بولتا ہے تین مرتبہ فرمایا اس کے لئے ہلاکتی و بربادی ہے اس کیلئے بربادی ہے۔ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں کہ جب کوئی شخص اسطرح کی گفتگو کرتا ہے تاکہ اسکے ارد گرد بیٹھنے والے ہنسیں تو اللہ اس پر ناراض ہوتا ہے اور یہ ناراضگی ارد گرد بیٹھنے والوں کو بھی پہنچتی ہے اور جو شخص رضائے الٰہی کے لئے کوئی کلمہ کہتا ہے تو اسے بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت نصیب ہوتی ہے اور اس کے ارد گرد بیٹھنے والوں کو بھی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ

Marfat.com

تقویٰ اختیار کر تمام لوگوں سے زیادہ عابد بن جائے گا، قناعت کر، تو تمام لوگوں سے زیادہ شکر کرنے والا ہو جائے گا اور لوگوں کے لئے وہی پسند کر جو اپنے نفس کے لئے پسند کرتا ہے تو مؤمن کامل ہو جائے گا اور اپنے پڑوسی کا اچھا پڑوسی بن تو مسلمان بن جائے گا اور تھوڑا ہنس کیونکہ زیادہ ہنسی دل کو مردہ کر دیتی ہے۔

احنف بن قیس کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مجھے فرمایا جو زیادہ ہنستا ہے اس کی ہیبت کم ہو جاتی ہے مزاح کرنے والا لوگوں میں ہلکا ہو جاتا ہے اور جو شخص جس کام کو زیادہ کرتا ہے وہ اسی سے پہچانا جاتا ہے، زیادہ بولنے والا زیادہ غلطیاں کرتا ہے اور جو زیادہ غلطیاں کرتا ہے اس کی حیاء کم ہو جاتی ہے اور جس کے حیاء میں کمی ہوتی ہے اس کے تقویٰ میں کمی ہوتی ہے اور جس کا تقویٰ کم ہو اس کا دل مردہ ہو جاتا ہے اور جس کا دل مردہ ہو جاتا ہے تو آگ ہی اس کے لئے بہتر "ٹھکانہ" ہے۔

حضرت فقیہہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں تو قہقہہ مار کر ہنستا ہے تیرے قہقہہ میں آٹھ آفتیں ہوتی ہیں۔

(۱) اصحاب علم و عقل تیری مذمت کرتے ہیں۔

(۲) بے وقوف اور جاہل تجھ پر بہادر بن جائیں گے۔

(۳) اگر تو جاہل ہے تو تیری جہالت میں اضافہ ہو گا اور اگر عالم ہے تو تیرے علم میں نقص واقع ہو گا جیسا کہ حدیث میں آیا ہے کہ عالم جب ہنستا ہے تو اس کے علم کا کچھ حصہ ضائع ہو جاتا ہے۔

(۴) اس سے گذشتہ گناہوں کو بھول جاتا ہے۔

(۵) مستقبل میں گناہوں پر دلیر ہو جاتا ہے اس لئے کہ جب تو ہنستا ہے تو تیرا دل سخت ہو جاتا ہے۔

Marfat.com

(۶) اس سے موت اور امور آخرت کو بھول جاتا ہے۔

(۷) جو تیرے ہنسنے پر ہنسے گا اس کے گناہ کا بوجھ بھی تجھ پر ہوگا۔

(۸) جو شخص ہنسنے کو پسند کرتا ہے وہ آخرت میں بہت روئے گا جیسا کہ فرمان الٰہی ہے۔ "پس ہنسو کم اور روؤ زیادہ یہ جزا ہے ان کے ان کاموں کی جو وہ کرتے تھے"

اس آیت کی تفسیر میں حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ فَلْیَضْحَکُوْا قَلِیْلاً کا معنی یہ ہے کہ دنیا مختصر ہے اس میں جتنا چاہو ہنس لو لیکن جب اللہ تعالیٰ کے حضور پہنچو گے تو مسلسل روتے رہو گے یہی وہ کثیر رونا ہے جسے آیت وَلْیَبْکُوا کَثِیْرًا میں بیان کیا گیا ہے۔

واللہ تعالےٰ ورسولہ اعلم بالصواب۔

ع۱ فَلْیَضْحَکُوْا قَلِیْلًا وَّلْیَبْکُوْا کَثِیْرًا جَزَآءً بِمَا کَانُوْا یَکْسِبُوْنَ۔

Marfat.com

باب

غصّے کو پی جانا

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ غصہ آگ کا انگارہ ہے تم میں سے جس کو غصہ آجائے اگر وہ کھڑا ہو تو بیٹھ جائے اور اگر بیٹھا ہو تو لیٹ جائے حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ غصہ سے بچو کیونکہ یہ اولاد آدم کے دل میں آگ بھڑکاتا ہے، کیا دیکھا نہیں کہ جب کسی کو غصہ آتا ہے تو اس کی آنکھیں کیسی سُرخ ہو جاتی ہیں اور اس کی رگیں پھولنے لگتی ہیں اگر تم میں سے کوئی غصہ کو محسوس کرے تو وہ لیٹ جائے اور زمین سے چمٹ جائے اور فرمایا کہ تم میں سے کچھ جلدی غضبناک بھی ہو جاتے ہیں اور پھر فوراً ٹھنڈے بھی ہو جاتے ہیں یہ دونوں باتیں ایک جیسی ہو گئیں اور تم میں سے کچھ کو غصہ آتا بھی دیر سے ہے اور جاتا بھی دیر سے ہے تو یہ دونوں باتیں بھی ایک دوسری کا بدل ہو گئیں اور تم میں سے بہتر وہ ہے جسے غصہ دیر سے آئے مگر جلدی کافور ہو جائے اور تمہارے میں سے بدترین وہ ہیں جنہیں غصہ آئے تو جلدی مگر جائے دیر سے، حضرت ابو امامہ باہلی سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا جو شخص بدلے پر قادر ہوتے ہوئے بدلہ نہ لے اور غصے کو پی جائے تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کے دل کو اپنی رضا سے بھر دے گا نیز انجیل میں لکھا ہوا ہے اے اولادِ آدم جب تو غضب ناک ہو تو میرا ذکر کر اور میں اپنے غصے کے وقت تجھے یاد کروں گا اور میری اس نصرت پر راضی

Marfat.com

ہو جا جو تیرے لئے ہے بے شک میری نصرت تیرے لئے اپنی نصرت سے بہتر ہے۔

حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ نے ایک شخص پر غصہ ہو کر فرمایا اگر تو نے مجھے غصہ نہ دلایا ہوتا تو میں تجھے سخت سزا دیتا یہ اشارہ ہے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی طرف وَالْکَاظِمِیْنَ الْغَیْظَ اور جو غصے کو پی جاتے ہیں اور یہ بھی منقول ہے کہ آپ نے ایک نشے میں مدہوش شخص کو دیکھا اور چاہا کہ اس کو پکڑ کر سزا دیں تو اس مدہوش نے آپ کو گالیاں دیں اور آپ لوٹ گئے، آپ سے عرض کیا گیا امیر المؤمنین۔ جب اس نے آپ کو گالیاں دیں تو آپ نے اسے چھوڑ کیوں دیا؟ فرمایا اس لئے کہ اس کے گالی دینے پر مجھے غصہ آ گیا اب اگر میں اس کو سزا دیتا تو یہ اپنے غصے کی وجہ بن جاتی اور میں یہ پسند نہیں کرتا کہ کسی مسلمان کو اپنی وجہ سے ماروں، منقول ہے کہ میمون بن مہران کی لونڈی سالن لے کر آ رہی تھی کہ لڑکھڑا گئیں اور سالن میمون پر گر گیا، میمون نے اس کو مارنے کا ارادہ کیا تو لونڈی نے کہا اے میرے آقا اللہ تعالیٰ کے اس قول پہ عمل کرو وَالْکَاظِمِیْنَ الْغَیْظَ "اور غصے کو پی جاتے ہیں"، میمون نے کہا کہ میں نے عمل کیا! لونڈی نے پھر کہا اس کے بعد والے حصے وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ "اور لوگوں کو معاف کر دینے والے ہیں"، پہ بھی عمل کریں، میمون نے کہا تجھے معاف کیا، لونڈی نے کہا اس کے بعد والے کلمے وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ "اور اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں کو پسند فرماتا ہے"، پہ بھی عمل کریں، میمون نے کہا میں نے تجھ پہ احسان کیا تو اللہ تعالیٰ کے لئے آزاد ہے۔

صبر کی فضیلت و اہمیت

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں جس میں یہ تین صفتیں نہیں وہ ایمان

Marfat.com

کی مٹھاس کو نہیں پا سکتا۔ (۱) حوصلہ جس سے جاہل کی جہالت کا توڑ ہو سکے۔ (۲) تقویٰ جو محرمات سے بچائے رکھے (۳) اخلاق جس سے لوگوں کو گرویدہ بنا سکے، متقدمین میں سے کسی ایک کا واقعہ ہے کہ ان کا ایک بہت ہی پسندیدہ گھوڑا تھا، ایک دن وہ آئے تو اسے تین ٹانگوں پہ کھڑا دیکھا، پھر اپنے غلام سے فرمایا اس کے ساتھ ایسا کس نے کیا ہے، غلام نے عرض کیا میں نے۔ فرمایا کیوں؟ غلام نے کہا۔ آپ کو دکھ پہنچانے کے لئے۔ فرمایا میں بھی اس شیطان کو دکھ پہنچاؤنگا جس نے تجھ سے یہ کام کرایا ہے، جا تو آزاد ہے اور یہ گھوڑا بھی تیرا ہے حضرت فقیہہ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں مسلمان کو چاہیے کہ وہ حوصلہ اور صبر اختیار کرے اس لئے کہ یہ متقین کی صفتیں ہیں اور اللہ تعالیٰ نے قرآن میں بردباروں کی تعریف فرمائی ہے "یعنی [1] جس نے صبر کیا اور ظالم کو معاف کر دیا یہ حقیقت الامر ہے کہ اسے ثواب ملے گا" اور آیت میں ہے "نیکی [2] اور بدی برابر نہیں ہو سکتے" یعنی کسی مسلمان کو یہ روا نہیں کہ وہ کلمۂ خیر کا بدلہ کلمۂ شر سے دے پھر اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ "[3] کہ برائی کا بدلہ اچھائی سے دو اس طرح تمہارا دشمن بھی تمہارا جگری دوست بن جائے گا" اللہ تعالیٰ نے [4] اپنے پیارے خلیل سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی صفت حلم کی مدح میں فرمایا ہے "بے شک ابراہیم حلیم نرم اور رقیق القلب تھے" معاف کرنے اور درگذر کرنے والے کو حلیم کہتے ہیں تو اپنی خطاؤں کو یاد

ع۱ وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ فَاِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ۔

ع۲ وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ۔

ع۳ اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِيْ بَيْنَكَ وَبَيْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِيٌّ حَمِيْمٌ۔

ع۴ اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ لَحَلِيْمٌ اَوَّاهٌ مُّنِيْبٌ۔

Marfat.com

کرنے والے کو اوّاہ کہتے ہیں اور اطاعت الٰہی پر کمر بستہ رہنے والے کو منیب کہتے ہیں، اسی طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی صبر و حلم کی کی تلقین فرمائی ہے اور فرمایا کہ سابقہ انبیاء و مرسلین بھی صابر و حلیم تھے لہٰذا آپ بھی "اولوا العزم مرسلین کی طرح صبر فرمائیں" یعنی کفار کی مسلسل تکذیب و اذیتوں پر صبر فرمائیں جیسا کہ سابقہ انبیاء نے کیا جنہیں کفار سے جہاد کا حکم ملا تھا اولوالعزم پختہ ارادے والوں کو کہتے ہیں جو حکم الٰہی پر ثابت قدم رہتے ہوئے صبر کرتے ہیں حضرت حسن اللہ تعالےٰ کے اس فرمان "جب جاہل ان سے مخاطب ہوتے ہیں تو وہ رفع شر کی بات کہتے ہیں" کی تفسیر میں فرماتے ہیں اس آیت میں قالوا سلاما سے مراد یہ ہے کہ "حلم یعنی درگذر کی بات کہتے ہیں جب جاہل لوگ ان سے جاہلانہ بات کرتے ہیں تو وہ درگذر فرماتے ہیں۔

ایک عابد اور شیطان کی گفتگو

منقول ہے حضرت وہب ابن منبہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ بنی اسرائیل کے ایک عابد کو شیطان نے گمراہ کرنا چاہا مگر وہ ان پر قادر نہ ہو سکا، ایک دن عابد کسی ضرورت کے تحت گھر سے نکلا تو شیطان بھی ان کے ساتھ نکل کھڑا ہوا تاکہ کوئی موقعہ پا کر اپنا کام دکھائے، لہٰذا پہلے تو شہوت اور غصے سے بہکانا چاہا مگر کسی بات پر قادر نہ ہو سکا، پھر خوف کے ذریعے آیا اور پہاڑ کی ایک چٹان ہاتھ میں لے کر ان کے سر کے قریب کر دی، عابد نے اپنے رب کو یاد کیا تو وہ چٹان

ع۱ فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ أُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ ۔

ع۲ وَإِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُونَ قَالُوا سَلَامًا ۔

Marfat.com

وہاں سے دور ہو گئی پھر شیطان شیر اور پھاڑ کھانے والے درندوں کی شکل میں آیا تو عابد نے اپنے رب کو یاد کیا تو ان کو کوئی نقصان نہ پہنچا، شیطان پھر سانپ کی صورت میں آیا، عابد نماز پڑھ رہے تھے اور سانپ ان کے پاؤں سے لپٹتا رہا اور جسم سے ہوتا سر تک پہنچ گیا، عابد جب سجدہ کرنا چاہتا تو یہ پیشانی پر لپٹ جاتا، جب عابد نے سجدے کے لئے سر رکھا تو اس نے کھانے کے لئے مُنہ کھول دیا، عابد نے اسے ہٹا دیا اور سجدہ کیا، جب عابد نماز سے فارغ ہوئے تو شیطان نے کہا کہ یہ سب کچھ تیرے ساتھ میں نے ہی کیا ہے لیکن میں کسی طرح بھی کامیاب نہ ہو سکا، لہٰذا بہتر ہے کہ اب میں آپ سے دوستی کر لوں اور آج کے بعد آپ کو نہ بھٹکانے کا میں نے پکا ارادہ کر لیا ہے، عابد نے شیطان سے فرمایا کہ بحمد اللہ نہ تو آج میں تیرے خوف زدہ کرنے سے ڈرا اور نہ پہلے اسی طرح آج مجھے تیری دوستی کی کوئی ضرورت نہیں، شیطان نے کہا کہ کیا آپ اپنے گھر والوں کے متعلق پوچھیں گے کہ آپ کے بعد میں ان کو کیا نقصان پہنچاؤں گا؟ عابد نے فرمایا کہ میں تو اس سے پہلے فوت ہو جاؤں گا، شیطان نے کہا کہ پھر مجھ سے اتنا ہی پوچھ لیں کہ میں اولاد آدم کو کس طرح گمراہ کرتا ہوں؟ عابد نے فرمایا کہ ہاں یہ مجھے بتا دے کہ تو اولاد آدم کو گمراہی کی طرف کس طرح لے جاتا ہے، شیطان نے کہا تین باتوں سے ایک بخیلی دوم غصہ اور سوم مدہوشی، بخیل آدمی کو ہم اس کا مال اس کی نظروں میں کم کر کے دکھاتے ہیں تو وہ حقوق کی ادائیگی سے رُک جاتا ہے اور لوگوں کے مال کی طرف راغب ہو جاتا ہے، غصے والے شخص کو ہم اپنے درمیان اس طرح گھماتے ہیں جس طرح بچے گیند کو گھماتے ہیں، ایسا شخص اگرچہ اپنی دعاؤں سے مردوں کو زندہ ہی کیوں نہ کر دیتا ہو ہم اس سے مایوس نہیں ہوتے وہ چاہے کچھ ہی بن جائے ہم اسے ایک جملے کے ذریعے گرا دیں گے

Marfat.com

اور نشے میں مدہوش شخص کو تو ہم برائی کی جانب اس طرح لے جاتے ہیں جیسے بکری کو کان سے پکڑ کر کوئی بھی کہیں لے جائیں۔ یعنی شیطان نے یہ بتایا ہے کہ غصے والا شخص شیطان کے ہاتھوں میں ایسا ہوتا ہے جیسے گیند بچوں کے ہاتھ میں ہوتی ہے لہذا غصے والے شخص پر لازم ہے کہ وہ صبر کرے تاکہ شیطان نہ اس کو اپنا قیدی بنا سکے اور نہ اس کے اعمال کو ضائع کر سکے۔

شیطان کی توبہ کے لئے درخواست

منقول ہے کہ ابلیس لعین نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا کہ اللہ تعالےٰ نے آپ کو رسالت کے لئے چن لیا ہے اور آپ کو ہم کلامی کا شرف بھی بخشا ہے اور میں بھی مخلوقات میں سے اس کی ایک تخلیق ہوں، میری خواہش ہے کہ میں اپنے رب کے حضور توبہ کروں آپ اللہ تعالیٰ سے عرض کریں کہ وہ میری توبہ کو قبول فرمالے، حضرت موسیٰ علیہ السلام یہ سن کر بہت ہی خوش ہوئے پانی منگوا کر وضو کیا اور جتنا اللہ تعالےٰ نے چاہا نماز پڑھی پھر عرض کیا یا اللہ ابلیس بھی تیری مخلوق سے ہے اور وہ توبہ کا سوال کرتا ہے اس کی توبہ قبول فرما لیجئے، اللہ نے فرمایا اے موسیٰ وہ توبہ نہیں کرے گا، عرض کیا یا اللہ وہ توبہ کی درخواست کر رہا ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے موسیٰ آپ کی وجہ سے میں نے اس کی درخواست قبول کر لی ہے، اس سے کہو کہ وہ آدم علیہ السلام کی قبر کو سجدہ کرے تو میں اس کی توبہ قبول فرما لونگا پس موسیٰ علیہ السلام شاداں و فرحاں لوٹے اور ابلیس کو سارا واقعہ سنایا بس ابلیس اس پہ بھڑک اٹھا اور تکبر کرتے ہوئے کہا کہ میں نے اس کو اس وقت بھی سجدہ نہ کیا جب وہ زندہ تھا تو کیا اب اسکو

Marfat.com

سجدہ کروں جب وہ مر چکا ہے ,, یعنی اس کی قبر کو سجدہ کروں ،، پھر کہا اے موسیٰ آپ نے اپنے رب کے حضور میری سفارش کی ہے اس لئے آپ کا مجھ پر حق ہے اور میں آپ کو تین باتوں کی وصیت کرتا ہوں اور تینوں صفتوں کے وقت مجھے یاد کرلیا کریں (۱) غصے کے وقت مجھے یاد کریں، میں آپ کے دل میں اس طرح جاری ہو جاؤں گا جیسے خون دوڑتا ہے (۲) دشمن سے جھگڑے کے وقت مجھے یاد کریں۔ دشمن پر جھپٹتے وقت میں آکر ابن آدم کو اس کی بیوی، اہل وعیال اور مال واولاد کی یاد دلاؤں گا یہاں تک وہ پیٹھ دکھا کر بھاگ جائے گا (۳) غیر محرم عورت کے ساتھ مجلس سے بچنا کیونکہ ایسے وقت میں اس کے اور آپ کے درمیان قاصد بن جاؤں گا۔

ہر قول میں تین تین باتیں

حضرت لقمان حکیم نے اپنے بیٹے سے کہا کہ تو تین اشخاص کو تین مواقع پر پہچان سکتا ہے (۱) حلیم وبردبار کو غصے کے وقت (۲) بہادر کو میدان جنگ میں (۳) اور بھائی کو ضرورت کے وقت پہچان سکتا ہے، منقول ہے کہ کسی تابعی رضہ نے ایک شخص کی ان کے منہ پر تعریف کی تو اس شخص نے کہا اے اللہ کے بندے میری تعریف کیوں کر رہا ہے کیا غصے کے وقت تو نے مجھے حلیم و بردبار پایا ہے؟ تابعی نے کہا نہیں۔ اس نے کہا کیا دوران سفر تو نے مجھے بااخلاق پایا ہے؟ اس نے کہا نہیں، پھر کہا کیا میرے پاس امانت رکھ کر تجربہ کیا ہے اور مجھے امانت دار پایا ہے؟ کہا نہیں، پھر کہا افسوس ہے تجھ پر، کسی کو کسی کی تعریف اس وقت تک نہیں کرنی چاہیئے جب تک وہ اُن تین باتوں میں اسے آزمانہ لے پھر فرمایا کہ تین چیزیں جنتیوں کے اخلاق سے ہیں

Marfat.com

اور وہ صرف معاف کرنے والے شفیق یعنی کریم العفو میں پائی جاتی ہیں (۱) ظلم سے درگزر کرے (۲) جو نہ دے اس کو دے (۳) اور برائی کرنے والے کے ساتھ بھلائی کرے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ،، درگزر کر اور نیکی کا حکم دے اور جاہلوں سے چشم پوشی کر ،، حدیث میں آتا ہے کہ جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی تو حضور علیہ السلام نے فرمایا اے جبریل اس آیت کی تفسیر کیا ہے تو جبریل نے عرض کیا کہ میں رب سے معلوم کر کے بتاتا ہوں لہٰذا جبریل گئے اور پھر واپس آکر عرض کیا یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ آپ کے لئے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے جو آپ سے تعلق توڑے آپ اس سے جوڑیں ،، اور جو کچھ نہ دے آپ اسے اپنی عطاؤں سے نوازیں اور جو آپ پر ظلم کرے اسے معاف فرمادیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کسی شخص نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو حضور علیہ السلام کی موجودگی میں برا بھلا کہا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے اور ابو بکر صدیق بھی خاموش رہے۔ جب وہ شخص چپ ہوا تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جواب دیا اور حضور علیہ السلام کھڑے ہوئے پھر چل دیئے ،، ابو بکر صدیق نے جا کر عرض کیا جب وہ شخص گالیاں دے رہا تھا تو آپ نے سکوت اختیار فرمایا اور جب میں نے جواب دیا تو آپ اُٹھ گئے ؟ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ جب تم خاموش تھے تو فرشتہ تمہاری طرف سے جواب دے رہا تھا جب تم نے جواب دینا شروع کیا تو فرشتہ چلا گیا اور شیطان بیٹھ گیا تو میں نے شیطان کی مجلس میں بیٹھنا گوارا نہ کیا۔ پھر آپ نے فرمایا کہ تین چیزیں من کل الوجوہ حق ہیں (۱) جس بندے پر ظلم ہوا اور وہ رضائے الٰہی کی خاطر معاف کر دے تو اللہ تعالےٰ اس کی عزت میں زیادتی فرمادیتا ہے (۲) جو شخص مانگ مانگ کر زیادہ مال جمع کرنا چاہتا ہے تو اللہ تعالےٰ اس کے مال میں کمی فرما

Marfat.com

دیتا ہے (۳) رضائے الٰہی کی جستجو میں جو شخص عطیہ دیتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے کثیر مال میں اور اضافہ فرما دیتا ہے۔

مجلس کی شرافت اور بدترین لوگوں کی نشاندہی

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر شے کے لئے کوئی نہ کوئی شرف ہے اور مجلس کا شرف یہ ہے کہ قبلہ رخ ہو اور تم امانت کے ساتھ بیٹھو اور بے وضو سوئے ہوئے کے پیچھے نماز نہ پڑھو، اور تم سانپ و بچھو کو مار ڈالو چہ جائیکہ تم نماز ہی کیوں نہ پڑھ رہے ہو اور دیواروں پر کپڑے کے پردے نہ دو، جو شخص بلا اجازت اپنے بھائی کے خط کو دیکھتا ہے گویا وہ جہنم کی آگ میں دیکھتا ہے جو شخص یہ پسند کرتا ہے کہ وہ تمام لوگوں سے قوی ہو تو وہ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرے اور جو شخص یہ پسند کرتا ہے کہ وہ تمام لوگوں سے مکرم بنے وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرے اور جو شخص یہ پسند کرتا ہے کہ وہ تمام لوگوں سے زیادہ غنی ہو تو وہ اپنے ہاتھ میں مال سے زیادہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں مال کو سمجھے، پھر فرمایا کیا میں تمہیں تمہارے بدترین لوگوں کی تمہیں خبر دے دوں؟ عرض کیا گیا ہاں یا رسول اللہ! فرمایا جو شخص تنہا کھائے اور دوسروں کو نفع نہ پہنچائے اور اپنے غلام کو کوڑے مارے پھر فرمایا وہ شخص جو لوگوں سے بغض رکھے اور لوگ اس سے بغض رکھیں پھر فرمایا کیا اس سے بھی بدترین شخص کے متعلق بتاؤں عرض کیا گیا ہاں یا رسول اللہ! فرمایا وہ شخص جو نہ کسی کی غلطی کو معاف کرتا ہے نہ کسی کی معذرت قبول کرتا ہے اور نہ کسی کے جرم کو بخشتا ہے پھر فرمایا کیا اس سے بھی بدترین شخص کے متعلق بتاؤں عرض کیا گیا ہاں یا رسول اللہ! فرمایا وہ شخص جس سے کسی کو بھلائی کی امید نہ ہو اور

Marfat.com

نہ ہی کوئی اس کے شر سے محفوظ ہو پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم سے مخاطب ہو کر فرمایا اے بنی اسرائیل حکمت و دانائی کی باتیں جاہلوں کے سامنے نہ کرو کہ یہ دانائی پر ظلم ہوگا اور ایسی باتوں کو ان کے اہل سے نہ روکو کہ یہ ان اہل لوگوں پہ ظلم ہوگا پھر ایک دفعہ فرمایا کہ ظالم کو ظلم کا بدلہ ظلم سے نہ دو اس طرح عنداللہ تمہاری فضیلت ختم ہو جائیگی اے بنی اسرائیل امر تین قسم کے ہیں (۱) جن کی رشد و ہدایت واضح ہے ان کی اتباع کرو (۲) جن سے گمراہی واضح ہے ان سے اجتناب کرو (۳) جن میں اختلاف ہو تو ان کو اللہ و رسول کی طرف لے جاؤ یعنی قرآن و حدیث کے ذریعہ حق معلوم کرو۔

ایک دانا کا قول ہے کہ دنیا میں زہد کی چار علامتیں ہیں (۱) دنیا و آخرت کے متعلق جو کچھ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اس پہ پکا یقین ہو (۲) مخلوق کی تعریف و برائی اس کے لئے یکساں ہو (۳) اس کے عمل میں خلوص ہو (۴) ظالموں سے درگزر کرے اور اپنے غلاموں پر سختی نہ کرے صابر اور بردبار ہو، ایک آدمی نے حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے کہا کہ مجھے ایسے کلمات کی تعلیم دیں جن کے ذریعے اللہ تعالیٰ مجھے نفع دے حضرت ابو درداء نے فرمایا کہ میں تجھے ایسی باتیں سکھاؤں گا کہ جو بھی ان پہ عمل کرے گا اس کے ثواب کے باعث اللہ تعالےٰ اس کے درجات بلند فرمائے گا (۱) طیب و طاہر چیز کھاؤ (۲) اللہ تعالیٰ سے روزانہ کے رزق کا سوال کرو (۳) خود کو مردوں میں شمار کرو (۴) اپنی عزت اللہ تعالیٰ کے لئے وقف کر دو جو تجھے اذیت دے یا گالی دے تو کہو کہ میں نے اپنی عزت اللہ تعالےٰ کے لئے وقف کر دی ہے (۵) جب کوئی برائی سرزد ہو تو اللہ تعالےٰ سے مغفرت طلب کر۔ روایت میں آتا ہے کہ جب غزوۂ احد میں

Marfat.com

حضور علیہ السلام کا دانت مبارک شہید ہوا تو صحابۂ کرام کو بہت ہی شاق گزرا اور انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ ان لوگوں کے لئے اللہ تعالیٰ سے بددعا کریں جن بدبختوں نے آپ کے ساتھ یہ کچھ کیا ہے، آپ نے فرمایا کہ میں لعنت کرنے کے لئے مبعوث نہیں کیا گیا بلکہ میں داعی اور رحمت بنا کر بھیجا گیا ہوں پھر دعا فرمائی اے اللہ میری قوم کو ہدایت عطا فرما، یہ تو ناسمجھ لوگ ہیں، حضور علیہ السلام نے فرمایا جو اپنی زبان کو مسلمانوں کی بے عزتی سے محفوظ رکھے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی لغزشوں سے چشم پوشی فرمائے گا اور جو شخص اپنے غصے کو دبائے گا، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے اپنے غضب سے محفوظ رکھے گا حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام ایک دفعہ ایسے لوگوں پر گذرے جو پتھر اٹھا کر دیکھ رہے تھے کہ ہم میں سے کون زیادہ طاقت ور ہے، حضور علیہ السلام نے ان سے فرمایا یہ کیا ہے؟ عرض کیا گیا کہ یہ بہت بھاری پتھر ہیں جس کو طاقتور اٹھاتے ہیں آپ نے فرمایا کیا میں تمہیں اس سے بھی بھاری اور سخت چیز کی خبر دوں؟ کہنے لگے ہاں یا رسول اللہ! فرمایا وہ شخص کہ اس کے اور اس کے بھائی کے درمیان مناقشت ہوا اور وہ اپنے اور اپنے بھائی کے شیطان پر غلبہ پا کر اس سے صلح کرلے۔

دوسری روایت میں ہے کہ حضور علیہ السلام ایسے لوگوں پر گزرے جو پتھر اٹھا رہے تھے، آپ نے فرمایا کیا پتھر اٹھانے سے بھی زیادہ بھاری چیز جانتے ہو؟ کیا میں تمہیں تم سے زیادہ طاقتور کے متعلق بتاؤں؟ کہنے لگے ہاں یا رسول اللہ، فرمایا وہ شخص جو غصے سے بھرا ہوا ہو اور پھر صبر کرے حضرت یحییٰ بن معاذ فرماتے ہیں جس نے اپنے اوپر ظلم کرنے والے کے لئے بددعا کی تو اس نے بلاشبہ حضور علیہ السلام کو جملہ انبیاء کرام میں غمزدہ کیا اور کفار و شیاطین میں ابلیس کو

Marfat.com

خوش کیا اور جس نے ظالم کو معاف کر دیا تو اس نے بلاشبہ ابلیس لعین کو کفار و شیاطین میں غمزدہ کیا اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اور صلحاء عظام میں مسرور کیا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ روز قیامت ایک پکارنے والا پکارے گا وہ لوگ کہاں ہیں جن کے اجر اللہ تعالیٰ کے ہاں ہیں؟ پھر لوگوں کو معاف کر دینے والے کھڑے ہوں گے اور جنت میں چلے جائیں گے، کسی نے احنف بن قیس سے دریافت کیا کہ انسانیت کیا ہے؟ فرمایا دولتمند ہو کر عاجزی کرنا، قادر ہوتے ہوئے معاف کر دینا اور بغیر احسان کے عطا کرنا حضرت عطیہ سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ مومن نکیل والے اونٹ کی طرح نرم و نازک ہوتا ہے کہ جہاں لے چلو چل پڑتا ہے جہاں بٹھا دو بیٹھ جاتا ہے حضرت فقیہہ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ غصہ کے وقت صبر کرو اور غصہ کے وقت جلدی نہ کرو اس لئے کہ جلد بازی میں بھی تین چیزیں ہیں اور صبر میں بھی تین چیزیں ہیں جلد بازی کے نتیجے میں تین چیزوں میں ایک یہ کہ اسے اپنے دل میں ندامت ہوتی ہے دوم لوگ اس کو ملامت کرتے ہیں سوم اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ مستوجب سزا ہوتا ہے اور صبر میں جو تین چیزیں ہوتی ہیں ان میں ایک یہ کہ اسے دل میں خوشی محسوس ہوتی ہے دوم لوگ اس کی تعریف کرتے ہیں سوم اللہ تعالےٰ کے ہاں مستوجب ثواب ہوتا ہے بے شک حلم و حوصلہ ابتداءً تو کڑوا ہوتا ہے مگر آخر میں وہ میٹھا ہوتا ہے جیسا کہ کسی شاعر نے کہا ہے

الحلم اولہ مر مزاقتہ　　　لکن آخرہ احلی من العسل

حلم و بردباری کا ذائقہ اولاً تو کڑوا ہوتا ہے لیکن اس کی انتہا شہد سے بھی میٹھی ہوتی ہے۔

واللہ تعالےٰ اعلم ورسولہ بالصواب

Marfat.com

باب

زبان کی حفاظت

حضرت فقیہہ ابو اللیث سمر قندی علیہ الرحمۃ اپنی سند کے ساتھ روایت
کرتے ہیں، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے
حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم مجھے نصیحت فرمائیے آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کر و کیونکہ
یہ تمام بھلائیوں کا جامع ہے اور جہاد کی راہ پکڑو کیونکہ یہ مسلمانوں کے
لئے رہبانیت ہے اور ذکر الٰہی و تلاوت قرآن کیا کرو کیونکہ زمین میں یہ تیرے
لئے نور ہے اور آسمانوں میں تیرا ذکر ہو گا۔ اور بھلائی کے سوا اپنی زبان کی
حفاظت کرو ورنہ اس کے ذریعے شیطان تجھ پہ غالب آجائے گا حضرت
فقیہہ فرماتے ہیں حضور علیہ السلام کا ارشاد گرامی کہ تقویٰ اختیار کرو تو تقویٰ یہ ہے
کہ منہیات الٰہی سے خود کو بچائے اور احکامات الٰہی کی تعمیل کرے جب وہ ایسا
کرے گا تو تمام بھلائیوں کو جمع کرے گا نیز حضور علیہ السلام کا ارشاد گرامی کہ اپنی زبان
کی حفاظت کر، سے مراد یہ ہے کہ اچھی بات کہو تاکہ فائدہ ہو ورنہ چپ رہو تاکہ
تم محفوظ رہو بیشک خاموشی میں ہی سلامتی ہے اور جان لے کہ انسان خاموشی
کے سبب ہی شیطان پہ غالب آتا ہے لہٰذا مسلمان پہ لازم ہے کہ وہ اپنی زبان
کی حفاظت کرے تاکہ وہ شیطان سے بچا رہے اور اس طرح اللہ تعالےٰ بھی
اس کی پردہ پوشی فرمائے گا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے

Marfat.com

حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ اپنے غلام کو تھپڑ مارنے والے شخص پہ کفارہ یہ ہے کہ وہ غلام کو آزاد کر دے اور اپنی زبان کی حفاظت کرنے والے شخص کی اللہ تعالیٰ پردہ پوشی فرماتا ہے اور غصے کو پی جانے والے شخص کو اللہ تعالیٰ اپنے عذاب سے محفوظ رکھتا ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کے حضور معذرت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی معذرت کو قبول فرماتا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ اور روز آخرت پر پکا یقین رکھتا ہے اس پہ لازم ہے کہ وہ اپنے پڑوسی کی عزت کرے اپنے مہمان کی عزت کرے اور اچھی بات کہے ورنہ چپ رہے حضرت یعلیٰ سے منقول ہے وہ فرماتے ہیں کہ ہم محمد بن سوقہ راعد کے پاس گئے تو انہوں نے فرمایا کہ میں تمہیں ایک حدیث سناتا ہوں امید ہے وہ تمہیں نفع دے گی جیسا کہ اس نے مجھے نفع دیا ہے۔ فرمایا کہ ہمیں عطاء بن ابی رباح نے فرمایا کہ اے بھتیجے تم سے جو لوگ پہلے تھے وہ فضول گفتگو کو ناپسند کرتے تھے اور وہ ہر بات کو فضول شمار کرتے تھے بجز اس کے کہ کوئی ایک قرآن پڑھے یا امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی تبلیغ کرے یا معاشی ضرورت کے لئے بات کرے پھر فرمایا کیا تم اس ارشاد باری کا انکار کرتے ہو؟ کہ "تم پر[۱] کراماً کاتبین مقرر ہیں تمہاری حفاظت کے لئے" پھر فرمایا "جو[۲] دائیں بائیں بیٹھے ہیں وہ کوئی لفظ منہ سے نہیں نکالتا مگر وہ اس کے پاس ہی ایک تاک لگانے والا تیار رہے"، اور کیا تم میں سے کسی ایک کو بھی حیا نہیں آتی اگر اس کا

۱ـ وَإِنَّ عَلَيْكُمْ لَحٰفِظِينَ كِرَامًا كَاتِبِينَ ـ

۲ـ عَنِ الْيَمِينِ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِيدٌ مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ

Marfat.com

وہ اعمال نامہ کھول دیا جائے جو اس نے صبح سے بیہودہ باتوں سے بھر رکھا ہے جو نہ امر دین سے متعلق ہیں نہ دنیا سے۔

چار باتیں چار مقولے

حضرت انس ابن مالک سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ چار باتیں ہیں جو صرف مؤمن میں ہی پائی جاتی ہیں ایک خاموشی جو اولین عبادت ہے دوم تواضع سوم ذکر الٰہی، چہارم فساد کی کمی۔ انہی لفظوں میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے بھی مذکور ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ انسان کا حسنِ اسلام یہ ہے کہ وہ بیہودہ باتوں کو چھوڑ دے حضرت لقمان حکیم سے کہا گیا کہ آپ اس مرتبہ تک کیسے پہنچے فرمایا سچ بول کر، امانت ادا کر کے اور بیہودہ باتوں کو چھوڑ کر۔ حضرت ابو بکر بن عیاش فرماتے ہیں کہ چار بادشاہ ایسے ہیں جنہوں نے ایک ہی ایک جیسی بات کہی ہے گویا کہ وہ ایک ہی کمان سے نکلے ہوئے تیر ہیں۔ کسریٰ نے کہا کہ جو بات میں نے نہیں کہی اس پر میں شرمندہ نہیں ہوتا البتہ جو کہا ہے اس پر ندامت ہوتی ہے چین کے بادشاہ نے کہا کہ جب تک میں کوئی بات نہیں کرتا وہ میری ملکیت یعنی قابو میں ہوتی ہے اور جب کہہ دی تو وہ مجھ پر مالک یعنی غالب ہے۔ روم کے قیصر نے کہا کہ ان کہی بات کو کہنے پر میں قادر ہوں لیکن جو کہہ دیا تو اس کی تردید پر قادر نہیں ہوں، ہند کے بادشاہ نے کہا کہ مجھے تعجب ہے ایسی بات کرنے والے شخص پہ کہ اگر اس کی بات کو پھیلایا جائے تو اسے نقصان پہنچے اور اگر چھپایا جائے تو اسے کوئی فائدہ نہ ہو، منقول ہے کہ ربیع بن خثیم صبح اٹھتے ہی قلم کاغذ اپنے پاس رکھ لیتے اور اپنی ہر بات کو لکھ کر محفوظ کر لیتے پھر شام کو اپنی باتوں پہ

Marfat.com

اپنے نفس کا محاسبہ کرتے۔

حضرت فقیہہ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ یہ زاہدوں کا عمل ہے کیونکہ وہ زبان کی حفاظت کی کوشش کرتے ہیں اور دنیا میں اپنے نفس کا محاسبہ کرتے ہیں اور اسی طرح ہر مسلمان کو چاہیئے کہ وہ دنیا میں اپنے نفس کا محاسبہ کرے اس سے پہلے کہ آخرت میں اس کا محاسبہ ہو اس لئے کہ دنیا میں محاسبہ آخرت کے محاسبہ سے آسان ہے اور دنیا میں زبان کی حفاظت آخرت کی ندامت سے آسان ہے، حضرت ابراہیم تیمی کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے مجھے بتایا کہ میں بیس سال ربیع بن خیثم کے پاس رہا مگر میں نے ان سے کوئی ایسی بات نہیں سنی جو قابل اعتراض ہو، حضرت موسیٰ بن سعید فرماتے ہیں کہ جب حضرت امام حسین بن علی رضی اللہ عنہما شہید ہوئے تو ربیع بن خیثم کے دوستوں میں سے کسی ایک نے کہا کہ اگر ربیع بولے تو آج ہی بولیں گے پھر ایک شخص نے دروازہ کھول کر ان کو بتایا کہ امام حسین شہید کر دیئے گئے ہیں، یہ سن کر ربیع نے آسمان کی طرف دیکھا پھر یہ آیت پڑھی (۱) "اے اللہ آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے غائب و موجود کے جاننے والے آپ ہی اپنے بندوں کے مابین اختلافیہ امور میں فیصلہ فرمائیں گے" اور ان کلمات کے سوا کچھ نہ کہا۔

نصیحت آموز باتیں

کسی دانا نے کہا ہے کہ چھ باتوں سے جاہل پہچانا جاتا ہے (۱) غضب یعنی

؎۱ اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ اَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ۔

Marfat.com

بات بے بات پر غضب ناک ہو جائے مطلب یہ کہ انسان یا حیوان کی ہر خلاف طبع بات پر غضبناک ہونا جہالت کی علامت ہے (۲) بے فائدہ گفتگو، عقلمند کو چاہیئے کہ وہ لاحاصل گفتگو نہ کرے بلکہ وہ مفید گفتگو کرے چاہے وہ بات امور دنیا سے ہو یا امر آخرت کے فوائد پر (۳) بے محل عطیہ نہ دے یعنی ایسوں کو عطیہ نہ دے جس پر کوئی اجر نہ ملے یہ بھی جہالت کی علامت ہے (۴) ہر ایک کو راز کی بات بتانا (۵) ہر شخص کو قابل اعتماد سمجھنا (۶) دوست اور دشمن کی پہچان نہ کرنا۔ یعنی چاہیئے تو یہ کہ آدمی اپنے دوست کو پہچانے اور اس کی بات مانے اور دشمن کو پہچان کر اس سے بچے۔ اور انسان کا پہلا دشمن شیطان ہے پس چاہیئے کہ اس کے حکم کی اطاعت نہ کرے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ (۱) بجز ذکر الٰہی کے ہر کلام لغو ہے (۲) فکر کے بغیر خاموشی غفلت ہے (۳) جس نگاہ میں عبرت نہیں وہ لہو یعنی فضول ہے۔ مبارک ہو اس شخص کے لئے جس کا کلام ذکر الٰہی سے معمور ہے جس کے سکوت میں تفکر ہے اور جس نظر میں عبرت ہے۔ امام اوزاعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مؤمن باتیں کم اور عمل زیادہ کرتا ہے جبکہ منافق باتیں زیادہ اور عمل کم کرتا ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ منافق میں پانچ چیزیں نہیں ہوتیں (۱) دین میں سمجھ بوجھ (۲) زبان کی حفاظت (۳) چہرے پر تبسم (۴) دل میں نور (۵) مسلمانوں سے محبت، حضرت یحییٰ بن اکثم فرماتے ہیں جس آدمی کی گفتگو صحیح ہو تو اس کا اثر اس کے تمام اعمال میں ہویدا ہوتا ہے اسی طرح جس کی گفتگو میں فساد ہو تو اس کے فاسد آثار اس کے تمام اعمال میں واضع ہوتے ہیں لقمان حکیم نے اپنے بیٹے سے فرمایا کہ برے لوگوں کی صحبت میں سلامتی نہیں ملتی اور بری جگہوں پر جاتے ہیں بدنامی ہے، جو اپنی زبان کو قابو میں نہیں رکھتا وہ شرمندگی اٹھاتا ہے۔

Marfat.com

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں بشارت ہے اس شخص کے لئے جو اپنی زبان کو قابو میں رکھتا ہے، اپنے گھر میں رہنے کی کوشش کرتا ہے اور اپنی خطاؤں پر روتا ہے حضرت حسن بصری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں منقول ہے کہ دانا کی زبان اس کے دل کے پیچھے ہوتی ہے جب وہ کچھ کہنے کا ارادہ کرتا ہے تو پہلے اپنے دل کی طرف رجوع کرتا ہے، دل اجازت دے تو کہتا ہے ورنہ خاموش رہتا ہے جب کہ جاہل کا دل اس کی زبان کی نوک پر ہوتا ہے وہ دل کی طرف رجوع نہیں کرتا جو زبان پر آیا بول دیا حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ " صلی اللہ علیہ وسلم " ابراہیمی صحیفوں میں کیا تھا؟ فرمایا ان میں امثال اور عبرت آموز باتیں تھیں، عقلمند کو چاہیئے کہ وہ اپنے عقل سے مغلوب نہ ہو اور وہ اپنی زبان کی حفاظت کرے نیز اپنے وقت کو پہچانے یعنی قدر کرے اور اپنے مقام پر دھیان رکھے جو شخص اپنی گفتگو سے اپنے عمل کا محاسبہ کرتا ہے تو وہ باتیں کم کرتا ہے اور بامقصد کرتا ہے حضرت علی فرماتے ہیں میں نے حضور علیہ السلام کو فرماتے سنا۔ عقلمند کو چاہیئے کہ وہ تین باتوں پر توجہ دے (۱) حصول رزق کے لئے (۲) آخرت کی بھلائی کے لئے خلوت پر (۳) جائز لذتوں کی طرف۔ مزید فرمایا کہ عقلمند کو چاہیئے کہ وہ دن کو چار حصوں میں تقسیم کرے ایک حصے میں اپنے رب سے مناجات کرے، دوسرے حصے میں اپنے نفس کا محاسبہ کرے تیسرے حصے میں ایسے اصحاب علم کے پاس جائے جو دینی و دنیاوی امور میں بصیرت رکھتے ہوں اور وہ اس کو نصیحت کریں چوتھے حصے میں حلال لذتوں اور خواہشوں کے لئے اپنے نفس کو آزاد کر دے۔ اور فرمایا عقلمند کو چاہیئے کہ وہ اپنے حالات پر نظر رکھے اور اپنے ہم عصروں کو پہچانے اور اپنی ستر و زبان کی حفاظت کرے، حضرت فقیہہ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں مذکور ہے کہ یہ کلمات

Marfat.com

آل داؤد علیہ السلام کی حکیمانہ باتوں میں لکھے ہوئے ہیں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت لقمان حکیم حضرت داؤد علیہ السلام کے پاس آئے، آپ اس وقت زرہ سازی میں مصروف تھے لقمان حکیم یہ دیکھ کر متعجب ہوئے پھر پوچھنے کا ارادہ کیا لیکن حکمت نے سوال کرنے سے منع کر دیا لہٰذا آپ خاموش رہے اور کوئی سوال نہ پوچھا جب داؤد علیہ السلام زرہ بنا کر فارغ ہوئے تو اٹھے اور زرہ پہن لی پھر فرمایا جنگ کے لئے زرہ اچھی چیز ہے اور اس کا بنانے والا بھی بہت اچھا ہے تب لقمان حکیم نے کہا خاموشی بھی حکمت ہے لیکن اس پر عمل کرنے والے کم ہیں جیسا کہ شاعر نے کہا ہے۔

العلم زین والسکوت سلامة   فاذا نطقت فلا تکن مکثارا

ما ان ندمت علی سکوت مرة   ولقد ندمت علی الکلام مرارا

ایک اور جگہ میں ہے کہ وہ سال بھر میں کئی مرتبہ آئے تھے اور پوچھنے کا ارادہ بھی کرتے تھے لیکن جب داؤد علیہ السلام بنا کر فارغ ہوئے اور اس کو پہنا تب فرمایا کہ جنگ کے لئے یہ زرہ اچھی ہے اور لقمان نے جواباً فرمایا کہ خاموشی حکمت ہے مگر اس کے عامل قلیل ہیں، اشعار کے علاوہ یہ واقعہ کتاب التنبیہ سے لیا گیا ہے دوسرا شعر یہ ہے ؎

یموت الفتی من عثرة بلسانه   ولیس یموت المرء من عثرة الرجل

لا تنطقن بما کرهت فربما   نطق اللسان بحادث فیکون

ایک اور شاعر حمید بن عباس نے کہا ہے ؎

لعمرك ما شیٔ علمت مکانه   احق بسجن من لسان مذلل

علی فیك مما لیس یعنیك شانه   بقفل وثیق حیث کنت فاقفل

فرب کلام قد جری من ممازج   فساق الیه سهم حتف معجل

Marfat.com

ولا الصمت خیر من کلام مازج — فکن صامتا تسلم وان قلت فاعدل
ولا تک فی جنب الاخلاء مفرطا — وان کنت ابغضت البغیض فاجمل
فانک لا تدری متی انت مبغض — جبیبک او تهوی بغیضک فاعقل

خاموشی کے ستر ہزار فائدے

بعض داناؤں کا کہنا ہے کہ خاموشی میں ستر ہزار فوائد ہیں اور یہ تمام فوائد سات کلمات میں مجتمع ہیں اور ہر کلمے میں ہزار فائدے ہیں (۱) خاموشی بغیر مشقت کے عبادت ہے (۲) بغیر زیور کے زینت ہے (۳) بغیر بادشت کے بھی ہیبت ہے (۴) بغیر چار دیواری کے قلعہ ہے (۵) کسی ایک سے بھی معذرت سے استغناء ہے (۶) کراماً کاتبین کے لئے باعث راحت ہے (۷) اس کے عیبوں کے لئے پردہ ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ خاموشی عالم کے لئے زینت اور جاہل کے لئے پردہ ہے۔ بعض حکماء کا کہنا ہے کہ اولاد آدم کے جسم کے تین حصے ہیں (۱) دل (۲) زبان (۳) باقی تمام اعضاء۔ بیشک اللہ تعالےٰ نے اولاد آدم کے جسم کے ہر حصے کو کوئی نہ کوئی کرامت بخشی ہے، دل کو اپنی معرفت وتوحید کا شرف بخشا ہے زبان کو اپنی وحدانیت کی گواہی اور قرآن کی تلاوت کا شرف بخشا ہے اور باقی اعضاء کو نماز و روزے اور تمام طاعات و عبادات کا شرف بخشا ہے اور ہر حصے پر نگران و محافظ مقرر فرمائے ہیں لیکن دل کی محافظت خود فرماتا ہے لہذا بندے کے دل کی بات کو سوائے اللہ تعالےٰ اور کوئی نہیں جانتا، اور اس کی زبان پر محافظ مقرر فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "وہ[ا] کوئی لفظ زبان سے

ا۔ "مَا یَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَیْهِ رَقِیْبٌ عَتِیْدٌ"

Marfat.com

نہیں نکالتا مگر اس کے پاس محافظ تیار رہے"، اور اعضاء پر امر و نہی کو مسلط فرما دیا ہے پھر وہ ہر حصہ و عضو سے وفا چاہتا ہے، دل کی وفا یہ ہے کہ وہ ایمان پہ ثابت قدم رہے، حسد، خیانت اور فریب نہ کرے، اور زبان کی وفا یہ ہے کہ وہ نہ غیبت کرے نہ جھوٹ بولے اور نہ لایعنی کلام کرے، بقیہ اعضاء کا وفا یہ ہے کہ وہ نہ تو معصیت الٰہی کے مرتکب ہوں نہ کسی ایک مسلمان کو ایذا دیں جس کے دل میں یہ باتیں پائی جائیں وہ منافق ہے جس کی زبان پر یہ باتیں ہوں وہ کافر ہیں جس کے اعضا سے یہ باتیں ہوں گی وہ گنہگار رہے حضرت امام حسن علیہ السلام سے مروی ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ایک نوجوان کو مخاطب ہو کر فرمایا کہ اگر تو تین چیزوں کے شر سے محفوظ رہا تو تیری جوانی شر سے بچ جائے گی (۱) زبان کے شر سے (۲) شرم گاہ کے شر سے (۳) پیٹ کے شر سے منقول ہے کہ لقمان حکیم کا ایک حبشی غلام تھا اس غلام سے جو پہلی حکمت ظاہر ہوئی وہ یہ تھی کہ آپ نے غلام سے فرمایا کہ ہمارے لئے اس بکری کو ذبح کرو اور اس کے گوشت سے دو بہترین ٹکڑے میرے پاس لاؤ چنانچہ وہ دل اور زبان لے آیا، پھر دوسری مرتبہ فرمایا اس بکری کو میرے لئے ذبح کرو تو اس کے گوشت سے دو بدترین ٹکڑے میرے پاس لاؤ چنانچہ وہ دل اور زبان لے آیا۔ آپ نے وجہ پوچھی تو اس نے عرض کیا کہ اگر یہ دونوں حصے اچھے ہوں تو پورے بدن میں ان سے بڑھ کر کوئی اچھا حصہ نہیں ہے اور اگر یہ خراب ہوں تو ان سے بڑھ کر پورے بدن میں کوئی ٹکڑا خراب نہیں ہے۔

روایت میں ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا تو معاذ نے عرض کیا اے اللہ کے نبی مجھے کوئی نصیحت فرمائیے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زبان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے

Marfat.com

فرمایا کہ اپنی زبان کی حفاظت کرنا حضرت معاذ نے عرض کیا یا نبی اللہ مجھے کوئی اور نصیحت فرمائیے تو آپ نے فرمایا کہ تیری ماں تجھے گم پائے اسی زبان نے ہی تو لوگوں کو نارِ جہنم میں منہ کے بل گرایا ہے، حسن بصری فرماتے ہیں جو زیادہ بولتا ہے وہ زیادہ غلطیاں کرتا ہے جو زیادہ مال جمع کرتا ہے وہ زیادہ گناہ کرتا ہے جس کا اخلاق بُرا ہوتا ہے وہ خود کو گرفتارِ عذاب کرتا ہے۔

باقی اعضاء کا زبان کو قسم دینا

حضرت سفیان ثوری فرماتے ہیں کہ کسی شخص کو اپنے تیر کا نشانہ بنانے سے مجھے یہ زیادہ پسند ہے کہ اسے اپنی زبان کا نشانہ بناؤں اس لئے کہ زبان کا نشانہ کبھی خطا نہیں ہوتا جبکہ تیر کا نشانہ کبھی خطا ہو جاتا ہے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب ابن آدم صبح کرتا ہے تو اس کے تمام اعضاء زبان سے پوچھتے ہیں اور پھر اس سے کہتے ہیں اے زبان ہم تجھے اللہ کی قسم دیتے ہیں کہ تو سیدھی رہ۔ پس اگر تو سیدھی اور صحیح رہی تو ہم بھی سیدھے رہیں گے اور اگر تو بھٹک گئی تو ہم بھی بھٹک جائیں گے، روایت میں ہے کہ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کعبہ شریف کے پاس کھڑے تھے اور فرمایا ہاں جو مجھے پہچانتا ہے وہ تو مجھے پہچانتا ہے اور جو نہیں پہچانتا وہ جان لے کہ میں جندب بن جنادہ ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ، ہوں۔ لہٰذا شفیق اور ناصح بھائی کے نزدیک آجاؤ تو لوگ ان کے ارد گرد اکٹھے ہو گئے پھر فرمایا اے لوگو جب تم میں سے کوئی دنیا کے کسی سفر پہ جاتا ہے تو بغیر زادِ راہ کے سفر پہ نہیں جاتا تو پھر بغیر زادِ راہ کے کون ہے جو آخرت کا سفر کرے۔ لوگوں نے کہا کہ اے ابوذر ہمارا زادِ سفر کیا ہے؟ فرمایا دو رکعت نمازِ شب دیجور میں وحشتِ قبر کے لئے۔ اور حشر کے دن کے لئے

Marfat.com

شدید گرمی میں روزے اور مسکینوں کے لئے صدقہ کرنا۔ تاکہ تم مشکل ترین دن کے عذاب سے نجات پا سکو نیز بڑے بڑے امور کے لئے حج کرنا اور دنیا کو دو حصوں میں بانٹ دو۔ ایک حصہ طلب دنیا کے لئے اور دوسرا حصہ طلب آخرت کے لئے۔ تیسرا حصہ بنا نا سود مند نہیں بلکہ نقصان دہ ہے، اسی طرح اپنی گفتگو کے بھی دو حصے کر لو۔ ایک وہ گفتگو جو تمہارے دنیاوی امور کے لئے سود مند ہو اور دوسری وہ جو تمہارے اخروی امور میں بقا کی ضامن ہو، اس کا تیسرا بنانا سود مند نہیں ہو گا بلکہ نقصان دہ ہے اسی طرح مال کے بھی دو حصے بنا لو۔ ایک حصہ اپنے اہل و عیال پر خرچ کرو اور دوسرا اپنی عاقبت کے لئے خرچ کر پھر فرمایا مجھے اس دن کے غم نے ہلاک کر دیا جس کے لئے میں کچھ نہ کر سکا۔ عرض کیا گیا وہ کیا ہے؟ فرمایا میری آرزوئیں میرے اجل سے بڑھ گئیں اور میں اپنے عمل میں کمزور ہو کر بیٹھ گیا ہوں۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے مذکور ہے وہ فرماتے ہیں کہ ذکر الہٰی کے علاوہ بکثرت کلام نہ کرو اس سے تمہارے دل سخت ہو جائیں گے اور سخت دل اللہ تعالےٰ سے بہت دور ہوتا ہے لیکن تم جانتے نہیں ہو، بعض صحابہ کرام سے منقول ہے کہ جب تو اپنے دل میں سختی دیکھے اور اپنے بدن میں کمزوری محسوس کرے اور اپنے رزق میں محرومی محسوس کرے تو جان لے کہ تحقیق تو نے کوئی لایعنی گفتگو کی ہے۔

واللہ الموفق

Marfat.com

باب

حرص اور لمبی امید باندھنا

حضرت فقیہہ ابو اللیث سمرقندی علیہ الرحمۃ اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ میں کیا دیکھتا ہوں کہ تمہارے علماء ختم ہوتے جاتے رہے ہیں اور تمہارے جہلاء علم نہیں سیکھ رہے علم حاصل کرو علماء کے ختم ہو جانے کی وجہ سے علم کے اٹھ جانے سے پہلے پہلے، اور فرمایا یہ میں کیا دیکھتا ہوں کہ تم اس چیز میں حرص کر رہے ہو جس کا کفیل اللہ تعالےٰ ہے اور تم اس چیز کو ضائع کر رہے ہو جو اللہ تعالےٰ نے تمہارے سپرد فرمائی ہے، میں تمہارے گندے لوگوں کو ایسے جانتا ہوں جیسے سائیس گھوڑوں کی نسل کو جانتا ہے یہ وہ لوگ ہیں جو زکوٰۃ کو تاوان سمجھ کر ادا کرتے ہیں اور نمازوں کو اخیر وقت میں ادا کرتے ہیں اور قرآن کو بے رغبتی سے سنتے ہیں بلکہ اس سے اعراض کرتے ہیں اور آزاد لوگوں کو بھی رہا نہیں کرتے حضرت فقیہہ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں حرص کی دو قسمیں ہیں ایک حرص مذموم دوسری حرص غیر مذموم لیکن اس کا ترک کرنا افضل ہے، حرص مذموم یہ ہے جو احکامات الٰہیہ کی ادائیگی سے انسان کو روکے یا مال اس لئے جمع کرے کہ وہ بہت ہو جائے اور اس پہ فخر کرے اور وہ حرص جو بری نہیں ہے وہ یہ کہ حصول مال میں احکامات الٰہیہ کا تارک نہ ہو اور نہ ہی اس پہ فخر کرے، یہ حرص مذموم نہیں اس لئے کہ بعض اصحاب رسول مقبول مال جمع فرماتے تھے اور حضور علیہ السلام نے ان کو منع نہ

Marfat.com

فرمایا تھا البتہ اس کے ترک کو افضل فرمایا تھا۔

حضرت ابو درداؓ اس حدیث کی تشریح فرماتے ہیں کہ حرص مذموم وہ ہے جس سے اوامر الٰہی ضائع ہو جائیں کیونکہ فرمان ہے کہ تم اس کی حرص کرتے ہو جس کا کفیل اللہ تعالےٰ ہے یعنی تمہارا رزق اللہ تعالےٰ نے اپنے ذمہ لیا ہے مگر تم اس کی طلب میں حرص کرتے ہو اور احکامات الٰہیہ کی اطاعت نہیں کرتے اور حرص مذموم کہ تم آزاد لوگوں کو رہا نہیں کرتے یعنی ان سے بھی اسی طرح کا کام لیتے ہو جیسے غلاموں سے لیا جاتا ہے روایت میں ہے کہ حضرت ام المؤمنین بی بی حفصہ رضی اللہ عنہا نے اپنے والد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ اللہ تعالےٰ نے آپ کو بکثرت خیر و بھلائی اور مالی وسعت عطا فرمائی ہے اس لئے آپ اچھے اچھے کھانے کھایا کریں اور عمدہ لباس پہنا کریں آپ نے فرمایا اس کا فیصلہ میں تیرے سپرد کرتا ہوں پھر آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی معیشت کے وہ حالات دہرائے جو خود بی بی حفصہ رضی اللہ عنہا نے حضور علیہ السلام کے ساتھ گذارے تھے پھر بی بی صاحبہ رونے لگیں، پھر فرمایا کہ میرے دو بہترین ساتھی تھے جو ایک خاص طریق پر چلتے رہے اب اگر میں ان کے طریق سے ہٹ کر چلوں گا تو پھر میرے ساتھ وہ سلوک نہ کیا جائے گا جو ان کے ساتھ ہو گا۔ قسم اللہ کی میں ان کی طرح تنگ دست زندگی صبر کے ساتھ گذاروں گا تاکہ آخرت میں ان کے ساتھ خوشحالی کی زندگی بسر کروں حضرت مسروق فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ام المؤمنین بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں عرض کیا اے اماں جان! حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں داخل ہوتے وقت اکثر کیا ارشاد فرماتے تھے؟ فرمایا جب آپ گھر میں تشریف لاتے تو اکثر یہ فرماتے ہوئے میں نے سنا کہ اگر اولاد آدم کے لئے

Marfat.com

سونے کی دو وادیاں ہوں تو وہ تیسری کے لئے بھی آرزو کرے گا بس ابن آدم کے پیٹ کو تو صرف مٹی ہی بھر سکتی ہے اور اللہ تعالے توبہ کرنے والوں کی توبہ کو قبول فرماتے ہیں اللہ تعالے نے مال کو اس لئے بنایا ہے کہ اس کے ذریعے نماز قائم کی جائے اور زکوٰۃ دی جائے۔

تین آدمیوں پر تین باتوں کا گمان

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ دو چیزوں "حرص اور امید" کے علاوہ ابن آدم کی ہر شئے بوڑھی ہو جاتی ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے تمہارے لئے دو چیزوں لمبی خواہشات اور حرص کا اندیشہ ہے، کیونکہ لمبی امیدیں آخرت کو بھلا دیتی ہیں اور اتباعِ خواہشات حق سے روکتی ہیں، حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ مجھے تین باتوں کا تین آدمیوں کے لئے گمان ہے (۱) حصول دنیا میں حریص اور اس پر مٹنے والے کے لئے ایسی تنگ دستی کہ بعد ازاں کبھی مالدار نہ ہوگا (۲) حصول دنیا میں مشغول ایسا ہوگا کہ اسے کبھی فرصت نہ ملے گی (۳) اور اس پر بخل کرنے والے کے لئے ایسا غم کہ جسے پھر کبھی خوشی نصیب نہیں ہوگی روایت میں ہے کہ حضرت ابو درداء نے حمص والوں سے مخاطب ہو کر فرمایا تمہیں حیا نہیں آتی کہ ایسے ایسے گھر بناتے ہو جس میں تم نے ہمیشہ نہیں رہنا اور ایسی امیدیں کرتے ہو جن کا حصول ناممکن ہے اور وہ مال جمع کرتے ہو جس کا کھانا تمہارے مقدر میں نہیں بے شک تم سے پہلے کے لوگوں نے بھی عمارتیں بنائی تھیں مال جمع کیا تھا اور لمبی امیدیں قائم کی تھیں مگر صبح ہوئی تو ان کا ٹھکانہ قبریں تھیں اور امیدیں خاک میں مل گئیں اور جمع شدہ مال ان کی ہلاکتی کا باعث ہوا حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے

Marfat.com

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے کہا کہ جب اپنے آقا سرکار دو عالم کی خدمت میں حاضری کا ارادہ کرو تو اپنے قمیص کو پیوند لگا لیا کرو، اپنے جوتے کو ٹانکا لگا لیا کرو، اور اپنی امیدوں کو کم کرو اور پیٹ بھر کر نہ کھایا کرو حضرت ابو عثمان نہدی فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ منبر پر خطبہ دے رہے تھے تو میں نے دیکھا کہ ان کے قمیص میں بارہ پیوند لگے ہوئے تھے۔

روایت میں ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ بازار گئے تو ان کے جسم پر میلے اور پرانے کپڑے تھے، عرض کیا گیا اے امیرالمؤمنین ذرا اس سے عمدہ اور نرم لباس پہن لیا ہوتا؟ فرمایا ایک تو اس سے دل میں خشیت الٰہی پیدا ہوتی ہے دوم یہ طریق صالحین کی مشابہت کا ہے اور بہتر ہے کہ مؤمن ان صالحین کی پیروی کرے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں لوگوں کو ایسے پہچانتا ہوں جیسے حیوانوں کا طبیب ان کی بیماری کو پہچانتا ہے ان لوگوں میں بہتر وہ ہیں جو دنیا میں زہد کو اختیار کئے ہوئے ہیں، اور ان لوگوں میں بدترین وہ ہیں جو ضرورت سے زیادہ مال دنیا میں جمع کرتے ہیں، ایک دانا کا کہنا ہے کہ تین باتیں تمام برائیوں کی جڑ ہیں (۱) حسد (۲) حرص (۳) تکبر۔ تکبر کی جڑ ابلیس ہے جبکہ اس نے غرور کیا تھا اور سجدہ کرنے سے انکار کر دیا تھا تو ملعون ہو گیا تھا۔ اور حرص اس کی اصل و بنیاد آدم علیہ السلام سے منسوب ہے حالانکہ ان کے لئے جنت کی ہر چیز مباح و جائز تھی سوائے ایک درخت کے تو حرص نے آپ کو اس درخت کے کھانے پر اکسایا جس کے سبب ان کو وہاں سے جانا پڑا اور حسد کی جڑ آدم علیہ السلام کے بیٹے قابیل سے ہے جب اس نے اپنے بھائی ہابیل کو قتل کیا اور کافر ہوا اور اس کا ابدی ٹھکانہ آگ ہے، حدیث میں آتا ہے کہ آدم علیہ السلام نے اپنے بیٹے شیث علیہ السلام کو پانچ باتوں کی

Marfat.com

وصیت فرمائی تھی اور یہ بھی حکم فرمایا تھا کہ اپنی بعد کی تمام اولاد کو بھی اس کی وصیت کرنا (۱) اپنی اولاد سے کہنا کہ وہ کبھی دنیا پر مطمئن نہ ہو کیونکہ میں نے ابدی جنت پر اطمینان کیا تھا لیکن اللہ تعالیٰ مجھ سے راضی نہ ہوا اور مجھے وہاں سے نکال دیا (۲) اپنی اولاد سے کہنا کہ وہ اپنی بیویوں کی خواہشات کی کبھی تکمیل نہ کریں ہیں نے بیوی کے کہنے پر درخت کھایا تو مجھے ندامت سے دوچار ہونا پڑا (۳) ان سے کہنا کہ کوئی بھی کام کرنے سے پہلے اس کے انجام پر ضرور غور کریں اور اگر میں انجام پر غور کر لیتا تو مجھے وہ دن نہ دیکھنا پڑتا جو پیش آ چکا ہے (۴) جب کسی چیز پر تمہارا دل مضطرب ہو تو اس سے بچو، کیونکہ جب میں نے درخت کھایا تو اس وقت میرے دل میں اضطراب یعنی دھڑکا تھا مگر میں نے اجتناب نہ کیا تو مجھے ندامت سے دوچار ہونا پڑا (۵) تمام کاموں میں مشورہ ضرور کیا کرو، اگر میں بھی فرشتوں سے مشورہ کر لیتا تو اس ابتلاء سے دوچار نہ ہوتا۔

مختصر امیدوں پر اکرام

حضرت شفیق بلخی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے چار ہزار احادیث میں سے صرف چار سو حدیثیں منتخب کیں اور پھر ان چار سو میں سے صرف چالیس حدیثیں منتخب کیں اور پھر ان میں سے صرف چار حدیثوں کا انتخاب کیا جو کہ یہ ہیں (۱) عورت سے دل نہ لگانا کیونکہ آج اگر وہ تیری ہے تو کل دوسرے کی ہو گی اگر تو نے اس کی باتوں پر عمل کیا تو وہ تجھے جہنم میں پہنچائے گی (۲) مال و دولت سے دل نہ لگانا کیونکہ یہ عارضی ہے آج اگر تیرے پاس ہے تو کل دوسرے کے پاس ہو گی لہٰذا اس چیز کے لئے اپنے نفس کو مشکل میں نہ ڈالو جو دوسرے کی ہے کیونکہ اس طرح نفع تو دوسروں کے لئے ہو گا اور تکالیف تیرے حصے میں ہوں گی اور

Marfat.com

اگر تونے دولت سے دل لگالیا تو وہ تجھے حقوق اللہ کی ادائیگی سے روک دے گی تیرے اندر فقر و غربت کا ڈر پیدا کرے گی اس طرح تو شیطان کا مطیع ہو جائے گا (۳) جو چیز تیرے دل میں دھڑکا پیدا کرے اس کو چھوڑ دے اس لئے کہ قلب مؤمن گواہ کی مانند ہوتا ہے جو معمولی سے شبہ پر بھی دھڑکا پیدا کر دیتا ہے، حرام سے بھاگتا ہے اور حلال سے سکون حاصل کرتا ہے (۴) اس وقت تک کوئی عمل نہ کرو جب تک کہ اس کی قبولیت یقینی نہ ہو حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا دنیا میں مسافروں اور راہ گیروں کی طرح رہو اور خود کو اہل قبور میں شمار کرو حضرت مجاہد کہتے ہیں مجھے عبد اللہ ابن عمر نے فرمایا کہ جب تو صبح کرے تو اپنے آپ سے شام کی بات نہ کرنا اور جب شام کرے تو اپنے نفس سے صبح کی بات نہ کرنا، اپنی موت سے قبل اپنی زندگی سے اور بیماری سے قبل صحت سے کچھ حاصل کر لو اس لئے کہ تو نہیں جانتا کہ کل تیرا نام کیا ہو گا۔

حضرت فقیہہ رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں جو اپنی امیدوں کو کم کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو چار اکرام سے نوازتا ہے (۱) اسے اپنی عبادت کی قوت بخشتا ہے اس لئے کہ بندہ جب جان لیتا ہے کہ موت قریب ہے تو وہ ان مکروہات کو چھوڑ دیتا ہے جو پہلے کرتا تھا اور پھر وہ عبادت میں لگ جاتا ہے اور اپنے عمل میں اضافہ کرتا ہے (۲) اس کے غموں کو اللہ تعالیٰ کم کر دیتا ہے اس لئے کہ جب وہ جان لیتا ہے کہ عنقریب وہ مر جائے گا تو پیش آمدہ ناپسندیدہ باتوں کی پرواہ نہیں کرتا (۳) اللہ تعالیٰ اس کو تھوڑے پر بھی راضی بنا دیتا ہے اس لئے کہ جب وہ جان لیتا ہے کہ عنقریب وہ مر جائے گا تو وہ کثرت کا طلب گار نہیں رہتا گویا کہ اسے ساری فکر آخرت کی ہی ہوتی ہے (۴) اللہ تعا

Marfat.com

اس کو تھوڑے پر بھی راضی بنا دیتا ہے اس لئے کہ جب وہ جان لیتا ہے کہ عنقریب وہ مرجائے گا تو وہ کثرت کا طلب گار نہیں رہتا گویا کہ اسے ساری فکر آخرت کی ہی ہوتی ہے (۴) اللہ تعالیٰ اس کے دل کو منور فرما دیتا ہے اس لئے کہ یہ مشہور ہے کہ دل کا نور چار چیزوں سے پیدا ہوتا ہے اول بھوکے پیٹ دوم صالح دوست سوم سابقہ گناہوں کی یاد چہارم چھوٹی امیدوں سے، اس لئے کہ جو شخص لمبی امیدیں باندھتا ہے تو اللہ تعالےٰ اس کو چار چیزوں میں مبتلا فرما دیتا ہے۔

(۱) عبادات میں سستی (۲) دنیاوی غموں کی بھرمار (۳) مال جمع کرنے میں حریص ہوجاتا ہے (۴) اس کا دل سخت ہوجاتا ہے اور مشہور ہے کہ چار چیزوں سے دل میں سختی پیدا ہوتی ہے (۱) بھرے ہوئے پیٹ سے (۲) برے دوستوں کی صحبت سے (۳) گذشتہ گناہوں کو بھلا دینے سے (۴) لمبی امیدوں سے۔

لہٰذا مسلمان پر لازم ہے کہ وہ اپنی امیدوں کو کم کرے کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ کس سانس میں وہ مرجائے گا اور کس قدم پر وہ مرجائے گا اللہ تعالےٰ فرماتا ہے وَمَا تَدْرِیْ نَفْسٌ بِاَیِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ مفسرین اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں وہ نہیں جانتا کہ کس قدم پہ وہ مرجائے گا دوسری آیت میں ہے "آپ علیہ السلام نے بھی مرنا ہے اور وہ بھی مرنے والے ہیں" تیسری آیت میں فرمایا "پس جب[۲] ان کی اجل آجائے گی تو وہ ایک گھڑی نہ مؤخر ہوسکیں گے اور نہ مقدم ہوسکیں گے" پس مسلمان پر لازم ہے کہ وہ بکثرت موت کو یاد کرے کیونکہ مومن چھ باتوں سے مستغنی نہیں ہوسکتا

۱؎ اِنَّکَ مَیِّتٌ وَّاِنَّھُمْ مَّیِّتُوْنَ۔

۲؎ فَاِذَا جَآءَ اَجَلُھُمْ لَا یَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَۃً وَّلَا یَسْتَقْدِمُوْنَ۔

Marfat.com

(۱) وہ علم جو اس کی آخرت کے لئے رہنمائی کرے (۲) وہ دوست جو عبادت الٰہی پر اس کا مددگار بنے اور معصیت سے اس کو روکے (۳) اپنے دشمن کی پہچان اور پھر اس سے ڈرے (۴) آیات الٰہیہ اور دن و رات کی تبدیلی سے عبرت حاصل کرے (۵) خلق خدا سے انصاف کرے ایسا نہ ہو کل روز حشر وہ اس کے دشمن ہوں (۶) موت کے لئے اس کی آمد سے پہلے تیاری تاکہ قیامت کے دن رسوائی سے دوچار نہ ہونا پڑے۔

احادیث واقوال

حضرت حسن بصری سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے اپنے صحابہ سے فرمایا کہ کیا تم سب کے سب جنت میں جانا چاہتے ہو صحابہ نے عرض کیا ہاں۔ اللہ تعالےٰ ہمیں آپ پر قربان کرے یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا تو پھر اپنی امیدیں مختصر کرو اور اللہ تعالےٰ سے حیا کرو جیسا کہ حیا کرنے کا حق ہے، عرض کیا گیا یا رسول اللہ! ہم تو اللہ تعالےٰ سے حیا کرتے ہیں آپ نے فرمایا یہ حیا نہیں بلکہ حیا یہ ہے کہ قبور اور وہاں کے مصائب کو یاد کرو نیز پیٹ اور جو کچھ اس میں ہے اس کی حفاظت کرو، سر اور جو کچھ اس میں سماتی ہیں اس کی حفاظت کرو جو شخص آخرت کی تکریم کا خواہشمند ہے وہ دنیا کی زینت کو چھوڑ دیتا ہے پس یہ ہے بندے کا اللہ تعالیٰ سے حیا کرنا اور اسی سے اللہ تعالےٰ کی ولایت عطا ہوتی ہے۔ حضرت عجل سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے آیت اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ پڑھ کر فرمایا کہ ابن آدم میرا مال میرا مال کہتا ہے، پھر تیرا مال کیا ہے؟ وہی جو تو نے کھا کر ختم کر لیا ہے یا پہن کر پرانا کر دیا ہے یا صدقہ کر کے بچا لیا ہے۔

Marfat.com

حضرت حسن بصری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ تورات میں پانچ باتیں لکھی ہیں (۱) قناعت میں تونگری ہے (۲) گوشہ نشینی میں سلامتی ہے (۳) ترک خواہشات میں آزادی ہے (۴) ترک رغبت میں محبت ہے (۵) لمبے دنوں میں تمتع اور چھوٹے دنوں میں صبر کرنا حضرت بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا اے عائشہ اگر تو میری رفاقت کی خواستگار ہے تو پھر دنیا سے اتنا سا لے لے جو سوار مسافر زاد راہ لیتا ہے۔ مالداروں کی مجلس سے بچنا اور کپڑے کو اس وقت تک پرانا نہ سمجھنا جبتک کہ اس کو پیوند نہ لگالو، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دعا کے الفاظ مروی ہیں اے اللہ جو شخص مجھ سے محبت کرتا ہے اسے اتنا وسیع رزق عطاء فرما جو اس کو کما حقہ کفایت کرے جو شخص مجھ سے بغض کرتا ہے اس کو مال واولاد بکثرت دے دے۔ حضرت فقیہہ سمرقندی علیہ الرحمۃ اپنی سند کے ساتھ حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ دنیا میں رغبت غم و حزن میں اضافہ کرتی ہے اور دنیا سے دوری قلب و بدن کو راحت بخشتی ہے اور مجھے تمہارے فقر سے خوف نہیں ہے بلکہ مجھے خوف یہ ہے کہ تمہارے لئے دنیا کی فراوانی اس طرح نہ کر دی جائے جس طرح تم سے پہلے کے لوگوں پہ ہوئی تھی اور تم بھی انہیں کی طرح دنیا کے پیچھے لگ جاؤ اور وہ پہلوں کی طرح تمہیں بھی ہلاک کر دے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اس امت کے پہلے لوگوں کی اصلاح زہد اور یقین کی بناء پہ ہوئی اور اس امت کے آخری لوگوں کی ہلاکت بخل اور امیدوں کی بناء پہ ہوگی۔

Marfat.com

باب

فقرائے فضائل

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ فقراء کی ایک جماعت نے حضور علیہ السلام کی خدمت میں اپنا ایک قاصد روانہ کیا تو اس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ کی خدمت میں فقراء کے قاصد کی حیثیت سے حاضر ہوا ہوں آپ نے فرمایا تجھے بھی مرحبا اور جن کی طرف سے تو آیا ہے ان کو بھی مرحبا۔ کیونکہ وہ لوگ اللہ تعالےٰ سے محبت رکھتے ہیں، عرض کیا یا رسول اللہ فقراء عرض کرتے ہیں کہ مالدار تو تمام بھلائیوں میں ہم سے آگے نکل گئے وہ حج کرتے ہیں اور ہم اس کی قدرت نہیں رکھتے، وہ صدقہ دیتے ہیں اور ہم اس پر قادر نہیں، اور جب وہ بیمار ہوتے ہیں تو اپنا فاضل مال آخرت کے ذخیرہ کے لئے دے دیتے ہیں، حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ فقراء کو میری طرف سے یہ کہہ دو کہ جو شخص تم میں سے صبر کرے گا اور اپنا احتساب کرے گا تو اس کو تین ایسی نعمتیں ملیں گی جو انبیاء کو نہیں مل سکتیں (۱) یہ کہ جنت میں سرخ یاقوتوں سے مرصع کمرہ ہے اہل جنت اس کی طرف یوں دیکھتے ہیں جیسے اہل دنیا ستاروں کو دیکھتے ہیں، اس میں صرف وہ نبی، وہ شہید اور وہ مؤمن داخل ہوں گے جو کہ فقیر ہوں گے (۲) فقراء غنی لوگوں سے آدھا دن پہلے جنت میں داخل ہوں گے اور اس آدھے دن کی مقدار پانچ سو سال کے برابر ہوگی اور وہ حسب منشا جنت سے فائدے حاصل کریں گے اور حضرت سلیمان بن داؤد علیہ السلام بادشاہت کے

Marfat.com

سبب جو اللہ تعالٰے نے ان کو عطا کی تھی تمام انبیاء علیہم السلام کے چالیس سال بعد جنت میں داخل ہوں گے (۳) جب فقیر خلوص کے ساتھ یہ تسبیح پڑھتا ہے سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر اور غنی بھی خلوص کے ساتھ یہی تسبیح پڑھتا ہے تب بھی غنی، فقیر کے مرتبہ کو نہیں پہنچ سکتا اگرچہ وہ اس کے ساتھ دس ہزار درہم کیوں نہ خرچ کرے، یہی فرق تمام نیک اعمال میں ہے، لہٰذا قاصد نے واپس آکر فقراء کو اس کی خبر دی تو سب نے یک زبان ہو کر کہا اے رب ہم راضی ہیں اے رب ہم راضی ہیں۔

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے میرے محبوب دوست صلی اللہ علیہ وسلم نے سات چیزوں کی نصیحت فرمائی جن کو نہ تو میں نے چھوڑا ہے اور نہ چھوڑوں گا (۱) غریبوں سے محبت و قربت (۲) میں دنیاوی لحاظ سے اپنے سے کم تر لوگوں کو دیکھوں اور ان کو نہ دیکھوں جو مجھ سے بڑے ہیں (۳) میں صلہ رحمی کروں چاہے بھگا دیا جاؤں یا ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جاؤں (۴) میں لا حول ولا قوۃ الا باللہ کثرت سے پڑھا کروں کیونکہ یہ نیکی کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے (۵) میں لوگوں سے کوئی چیز نہ مانگو (۶) حقوق اللہ میں کسی کی ملامت سے نہ ڈروں (۷) میں ہمیشہ حق بات کہوں چاہے وہ کڑوی ہی کیوں نہ ہو، پھر حضرت ابو ذر کی حالت یہ تھی کہ اگر ان کے ہاتھ سے کوڑا گر جاتا تو یہ ناپسند کرتے کہ کسی کو کہیں کہ یہ اٹھا دو، نیز اسی سند کے ساتھ حضرت خیثمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ فرشتے اپنے رب سے عرض کرتے ہیں تو نے اپنے کافر بندے پہ دنیا کی فراخی کر رکھی ہے اور مصائب کو اس سے دور کر رکھا ہے اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے کہ کافروں کے عذاب سے حجاب ہٹا دو جب وہ اس کو دیکھتے ہیں تو عرض کرتے ہیں اے رب دنیا میں ملنے والی چیزوں نے

Marfat.com

ان کو کوئی نفع نہ دیا اور عرض کرتے ہیں یا رب تیرا مومن بندہ تو گرفتار بلا رہتا ہے اور دنیا بھی اس سے دور کر دی گئی ہے تب اللہ تعالےٰ فرشتوں سے فرماتا ہے کہ اس کے ثواب کو دیکھو جب وہ جھانک کر دیکھتے ہیں تو عرض کرتے ہیں یا رب دنیاوی مصائب نے ان کو کوئی نقصان نہیں پہنچایا۔

فقراء کے لئے دنیا میں مشقت اور آخرت میں مسرت ہے

محمد بن فضل اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ مال جمع کرنے والے نیچے ہوں گے سوائے ان کے جو مال کو اس طرح لٹاتے ہیں اس طرح لٹاتے ہیں چار مرتبہ فرمایا مگر ایسے لوگ بہت ہی کم ہیں حضرت فقیہہ علیہ الرحمۃ حضور علیہ السلام کے اس فرمان کے ضمن میں فرماتے ہیں کہ غنی جنت میں فقراء سے نچلے درجے میں ہوں گے اور اگر وہ جہنم میں ہوئے تو پھر جہنم کے سب سے نچلے درجہ میں ہوں گے مگر جس نے اپنے مال کو لٹایا یعنی دائیں بائیں اور آگے پیچھے ہر طرف سے مال کو صدقہ کیا لیکن اغنیاء میں ایسے لوگ کم ہیں اس لئے کہ شیطان ان کے مال کو دنیا میں ان کے لئے مزین کر کے پیش کرتا ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ شیطان دعویٰ کرتا ہے کہ غنی تین باتوں میں سے کسی ایک سے بھی نجات نہیں پا سکتا (۱) میں اس کے مال کو اس کی آنکھوں میں ایسا خوبصورت بنا کر پیش کروں گا کہ وہ اس سے حقوق ادا نہیں کر سکے گا (۲) یا پھر ذرائع اس کے لئے اتنے آسان کروں گا کہ وہ بے جا خرچ کرتا پھرے گا (۳) یا پھر اس کے دل میں مال کی ایسی محبت بھر دوں گا کہ وہ جمع کرنے کے لئے حرام کا مال کمائے گا۔ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے

Marfat.com

ہیں کہ جب حضور علیہ السلام کی بعثت ہوئی تو اس وقت میں تاجر تھا، بس میں نے ارادہ کیا کہ تجارت اور عبادت دونوں کو اپنے لئے اکٹھا رکھوں مگر ایسا نہ کر سکا پھر تجارت کو چھوڑ دیا اور عبادت کو قبول کر لیا۔ مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے مجھے قطعًا یہ پسند نہیں کہ مسجد کے دروازے پہ میری دکان ہو اور نماز کے رہ جانے کا خوف بھی نہ ہو اور روزانہ چالیس دینار کا منافع بھی ملتا ہو اور میں اسے صدقہ میں دے دیا کروں، پوچھا گیا اے ابو درداء تجارت سے کیوں کراہیت ہوگئی؟ فرمایا حساب کے خوف سے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے بارگاہ الٰہی میں عرض کیا اے اللہ مجھ سے محبت کرنے والوں کو ایسا بالکفایت رزق عطا کر کہ وہ دست سوال دراز نہ کریں اور جو مجھ سے بغض رکھتے ہیں ان کو مال و اولاد بکثرت عطاء فرما، حضور علیہ السلام فرماتے ہیں کہ غربت دنیا میں مشقت اور آخرت میں مسرت ہے جب کہ دولتمندی دنیا میں مسرت اور آخرت میں مشقت ہے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ ہر ایک کا کوئی ایک پیشہ ہوتا ہے جبکہ میرے دو پیشے ہیں ایک فقر اور دوم جہاد پس جس نے دونوں پیشوں سے محبت کی تو اس نے بلاشبہ مجھ سے محبت کی اور جس نے ان دونوں پیشوں سے عداوت کی گویا اس نے مجھ سے عداوت کی حضرت فقیہہ علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں مسلمان کو چاہیئے کہ وہ فقراء سے محبت کرے اگرچہ وہ خود غنی ہی کیوں نہ ہو اس لئے کہ فقراء کی محبت میں ہی محبتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم مضمر ہے خود اللہ تعالےٰ نے اپنے رسول مقبول کو فقراء سے محبت و قربت کا ارشاد فرمایا ہے کہ ،،اور آپ خود کو ان لوگوں کے ساتھ منسلک رکھیں

ع١ وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ۔

Marfat.com

جو رضائے الٰہی کے لئے صبح و شام اللہ تعالےٰ کی عبادت کرتے ہیں،، یعنی اپنے آپ کو فقراء کے ساتھ لگا رکھو جنہوں نے کہ خود کو عبادت الٰہی کے لئے وقف کر رکھا ہے، اس آیت کا سببِ نزول یہ ہے کہ عیینہ بن حفص فزاری جو کہ اپنی قوم کا رئیس تھا بارگاہ نبوی میں حاضر ہوا اس وقت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حضرت سلمان فارسی، حضرت صہیب بن سنان رومی اور حضرت بلال بن حمامہ حبشی وغیرہم رضی اللہ عنہم جیسے فقراء و نادار حضراتِ صحابہ بھی موجود تھے اور ان کے پیوند لگے لباس بھی ان کے فقر کو ظاہر کر رہے تھے عیینہ نے کہا کہ ہم شرفا یعنی مالدار و ذی وقار لوگ ہیں جب ہم حاضر ہوا کریں تو ان کو نکال دیا کریں کیونکہ ہمیں ان کی بدبو سے تکلیف ہوتی ہے اور ہمارے لئے جدا مجلس منعقد فرمایا کریں تب اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ السلام کو ان لوگوں کو نکالنے سے روک دیا اور مذکورہ آیت نازل ہوئی یعنی یہ لوگ پانچوں نمازیں پڑھتے ہیں، رضائے الٰہی کے طالب ہیں وَلَا تَعْدُ عَيْنٰكَ عَنْهُمْ تُرِيْدُ زِيْنَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا یعنی آپ ان سے آنکھیں نہ پھیریں اور حیات دنیوی کی زینت کے لئے ان کو حقیر نہ سمجھیں اور فرمایا ،، اس شخص کی اطاعت[1] نہ کریں جس کے دل کو ہم نے ذکر سے غافل کر دیا اور وہ اپنی خواہشات کا مطیع ہے،، یعنی اس شخص کی اطاعت نہ کرو جس کے دل کو ہم نے قرآن سے پھیر دیا ہے اور وہ فقراء سے بغض رکھ کر اپنے نفس کا مطیع ہو گیا ہے تو اس کا امر ضائع و باطل ہو گیا بے شک اللہ تعالےٰ نے اپنے نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فقراء کے ساتھ بیٹھنے کا حکم فرمایا ہے اور قیامت تک جمیع فقراء مسلمین کے لئے یہی حکم ہے پس

---

[1] وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ۔

Marfat.com

مسلمان پر لازم ہے کہ وہ فقراء سے محبت کرے اور ان سے حسن سلوک و اچھا برتاؤ کرے ان لوگوں کو روز حشر اللہ تعالےٰ قائد مقرر فرمائے گا اور ان کی شفاعت کی امید رکھنی چاہیئے۔

حسن بصری کی روایات

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک بندہ روز قیامت اللہ تعالےٰ کی بارگاہ میں لایا جائے گا تو اللہ تعالےٰ اس سے اس طرح معذرت فرمائے گا جیسے کہ دنیا میں ایک شخص دوسرے شخص سے معذرت کرتا ہے پھر اللہ جل جلالہٗ فرمائیں گے مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم میں نے دنیا کو اس لئے تجھ سے دور نہیں کیا تھا کہ اس طرح تیری توہین ہو بلکہ اس فضیلت و کرامت کی خاطر ایسا کیا ہے جو کہ تمہارے لیے تیار کی گئی ہے، اے میرے بندے ان صفوں کی طرف جاؤ اور ان لوگوں کو دیکھو جنہوں نے تمہیں کھانا کھلایا تھا یا لباس پہنایا تھا پس اس کا ہاتھ پکڑ لے اور اس کا فیصلہ تجھ پر ہے، اس دن لوگوں کی یہ حالت ہو گی کہ پسینہ ان کے منہ میں لگام دیئے ہوئے ہو گا وہ شخص صفوں میں جا کر اپنی خبر گیری کرنے والوں کو پکڑ کر جنت میں لے جائے گا۔ حضرت حسن بصری سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ فقراء کو پہچانو اور ان سے اچھا برتاؤ کرو اس لئے کہ ان کے پاس بھی ایک دولت "نعمت" ہے، صحابہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس کونسی دولت ہے؟ فرمایا کہ قیامت کے دن ان سے کہا جائے گا کہ ان لوگوں کو دیکھو جنہوں نے تمہیں کھانا کھلایا تھا، پانی پلایا تھا اور لباس پہنایا تھا ان کا ہاتھ پکڑ کر جنت میں لے جاؤ۔ حضرت فقیہہ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

Marfat.com

کہ فقراء کے لئے پانچ طرح کی بزرگیاں ہیں (۱) نماز اور صدقات وغیرہ میں ان کے عمل کا ثواب کسی مالدار کے ثواب سے کہیں زیادہ ہوتا ہے (۲) جب وہ کسی چیز کی خواہش کرتے ہیں مگر وہ اس کو حاصل نہیں کر پاتے ان کے لئے اجر لکھ دیا جاتا ہے (۳) وہ جنت میں سب سے پہلے جائیں گے (۴) قیامت میں ان کا حساب بہت ہی تھوڑا ہوگا اور بہت ہی کم ان کو ندامت سے دوچار ہونا پڑے گا اس لئے دولتمند آخرت میں آرزو کریں گے کاش کہ وہ فقیر ہوتے لیکن فقراء یہ خواہش نہیں کریں گے کہ کاش وہ دولتمند ہوتے حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ صدقے کا صرف ایک درہم۔ ایک لاکھ درہم سے افضل ہوتا ہے عرض کیا گیا کس طرح یا رسول اللہ؟ فرمایا کہ ایک شخص نے اپنی تجوری سے ایک لاکھ روپیہ نکالا اور صدقہ کر دیا جبکہ دوسرے کے پاس دو درہم تھے ان میں سے اس نے ایک درہم قلبی خوشی کے ساتھ صدقہ کر دیا تو اس طرح یہ ایک درہم والا، اُس لاکھ درہم والے سے افضل ہوگا۔

حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ میرے بعض صحابہ کرام نے ایک مرتبہ مجھ سے پوچھا کہ کبھی کبھی ہم کوئی چیز دیکھتے ہیں لیکن شدید خواہش کے باوجود اسے خرید نہیں کر سکتے کیا اس طرح ہمیں کچھ ثواب ملے گا، حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ اس میں اگر تمہیں اجر نہ ملا تو پھر کسی چیز میں نہیں ملے گا؟ حضرت ضحاک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو شخص بازار میں گیا اور کسی چیز کو دیکھ کر خواہش کی کہ لے لوں لیکن خرید نہ سکا اور ثواب کی نیت سے صبر کیا تو یہ فی سبیل اللہ ایک لاکھ دینار کرنے سے بہتر ہے حضرت فقیہہ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ فقراء کی فضیلت پر دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے کہ [۱] اور نماز کو قائم کرو اور

۱؎ وَاَقِيمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيعُوا الرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ

Marfat.com

زکوٰۃ دو اور رسول اکرم کی اطاعت کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے،، یعنی میرے لئے نماز قائم کرو اور فقراء کے لئے زکوٰۃ ادا کرو، مطلب یہ کہ اللہ تعالےٰ نے فقراء کے حق کو اپنے حق کے ساتھ ملا دیا ہے،، اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ فقیر مالداروں کا طبیب ہے، دھوبی ہے، قاصد ہے، نگران اور سفارشی ہے، فقیر کو طبیب اس لئے کہا گیا ہے کہ غنی جب کسی مرض میں مبتلا ہوتا ہے تو فقراء کو صدقہ دے کر شفا پاتا ہے، دھوبی اس لئے کہا گیا ہے کہ مالدار جب اس کو صدقہ دیتا ہے تو وہ اس کے لئے دعا کرتا ہے اس طرح غنی خود بھی پاک ہو جاتا ہے اور اس کا مال بھی پاک ہو جاتا ہے اور قاصد اس لئے کہا گیا ہے کہ غنی اپنے والدین یا اقرباء میں سے کسی ایک کے نام کا صدقہ کرتا ہے تو اس کا ثواب مُردوں کو پہنچتا ہے تو گویا مردوں تک ثواب پہنچانے کے لئے قاصد فقیر ہوا اور فقیر کو نگران اس لئے کہا گیا ہے کہ غنی جب صدقہ کرتا ہے تو فقیر اس کو دعا دیتا ہے تو غنی کا مال فقیر کی دعاء سے محفوظ ہو جاتا ہے۔

فقراء اور اغنیاء میں فرق

روایت ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا کیا میں تمہیں شاہان جنت کی خبر دوں؟ عرض کیا گیا جی ہاں۔ فرمایا یہ وہ کمزور اور مظلوم لوگ ہیں جو دنیاوی نعمتوں سے حظ نہیں اٹھا سکتے اور نہ ہی ان کے لئے ضروریات کے دروازے کھلتے ہیں وہ اپنی ضرورتوں اور خواہشات کو سینے میں چھپائے فوت ہو جاتے ہیں یہ لوگ اگر اللہ تعالیٰ کی قسم کھالیں تو اللہ تعالیٰ ان کی بات کو پورا فرما دیتا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں

Marfat.com

جو شخص مالدار کی عزت کرتا ہے اور فقیر کی اہانت کرتا ہے وہ ملعون ہے حضرت ابو درداء فرماتے ہیں کہ ہمارے مالدار بھائی ہمارے ساتھ انصاف نہیں کرتے، حالانکہ وہ بھی کھاتے ہیں اور ہم بھی کھاتے ہیں۔ وہ بھی پیتے ہیں اور ہم بھی پیتے ہیں، وہ بھی پہنتے ہیں اور ہم بھی پہنتے ہیں ان کے پاس وافر مال ہے وہ اس کی طرف دیکھتے ہیں اور ہم بھی اس کی طرف دیکھتے ہیں، اور ان لوگوں کا محاسبہ ہوگا اور ہم محاسبہ سے بری ہوں گے

حضرت شقیق زاہد سے منقول ہے کہ فقراء نے تین چیزیں پسند کی ہیں اور اغنیاء نے بھی تین۔ فقراء نے راحت نفس، فراغت قلب اور ہلکے حساب کو اختیار کیا ہے جب کہ اغنیاء نے مشقت نفس، مشغولیت قلب اور شدت حساب کو پسند کیا ہے، حضرت حاتم زاہد سے مروی ہے کہ جو شخص چار چیزوں کے بغیر چار چیزوں کا دعویٰ کرتا ہے وہ جھوٹا ہے (۱) وہ شخص جو اللہ تعالیٰ سے محبت کا دعویٰ تو کرتا ہے مگر اس کے محرمات سے نہیں بچتا (۲) وہ شخص جو اطاعت الٰہی میں مال خرچ کئے بغیر جنت سے محبت کا دعویٰ کرتا ہے (۳) اتباع سنت کے بغیر جو محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا دعویٰ کرتا ہے (۴) وہ شخص جو فقراء و مساکین کی صحبت کے بغیر بلندئ درجات کا دعویٰ کرتا ہے بعض حکماء فرماتے ہیں کہ جس شخص میں یہ چار باتیں ہوں گی وہ تمام بھلائیوں سے محروم ہوگا (۱) اپنے ماتحتوں پر سختی کرنے والا (۲) والدین کا عاق کیا ہوا (۳) غریبوں کو حقیر سمجھنے والا (۴) اور وہ شخص جو مسکینوں کو ان کی غربت کی وجہ سے شرمندہ کرتا ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ وحی نہیں فرمائی کہ میں مال اکٹھا کروں اور تاجروں میں شمار ہو جاؤں بلکہ مجھے یہ وحی فرمائی

Marfat.com

کہ'' اپنے رب کی تسبیح و تحمید کیجئے اور سجدے کرنے والوں میں ہو جائیں اور آخر وقت تک اپنے رب کی عبادت کرتے رہیئے''۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں اے لوگو تنگ دستی اور فاقہ کے باعث حرام رزق کو تلاش نہ کرو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنا ہے اے اللہ فقیری میں مجھے وفات دینا تونگری میں نہیں اور قیامت کے دن مجھے مسکینوں کے ساتھ اٹھانا کیونکہ سب سے بڑا بد نصیب وہ شخص ہے جس پہ دنیا کا فقر اور آخرت کا عذاب اکٹھے ہو جائیں۔ روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس قادسیہ سے مال غنیمت آیا، آپ اسے الٹ پلٹ کر دیکھتے اور روتے رہے، تب حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اے امیر المؤمنین آج تو خوشی و مسرت کا دن ہے اور آپ رو رہے ہیں؟ فرمایا ٹھیک کہتے ہو لیکن یہ مال جس قوم کے پاس آجاتا ہے ان میں دشمنی اور بغض پیدا ہو جاتا ہے۔ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ ہر امت کے لئے ایک فتنہ رہا ہے اور میری امت کے لئے فتنہ مال ہے۔ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا فقراء اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب ہیں کیونکہ تمام مخلوق میں سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کو محبوب انبیاء کرام علیہم السلام ہیں اور تمام انبیاء مبتلائے فقر تھے۔

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو وحی فرمائی کہ میرے بندوں میں سے ایک محبوب ترین بندہ

۱؎ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ ۝ وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ ۝

Marfat.com

فوت ہو رہا ہے جو کہ اہل زمین کا بھی محبوب ہے لہٰذا جا کر اس کے کفن دفن کا انتظام کرو چنانچہ موسیٰ علیہ السلام نے اس کو آبادی میں ڈھونڈھا مگر وہ نہ ملا۔ پھر آپ نے مٹی اٹھانے والوں کو دیکھا اور ان سے پوچھا کہ کیا تم نے آج یا کل کسی مریض یا مُردہ کو دیکھا ہے؟ ان میں سے کسی ایک نے کہا کہ ہم نے دہر ویرانے میں ایک مریض دیکھا ہے شاید آپ کو اسی کی تلاش ہے؟ فرمایا ہاں۔ پھر آپ مریض کی طرف گئے جو کہ زمین پر پڑا ہوا تھا اور سر کے نیچے کچی اینٹ تھی، جب اس نے اپنے وجود کو حرکت دی تو اس کا سر اینٹ سے گر گیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کھڑے روتے رہے پھر عرض کیا اے اللہ آپ نے تو فرمایا تھا یہ تیرے محبوب ترین بندوں میں سے ہے مگر میں نے تو اس کے پاس کسی تیماردار کو نہیں دیکھا، پس اللہ تعالیٰ نے وحی فرمائی کہ اے موسیٰ میں اپنے جس بندے سے محبت کرتا ہوں اس سے تمام دنیا کو دور کر دیتا ہوں۔ حضرت حسن بصری سے منقول ہے کہ دنیا نے وجود میں آنے والے پہلے دنیا کو ابلیس نے پکڑا اور اسے اپنی آنکھوں سے لگا کر کہا جو شخص تجھ سے محبت کرے گا تو وہ میرا غلام ہو گا، حضرت وہب ابن منبہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام سے ابلیس نے ایک بوڑھے شخص کی صورت میں ملاقات کی، تو حضرت سلیمان علیہ السلام نے شیطان سے پوچھا کہ تو عیسیٰ بن مریم کی امت کے ساتھ کیسا سلوک کرے گا؟ شیطان نے کہا کہ میں ان کو ایک معبود کو چھوڑ کر دو معبودوں کو ماننے کی دعوت دوں گا، آپ نے فرمایا کہ تو امت محمدیہ کے ساتھ کیسا سلوک کرے گا؟ شیطان نے کہا کہ میں ان کو درہم و دینار کی طرف بلاؤں گا یہاں تک یہ دراہم کلمۂ توحید سے زیادہ ان کی طلب بن جائیں گے، حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا میں تجھ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتا ہوں پھر دیکھا تو شیطان غائب ہو چکا تھا۔

Marfat.com

حضرت فقیہہ رحمۃ اللہ علیہ بسند حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں ہم حضور علیہ السلام کی خدمت میں بیٹھے تھے اور جبریل بھی حاضر تھے پھر جبریل نے عرض کیا کہ یہ فرشتہ آسمان سے اترا ہے اس سے پہلے کبھی نہیں آیا اور اللہ تعالےٰ نے اس کو آپ کی زیارت کی اجازت بخشی ہے اتنے میں وہ فرشتہ بھی ظاہر ہو گیا اور عرض کیا السلام علیک یا رسول اللہ آپ نے جواباً فرمایا وعلیک السلام۔ فرشتے نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپکو اختیار دیا ہے کہ یا آپکو تمام خزانے اور اسکی چابیاں دے دی جائیں۔ جو نہ تو آپ سے پہلے کسی کو ملیں اور نہ بعد میں دی جائیں گی اور نہ ہی اس سے آپ کے خزینۂ آخرت میں کوئی کمی ہو گی۔ یا پھر اسے روز قیامت کے لئے ہی جمع کر دیا جائے آپ نے فرمایا کہ یہ سب کچھ میرے لئے روز قیامت کے لئے ہی جمع کیا جائے۔ حضرت عبدالوہاب بن بجید سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ مجھ پر مکہ کی وادئ بطحا سونے چاندی کی بنا کر پیش کی گئی تو میں نے عرض کیا اے میرے رب میں ایک دن شکم سیر ہو جاؤں اور ایک دن بھوکا رہوں اور شکم سیر ہو کر تیری حمد و ثناء کروں ؟ بس بھوکا رہوں اور اسی حالت میں تیری طرف زاری کروں۔

وباللہ التوفیق

Marfat.com

باب

ترک دنیا

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ جو شخص آخرت کی نیت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے شمائل کو جمع فرما دیتا ہے اور اس کے دل میں غنا پیدا فرما دیتا ہے اور دنیا اس کے پاس ناک رگڑتے ہوئے آتی ہے اور جو شخص دنیا کی نیت کرتا ہے اللہ تعالےٰ اس کے لئے اپنا حکم بدل دیتے ہیں اور اس کی محتاجی اس کی آنکھوں کے سامنے کر دی جاتی ہے اور اس کو دنیا اتنی ہی نصیب ہوتی ہے جتنی کہ اللہ تعالیٰ اس کے مقدر میں لکھ دیتے ہیں حضرت جندب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چٹائی پر آرام فرما تھے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ حاضر خدمت ہوئے اور حضور علیہ السلام کے پہلو پر چٹائی کے نشانات دیکھ کر رونے لگے آنحضور علیہ السلام نے رونے کی وجہ معلوم کی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ مجھے قیصر وکسریٰ اور ان کی دنیاوی آسائشات یاد آگئی ہیں۔ اور آپ تو اللہ تعالےٰ کے رسول ہیں اور حالت یہ ہے کہ جسم پر چٹائی کے واضح نشانات ہیں۔ آپ نے فرمایا یہ وہ لوگ ہیں جن کو ان کے حصہ کی نعمتیں بعجلت دنیا میں مل گئیں اور ہماری نعمتوں کا حصہ آخرت میں ملے گا حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے تمہاری دو باتوں کا ڈر ہے (۱) لمبی امیدیں (۲) اور اتباعِ خواہشات۔

Marfat.com

کیونکہ لمبی امیدیں آخرت کو بھلا دیتی ہیں اور اتباعِ خواہشات حق سے روکتی ہے۔ بے شک دنیا پیٹھ پھیر کر بھاگ چکی ہے جبکہ آخرت سامنے ہے اور لوگ ان دونوں کے ساتھ متعلق ہیں، سو تم آخرت والے بنو۔ دنیا والے نہ بنو اس لئے کہ آج یوم عمل ہے یوم حساب نہیں۔ اور کل "بروز حشر" حساب ہوگا عمل نہیں ہوگا یعنی آج بکثرت عمل کرو کیوں کہ کل عمل پہ تم قدرت نہ رکھو گے حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جمعہ کے دن حضور علیہ السلام جو خطبہ دیتے تھے میں نے چار سال تک اس کو تلاش کیا مگر نہ ملا۔ پھر مجھے معلوم ہوا کہ وہ خطبہ ایک انصاری صحابی کے پاس ہے جن کا نام جابر بن عبد اللہ ہے لہٰذا میں ان کے پاس گیا اور کہا کہ کیا آپ نے وہ خطبہ سنا ہے جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر جمعہ کو پڑھا کرتے تھے انہوں نے کہا کہ ہاں میں نے حضور علیہ السلام کو یہ فرماتے سنا اے لوگو بے شک تمہارے لئے علمی مراکز ہیں تم وہاں جایا کرو۔ وہاں تمہارے لئے درجات ہیں اُن تک پہنچو اور بلاشبہ مؤمن بندہ دو خطروں میں گھرا ہوا ہے (۱) اسے معلوم نہیں کہ اس کی عمر گذشتہ کے متعلق اللہ تعالیٰ کیا فیصلہ فرمائیں گے (۲) معلوم نہیں کہ اس کی بقیہ زندگی کے متعلق تقدیر میں کیا ہے، لہٰذا بندے کو خود ہی زادِ سفر تیار کرنا چاہیئے۔ اپنی حیات سے موت کے لئے۔ اپنی جوانی سے بڑھاپے کے لئے۔ کیونکہ دنیا تمہارے لئے پیدا کی گئی ہے اور تم آخرت کے لئے پیدا کئے گئے ہو اور قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے موت کے بعد استغفار کا کوئی موقع نہیں اور دنیا کے بعد گھر جنت میں ہے یا دوزخ میں ہوگا بس میں یہی کہتا ہوں اللہ تعالیٰ میری اور تمہاری مغفرت فرمائے۔

حضرت سہل بن عبد اللہ تستری علیہ الرحمۃ راہِ الٰہی میں بکثرت مال خرچ

Marfat.com

کرتے تھے ان کی والدہ اور بہن ان کی شکایت لے کر حضرت عبداللہ بن مبارک پاس گئیں اور کہنے لگیں وہ کچھ بھی نہیں بچاتا اور ہمیں اس کے مبتلائے فقر ہونیکا اندیشہ ہے عبداللہ ابن مبارک نے چاہا کہ ان کی تائید کریں مگر حضرت سہل بول پڑے اور کہا اے ابوعبدالرحمٰن اگر مدینے میں رہنے والا کوئی شخص رُستاق میں جگہ خرید کر وہاں رہنا چاہے تو کیا وہ مدینے میں اپنی کوئی جائیداد باقی رہنے دے گا جبکہ وہ رستاق میں رہائش پذیر ہو چکا ہو ابن مبارک نے کہا کہ تب وہ مدینہ میں کچھ بھی نہ چھوڑے گا، تو سہل تستری نے کہا جو شخص دنیا سے آخرت کے لئے منتقلی کا مکمل ارادہ کر چکا ہو وہ دنیا میں کیوں کچھ پس انداز کر کے رکھے گا۔

جنت اور جہنم دنیا کا بدل ہیں

حضرت فقیہہ علیہ الرحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ عقلمند شخص دنیا میں قوت لایموت پر ہی راضی ہوتا ہے وہ دنیاوی مال جمع کرنے میں مشغول نہیں ہوتا بلکہ وہ عمل آخرت میں مشغول ہوتا ہے کیونکہ آخرت سکون اور نعمتوں کا گھر ہے جبکہ دنیا فانی ہے دھوکہ اور فتنے والی جگہ ہے
حضرت ضحاک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم وحوا علیہما السلام کو زمین پر اتارا تو انہوں نے جنت کی خوشبو کی بجائے دنیا کی ہوا سونگھی تو اس کے تعفن کے سبب چالیس روز بیہوش رہے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں ایک دفعہ حضور علیہ السلام کی محفل میں حاضر تھا کہ ایک شخص آیا بہت ہی خوبصورت، روشن چہرہ، حسین زلفیں، سفید رنگت اور سفید لباس والا تھا۔ آکر کہا اسلام علیک یا رسول اللہ حضور علیہ السلام نے فرمایا وعلیک السلام ورحمۃ اللہ، اس نے عرض کیا یا رسول اللہ

Marfat.com

دنیا کیا ہے؟ فرمایا نیند کا خواب مگر ایسے لوگ جزا و سزا کے مستحق ہوں گے۔ پھر عرض کیا یا رسول اللہ جنت کیا ہے؟ فرمایا ہمیشہ کا مستقر۔ جہاں ایک جماعت جنت میں ہوگی اور دوسری جہنم میں۔ پھر عرض کیا یا رسول اللہ جنت کیا ہے؟ فرمایا دنیا کا بدل۔ جہاں تارک دنیا کو نعمتیں ملیں گی۔ عرض کیا جہنم کیا ہے؟ فرمایا دنیا کا بدل جس کے طالب کو ہمیشہ وہاں رہنا ہے عرض کیا اس امت کے بہترین لوگ کون ہیں؟ فرمایا جو اطاعت الٰہی کے لیئے عمل کرتے ہیں، عرض کیا دنیا کا قیام کتنا ہے؟ فرمایا جتنا قافلے سے بچھڑا ہوا کہیں ٹھہرتا ہے عرض کیا دنیا و آخرت کے درمیان فاصلہ کتنا ہے؟ فرمایا پلک جھپکنے جتنا۔ حضرت جابر کہتے ہیں پھر وہ شخص چلا گیا اور دوبارہ نظر نہ آیا۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ جبریل تھا اس کی آمد کا مطلب یہ تھا کہ تمہیں آخرت کی رغبت اور دنیا سے بے رغبتی سکھائیں۔ منقول ہے حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ کس وجہ سے اللہ تعالٰے نے آپ کو خلیل بنایا فرمایا تین چیزوں کی وجہ سے (۱) جب مجھے دو باتوں کا اختیار دیا گیا تو میں نے رضائے الٰہی والی بات کو دوسری پر ترجیح دی (۲) میں نے اپنے رزق کے لیئے کبھی اہتمام نہیں کیا کیونکہ اللہ تعالیٰ میرا کفیل ہے (۳) میں نے صبح و شام کا کھانا بغیر مہمان کے کبھی نہیں کھایا۔

داناؤں کا کہنا ہے کہ قلب کی حیات چار اشیاء میں ہے (۱) علم (۲) رضا (۳) قناعت (۴) زہد۔ علم سے رضا حاصل ہوتی ہے، رضا سے قناعت اور قناعت سے زہد تک پہنچا جاتا ہے اور یہی دنیا سے بے رغبتی ہے مزید فرمایا کہ زہد تین چیزوں کا نام ہے (۱) دنیا کی معرفت پھر اس کا ترک (۲) مولیٰ کی خدمت پھر اس میں ادب (۳) آخرت کا شوق پھر اس کی طلب حضرت یحییٰ بن معاذ رازی فرماتے ہیں کہ حکمت آسمان سے دلوں پر نازل ہوتی

Marfat.com

ہے مگر جس دل میں یہ چار باتیں ہوں اس میں وہ نہیں ٹھہرتی (۱) دنیا کی رغبت (۲) کل کی فکر (۳) بھائی سے حسد (۴) اہل دول سے محبت۔ انہی حضرت یحییٰ کا قول ہے کہ وہ شخص واقعی عقلمند ہے جو تین کام کرے (۱) دنیا کو چھوڑ دے قبل ازیں کہ دنیا اس کو چھوڑ دے (۲) قبر کی تیاری کرے داخل ہونے سے پہلے (۳) ملاقات سے پہلے اپنے خالق کو راضی کرے حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جس نے چھ باتیں جمع کر لیں گویا اس نے جنت کی خواہش اور جہنم سے فرار میں کوئی کمی نہیں چھوڑی (۱) جس نے معرفت الٰہی حاصل کر کے اس کی اطاعت کی (۲) جس نے شیطان کو پہچانا پھر اس سے بچا (۳) جس نے آخرت کو پہچانا اس کی اتباع کی (۴) جس نے باطل کو جانا اور اس سے ڈرا (۵) جس نے دنیا کو پہچانا پھر اس کو چھوڑ دیا (۶) جس نے آخرت کو پہچانا پھر اس کی خواہش کی۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا ہے اے علی چار باتیں ایسی ہیں جو بدبختی میں شمار ہیں (۱) آنکھوں کا جمود (۲) دل کی سختی (۳) دنیا کی محبت (۴) لمبی امیدیں۔

دنیا کی بے وقعتی اور بے ثباتی

حضرت عبدالرحمٰن بن عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک رات منہ اندھیرے حضور علیہ السلام ہمارے ساتھ تشریف لے گئے اور صبح کی نماز ایک قبیلے کے کوڑے دان سے کچھ فاصلے پر پڑھی وہاں ایک بکری کا بچہ دیکھا جس کی کھال میں کیڑے چل رہے تھے آنحضرت نے اس کو دیکھتے ہی اپنی اونٹنی روک دی تو لوگ بھی رک گئے آپ نے فرمایا کہ تم یہ سمجھتے ہو کہ اس قبیلے کو اس بکری کے بچے کی کوئی ضرورت نہیں اور یہ بے وقعت ہے عرض کیا گیا ہاں یا رسول اللہ۔ آپ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے

Marfat.com

اللہ تعالےٰ کے نزدیک دنیا اس سے بھی زیادہ بے وقعت ہے حضور علیہ السلام کا فرمان ہے کہ دنیا مؤمن کے لئے قید خانہ ہے اور قبر اس کے لئے قلعہ اور جنت اس کا مسکن ہے اور کافر کے لئے دنیا جنت ہے قبر اس کی جیل ہے اور جہنم اسکا مسکن ہے۔

حضرت فقیہہ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں حضور علیہ السلام کا فرمان کہ " دنیا مؤمن کا قید خانہ ہے " اس کا مطلب یہ ہے کہ مؤمن کو دنیاوی انعامات کتنے ہی میسر کیوں نہ ہوں مگر یہ نعمتیں اُن انعامات الٰہی کے مقابلے میں جو اسے جنت میں عطا ہوں گی ہیچ ہیں اور یہ ایسا ہی ہے جیسے کوئی قید میں ہو کیونکہ موت کے وقت مؤمن پہ جنت پیش کی جاتی ہے جس میں اللہ تعالےٰ نے اس کے لئے نعمتیں تیار کر رکھی ہیں اس کو دیکھ کر وہ اپنے آپ کو قیدی سمجھتا ہے جبکہ کافر کو موت کے وقت جہنم دکھائی جاتی ہے اور اس میں اللہ تعالےٰ کے عذاب کو دیکھ کر یہ سمجھتا ہے آج تک وہ جنت میں تھا، اس لئے عقلمند انسان جیل میں کبھی خوش نہیں رہتا لہٰذا اسے چاہیئے کہ وہ دنیا کو دیکھے اور دنیا کے متعلق دی گئی مثالوں میں غور کرے یہ مثالیں اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہیں نیز داناؤں سے بھی کچھ مثالیں منقول ہیں کیونکہ مثالوں سے اشیاء کی حقیقت واضح ہو جاتی ہے اللہ تعالےٰ کا فرمان ہے "حیاتِ دنیا کی مثال اس پانی کی سی ہے جسے ہم نے

عـه
اِنَّمَا مَثَلُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَآءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ مِمَّا يَاْكُلُ النَّاسُ وَالْاَنْعَامُ حَتّٰۤى اِذَاۤ اَخَذَتِ الْاَرْضُ زُخْرُفَهَا وَازَّيَّنَتْ وَظَنَّ اَهْلُهَاۤ اَنَّهُمْ قٰدِرُوْنَ عَلَيْهَاۤ اَتٰىهَاۤ اَمْرُنَا لَيْلًا اَوْ نَهَارًا فَجَعَلْنٰهَا حَصِيْدًا كَاَنْ لَّمْ تَغْنَ بِالْاَمْسِ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ (پ۱۱ س یونس ع ۳)

آسمان سے نازل کیا ہے پھر اس سے نباتات کو پیدا کیا جس کو انسان اور حیوان کھاتے ہیں جب وہ بڑھیں تو زمین اس سے خوب مزین ہو گئی اور زمین والوں نے یہ گمان کیا کہ وہ اس پر قادر ہیں اسی حالت میں دن کو یا رات کو ہمارا فرمانِ عذاب آیا تو ہم نے اس کو اس طرح ملیا میٹ کر دیا گویا وہاں کل کچھ اُگا ہی نہ تھا اسی طرح ہم ہم اپنی نشانیاں تفصیل سے بیان کرتے ہیں غور و فکر کرنے والوں کے لئے،،

روایت ہے کہ ایک شخص ملک شام سے حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے اس سے ان کی زمین کے متعلق پوچھا اس نے وہاں کی زمین کی زرخیزی اور کثرت نعم کا بتایا تو آنحضرت نے اس سے فرمایا کہ تم لوگ گذر اوقات کے لئے کیا کرتے ہو اس نے کہا انواع و اقسام کے کھانے بنا کر کھاتے ہیں۔ فرمایا پھر وہ کھانے کیا بن جاتے ہیں؟ عرض کیا یا رسول اللہ آپ جانتے ہیں کہ وہ بول و براز بن جاتے ہیں حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ یہی مثال دنیا کی ہے حضرت یحییٰ بن معاذ فرماتے ہیں کہ دنیا اللہ تعالےٰ کا کھیت ہے، لوگ اس کی کھیتی ہیں۔ موت درانتی ہے اور موت کا فرشتہ کاٹنے والا ہے۔ قبر اس کی کھائی ہے۔ قیامت اس کا گودام۔ جنت و جہنم اس کی خواہشات کا گھر ہے۔ ایک گروہ جنت میں ہو گا دوسرا جہنم میں۔ لقمان حکیم نے اپنے بیٹے سے فرمایا کہ دنیا گہرا سمندر ہے جس میں بکثرت لوگ غرق ہو گئے ہیں لہٰذا خوف الٰہی کو اس میں اپنی کشتی بنا لے۔ کسی شاعر نے کہا ؎

ان للہ عبادا فطنا — طلقوا الدنیا وخافوا الفتنا

بے شک اللہ کے ذہین بندوں نے دنیا کو طلاق دے دی اور فتنوں سے ڈر گئے

نظروا فیھا فلما علموا — انھا لیست لحی وطنا

انہوں نے اس میں دیکھا اور جان لیا اور کہ یہ دنیا زندوں کا وطن نہیں

Marfat.com

جعلوھا لجۃ واتخذوا صالح الاعمال فیھا سفنا

اس کو گہرا قرار دے کر نیک اعمال کی اس میں کشتیاں چلائیں

بس انہی اعمال صالحہ میں تیرا وہ سرمایہ " جمع پونجی " ہے جو تو اس کشتی میں اٹھائے ہوئے ہے، اس کی حرص تیرا منافع ہے، اس کی امواج تیرے ایام ہیں۔ توکل سائبان ہے، کتاب الٰہی حجت ہے اور نفس کو خواہشات سے روکنا اس کی رسیاں ہیں۔

قیامت وہ زمین ہے جہاں تجارت کی جاتی ہے یعنی تجارتی منڈی اللہ تعالیٰ اس کا مالک ہے حضرت فضیل بن عیاض سے منقول ہے کہ قیامت کے دن دنیا کو زیب و زینت سے ٹہلتا ہوا لایا جائے گا اور وہ کہے گی یا رب مجھے اپنے اچھے بندوں کا مسکن بنا دے اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تو بیکار شے ہے اس لئے میں تجھے ان لوگوں کے لئے بطور گھر پسند نہیں کرتا۔ تو بکھری ہوئی دھول ہو جا تو وہ غبار بن جائے گی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ قیامت کے دن دنیا کو ایک ایسی بدصورت بوڑھی کی شکل میں لایا جائے گا جس کی آنکھیں اندر کو دھنسی ہوئی ہوں گی۔ دانت باہر نکلے ہوئے ہوں گے دیکھنے والے اس سے کراہیت کریں گے پھر اس کو لوگوں کے سامنے لاکر ان سے پوچھا جائے گا کہ کیا تم اس کو جانتے ہو؟ سب کہیں گے ہم اس کی معرفت سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں، تب کہا جائے گا کہ یہ وہی دنیا ہے جس پہ تم فخر کرتے تھے اور ایک دوسرے کو قتل کرتے تھے ایک اور حدیث میں ہے کہ دنیا کو جہنم میں ڈالنے کا حکم دیا جائے گا تو وہ کہے گی یا رب میرے متبعین اور میرے دوست کہاں ہیں؟ تو ان کو بھی اس کے ساتھ ملا دیا جائے گا

دنیا داروں کے لئے سامان عبرت

حضرت فقیہہ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ دنیا کا چونکہ کوئی گناہ نہیں ہے اس لئے

Marfat.com

اس کو وہاں کچھ عذاب نہ ہوگا لیکن اسے آگ میں اس لئے ڈالا جائے گا تاکہ دنیا کے پجاری اس کی رسوائی کو دیکھ سکیں جس طرح کہ عبرت کے لئے بتوں کو بھی دوزخ میں ڈالا جائے گا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ " بے شک تم اور وہ جن کی تم اللہ کے سوا پوجا کرتے ہو جہنم کا ایندھن ہیں تم اس میں داخل ہوگے "۔ حالانکہ بتوں کو کوئی تکلیف نہیں ہوگی لیکن بت پرستوں کو اس طرح زیادہ تکلیف و حسرت ہوگی اسی طرح دنیا کو بھی آگ میں ڈالا جائے گا تاکہ دنیاداروں کو تکلیف و حسرت ہو پس مؤمن کو چاہیئے کہ وہ آخرت کے لئے عمل کرے اور ضرورت سے زیادہ حصول دنیا میں مشغول نہ رہے اور نہ ہی دنیا سے دل لگائے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں مجھے تمہارے اوپر تعجب ہوتا ہے کہ تم حصول دنیا کے لئے کام کرتے ہو حالانکہ بلا محنت تمہیں اس میں رزق ملتا ہے اور آخرت کے لئے تم کوئی محنت نہیں کرتے جس میں تمہیں بلا محنت رزق نہیں ملے گا۔ حضرت ابو عبیدہ اسدی حضور علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ جس کے دل میں دنیا کی محبت بھر جاتی ہے اس میں تین باتیں پیدا ہو جاتی ہیں (۱) ایسی مصروفیت جس سے چھٹکارہ ناممکن ہے (۲) ختم نہ ہونے والی امیدیں (۳) ختم نہ ہونیوالی حرص۔ دنیا طالب بھی ہے اور مطلوب بھی۔ یونہی آخرت طالب بھی ہے اور مطلوب بھی۔ جس کو آخرت مطلوب ہے تو دنیا اس کی طالب ہے یہاں تک کہ دنیا سے وہ اپنا حصہ وصول کر لیتا ہے اور جس کو دنیا مطلوب ہے تو آخرت اس کی طالب ہے حتیٰ کہ موت آکر اس کو دبوچ لیتی ہے۔

حضرت ابو حازم سے منقول ہے میں نے دنیا کو دو چیزیں پایا ہے ایک شے اس میں سے میری ہے جو مجھ سے کوئی نہیں لے سکتا جبکہ دوسری شے دوسرے

۱ـ اِنَّکُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ حَصَبُ جَہَنَّمَ اَنْتُمْ لَہَا وَارِدُوْنَ

Marfat.com

کی ہے جسے میں اس سے کبھی حاصل نہیں کر سکتا، میری چیز دوسرے سے محفوظ
ہے اور دوسرے کی چیز میرے ہاتھ سے محفوظ ہے پھر ان دونوں میں سے کس شئے
پر اپنی عمر گنوادوں۔ میں نے دنیا سے دو چیزیں حاصل کی ہیں ایک وہ جو میری موت
سے بھی پہلے ختم ہو جائے گی یعنی وہ مجھ سے سبقت لے گئی، دوسری وہ چیز ہے کہ اس سے
پہلے میں مر جاؤں گا اور اسے دوسروں کے لئے چھوڑ جاؤں گا پھر ایسی دونوں اشیاء
میں سے کس کے لئے میں اپنے رب کی معصیت کروں روایت میں ہے کہ حضرت
سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیمار تھے اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ انکی
عیادت کے لئے گئے تو حضرت سلمان رونے لگے، حضرت سعد نے فرمایا کہ سلمان
تم کیوں روتے ہو تم وہ خوش نصیب ہو کہ جس سے حضور علیہ السلام راضی ہو کر اس
دنیا سے تشریف لے گئے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نہ تو میں موت
کے خوف سے رو رہا ہوں اور نہ مجھے دنیا کی حرص ہے لیکن حضور علیہ السلام نے ہم سے
وعدہ لیا تھا کہ دنیا سے صرف اتنا حصہ لینا جتنا کہ ایک سوار زاد سفر لیتا ہے جب کہ
میرے گرد یہ سانپ بچھو ہیں یعنی مال و اسباب جمع ہیں حالانکہ اس وقت ان کے
پاس ایک پیالہ، ایک لوٹا اور ایک گھڑا تھا حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے
کہا کہ اے ابو عبد اللہ ہمیں کوئی ایسی نصیحت کریں جس پر ہم آپ کے بعد عمل کرتے
رہیں، حضرت سلمان نے فرمایا اے سعد رضی اللہ عنہ کوئی ارادہ کرو یا کوئی فیصلہ
کرو یا قسم کھا کر اس کو پورا کرو تو ہمیشہ اللہ تعالےٰ کو یاد کرنا حضرت ضحاک رضی
اللہ عنہ سے مروی ہے عرض کیا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے
بڑا زاہد کون ہے؟ فرمایا جو قبر اور اس کے مصائب کو نہیں بھولتا اور جس نے
فضول دنیاوی زینت کو چھوڑ دیا اور فانی دنیا پہ باقی آخرت کو ترجیح دی اور
خود کو زندوں کی بجائے مردوں میں شمار کیا ایک دانا کا قول ہے کہ ہم نے

Marfat.com

چار اشیاء طلب کیں لیکن اس کے حصول کے طریقے میں ہم نے خطا کی (۱) ہم نے غنا کو مال میں تلاش کیا جبکہ وہ قناعت میں تھا (۲) ہم نے راحت کو کثرت مال میں تلاش کیا لیکن وہ قلت میں تھی (۳) ہم نے عزت کو مخلوق میں تلاش کیا جبکہ وہ تقویٰ میں تھی (۴) ہم نے نعمت کو طعام ولباس میں تلاش کیا جب کہ وہ اسلام اور پردہ پوشی میں تھی۔

مالِ دنیا آزمائش ہے

حضور علیہ السلام کا فرمان ہے جس نے اس حال میں صبح کی کہ اسے دنیا کی بڑی فکر تھی تو ایسے شخص کے دل میں اللہ تعالےٰ تین خصلتیں پیدا فرما دیتا ہے (۱) ختم نہ ہونیوالا فکر (۲) ختم نہ ہونیوالا افقر (۳) ختم نہ ہونیوالی مشغولیت اور الجھنیں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ دنیا میں ہر شخص مہمان ہے اور اس کے پاس مال عاریتہً ہے۔ مہمان کو ایک دن رختِ سفر باندھنا ہے اور مانگے کا مال واپس کرنا ہے حضرت فضیل بن عیاض رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں تمام برائیوں کو ایک گھر میں جمع کر دیا گیا ہے جس کی کنجی زہد ہے حضرت انس بن مالک حضور علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جب میرے مؤمن بندے پر اسباب دنیا کی فراوانی ہوتی ہے تو وہ خوشی محسوس کرتا ہے حالانکہ یہ خوشی اسے مجھ سے دور کر دیتی ہے اور اگر دنیا کی تنگی کر دوں تو وہ غم زدہ ہو جاتا ہے حالانکہ یہ اس کو میرے قریب کر دیتی ہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی "کیا[۱] وہ گمان کرتے ہیں کہ یہ جو ہم ان کو مال و اولاد دیتے آئے ہیں ہم ان کے فائدے کے لئے جلدی کر رہے ہیں بلکہ یہ لوگ سمجھتے نہیں ہیں" یعنی وہ جانتے ہی نہیں کہ یہ ان کے لیے فتنہ ہے۔

۱؎ اَیَحْسَبُوْنَ اَنَّمَا نُمِدُّهُمْ بِهٖ مِنْ مَّالٍ وَّبَنِیْنَ نُسَارِعُ لَهُمْ فِی الْخَیْرٰتِ بَلْ لَّا یَشْعُرُوْنَ

Marfat.com

حضرت انس ابن مالک رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور علیہ السلام ایک دن حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑے تشریف لائے اور فرمایا اے ابو ذر تیرے سامنے ایک دشوار گزار گھاٹی ہے صرف ہلکے پھلکے لوگ ہی وہاں تک پہنچ سکتے ہیں، عرض کیا یا رسول اللہ! میں ہلکے پھلکے لوگوں میں سے ہوں یا بھاری بھر کم سے؟ فرمایا کیا تیرے پاس آج کے دن کا توشہ ہے؟ عرض کیا جی ہاں۔ فرمایا کیا کل کا کھانا بھی ہے؟ عرض کیا نہیں، فرمایا تیرے پاس اگر تین روز کا کھانا ہوتا تو پھر بھاری بوجھ والوں میں شمار ہوتا۔

واللہ تعالیٰ اعلم ورسولہ بالصواب

Marfat.com

باب

مصائب وشدائد پر صبر کرنا

حضرت فقیہ ابو اللیث سمرقندی علیہ الرحمۃ بسندہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مجھے لڑکا یا بچہ کہہ کر فرمایا کہ کیا میں تمہیں ایسے کلمات نہ بتاؤں جن کے ذریعے اللہ تعالیٰ تجھے نفع بخشیں، میں نے عرض کیا ضرور یا رسول اللہ! فرمایا تو اللہ تعالیٰ کو یاد رکھ وہ تجھے یاد رکھے گا تو اس کی طرف متوجہ ہو گا تو اپنے سامنے پائے گا۔ تو ایام خوشحالی میں اس کی معرفت حاصل کر تو وہ شدائد میں تجھے پہچانے گا۔ جب تو سوال کرے تو اللہ تعالیٰ سے مانگ اور مدد طلب کرے تو اللہ تعالیٰ سے کر۔ جو کچھ ہونے والا ہے وہ لکھ کر قلم خشک ہو چکا ہے اگر تمام مخلوق مل کر بھی تجھے اس چیز کا فائدہ پہنچانے کا ارادہ کرلے جو تیری تقدیر میں نہیں ہے تو وہ اس پر قادر نہیں ہو سکتے اسی طرح تمام مل کر تجھے وہ نقصان پہنچانا چاہیں جو تیری تقدیر میں نہیں ہے تو وہ اس کی قدرت نہیں رکھتے۔ بس اللہ کے لئے شکر و یقین کے ساتھ عمل کرتے رہو۔ جان لے کہ ناپسندیدہ بات پر صبر میں بہت ہی فائدہ ہے اور اللہ تعالٰے کی مدد صبر کے ساتھ ہے اور فرحت دکھ کے ساتھ ہے اور تنگی کے ساتھ آسانی ہے۔ پچاس شیوخ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ بات روایت کرتے ہیں آپ نے لوگوں سے فرمایا کہ پانچ باتیں مجھ سے یاد کر لو۔ دو باتیں تو جوڑے ہیں اور ایک اکیلی ہے (۱) تم سوائے اپنے

Marfat.com

گناہ کے اور کسی سے نہ ڈرو (۲)، تم کسی سے امید نہ رکھو سوائے اپنے رب کے (۳)، جو چیز معلوم نہ ہو اس کے سیکھنے میں حیا نہیں کرنی چاہیئے (۴)، تم میں سے کسی ایک سے جب وہ چیز پوچھی جائے جس کا علم نہیں او اس سے لاعلمی کے اظہار پر شرم نہیں کرنی چاہیئے (۵)، جان لے کہ صبر کا درجہ تمام امور میں ایسا ہے جیسا کہ سر کا پورے جسم میں ہے جب سر بدن سے دور ہو جاتا ہے تو جسم بیکار ہو جاتا ہے اسی طرح جب تمام امور میں صبر ختم ہو جاتا ہے تو وہ کام بھی بیکار ہو جاتے ہیں۔ پھر فرمایا کیا میں فقیہہ کامل کی حقیقت سے آگاہ کروں؟ عرض کیا گیا جی ہاں یا امیر المؤمنین! فرمایا جو شخص رحمت الٰہی سے لوگوں کو مایوس نہیں کرتا، مغفرت الٰہی سے لوگوں کو ناامید نہیں کرتا، تدبیر الٰہی سے لوگوں کو امان نہیں دیتا، معصیت الٰہی لوگونکو مزین کرکے نہیں دکھاتا اہل جنت عارفین موحدین کو وارث جنت نہیں بناتا اور گناہ گاروں کو جہنمی نہیں بناتا یہاں تک کہ اللہ تعالٰی خود فیصلہ فرما دیں ان کے درمیان۔ بے شک اس امت کے لوگ عذاب الٰہی سے کبھی نڈر نہیں ہوتے اللہ تعالٰی کا فرمان ہے "بے شک[1] اللہ تعالٰی کی رحمت سے صرف کافر لوگ ہی مایوس ہوتے ہیں"۔

یزید رقاشی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ بندہ جب قبر میں داخل ہوتا ہے تو نماز اور زکوٰۃ اس کے دائیں بائیں کھڑی ہوتی ہیں جبکہ حسن سلوک اس پہ سایہ فگن ہوتا ہے، صبر اس کے لئے جھگڑتا ہے اور دیگر اعمال سے کہتا ہے کہ تم بھی اپنے ساتھی کو عذاب سے بچاؤ۔ ورنہ میں تو اس کی حمایت میں ہوں ہی۔ ان روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ صبر تمام اعمال سے افضل ہے اللہ تعالٰی

؎۱ اِنَّهٗ لَا يَايْئَسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ ۝

Marfat.com

فرماتا ہے "صبر کرنے[1] والوں کو ان کا اجر بے حساب ملے گا" حضرت محمد بن مسلم سے مروی ہے کہ بارگاہ نبوی میں ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ میرا مال گیا اور میرا جسم بیمار ہو گیا آپ نے فرمایا اس آدمی میں کوئی خیر نہیں ہے جس کا نہ کبھی مال گیا ہو اور نہ اس کا جسم بیمار رہا ہو۔ بے شک جب اللہ تعالیٰ اپنے بندے سے محبت فرماتا ہے تو اس کو آزماتا ہے اور اس کی آزمائش صبر ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بلا وجہ اگر بادشاہ کسی کو قید کر دے اور وہ اسی قید میں مر جائے تو وہ شہید ہے یونہی اگر مار کھاتے کھاتے مر گیا تو وہ بھی شہید ہے حضور علیہ السلام فرماتے ہیں اللہ تعالےٰ کے ہاں بندے کے لئے ایک درجہ ہوتا ہے جہاں تک وہ اپنے عمل سے نہیں پہنچ سکتا حتیٰ کہ وہ کسی جسمانی بیماری میں مبتلا ہوتا ہے پھر وہ اس درجہ کو پا لیتا ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ جب آیت مَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا يُّجْزَ بِهٖ "جو شخص برا عمل کرے گا وہ اس کی سزا پائے گا" نازل ہوئی تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ اس آیت کے بعد فرح و خوشی کیسی ہے؟ حضور علیہ السلام نے فرمایا اے ابو بکر اللہ تعالیٰ تجھے بخشے کیا تو کبھی بیمار نہیں ہوا۔ کیا تجھے کوئی تکلیف نہیں آئی۔ کیا تجھے کوئی اذیت اور غم نہیں پہنچا۔ یہ تمام مصائب جو تجھے پہنچے ہیں یہ سب تیرے گناہوں کا کفارہ ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب یہ آیت اتری تو حضور علیہ السلام ہمارے ہاں تشریف لائے اور فرمایا کہ میرے اوپر ایک ایسی آیت نازل ہوئی ہے جو میری امت کے لئے دنیا و مافیہا کی نعمتوں سے بہتر ہے پھر آپ نے مذکورہ آیت پڑھی اور فرمایا جب بندہ کوئی گناہ کرے اور اسے کوئی مصیبت و

---

[1] اِنَّمَا يُوَفَّى الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ

Marfat.com

تکلیف پہنچے دنیا میں۔ تو اللہ کریم ہے وہ اسے دوبارہ عذاب نہیں دے گا۔

صبر رسولوں کا شیوہ ہے

حضرت فقیہہ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں جان لے کہ کوئی بندہ اللہ کے پسندیدہ لوگوں کے مقام تک بجز مصائب و شدائد پہ صبر کے ہرگز نہیں پہنچ سکتا خود اللہ تعالے نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو صبر کا حکم دیا ہے فرمایا "آپ[1] صبر کریں جیسا اولوالعزم رسولوں نے صبر کیا" حضرت خباب بن ارت فرماتے ہیں کہ ہم حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کعبہ شریف کے سایہ میں چادر کا تکیہ بنائے سو رہے تھے ہم نے کافروں کی شکایت کی اور عرض کیا رسول اللہ آپ دعا کریں تاکہ اللہ تعالیٰ ہماری مدد فرمائے۔ آپ اٹھ کر بیٹھ گئے، رنگ سرخ ہو گیا تھا پھر فرمایا کہ تم سے پہلے ایسے لوگ گذرے ہیں کہ ان میں سے ایک آدمی کو پکڑ کر گڑھا کھود کر اس میں رکھا جاتا اور آرا اس کے سر پہ رکھ کر چیر دیا جاتا تھا لیکن پھر بھی وہ اپنے دین سے نہ پھرتا تھا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ دنیا کے سب سے زیادہ ناز و نعمت والے شخص کو قیامت کے دن پکڑ کر دوزخ میں غوطہ دیا جائے گا جب اس کو نکالا جائے گا تو وہ جل کر سیاہ ہو چکا ہو گا۔ پھر اس سے کہا جائے گا جب تو دنیا میں تھا تو کوئی بڑی نعمت حاصل ہوئی تھی تو وہ کہے گا نہیں بلکہ میں تو پیدائش سے ہی مصیبتوں میں گھرا ہوں پھر دنیا کے ایک سب سے زیادہ مصیبت زدہ کو لایا جائے گا پھر اسے کچھ دیر کے لئے جنت میں ٹھہرایا جائے گا جب اس کو نکالا جائے گا تو وہ چودھویں کے چاند کی طرح ہو گا اس سے کہا جائے گا کہ کبھی تجھے دنیا میں کوئی مصیبت پہنچی تھی تو وہ کہے گا نہیں بلکہ میں تو اپنی پیدائش سے ہی ایسی راحتوں میں ہوں

---

[1] فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ۔

Marfat.com

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ السلام اپنے گھر کے نزدیک نماز پڑھ رہے تھے اور ہم بھی موجود تھے۔ ابو جہل اور اس کے دوست بیٹھے تھے۔ ابو جہل علیہ اللعنت نے کہا کہ کل جو اونٹ ذبح ہوئے تھے اس کی اوجھ لا کر محمد "صلی اللہ علیہ وسلم" کے کندھے پر جب وہ سجدے میں جائیں تو تم میں سے کون ڈال سکتا ہے؟ پس ایک بدبخت اٹھا اور اوجھ لا کر جب آپ سجدے میں گئے تو آپ کے کندھوں پر ڈال دیا پھر وہ ہنسنے لگے اور میں یہ سب کچھ کھڑا دیکھ رہا تھا کاش کہ میرے اندر ہمت ہوتی اور میں اس کو اٹھا کر دور پھینک دیتا۔ جب کہ حضور علیہ السلام اسی طرح سجدے میں رہے سر مبارک نہ اٹھایا حتی کہ کسی نے بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کو خبر دی آپ اس وقت بچی تھیں آکر اوجھ کو آپ کی کمر سے ہٹایا اور پھر ان لوگوں کو برا بھلا کہا، پس جب آپ نے نماز مکمل کر لی تو بلند آواز سے تین مرتبہ آپ نے یہ دعا کی اللھم علیك بقریش اے اللہ قریش کو پکڑ لے۔ جب ان مردودوں نے آپ کی دعا کی آواز سنی تو ڈر کے مارے ان کی ہنسی رک گئی آپ نے لفظ قریش کے علاوہ ابو جہل۔ عقبہ، علتبہ، شیبہ، ولید بن مغیرہ اور امیہ بن خلف کا نام بھی لیا۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں قسم ہے اس ذات کی جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو برحق مبعوث فرمایا میں نے ان تمام مذکورہ لوگوں کو جنگ بدر میں ہلاک ہوتے دیکھا ہے

دنیاوی مصائب گناہوں کا کفارہ ہیں

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ اپنے رب کے حضور ایک نبی نے شکوہ کرتے ہوئے عرض کیا یا رب مؤمن بندہ تیری اطاعت کرتا ہے اور تیری معصیت سے اجتناب کرتا ہے مگر تو دنیا کو اس سے دور فرما لیتا اور اسے

Marfat.com

مصائب کا شکار بنا دیتا ہے جبکہ کافر بندہ نہ تو تیری اطاعت کرتا ہے بلکہ تیری معصیت پر جری ہوتا ہے مگر تو مصائب کو اس سے دور فرما دیتا ہے اور دنیا اسکے لئے فراخ کر دیتا ہے پس اللہ تعالٰی نے اس نبی کی طرف وحی فرمائی کہ بندے بھی میرے ہیں اور مصائب بھی میرے ہیں اور تمام اشیاء میری تسبیح و تحمید کرتی ہیں مؤمن سے اگر کوئی گناہ ہو جاتا ہے تو میں دنیا کو اس سے دور کر لیتا ہوں اور اسے مبتلائے مصائب کر دیتا ہوں تاکہ یہ اس کے گناہوں کا کفارہ ہو جائیں یہانتک کہ وہ مجھ سے ملاقات کرے اور میں اسے اس کی نیکیوں کا بدلہ دوں جب کہ کافر کے لئے اس کی برائیوں کے باوجود رزق کھول کر دیتا ہوں اور مصائب کو ٹال دیتا ہوں یہاں تک کہ وہ مجھ سے ملاقات کرے گا اور اسے اس کی برائیوں کا بدلہ دیا جائے گا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالٰی جب بندے سے بھلائی یا محبت کا ارادہ فرماتے ہیں تو اسے مصائب کا شکار بنا دیا جاتا ہے اور جب وہ دعا کرتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں یا رب یہ آواز تو معروف ہے جب وہ دوبارہ دعا میں یا رب کہتا ہے تو اللہ تعالٰی فرماتا ہے میں موجود ہوں جو مانگے گا عطا کیا جائے گا یا اس کے بدلے آفات و شرور دور کر دوں گا یا میرے پاس تیری وہ چیز رہے گی جو تیری طلب سے افضل ہے پھر قیامت کے دن اعمال والوں کو ان کے اعمال کا بدلہ میزان کے مطابق دیا جائے گا، نمازیوں کو، روزہ داروں کو، متصدقین اور حج والوں کو ان کے اعمال کا صلہ ملے گا پھر اہل مصائب کو لایا جائے گا اور اُن کے لئے میزان نصب نہ ہو گا اور نہ ان کے فائل کھلیں گے، اجر و ثواب کی ان پر فراوانی کر دی جائیگی جیسے کہ دنیا میں ان پر مصیبتوں کی بوچھاڑ ہوئی تھی، دنیا میں عافیت کی زندگی بسر کرنے والے رشک سے کہیں گے کاش کہ ہمارے جسم قینچیوں سے کاٹ دئے

Marfat.com

جاتے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "صبر کرنے والوں کو ان کا اجر بے حساب ملیگا"

ایک روایت میں مذکور ہے کہ پرانے زمانے میں ایک مؤمن اور ایک کافر مچھلیوں کے شکار پر گئے۔ دونوں نے اپنے اپنے خدا کا نام لے کر جال پھینکا۔ جب نکالا تو کافر کا جال مچھلیوں سے بھرا ہوا تھا اور مسلمان کے ہاتھ کوئی مچھلی نہ لگی شام تک کافر نے تو اپنا تھیلا بھر لیا مسلمان کے ہاتھ صرف ایک مچھلی آئی تھی مگر وہ بھی ہاتھ سے پھسل کر پانی میں چلی گئی غرض کہ مسلمان خالی ہاتھ واپس ہوا جب کہ کافر کے پاس تھیلا بھرا ہوا تھا اس واقعہ سے مؤمن کے ساتھ متعین فرشتے کو بھی افسوس ہوا۔ لیکن جب وہ آسمان پر گیا اور اللہ تعالےٰ نے اسے بہشت میں مؤمن کا مقام دکھایا تو فرشتے نے کہا قسم بخدا اس مقام کے مل جانے پر دنیا کی تمام مصیبتیں گوارا ہو سکتی ہیں پھر اسے کافر کا ٹھکانا دوزخ میں دکھایا گیا تو اس نے کہا قسم بخدا اس ٹھکانے کے بعد دنیاوی نعمتوں کا ملنا بے فائدہ ہے کہتے ہیں کہ چار بندوں کے ذریعے اللہ تعالےٰ چار بندوں پر حجت قائم فرماتا ہے (۱) مالداروں پر حضرت سلیمان علیہ السلام کے ذریعہ۔ مالدار جب کہے گا کہ مالی مصروفیات نے مجھے تیری عبادت سے دور رکھا تو اللہ تعالےٰ فرمائے گا کہ سلیمان علیہ السلام سے زیادہ مالدار تو نہیں تھا۔ اس مال نے سلیمان کو تو میری عبادت سے دور نہیں رکھا (۲) غلاموں پر حضرت یوسف علیہ السلام کے ذریعے۔ جب غلام اپنی غلامی کو وجہ بنا کر کہے گا کہ غلامی نے مجھے تیری عبادت سے دور رکھا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اس غلامی نے یوسف علیہ السلام کو تو میری عبادت سے دور نہیں رکھا۔ (۳) فقراء پر حضرت عیسٰی علیہ السلام کے ذریعے۔ فقیر جب کہے گا کہ محتاجی و تنگ دستی نے مجھے تیری عبادت سے روکے رکھا تو اللہ تعالےٰ فرمائے گا

Marfat.com

تو عیسیٰ علیہ السلام سے تو زیادہ تنگ دست نہ تھا مگر ان کی تنگ دستی نے ان کو میری عبادت سے دور نہیں رکھا (۴) بیماروں پہ حضرت ایوب علیہ السلام کے ذریعے۔ جب مریض اپنی بیماری کو عبادت میں رکاوٹ بتائے گا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا تیرا مرض ایوب علیہ السلام کی مرض سے زیادہ تو نہ تھا مگر ان کی مرض نے ان کو میری عبادت سے دور نہیں رکھا لہٰذا روز حشر کسی کا کوئی عذر بھی اللہ تعالیٰ کے ہاں قبول نہ ہوگا۔ صالحین بیماری یا سختی پہ خوش ہوتے ہیں کیونکہ اس طرح گناہوں کا کفارہ ادا ہوتا ہے۔

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگ فقر کو ناپسند کرتے ہیں اور میں اس کو محبوب رکھتا ہوں۔ وہ موت کو ناپسند کرتے ہیں اور میں اس کو محبوب رکھتا ہوں۔ وہ بیماری کو ناپسند کرتے ہیں اور میں اس کو پسند کرتا ہوں کیونکہ یہ میرے گناہوں کا کفارہ ہیں۔ میں اپنے رب کے حضور تواضع کے لئے فقر کو پسند کرتا ہوں اور رب سے ملاقات کے اشتیاق میں موت کو پسند کرتا ہوں۔

حضور علیہ السلام فرماتے ہیں تین چیزیں جس کو مل گئیں اسے دنیا و آخرت کی بھلائی عطا ہوگئی (۱) تقدیر پہ رضا (۲) مصیبت پہ صبر (۳) خوشحالی پہ دعا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ السلام چت سیدھے لیٹے ہوئے تھے اور ایک شخص نے آکر یوں لیٹنے کی وجہ پوچھی تو آپ نے فرمایا کہ بھوک کی وجہ سے۔ یہ سن کر وہ شخص رونے لگا اور مزدوری کے لئے چلا گیا۔ چند کھجوروں کے بدلے پانی کے کچھ ڈول نکالے پھر وہ کھجوریں لے کر حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ یہ سب کچھ تو نے میری محبت کی وجہ سے کیا ہے، اس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واقعی مجھے آپ سے محبت ہے، آپ نے فرمایا اگر تو سچا ہے تو پھر مصائب کے لئے تیار رہ۔ قسم

Marfat.com

بخدا جو لوگ مجھ سے محبت کرتے ہیں ان کی طرف مصائب اس سیلاب سے بھی زیادہ تیز آتے ہیں جو پہاڑ کی چوٹی سے نیچے گر رہا ہو۔

سب سے زیادہ مصائب کن لوگوں پر آتے ہیں

حضرت عقبہ بن عامر سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا جب تم کسی ایسے شخص کو دیکھو کہ جس کو اس کی پسندیدہ چیزیں مل رہی ہیں درانحالیکہ وہ سراپا معصیت ہو تو جان لو کہ یہ ڈھیل ہے پھر یہ آیت پڑھیؑ "پھر جب انہوں نے اس نصیحت کو بھلا ہی دیا جو ان کو کی گئی تھی تو ہم نے ان پر ہر چیز کے دروازے کھول دیئے۔ حتیٰ کہ وہ ان دی گئی چیزوں پر خوش ہو گئے تب ہم نے اچانک انہیں دبوچ لیا پھر وہ مایوس ہو کر رہ گئے" حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ وہ کون لوگ ہیں جن پر سب سے زیادہ مصائب آتے ہیں؟ فرمایا انبیاء پر پھر صالحین پر پھر اسی طرح درجہ بدرجہ لوگوں پر آتی ہیں کہا گیا ہے کہ تین باتیں نیکی کے خزانوں میں سے ہیں (۱) صدقہ چھپانا (۲) تکلیف چھپانا (۳) مصیبت کو چھپانا حضرت وہب بن منبہ فرماتے ہیں عیسیٰ علیہ السلام کے حواری کی ایک کتاب میں لکھا ہوا میں نے پڑھا کہ تیرے ساتھ جب مصائب و تنگ دستی کا معاملہ ہو تو خوش ہو جا کہ تیرے ساتھ انبیاء و صلحاء والا معاملہ ہوا اور جب تیرے ساتھ خوشحالی کا معاملہ ہو تو پھر اپنے آپ پر رو یا کر کیونکہ تیرے ساتھ اسی طرح

ؑ فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ اَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ حَتّٰى اِذَا فَرِحُوْا بِمَا اُوْتُوْا اَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً فَاِذَا هُمْ مُّبْلِسُوْنَ ۝ پ س انعام ۵۶

Marfat.com

کے لوگوں والا معاملہ ہوگا منقول ہے کہ اسی طرح کی وحی اللہ تعالٰے نے حضرت موسٰی علیہ السلام کی طرف فرمائی تھی حضور علیہ السلام کا ارشاد ہے جس کے پاس مال کم ہو اور خاندان بڑا ہو۔ اس کی نماز اچھی ہو، وہ مسلمانوں کی غیبت نہ کرتا ہو وہ روز قیامت میرے ساتھ ہوگا اس طرح۔ پھر آپ نے دو انگلیوں کو ملا کر اشارہ فرمایا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے معبود برحق کی قسم کہ میں اپنے سینے پر بھوک کے باعث دباؤ دے کر لیٹتا تھا اور پیٹ پر کبھی پتھر باندھ لیتا تھا بھوک کی وجہ سے۔ میں ایک دن صحابہ کے جانے والے راستے پر بیٹھ گیا۔ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ گزرے تو میں نے ایک آیت کا مفہوم پوچھا مطلب یہ تھا کہ وہ مجھے اپنے گھر لے جائیں وہ چلے گئے اور مجھے ساتھ نہ لے گئے پھر حضرت عمر فاروق گزرے تو میں نے ان سے بھی اسی آیت کے متعلق سوال کیا مگر انہوں نے بھی مجھے ساتھ نہ لیا اور چلے گئے پھر حضور علیہ السلام تشریف لائے مجھے دیکھ کر تبسم فرمایا اور میرا مافی الضمیر جان گئے پھر فرمایا اے ابوہریرہ میں نے عرض کیا حاضر ہوں یا رسول اللہ فرمایا حق میرے ساتھ ہے اور میں آپ کے ساتھ چل پڑا۔ میں نے اجازت لی آپ نے اجازت دے دی اور میں اندر گھر میں داخل ہوگیا تب میں نے پیالے میں دودھ رکھا دیکھا۔ آپ نے پوچھا یہ کہاں سے آیا ہے؟ عرض کیا گیا یہ ہدیۂ آیا ہے فلاں مرد یا عورت کی طرف سے آپ نے فرمایا ابوہریرہ جاؤ اہل صفہ کو میرے پاس بلا لاؤ۔ ابوہریرہ کہتے ہیں یہ بات میں نے محسوس کی۔ بھلا ایک پیالہ دودھ کا تمام اہل صفہ کی پورائی کرے گا؟ جب کہ میں مستحق تھا اور اسے پی کر کچھ قوت حاصل کر سکتا تھا لیکن اللہ اور

Marfat.com

اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت لازمی تھی لہٰذا میں ان تمام حضرات کو بلا کر لے آیا اور وہ آ کر مجلس میں بیٹھ گئے پھر آپ کے حکم پر میں نے وہ پیالہ ایک ایک کو دینا شروع کر دیا وہ سیراب ہو کر پیالہ مجھے واپس کر دیتا یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی باری آ گئی۔ آپ نے پیالہ ہاتھ میں لے کر فرمایا ابوہریرہ اب میں اور تم باقی رہ گئے ہیں۔ میں نے عرض کیا آپ نے سچ فرمایا یا رسول اللہ۔ پھر فرمایا بیٹھو اور پی۔ لہٰذا میں بیٹھ گیا اور دودھ پیا آپ نے فرمایا اور پیو میں نے اور پیا۔ آپ فرماتے رہے اور میں پیتا رہا۔ یہاں تک کہ میں نے عرض کیا قسم اس ذات کی جس نے آپ کو برحق مبعوث فرمایا اب تو حلق سے نیچے نہیں جاتا پھر میں نے وہ پیالہ آپ کی خدمت میں پیش کر دیا آپ نے بچا ہوا دودھ پیا اور اللہ کا شکر ادا کیا۔

حضرت فقیہہ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ اصحاب رسول نے کفار کے ہاتھوں تکلیفیں اور اذیتیں اٹھائیں، بھوک سے نڈھال رہے لیکن وہ اس پر صابر رہے یہاں تک کہ اللہ تعالےٰ نے ان کو فراخی عطاء فرمائی، جس نے صبر کیا اللہ تعالےٰ اس کو فراخی عطاء فرماتا ہے بے شک فراخی صبر کے ساتھ ہے اور مشکلات کے ساتھ آسانی ہے حضرت مسلم بن یسار فرماتے ہیں کہ میں بحرین میں ایک ایسی خاتون کے ہاں مہمان ہوا جس کے پاس بیٹے، غلام مال و دولت وافر تھا لیکن میں نے اس کو غمزدہ دیکھا، جاتے وقت میں نے کہا کہ کام وغیرہ ہو تو بتاؤ۔ کہنے لگی ہاں اگر تم دوبارہ ہمارے شہر میں آؤ تو میرے ہاں قیام کرنا۔ کئی برس بعد جب میں دوبارہ وہاں گیا تو اس کے دروازے پر کوئی دربان نہ تھا میں نے اندر جانے کی اجازت لی، اندر گیا تو وہ خوشی سے ہنس رہی تھی، میں نے اس سے کہا

Marfat.com

یہ خوشی اور ہنسی کیسی ہے؟ اس نے کہا کہ تمہارے جانے کے بعد ہم نے جو مال بھی سمندری راستے سے بھیجا وہ غرق ہوگیا اسی طرح خشکی کے راستے بھیجا گیا مال بھی تباہ ہوگیا، غلام چلے گئے، بچے فوت ہوگئے میں نے کہا اللہ تعالیٰ تجھ پہ رحم فرمائے اس دن تو میں نے تجھے غمزدہ دیکھا تھا اور آج تو مسرور ہے کہنے لگی ہاں جب میرے پاس دنیا کی فراوانی تھی تو میں ڈرتی تھی کہ کہیں میری نیکیوں کا بدلہ اللہ تعالیٰ نے مجھے دنیا میں نہ دے دیا ہو جب میرا مال، میری اولاد، میرے غلام چلے گئے تو مجھے امید ہوگئی اللہ تعالیٰ کے ہاں میرے لئے خیر جمع ہے اس لئے میں خوش ہوں حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک صحابی نے ایسی عورت کو دیکھا جس سے وہ اسلام قبول کرنے سے پہلے شناسا تھے اس سے گفتگو کی اور چل دیئے وہ بھی چلی گئی مگر وہ صحابی پیچھے مڑ کر اس کو دیکھتے جارہے تھے کہ دیوار سے ٹکرا گئے، جس سے اُن کے چہرے پر نشان پڑ گیا۔ پھر حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوکر واقعہ بیان کیا تو حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کی بھلائی چاہتے ہیں تو اس کی سزا دنیا ہی میں دے دیتے ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں سب سے زیادہ امید والی آیت نہ بتاؤں؟ عرض کیا گیا ہاں۔ تو آپ نے یہ آیت پڑھی "اور تم کو جو مصیبت پہنچی ہے وہ تمہارے ہاتھوں سے کئے ہوئے کاموں سے ہے اور بہت سے تو معاف ہی کر دیتے ہیں" پس دنیا میں مصائب گناہوں کے سبب آتے ہیں پھر جب

؎ وَمَا اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ وَيَعْفُوْ عَنْ كَثِيْرٍ ٥

Marfat.com

اللہ تعالےٰ دنیا میں جس کو سزا دے دیتا ہے تو یہ اس کے کرم سے بعید ہے کہ اس کو دوبارہ سزا دے اور جسے دنیا میں معاف فرما دے تو پھر یہ بھی اس کے کرم سے بعید ہے کہ روز قیامت اس کو عذاب دے حضرت بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ مؤمن کو جو مصیبت پہنچتی ہے حتیٰ کہ کانٹے برابر بھی یا اس سے بھی کم تو اللہ تعالےٰ اس کے بدلے اس بندے کے گناہ مٹا دیتا ہے

واللہ تعالےٰ ورسولہ اعلم بالصواب

Marfat.com

باب

مصیبت پر صبر کرنا

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے بیٹے کے فوت ہو جانے پر حضور علیہ السلام نے مجھے خط تحریر فرمایا کہ یہ خط محمد رسول اللہ کی طرف سے معاذ بن جبل کے لیے ہے کہ میں معبود برحق کی حمد کرتا ہوں اما بعد اللہ تعالےٰ تیرے لئے اجر کو دگنا کرے اور تجھے صبر عطا فرمائے، مجھے اور تجھے شکر کی توفیق مرحمت فرمائے پھر ہماری جانیں ہمارے اموال، اہل خانہ اولاد اور ان کے اموال یہ سب اللہ تعالےٰ کے بہترین عطیات ہیں اور نفع اٹھانے کے لئے وہ ہمارے پاس امانت ہیں جن کو مقررہ وقت پر وہ ہم سے واپس لے لیتے ہیں پھر جو کچھ اس نے ہمیں عطا فرمایا ہے اس کا شکر کرنا ہم پر واجب ہے نیز اگر آزمائش آجائے تو صبر کرنا ضروری ہے تیرا بیٹا انہی عطیات الٰہیہ میں سے ایک بہترین عطیہ تھا جس سے فائدہ اٹھانے کا موقع دیا اور اجر عظیم کے بدلے واپس لے لیا بشرطیکہ ثواب کی امید پر تو صبر کرے اس لئے اے معاذ ایسا کبھی نہ کرنا ورنہ رونا پیٹنا اور ماتم وغیرہ کرنا تیرا اجر ختم کر دے گا اور تجھے اس کوتاہی پر ندامت ہی ہوگی اگر اپنی مصیبت کو تو دیکھ لے تو تجھے یقین ہو جائے گا کہ وہ مصیبت تیرے اجر سے بہت ہی کم ہے اور جان لے کہ جزع فزع میت کو واپس نہیں لاتی اور نہ غم کو مٹاتی ہے اس

Marfat.com

حادثے سے اپنے آپ کو دور رکھ جا یہی مصیبت تجھ پر بھی آئے گی بلکہ سمجھو کہ آ ہی گئی ہے والسلام حضرت فقیہہ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں آخری جملے کا معنی یہ ہے کہ اپنی موت کی فکر کرو اس طرح تمہارا غم دور ہو جائے گا یعنی انسان جب اپنی موت کے بارے میں فکر کرتا ہے اور جان لیتا ہے کہ عنقریب موت آنے والی ہے تو وہ جزع فزع نہیں کرتا کیونکہ یہ رونا پیٹنا میت کو واپس نہیں لا سکتا البتہ یوں مصیبت پر صبر نہ کرنے سے اجر ختم ہو جاتا ہے کیونکہ اس طرح وہ اپنے رب کا شکوہ کرتا ہے اور وہ اس کے فیصلے کو بدلنا چاہتا ہے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص دنیاوی غم میں مبتلا صبح کرتا ہے گویا وہ اللہ تعالیٰ پر ناراض ہو کر صبح کرتا ہے اور جو کسی مصیبت پر شکوہ کرتا ہے گویا وہ اللہ پر شکوہ کرتا ہے جو شخص حصولِ مال کی نیت سے کسی مالدار کے آگے تواضع کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے عمل کے دو تہائی ثواب کو مٹا دیتا ہے نیز اللہ تعالیٰ نے جس کو قرآن عطا کیا اور وہ اس کے مطابق عمل نہ کر کے دوزخ میں چلا گیا تو اللہ تعالیٰ اسے اپنی رحمت سے دور فرما دیتا ہے گویا قرآن پاک کی حرمت نہ کر کے یہ سب کچھ اس نے اپنے ساتھ آپ کیا ہے حضرت وہب ابن منبہ فرماتے ہیں کہ میں نے تورات میں چار سطریں دیکھیں ان میں سے پہلی سطر میں تھا جو شخص اللہ تعالیٰ کی کتاب کو پڑھنے کے بعد یہ گمان کرے کہ اس کی بخشش نہیں ہوئی تو وہ آیات الٰہیہ کے ساتھ مذاق کرتا ہے (۲) جس نے پیش آمدہ مصیبت پر شکایت کی گویا اس نے اپنے رب کا شکوہ کیا (۳) کسی کی موت پر غمگین ہونا گویا رب کے فیصلے پر غصہ ہونا ہے (۴) مالدار کے آگے تواضع کرنے والے کے دو تہائی حصے ضائع ہو جاتے

Marfat.com

ہیں یعنی اس کے یقین میں نقص ہوتا ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ جس کی تین اولادیں فوت ہو جائیں وہ دوزخ میں نہیں ڈالا جائے گا صرف اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق اس کو عبور کرے گا حضور علیہ السلام فرماتے ہیں جس مسلمان کو کوئی مصیبت پہنچے چاہے وہ پرانی ہی کیوں نہ ہو اس پہ جب بھی وہ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ پڑھے گا تو اسے پہلی مرتبہ پڑھنے کا اجر ملے گا۔

تعزیت کا اجر و ثواب اور انا للہ پڑھنا

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے ہاں جب بچہ پیدا ہوتا تو ساتویں دن آپ اسے لے لیتے تھے پوچھنے پہ فرمایا اس لئے تاکہ اس کی کچھ محبت میرے دل میں واقع ہو جائے اور اگر یہ مر جائے تو مجھے اس کا زیادہ اجر ملے حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ حضور علیہ السلام کی خدمت میں ایک شخص اپنے بچے کو لے کر آتا تھا پھر بچہ فوت ہو گیا تو کچھ دن تک وہ شخص بھی حاضر نہ ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی غیر حاضری کی وجہ صحابہ کرام سے معلوم کی تو عرض کیا گیا کہ اس کا وہ بچہ فوت ہو گیا ہے جو آپ نے دیکھا تھا۔ آپ نے فرمایا پھر مجھے اس کی اطلاع تم نے کیوں نہیں دی؟ اٹھو ہم اپنے بھائی سے تعزیت کریں۔ جب آپ اس کے گھر میں داخل ہوئے تو اس کو غمزدہ دیکھا۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے تو اپنے بڑھاپے اور ضعیفی کے وقت اس سے امیدیں وابستہ کر رکھی تھیں، آپ نے فرمایا کیا تیرے لئے یہ آسانی نہیں ہے کہ جب قیامت کے دن اس بچے کو کہا جائے گا کہ جنت میں داخل ہو جا تو وہ عرض کرے گا یارب میرے والدین؟ اسے تین مرتبہ جنت میں داخل

Marfat.com

ہونے کو کہا جائے گا مگر وہ ہر مرتبہ تمہاری سفارش کرے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کی شفاعت کو قبول فرما کر تم سب کو جنت میں داخل فرمائے گا تو یہ سنتے ہی اس شخص کا حزن و ملال جاتا رہا اس حدیث سے ثابت ہوا کہ تعزیت کرنا سنت ہے کسی کو مصیبت پہنچے تو چاہیئے کہ اپنے بھائیوں کی تعزیت کی جائے۔

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب سے سوال کیا کہ مریض کی عیادت پر کتنا اجر ملتا ہے؟ فرمایا عیادت کے سبب وہ شخص گناہوں سے ایسا پاک ہو جاتا ہے جیسے کہ وقت پیدائش تھا، عرض کیا جنازے کے ساتھ چلنے پر کتنا اجر ملتا ہے؟ فرمایا ایسے شخص کی موت کے وقت میں فرشتے بھیجوں گا جو جھنڈے لئے اس کی قبر تک جائیں گے پھر روز حشر بھی ایسا ہی ہوگا، عرض کیا کسی مبتلائے غم کی تعزیت کا کیا اجر ہے؟ فرمایا جس دن کوئی سایہ نہ ہوگا اس دن میں اسے اپنے عرش کے سایہ کے نیچے رکھوں گا

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت سلیمان علیہ السلام کو اپنے بیٹے کی وفات پر بہت دکھ ہوا تو ان کے پاس دو فرشتے انسانی شکل میں ایک تنازعہ بات لے کر آئے، ایک نے کہا کہ میں نے فصل بوئی تھی اور ابھی کاٹی نہیں کہ یہ شخص وہاں سے گزرا اور فصل خراب کر دی۔ آپ نے دوسرے سے پوچھا تو اس نے کہا کہ میں تو راستے پر جا رہا تھا کہ آگے اس کی فصل آ گئی میں نے فصل کو دائیں بائیں ہٹایا اور اپنا راستہ بنایا، حضرت سلیمان علیہ السلام نے پہلے شخص سے فرمایا کہ تو نے راستے پر فصل کیوں بوئی تھی؟ کیا تجھے علم نہیں تھا کہ راستہ لوگوں کی ضرورت ہے؟ تب فرشتے نے کہا کہ آپ اپنے بیٹے کی وفات پر غمزدہ کیوں ہیں کیا آپ نہیں جانتے کہ موت آخرت کا راستہ ہے؟ حدیث میں مذکور ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے اپنے رب سے توبہ کی اور اس کے بعد اپنے

Marfat.com

بیٹے کی وفات پر کبھی جزع فزع نہیں کی تھی۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کو دوران سفر اپنی بیٹی کی فوتگی کی خبر ملی تو آپ نے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ پڑھ کر فرمایا کہ پردے کی چیز تھی جسے اللہ تعالیٰ نے پردہ دے دیا ایک امانت تھی جسے اللہ تعالیٰ نے سنبھال لیا اور اجر و ثواب کو اللہ تعالےٰ نے میری طرف چلایا ہے پھر سواری سے اترے اور دو رکعت نماز پڑھی پھر فرمایا ہم نے اللہ تعالےٰ کے حکم "صبر اور نماز سے استعانت حاصل کرو"[1] کے مطابق صبر کیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اگر جوتے کا تسمہ بھی ٹوٹ جائے تو اِنَّا لِلّٰہِ پڑھ لیا کرو کہ یہ بھی ایک مصیبت ہے ام المؤمنین حضرت بی بی ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ جب بھی کوئی مصیبت پہنچے تو اِنَّا لِلّٰہِ پڑھ لیا کرو یہی حکم خداوندی ہے اور یہ دعا مانگے اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ فِیْ مُصِیْبَتِیْ خَیْرًا مِّنْھَا تو اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ ویسا ہی فرماتے ہیں، حضرت بی بی ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں اپنے خاوند ابو سلمہ کی وفات پر کہتی تھی کہ مجھے اب ابو سلمہ جیسا خاوند کیسے ملیگا لیکن اللہ تعالےٰ نے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جیسا شوہر عطاء فرمایا۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ مصیبت کے وقت ران پر ہاتھ مارنے سے اجر سلب ہو جاتا ہے اور صدمے کی ابتداء میں صبر کرنے سے اجر بڑھ جاتا ہے اور مصیبت کے بعد بھی جو اِنَّا لِلّٰہِ الخ پڑھتا رہے گا تو اللہ تعالیٰ اسے پہلے دن کی طرح اجر سے نوازتے رہیں گے حضرت فقیہہ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ عقلمند کو چاہیئے کہ مصیبت کے ثواب پر غور کرے

---

[1] وَاسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوۃِ

Marfat.com

روز قیامت جب وہ اس ثواب کو دیکھے گا تو کہے گا کاش کہ میری اولاد و اقارب مجھ سے پہلے فوت ہو جاتے تو میں اس مصیبت پر صبر کا ثواب حاصل کرتا۔ ثواب کی نیت سے مصیبت پر صبر کرنے پر اللہ تعالے نے عظیم ثواب کا وعدہ فرمایا ہے " اور البتہ ہم تمہیں آزمائیں گے کچھ خوف اور بھوک اور مال و جان اور پھلوں کی کمی و نقصان سے اور آپ صابرین کو خوشخبری دے دیجئے کہ جب انہیں کوئی مصیبت پہنچے تو کہیں ہم اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں اور ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں یہ وہی لوگ ہیں جن پر اللہ کی طرف سے رحمتیں ہیں اور عنایتیں ہیں اور وہی لوگ ہدایت پر ہیں "، حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کسی مصیبت پر اِنَّا لِلّٰہِ الخ پڑھنا اس امت کے سوا کسی اور کو تعلیم نہیں دیا گیا اگر کسی اور کو عطا ہوتا تو حضرت یعقوب علیہ السلام کو ضرور ملتا آپ نے تو بیٹے کی مصیبت پر یَا اَسَفٰی عَلٰی یُوْسُفَ یعنی ہائے افسوس یوسف پر فرمایا تھا اِنَّا لِلّٰہِ نہیں پڑھا تھا۔

صبر رحم دلوں کو عطا ہوتی ہے

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دو اجر بہت ہی اچھے ہیں اور اس کے علاوہ بھی بہت اچھا ہے اُولٰٓئِکَ عَلَیْھِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّھِمْ وَرَحْمَةٌ

ے وَلَنَبْلُوَنَّکُمْ بِشَیْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرَاتِ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِیْنَ الَّذِیْنَ اِذَا اَصَابَتْھُمْ مُّصِیْبَةٌ قَالُوْا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ اُولٰٓئِکَ عَلَیْھِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّھِمْ وَرَحْمَةٌ وَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُھْتَدُوْنَ " پ ۲ س بقرہ ع ۳ "

Marfat.com

یہ دوا جر ہیں اور وَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُھْتَدُوْنَ یہ علاوہ ہے روایت میں ہے کہ حضور علیہ السلام کے فرزند حضرت ابراہیم علیہ السلام جب فوت ہوئے تو آپ روئے اور آنکھیں بھر گئیں، حضرت عبد الرحمٰن نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے تو رونے سے منع فرمایا ہوا ہے پھر آپ رو رہے ہیں؟ فرمایا نہیں۔ صرف نوحہ کرنے اور گا گا کر بین کرنے سے منع کیا ہے یہ دونوں احمق اور بیہودہ آوازیں ہیں اور چہرہ پیٹنے اور گریبان پھاڑنے اور شیطانی حرکتوں سے منع کیا ہے اس لئے کہ گانے کی آواز لہو و لعب اور شیطانی مزامیر ہے لیکن یہ خاموش رونا رحمت ہے جو رحم دل لوگوں کے دلوں میں اللہ تعالیٰ ڈالتا ہے اور جو رحم نہیں کرتا اس پر بھی رحم نہیں کیا جاتا پھر فرمایا دل کی غمگینی اور آنکھ سے آنسوں بہنا رحمت ہے ہم وہ بات نہیں کہتے جس سے اللہ تعالیٰ ناراض ہو۔ حضرت حسن بصری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے خطاؤ نسیان، مجبوری اور جس چیز کی طاقت تم نہیں رکھتے ان کا حکم تم پر سے اٹھا لیا ہے اور حالت ضرورت میں بعض محرمات کو تم پر حلال فرما دیا ہے اور پانچ چیزیں تم کو عطاء فرما دی ہیں (۱)، یہ دنیا تمہیں محض اپنے فضل سے عطاء فرمائی ہے اور بطور قرض تم سے مانگی ہے پس جو کچھ خوشی سے دوگے تو وہ تمہارے لئے دس سے لے کر سات سو گنا تک بلکہ بے حساب بڑھا دیا جائے گا (۲) بعض چیزیں تمہاری خواہش کے خلاف اس نے تم سے لے لی ہیں پھر تم نے صبر کیا تو اس کے بدلے اللہ تعالیٰ نے نعمت و رحمت سے تمہیں نوازا لقولہ تعالیٰ اُولٰٓئِکَ عَلَیْھِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّھِمْ وَرَحْمَۃٌ (۳) اس کی نعمتوں کا شکر ادا کرنے پر نعمتوں میں مزید اضافے کا وعدہ فرمایا (۴) اگر کسی کے گناہ کفر تک پہنچ جائیں اور وہ توبہ کرلے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ کو قبول فرما لیتا ہے اِنَّ اللّٰہَ

Marfat.com

يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ (۵) جو چیز تمہیں عطا ہوئی ہے اگر وہ جبرائیل ومیکائیل کو ملتی تو ان کے لئے گراں قدر ہوتی ارشاد ربی ہے اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ مجھے پکارو میں تمہاری دعا قبول کروں گا۔

حضرت یحییٰ ابن جابر طائی سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا جس نے اپنی پسندیدہ کوئی شے آگے یعنی آخرت کے لئے نہیں بھیجی جو کہ اجر میں بھی بڑھ کر تھی سوائے اس بارہ برس کی عمر کے بچے کے جسے اس نے آگے بھیجا کہتے ہیں کہ صبر تو صدمہ کے ابتداء میں ہوتا ہے جب اس صدمہ پر وقت گزر جائے تو پھر اس کی مرضی صبر کرے یا نہ کرے عقلمند وہی ہے جو ابتداء میں ہی صبر کرے حضرت عبداللہ ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ کا بیٹا فوت ہوگیا تو ایک مجوسی نے ان کی تعزیت کی اور آپ سے کہا کہ عقلمند کو وہ کام پہلے دن ہی کرنا چاہیئے جسے جاہل پانچ دن بعد کرتا ہے عبداللہ ابن مبارک نے فرمایا کہ مجوسی کی یہ بات لکھ لو! حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ صبر کے تین درجے ہیں (۱) اطاعت الٰہی پر صبر (۲) مصیبت پر صبر (۳) معصیت سے صبر۔ جس نے مصیبت پر صبر کیا اللہ تعالےٰ اس کے لئے چھ سو درجات لکھ دیتے ہیں اور جس نے معصیت سے صبر کیا اللہ تعالےٰ اس کے لئے نو سو درجات لکھ دیتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلی بات جو لوح محفوظ میں تحریر فرمائی تھی وہ یہ تھی کہ میں ہی اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد میرے رسول ہیں جو شخص میری تقدیر پر سر تسلیم خم کرے گا میری مصیبتوں پر صبر کرے گا میری نعمتوں کا شکر ادا کرے گا اس کا نام صدیقوں میں لکھا جائے گا اور قیامت کے دن صدیقوں کے ساتھ اس کو اٹھاؤں گا۔ اور جو شخص میری تقدیر پر راضی

Marfat.com

نہیں، میری مصیبت پر صابر نہیں، میری نعمتوں پر شاکر نہیں تو اسے چاہیئے کہ میرے سوا کسی اور کو اپنا معبود بنالے، حضرت عبداللہ ابن مبارک فرماتے ہیں جب کوئی پہلی مصیبت پر ہی جزع فزع کرتا ہے تو پھر وہ دو مصیبتیں بن جاتی ہیں ایک تو وہی مصیبت دوسرا اجر کا ضائع ہو جانا اور یہ پہلی مصیبت سے بھی بڑی ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ جنت کے مشتاق کو بھلائی کے کاموں میں جلدی کرنی چاہیئے اور جو شخص دوزخ سے خوف رکھتا ہے وہ شہوات سے دور ہو جاتا ہے اور موت کا دھیان رکھنے والا لذتوں کو چھوڑ دیتا ہے، تارک دنیا پر مصائب آسان ہو جاتے ہیں، منقول ہے کہ بعض کتب میں چھ سطریں لکھی ہوئی ہیں پہلی سطر میں مرقوم ہے جس نے دنیا کے غم میں صبح کی گویا اس نے اللہ تعالیٰ پر ناراض ہو کر صبح کی، دوسری سطر میں لکھا ہے جس نے اپنے اوپر آنے والی مصیبتوں کی شکایت کی گویا اس نے اپنے رب کا شکوہ کیا تیسری سطر میں لکھا ہے جس کو یہ فکر نہیں کہ اس کا رزق کس دروازے سے آتا ہے گویا اسے کوئی پرواہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ اس کو جہنم میں کس دروازے سے ڈالیں گے، چوتھی سطر میں لکھا ہے جو شخص گناہ کر کے ہنستا ہے اسے روتا ہوا جہنم میں ڈالا جائے گا، پانچویں سطر میں ہے جس شخص کو اپنی خواہشات کا سب سے بڑا غم ہوتا ہے اللہ تعالےٰ اس کے دل سے آخرت کا خوف نکال لیتا ہے، چھٹی سطر میں ہے جو شخص کسی مالدار سے اس کی دولت کی وجہ سے تواضع کرتا ہے تو اس کی صبح یوں ہو گی کہ محتاجی و تنگی اس کی آنکھوں کے سامنے ہو گی۔

واللہ تعالیٰ اعلم ورسولہ

Marfat.com

باب

وضو کی فضیلت

حضرت فقیہہ ابو اللیث سمرقندی علیہ الرحمۃ اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں حضرت ابو امامہ باہلی نے حضرت عمرو بن عنبسہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کس بناء پر تمہیں اسلام کا چوتھا فرد کہا جاتا ہے؟ کہنے لگے کہ میں لوگوں کو گمراہی پر دیکھتا تھا اور بتوں کو کچھ حیثیت نہیں دیتا تھا پھر میں نے سنا کہ مکہ میں ایک شخص کچھ خبریں بتاتا ہے لہٰذا میں اپنی سواری پر سوار ہو کر مکہ گیا دیکھا کہ حضور علیہ السلام چھپے ہوئے ہیں اور اہل مکہ آپ پر غصے میں پس میں تدبیر کر کے آپ پر پہنچا اور پوچھا کہ تم کون ہو؟ آپ نے فرمایا میں نبی ہوں میں نے عرض کیا نبی کون ہوتا ہے؟ فرمایا اللہ تعالیٰ کا رسول! میں نے عرض کیا، کیا اللہ نے بھیجا ہے؟ فرمایا ہاں! میں نے عرض کیا کس چیز "پیغام" کے ساتھ بھیجا ہے؟ فرمایا کہ ہم اللہ کو ایک مانیں اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ مانیں، بتوں کو توڑ دیں اور صلہ رحمی کریں! میں نے عرض کیا کہ کون کون اس بات سے متفق ہیں؟ فرمایا ایک آزاد اور ایک غلام! اس وقت آپ کے ساتھ حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت بلال رضی اللہ عنہما تھے میں نے عرض کیا کہ میں بھی آپ کا متبع ہوں! فرمایا آج کے دن تو یہ بات تیری طاقت سے باہر ہے اس لیے اپنے گھر لوٹ جاؤ جب یہ سنو کہ حق واضح ہو گیا ہے تو پھر آجانا کہتے ہیں کہ میں اپنے گھر لوٹ گیا لیکن میں مسلمان ہو گیا تھا، عمرو بن عنبسہ کہتے

Marfat.com

ہیں اس دن میں نے دیکھا کہ میں چوتھا مسلمان ہوں یعنی اس وقت صرف چار فرد ہی مسلمان تھے پھر ہجرت کے بعد جب حضور علیہ السلام مدینہ تشریف لے آئے تو میں سواری پر سوار ہو کر مدینہ طیبہ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپ نے مجھے پہچانا؟ فرمایا ہاں تو وہی نہیں جو مکہ میں میرے پاس آیا تھا میں نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ اب مجھے کچھ وہ باتیں سکھائیں جو اللہ تعالے نے آپ سکھائی ہیں فرمایا کہ جب تو صبح کی نماز پڑھ لے تو پھر طلوع آفتاب تک کوئی نماز نہ پڑھ۔ پھر جب سورج نکل کر اونچا نہ ہو جائے "ماتھے برابر"، کوئی نماز نہ پڑھ کیوں کہ اس وقت کفار سورج کو سجدہ کرتے ہیں جب سورج ایک یا دو نیزوں جتنا بلندی پر آجائے تب نماز پڑھ اس نماز کی ملائکہ گواہی دیتے ہیں اور اللہ کے حضور یہ نماز مقبول ہے یہاں تک کہ زوال کا وقت آجائے۔

پھر نماز سے رک جا کیونکہ اس وقت جہنم بھڑکائی جاتی ہے، جب سایہ ڈھل جائے تب نماز پڑھو یہاں تک کہ سورج چھپ جائے اور سورج شیطان کے دو سینگوں کے درمیان غروب ہوتا ہے اس وقت کافر اسے سجدہ کرتے ہیں، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے وضو کے متعلق کچھ بتائیے فرمایا تم میں سے جب کوئی شخص وضو کرنے لگتا ہے پھر وہ کلی کرتا ناک میں پانی ڈالتا ہے اور اسے صاف کرتا ہے تو اس کے منہ اور ناک کی تمام خطائیں جھڑ جاتی ہیں پھر وہ حکم الٰہی کے مطابق منہ دھوتا ہے تو اس کے منہ کے تمام گناہ جھڑ جاتے ہیں، جب وہ کہنیوں تک ہاتھ دھوتا ہے تو ہاتھوں کے تمام گناہ پانی کے ذریعے انگلیوں کے پوروں اور کناروں سے نکل جاتے ہیں پھر وہ سر کا مسح کرتا ہے تو اس کے سر کے گناہ بالوں کے کناروں

Marfat.com

سے نکل جاتے ہیں پھر بحکم الٰہی ٹخنوں تک پاؤں دھوتا ہے تو اس کے پیروں کے گناہ انگلیوں کے کناروں سے پانی کے ذریعے نکل جاتے ہیں پھر وہ اٹھ کر اللہ تعالیٰ کی اس کی شان کے مطابق حمد و ثناء کرتا ہے اور دو رکعت نماز پڑھتا ہے تو وہ گناہوں سے ایسا پاک ہو جاتا ہے جیسا کہ ولادت کے دن تھا۔

حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا کیا میں تمہیں وہ چیز نہ بتاؤں جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ تمہارے تمام گناہوں کو مٹا دے اور درجات کو بلند فرما دے، عرض کیا گیا ہاں یا رسول اللہ! فرمایا سرد راتوں میں صحیح وضو کرنا، ناپسندیدہ باتوں پر صبر کرنا۔ مساجد کی طرف زیادہ قدم چلنا، ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا یہ تمہارے لئے دشمن سے بچنے کے لئے قلعہ ہیں۔ حضرت فقیہہ اپنے والد کے حوالے سے روایت بیان کرتے ہیں حضرت عبداللہ ابن سلام فرماتے ہیں کہ میں نے بعض کتب الٰہیہ میں دیکھا ہے جو شخص وضو ٹوٹنے پر نیا وضو کرتا ہے اور گھروں میں عورتوں کے پاس نہ جاتا ہو اور بغیر حق کے مال حاصل نہ کرتا ہو اسے دنیا میں بے حساب رزق عطا ہوتا ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا جو شخص پاک لباس میں رات کو سوتا ہے، تو ایک فرشتہ اس کے ساتھ ہوتا ہے جب وہ رات کے کسی بھی حصے میں جاگتا ہے تو فرشتہ کہتا ہے اے اللہ اپنے فلاں بندے کو بخش دے کہ اس نے پاکیزگی میں شب بسر کی ہے حضرت عمران ابن ابان فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عثمان غنی کو وضو کرتے ہوئے دیکھا انہوں نے تین مرتبہ اپنے ہاتھوں پر پانی ڈالا اور پھر دھویا پھر تین تین مرتبہ کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا پھر تین دفعہ اپنا منہ دھویا پھر کہنیوں تک دایاں اور بایاں ہاتھ تین تین مرتبہ دھویا

Marfat.com

پھر مسح کیا اپنے سر کا اور پھر تین مرتبہ اپنے پاؤں کو دھویا۔ پھر فرمایا کہ میں نے اسی طرح حضور علیہ السلام کو وضو کرتے دیکھا ہے جیسا کہ میرا وضو ہے پھر فرمایا جس نے میری طرح وضو کر کے دو رکعت نفل پڑھی اور اس دوران کوئی دنیاوی بات نہ کی تو اس کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے حضرت ثوبانؓ سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ ثابت قدم رہو مگر ہرگز نہیں رہ سکو گے جان لو کہ تمہارے لئے بہترین عمل نماز ہے اور وضو کی محافظت صرف مؤمن ہی کرتا ہے اور فرمان رسول ”کہ ہرگز پورے نہ رہ سکو گے“ کا معنیٰ یہ بیان کیا گیا ہے کہ جد و جہد کے بغیر تم اس پر قادر نہ ہو سکو گے بعض نے اس کا یہ مطلب بیان کیا ہے تم ایمان و طاعت پر استقامت کے ثواب کو شمار نہ کر سکو گے نیز یہ فرمانا کہ ”وضو کی محافظت صرف مؤمن ہی کرتا ہے“ اس کا معنیٰ یہ ہے کہ ہمیشہ وضو سے رہنا مؤمن کے اخلاص سے ہے پس مؤمن کو چاہیئے کہ وہ دن بھر وضو سے رہے اور وضو سے ہی رات کو سوئے اگر اس نے ایسا کیا تو اللہ تعالےٰ بھی اس سے محبت فرمائیگا اور فرشتے بھی اور وہ اللہ تعالیٰ کی امان میں ہوگا۔

وضو سے اللہ کی پناہ ملجاتی ہے

حضرت فقیہ اپنے والد کے حوالے سے یہ روایت بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر فاروقؓ نے غلاف کعبہ کے لئے ایک صحابیٔ رسول کو مصر بھیجا اس صحابی نے ملک شام کے ایک علاقے میں پڑاؤ کیا نزدیک ہی کسی راہب کا گرجا تھا اور وہ راہب کچھ زیادہ پڑھا لکھا نہ تھا لیکن اس صحابی رضی اللہ عنہ ”قاصد عمر“ نے چاہا کہ اس سے ملے اور کچھ علم کی باتیں سنے لہٰذا وہ آئے

Marfat.com

اور دروازہ پر دستک دی لیکن کافی دیر تک دروازہ نہ کھولا گیا تو پھر وہ خود ہی اندر چلے گئے اور راہب سے کچھ سننے کے لئے سوال کیا اور دروازہ پر کھڑے رہنے کا شکوہ کیا، راہب نے کہا کہ جب تم میری طرف چلے تھے تو اسی وقت میں تمہیں سلطانی رعب میں دیکھ کر ڈر گیا تھا اور تمہیں دروازے پر اس لئے روکے رکھا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا تھا کہ تمہیں کسی سلطان کا خوف ہو تو وضو کرو اور اپنے اہل خانہ کو وضو کرنے کا کہو اس لئے کہ جو شخص وضو کرتا ہے وہ میری امان میں ہوتا ہے خوف دینے والے سے. پس اسی لئے میں نے آپ پر دروازے کو بند رکھا یہاں تک کہ میں نے اور میرے گھر والوں نے وضو کر لیا اور پھر ہم نے نماز پڑھی اب ہم آپ سے بے خوف ہو گئے ہیں اور دروازہ آپ کے لئے کھول دیا ہے حضرت فقیہہ فرماتے ہیں چاہیے کہ وضو تعظیم سے کریں اور اپنے رب کی زیارت کا ارادہ و تصور کریں اور تمام گناہوں سے توبہ کریں بے شک اللہ تعالےٰ پانی سے دھونے کو اس کے گناہوں کے دھونے کی علامت بنا دیتا ہے پس لازمی ہے کہ وضو کی ابتدا اللہ کے نام سے کرے پھر کلی کرے ناک میں پانی دے اور اپنے منہ کو جس طرح پانی سے دھویا ہے اسی طرح غیبت اور جھوٹ کو بھی دھو ڈالے، جب چہرہ دھوئے تو حرام نگاہوں کو بھی دھو ڈالے اسی طرح تمام اعضاء میں کرے جب وضو سے فارغ ہو جائے تو اللہ تعالےٰ سے دعا کرے اور اس کی تسبیح بیان کرے جیسا کہ حدیث میں ہے کہ جب مؤمن بندہ وضو سے فارغ ہوتا ہے تو پڑھتا ہے ۱؎ اے اللہ ہم تسبیح و تحمید بیان کرتے ہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ کوئی معبود نہیں

۱؎ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ

Marfat.com

بجز تیرے میں تجھ سے مغفرت کا طالب ہوں اور تیرے حضور ہی توبہ کرتا ہوں،، تو اس کو مہر لگا کر زیر عرش رکھ دیا جاتا ہے اس میں کوئی کمی نہ ہوگی یہاں تک کہ قیامت کے دن اس کے حوالے کر دیا جائے گا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا جب کوئی شخص وضو سے فارغ ہوتا ہے تو یہ پڑھتا ہے،، میں گواہی دیتا ہوں[1] کہ بجز اللہ کے کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور یہ کہ حضرت محمد اس کے عبد خاص اور اس کے رسول ہیں،، پس اس کے لئے جنت کے آٹھ دروازے کھول دیئے جاتے ہیں جس سے وہ چاہے داخل ہو جائے۔

حضرت ابو درداء سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ قیامت کے دن جو شخص پانچ چیزیں لے کر آئے گا ایمان کے ساتھ وہ جنت میں جائیگا (۱) جس شخص نے پانچ نمازوں کے وضوء، رکوع اور سجود کا خیال رکھتے ہوئے ان کے اوقات میں حفاظت کی۔ (۲) جس شخص نے دل کی خوشی سے زکوٰۃ ادا کی پھر فرمایا ایسا تو مؤمن ہی کر سکتا ہے (۳) جس شخص نے رمضان کے روزے رکھے (۴) جس شخص نے استطاعت رکھنے پر حج کیا (۵) جس نے امانت ادا کر دی۔ لوگوں نے کہا اے ابو درداء امانت کیا ہے؟ فرمایا کہ غسل جنابت کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اولاد آدم کو دین میں سے بجز اس کے اور کسی شے کا امین نہیں بنایا، حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے نماز فجر کے وقت حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ حالت اسلام میں اپنا سب سے بہترین عمل مجھے بتاؤ! کیونکہ میں نے آج رات تیرے جوتوں کی آہٹ جنت میں سنی ہے،، عرض کیا کہ اسلام میں میں نے سب سے بہترین عمل صرف یہ کیا ہے کہ دن رات وضو میں رہتا ہوں، اور مقدور بھر اپنے رب کی نماز پڑھ لیتا ہوں، دوسری روایت میں ہے کہ میں بے وضو ہوتے ہی دوسرا وضو کر لیتا ہوں اور وضو کر کے دو رکعت نماز پڑھ لیتا ہوں۔ واللہ اعلم

---

[1] اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔

Marfat.com

باب

پانچ نمازوں کے بیان میں

حضرت حسن سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ پانچ نمازوں کی مثال اس نہر جیسی ہے جو تم میں سے کسی ایک کے دروازے کے پاس لبالب بہہ رہی ہو اور وہ اس میں روزانہ پانچ مرتبہ نہاتا ہو، تو اس کے جسم پر کچھ میل رہ جائیگی؟ یعنی اسی طرح پانچ نمازیں بھی گناہوں سے اس کو پاک کر دیتی ہیں اور سوائے کبیرہ گناہوں کے اس پر کچھ نہیں رہنے دیتیں اور یہ اس وقت ہے جب کہ وہ تعظیم کے ساتھ صحیح رکوع وسجود ادا کرتے ہوئے پڑھے اگر رکوع وسجود کی ادائیگی صحیح نہ ہو تو وہ نماز رد کر دی جاتی ہے حضرت خالد سے مروی ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ ہم حضور علیہ السلام کے ارد گرد بیٹھے تھے ایک شخص آیا اور قبلہ رو کھڑے ہو کر نماز پڑھنے دگا، جب نماز مکمل کر لی تو حاضر ہو کر حضور علیہ السلام اور موجود لوگوں کو سلام کیا۔ آنحضرت نے فرمایا جاؤ نماز پڑھو تم نے نماز نہیں پڑھی، پس اس نے جا کر نماز پڑھی اور دوبارہ حاضر ہوا تو آپ نے پھر فرمایا جاؤ نماز پڑھو تم نے نماز نہیں پڑھی اسی طرح دو تین مرتبہ آپ نے اس کو حکم دیا، اس نے عرض کیا حضور کیا خامی رہ گئی ہے؟ مجھے نہیں معلوم آپ نے میری نمازیں کیا کوتاہی ملاحظہ فرمائی ہے آپ نے ارشاد فرمایا تم میں سے ایک کی بھی نماز تمام نہ ہوگی جب تک کہ صحیح وضو نہ ہوگا جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے اپنے منہ کو دھوؤ اور کہنیوں تک دونوں ہاتھ دھوؤ اور سر کا مسح کرو اور ٹخنوں تک پاؤں دھوؤ پھر اللہ کی کبریائی کہے

Marfat.com

یعنی تکبیر کہے اور ثنا پڑھے حسب مقدور قرآن پڑھے۔ رکوع میں دونوں ہاتھ گھٹنوں پہ رکھے یہاں تک کہ تمام اعضا اپنی اپنی جگہ پر بیٹھ جائیں ۔ پھر سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہتے ہوئے سیدھا کھڑا ہو جائے یہاں تک کہ اس کی کمر سیدھی ہو جائے اور ہر عضو اپنی جگہ بیٹھ جائے پھر تکبیر کہے اور سجدہ کرے اور اپنے ماتھے کو زمین پہ ٹکا دے یہاں تک کہ جوڑوں میں سکون ہو جائے پھر تکبیر کہے اور سیدھا ہو کر مقعد پہ بیٹھ جائے اپنی کمر کو سیدھا رکھے اسی طرح آپ نے چاروں رکعتوں کے متعلق بیان فرمایا۔ پھر ارشاد فرمایا کہ تم میں سے کسی ایک کی بھی نماز مکمل نہیں ہوتی جب تک کہ وہ ایسا نہ کرے گا، بلاشبہ حضور علیہ السلام نے رکوع وسجود صحیح کرنے کا حکم فرمایا اور یہ بھی کہ ایسی ہی نماز قبول ہوتی ہے بندے کو چاہیئے کہ صحیح رکوع وسجود کرنے کی کوشش کرے تاکہ اس کی نماز سوائے کبائر کے باقی تمام خطاؤں اور کوتاہیوں کیلئے کفارہ ہو جائے۔

حضرت حرث مولیٰ عثمان رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک دن ہم حضرت عثمان غنی کی مجلس میں بیٹھے تھے کہ مؤذن آگیا، حضرت عثمان نے ان سے پانی منگوایا اور وضو فرمایا اور پھر فرمایا کہ میں نے حضور علیہ السلام کو اسی طرح وضو کرتے دیکھا جیسا میں نے کیا ہے اور میں نے آنحضرت کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جس نے میری طرح وضو کیا اور نماز ظہر پڑھی تو اللہ تعالیٰ اس کے صبح اور ظہر کے درمیان کے تمام گناہ معاف فرما دیگا پھر عصر کی نماز پڑھی تو اللہ تعالیٰ اسکے ظہر اور عصر کے درمیان کے تمام گناہ معاف فرما دے گا پھر مغرب کی نماز پڑھی تو عصر سے لے کر مغرب تک کے اس کے تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے پھر عشاء کی نماز پڑھی تو اللہ تعالیٰ اس کے مغرب سے لے کر عشاء تک کے تمام گناہ معاف فرما دے گا پھر ہو سکتا ہے کہ پوری رات لیٹ کر گزار دے پھر جب وہ اٹھے گا اور وضو کرکے صبح کی نماز پڑھے گا تو اس کے عشاء سے

Marfat.com

صبح کی نماز پڑھے گا تو اس کے عشاء سے صبح تک کے تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے اور یہی نیکیاں برائیوں کو لے جاتی ہیں عرض کیا گیا کہ یہ تو نیکیاں ہیں پھر باقیات الصالحات کیا ہیں؟ فرمایا سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ حضرت عبداللہ ابن مسعود فرماتے ہیں جو شخص کل مسلمان ہو کر اللہ تعالےٰ سے ملنا پسند کرتا ہے اسے چاہیئے اذان والی فرض نمازوں کی محافظت کرے بے شک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اللہ تعالیٰ نے بعض سنن ہدیٰ جاری فرمائی ہیں اور پابندیٔ نماز بھی سنن ہدایت میں سے ہے مجھے اپنی عمر کی قسم اگر تم اپنے گھروں میں نماز پڑھنے لگو جیسا کہ یہ پیچھے رہ جانے والا اپنے گھر میں پڑھتا ہے تو تم اپنے نبی کی سنت کو چھوڑ دو گے اور اگر تم نے اپنے نبی کی سنت کو چھوڑا تو پھر تم گمراہ ہو جاؤ گے ہم نے تو وہ زمانہ دیکھا ہے کہ نماز سے صرف منافق ہی پیچھے رہ جاتا ہے اور ہم نے ایسے آدمی کو بھی دیکھا ہے جسے دو آدمی پکڑ کر لاتے اور صف میں کھڑا کر دیتے تھے اور جو شخص اچھی طرح وضو کرتا ہے اور کسی مسجد میں جا کر نماز پڑھتا ہے تو اللہ تعالےٰ اس کے ہر قدم پر نیکی لکھ دیتا ہے اس کا درجہ بلند کر دیا جاتا ہے اور برائی مٹا دیتا ہے اسی سے ہم چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتے تھے بے شک با جماعت نماز پڑھنے والے کو اکیلے پڑھنے والے پر پچیس درجے زیادہ ثواب ملتا ہے۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے مسجد کے قریب نقل مکانی کا ارادہ کیا کیوں کہ مسجد کے قریب ہماری کچھ خالی زمین بھی تھی یہ بات حضور علیہ السلام کو معلوم ہوئی تو آپ ہمارے گھر تشریف لائے اور فرمایا اے بنی سلمہ والو! میں نے یہ سنا ہے تم مسجد کے قریب منتقل ہو سے ہے

Marfat.com

ہو؟ ہم نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ مسجد کے قرب وجوار میں ہماری زمین خالی پڑی ہے اور وہاں منتقل ہو رہے ہیں۔ فرمایا اے بنی سلمہ والو تم انہیں گھروں میں رہو اس لئے کہ تمہارے مسجد جانے کے لئے قدموں کے نشانات لکھے جاتے ہیں۔
حضرت جابر فرماتے ہیں پھر ہمیں مسجد کے قریب رہنے کی کبھی خواہش نہیں ہوئی جب سے حضور علیہ السلام نے مذکورہ ارشاد فرمایا

نمازی اور بے نمازی میں فرق

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہما سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ جس نے اچھی طرح وضو بنایا اور پھر نماز کے لئے کھڑا ہوا اور صحیح رکوع وسجود اور قرائت کی تو نماز کہتی ہے اللہ تعالےٰ تجھے اپنی حفاظت میں رکھے جیسا کہ تو نے میری حفاظت کی ہے پھر اسے آسمان کی جانب اٹھایا جاتا ہے اس سے روشنی اور نور پیدا ہوتا ہے اس کے لئے آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں یہاں تک کہ اسے دربار الٰہی میں پہنچایا جاتا ہے اور وہ نمازی کے لئے شفاعت کرتی ہے اور جو شخص رکوع وسجود اور قرأت صحیح نہیں کرتا تو نماز کہتی ہے اللہ تعالےٰ تجھے ایسے ہی برباد کرے جیسے تو نے مجھے برباد کیا ہے پھر اسے اوپر لے جایا جاتا ہے اور وہ تاریک ہوتی ہے یہاں تک کہ جیسے ہی آسمان کے نزدیک پہنچتے ہیں تو دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں پھر اسے گندے کپڑے میں لپیٹ کر نمازی کے منہ پر مار دیا جاتا ہے۔ حضرت حسن سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں بدترین چور کے متعلق نہ بتاؤں؟ عرض کیا گیا وہ بدترین چور کون ہے؟ فرمایا جو اپنی نماز سے چوری کرتا ہے عرض کیا گیا کس طرح وہ اپنی نماز سے چوری کرتا ہے؟ فرمایا اس کے رکوع وسجود

Marfat.com

صحیح نہیں کرتا، حضور علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ منافقین پر عشاء اور فجر کی نماز سب سے
زیادہ بھاری ہے اگر وہ اس کے ثواب کو جان لیں تو پھر گھٹنوں کے بل چل کر بھی
اس میں شامل ہوں گے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور علیہ السلام
فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے ارادہ کر لیا کہ نماز پڑھانے کا حکم دے دوں پھر
نوجوانوں کو ساتھ لے کر نکل پڑوں ان کے پاس لکڑیوں کے گٹھے ہوں اور ایسے لوگوں
کے گھروں کو جلا دوں جو اذان سنتے ہیں پھر نماز کے لئے نہیں آتے۔ حضرت عبادہ
بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ نے
پانچ نمازیں اپنے بندوں پر فرض کی ہیں جو ان کو بغیر کسی کوتاہی کے صحیح ادا کرے گا
اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے جنت کا پکا وعدہ فرمایا ہے اور جو شخص لاپرواہی کرتے
ہوئے ان کو چھوڑ دے گا اس کے لئے اللہ تعالےٰ کا کوئی وعدہ نہیں پھر اس کی
مرضی ہے چاہے رحم کرے یا اسے عذاب دے۔

آیت مبارکہ "ایسے[1] افراد کہ جنہیں تجارت اور خرید و فروخت یاد الٰہی سے
غافل نہیں کرتی"، کے متعلق حضرت عطار فرماتے ہیں کہ یہاں فرض نمازوں میں
حاضری مقصود ہے اور آیت "ان[2] کے پہلو بستروں سے الگ ہوتے ہیں"
اس میں نماز عشاء میں حاضری مقصود ہے حضرت فقیہہ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں
حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جب روز قیامت تمام
مخلوق جن وانس ایک ہی صف میں ہوں گے اور امتیں بھی گھٹنوں کے بل
اس میں ہوں گی تو ایک منادی آواز دے گا آج تم جان لو گے کہ اصحاب کرم

ع۱ رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ۔

ع۲ تَتَجَافٰى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ۔

Marfat.com

کون ہیں لہٰذا ہر حال میں اللہ کی حمد و ثنا کرنے والے کھڑے ہو جائیں تو یہ لوگ کھڑے ہو کر جنت کی طرف چل دیں گے، پھر دوبارہ آواز دی جائے گی آج تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ اصحاب کرم کون ہیں پھر وہ لوگ کھڑے ہوں گے جن کے پہلو بستروں سے دور ہوتے تھے جو ہر حالت میں اپنے رب کو پکارتے رہتے تھے اور اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ رزق سے خرچ کرتے تھے پس وہ کھڑے ہوں گے اور جنت کی طرف چل دیں گے پھر تیسری دفعہ آواز دی جائے گی آج تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ اصحاب کرم کون ہیں تب وہ لوگ کھڑے ہوں گے جنہیں تجارت اور خرید و فروخت یاد الٰہی سے غافل نہ کر سکی تھی، وہ اپنی منزلوں تک پہنچ جائیں گے تو دوزخ سے ایک گردن نکلے گی جس کی خوبصورت ترین دیکھنے والی دو آنکھیں اور فصیح زبان ہوگی وہ کہے گی میں تین طرح کے لوگوں پر مسلط کی گئی ہوں (۱) میں متکبر سرکشوں پر مسلط کی گئی ہوں پھر وہ ان کو صفوں سے ایسے چھانٹ لے گی جیسے پرندہ دانے چن لیتا ہے اور انہیں لے کر جہنم میں چلی جائے گی (۲) پھر دوبارہ نکل کر کہے گی میں اللہ اور اس کے رسول کو اذیتیں دینے والوں پر مسلط کی گئی ہوں پھر وہ انہیں چن کر جہنم میں لے جائے گی (۳) پھر وہ تیسری بار نکلے گی ابو منہال کا خیال ہے کہ وہ کہے گی کہ میں مصوروں پر مسلط کی گئی ہوں پھر وہ انہیں بھی صفوں سے نکال کر جہنم میں لے جائے گی، پس جب وہ تینوں گروہوں سے تینوں قسم کے افراد چھانٹ لے گی تب اعمال نامہ کھول دیا جائے گا اور میزان عدل رکھ دیا جائے گا اور مخلوق کو حساب کے لئے بلایا جائے گا۔

منقول ہے کہ ابتدائی زمانوں میں ابلیس لعنۃ اللہ علیہ لوگوں کو دکھائی دیتا تھا تب ایک آدمی نے اس سے کہا کہ اے ابو مُرّہ میں کیا کروں کہ

Marfat.com

تیری طرح ہو جاؤں؟ ابلیس نے کہا تیرا ستیا ناس! مجھ سے کسی نے آج تک ایسا سوال نہیں کیا۔ پھر تو نے کیسے پوچھ لیا، آدمی نے کہا کہ مجھے تیری طرح بننا پسند ہے، ابلیس نے اس سے کہا کہ اگر میری طرح ہونا چاہتا ہے تو نماز میں لاپرواہی کر، قسم کھانے کی پرواہ نہ کرنا سچی ہو یا جھوٹی، آدمی نے کہا اے ابلیس، میں اپنے اللہ سے عہد کرتا ہوں کہ کبھی نماز نہ چھوڑوں گا اور نہ قسم کھاؤں گا، ابلیس نے کہا کہ اس طرح بہانے سے آج تک مجھ سے کسی نے کوئی بات نہیں پوچھی اور میں بھی اللہ سے عہد کرتا ہوں کہ آئندہ کسی آدمی کو نصیحت نہیں کروں گا حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ چاند اور سورج پر نظر رکھنے والے لوگ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ مکرم و محترم ہیں ساتھیوں نے کہا اے ابو درداء کیا اس سے مراد مؤذن ہیں؟ فرمایا جو مسلمان بھی اوقات نماز پہ دھیان رکھتا ہے وہی ہے۔

نماز رضائے الٰہی کا سبب ہے

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں نماز رب تعالیٰ کی رضا کا سبب ہے، محبت ملائکہ کا سبب ہے، انبیاء کرام کا طریقہ ہے، نور معرفت ہے، ایمان کی بنیاد ہے، مقبولیت دعا کا ذریعہ ہے، اعمال کے قبول ہونے کا باعث ہے، اس سے رزق میں برکت ہوتی ہے، جسموں کو راحت ملتی ہے، دشمنوں سے مقابلہ کے لئے ہتھیار ہے، شیطان کے لئے ناپسندیدہ ہے، نمازی اور ملک الموت کے مابین سفارشی ہے، قبر کا چراغ ہے، اس کے پہلو کا بچھونا ہے، منکر نکیر کا جواب ہے، قبر میں قیامت تک نمازی کی غمخوار ہے، قیامت کے دن یہی نماز اس کے لئے سایہ فگن ہوگی اور اس کے سر کا

Marfat.com

تاج، جسم کا لباس ہوگی، اس کے آگے چلنے والا نور ہوگی، اس کے اور جہنم کے درمیان پردہ بنے گی، رب کے حضور مؤمنین کے لئے حجت کرے گی، اس کے میزان وزن کو بھاری کرے گی، پل صراط کا سہارا بنے گی، جنت کی کنجی ہوگی، کیوں کہ نماز میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح، تقدیس اور تعظیم بیان ہوتی ہے اس میں دعاء ہے، قرأت ہے، نیز وقت پہ نماز پڑھنا تمام اعمال سے افضل ہے حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ کہ بندے سے قیامت کے دن سب سے پہلے نماز کا حساب ہوگا اگر اس نے صحیح ادا کی ہوگی تو حساب اس پہ آسان ہوجائے گا اور اس میں کچھ کمی ہوئی تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرمائے گا کہ کیا میرے بندے کے کوئی نوافل ہیں؟ تو پھر نوافل سے فرائض کو پورا کر دیا جائے اسی طرح یہی حساب باقی اعمال میں بھی ہوگا کہا گیا ہے کہ جو شخص پانچوں نمازیں ہمیشہ باجماعت ادا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے پانچ خصائص عطاء فرماتا ہے (۱) اس سے معاشی تنگی اٹھالی جاتی ہے (۲) عذاب قبر اس سے اٹھالیا جاتا ہے (۳) اعمال نامہ اسے سیدھے ہاتھ میں عطا ہوگا۔

(۴) پل صراط سے وہ کوندتی ہوئی بجلی کی طرح گزرے گا (۵) بغیر حساب جنت میں داخل ہوگا، اور جو پانچوں نمازیں باجماعت ادا کرنے میں کوتاہی کرتا ہے تو اللہ تعالےٰ اسے بارہ مصیبتوں میں مبتلا کرے گا، تین دنیا میں، تین موت کے وقت، تین قبر میں، تین قیامت کے دن، زندگی میں تین ابتلائیں یہ ہیں (۱) اس کے رزق اور کمائی سے برکت اٹھائی جاتی ہے (۲) تمام اعمال اس کے نامقبول ہوتے ہیں (۳) اس کے منہ سے بھلائی کھینچ لی جاتی ہے اور وہ لوگوں کے دلوں میں مبغوض ہوجاتا ہے اور موت کے وقت کی تین ابتلائیں یہ ہیں (۱) وہ پیاسا ہوگا (۲) بھوکا ہوگا (۳) نزع میں سختی ہوگی۔ اور قبر کی تین

Marfat.com

ابتلائیں یہ ہیں (۱) منکر نکیر کے سوالات (۲) قبر کی تاریکی (۳) اور تنگی۔ اور قیامت کی تین ابتلائیں یہ ہیں (۱) حساب وکتاب میں سختی (۲) اللہ تعالیٰ کا غضب (۳) دوزخ کا عذاب۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے بھی ایسی ہی روایت مذکور ہے۔

حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ایک شخص نے آکر پوچھا کہ جو شخص ساری رات قیام میں گزارتا ہو اور دن روزے میں لیکن وہ جمعہ اور بقیہ نمازیں با جماعت نہ پڑھتا ہو تو اس کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں اور اگر وہ اسی صورت میں فوت ہو جائے تو اس کا ٹھکانا کہاں ہوگا؟ آپ نے فرمایا وہ جہنم میں ہوگا وہ شخص مہینہ بھر آکر یہی پوچھتا رہا اور آپ یہی جواب دیتے رہے کہ وہ جہنم میں ہوگا حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ اسلام برائے نام رہ جائے گا، قرآن کے صرف نشانات رہ جائیں گے، مسجدیں خوبصورت ہوں گی مگر باعتبار ہدایت ویران ہوں گی، اس وقت ان کے علماء آسمان کے نیچے سب سے شریر ہوں گے وہ فتنوں کے سرچشمے ہوں گے، اور اُن ہی میں لوٹ جائیں گے حضرت وہب ابن منبہ فرماتے ہیں کہ پہلے لوگوں کی مصیبتیں نماز سے ہی دور ہو جاتی تھیں اللہ تعالیٰ حضرت یونس علیہ السلام کے متعلق فرماتا ہے "اگر وہ میری تسبیح بیان کرنے والوں میں سے نہ ہوتے تو قیامت تک اس کے پیٹ میں رہتے"، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مُسَبِّحِین سے مراد نمازی ہیں حضور علیہ السلام فرماتے ہیں کہ بندے کے لئے سب سے بڑی نعمت کا عطیہ یہ ہے کہ اسے دو رکعت نماز پڑھنے کی توفیق مل جائے۔

ع۱ فَلَوْلَا اَنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِيْنَ لَلَبِثَ فِيْ بَطْنِهٖ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ط

Marfat.com

محمد بن سیرین فرماتے ہیں کہ اگر مجھے اختیار دے دیا جائے دو رکعت نماز اور جنت کے درمیان تو میں جنت سے دو رکعت نماز کو زیادہ پسند کروں گا اس لئے کہ دو رکعتوں میں اللہ کی رضا ہے اور جنت میری اپنی رضا ہے کہا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جب سات آسمانوں کو بنایا تو اسے فرشتوں سے بھر دیا اور اور انہیں نماز کا حکم فرمایا جس میں انہوں نے ایک لحظے کی بھی لاپرواہی نہ کی اور ہر آسمان والوں کے لئے عبادت کا ایک طریقہ مقرر فرمایا پس ہر آسمان کے فرشتے صور پھونکنے تک اپنے پاؤں پر کھڑے ہیں، ایک آسمان والے رکوع میں ہیں، دوسرے والے سجود میں ہیں، تیسرے والوں نے ہیبت سے اپنے پر نیچے کئے ہوئے ہیں، علیین اور عرش والے ملائکہ طواف کرتے ہوئے اللہ کی تسبیح وتہلیل بیان کر رہے ہیں اور زمین والوں کی بخشش کے لئے دعائیں مانگتے ہیں، پھر مؤمنوں کی عزت و شرف کے لئے ان تمام ملائکہ کی عبادتوں کو نماز میں جمع فرما دیا ہے مگر نماز میں تلاوت قرآن اس پر زائد ہے اسی لئے تو مؤمن سے شکر کا مطالبہ فرمایا گیا ہے اور اس کا شکر یہ ہے کہ نماز کو اس کی شرائط و حدود کے ساتھ ادا کیا جائے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "وہ لوگ[1] جو غیب پر ایمان رکھتے ہیں اور نماز کو قائم کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اس سے وہ خرچ کرتے ہیں،" اور فرمایا "نماز قائم کرو[2]"، اور فرمایا "قائم کر نماز[3]"، اور فرمایا "اور جو نماز[4] کو قائم کرنے والے ہیں،" غرض کہ جہاں بھی نماز کا ذکر ہو گا وہ لفظ اقامت کے ساتھ ہو گا یعنی قائم کرنے کے ساتھ۔ اور جب منافقین کا ذکر آتا ہے تو فرمایا "تباہی[5] ہے ان

ع۱ اَلَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ۔

ع۲ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ۔ ع۳ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ ع۴ وَالْمُقِيْمِيْنَ الصَّلٰوةَ۔

ع۵ فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ط

Marfat.com

نمازیوں کے لیے جو اپنی نمازوں کو بھلا بیٹھے ہیں،" یعنی منافقین کو مصلّین اور مومنوں کو مقیمین کہا گیا ہے تاکہ یہ جان لیا جائے کہ مصلین تو بہت ہیں مگر نماز کو قائم کرنے والے مقیمین بہت ہی تھوڑے ہیں پس غافل محض رواجاً عمل کرتے ہیں انہیں یہ خیال نہیں کہ ان کا یہ عمل اللہ تعالےٰ کے نزدیک مقبول ہے یا مردود ہے حضور علیہ السلام کا فرمان ہے کہ تم میں سے کچھ لوگ ایسی نماز پڑھتے ہیں کہ ان کی نماز کا تیسرا، چوتھا، پانچواں یا چھٹا حصہ لکھا جاتا ہے یہاں تک کہ آپ نے دس حصوں کا ذکر فرمایا یعنی نماز کا صرف وہی حصہ لکھا جاتا ہے جو توجہ سے پڑھا جاتا ہے بے پرواہی سے پڑھی گئی نماز نہیں لکھی جاتی۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔ جو شخص اللہ تعالےٰ کی طرف متوجہ ہو کر دل سے دو رکعت نماز پڑھتا ہے تو وہ گناہوں سے یوں پاک ہو جاتا ہے جیسے ولادت کے دن تھا اور بندے کی نماز میں توجہ الی اللہ سے ہی شان و عظمت پیدا ہوتی ہے جب اس کی نماز توجہ الی اللہ نہ ہو گی بلکہ وہ اپنے نفس سے ہی باتوں میں لگا رہا تو وہ اس شخص کی طرح ہے جو اپنی خطاؤں اور کوتاہیوں کے باعث معذرت کے لیے بادشاہ کے دروازے پر کھڑا ہو، جب رسائی ہوئی اور سامنے کھڑا ہوا، جیسے ہی بادشاہ اس کی طرف متوجہ ہوا تو وہ کھڑا دائیں بائیں دیکھتا رہا، ایسی صورت میں بادشاہ کی حاجت پوری نہیں کرے گا، بادشاہ تو اس کے میلان کے مطابق ہی اس پر عنایت کرے گا، پس اسی طرح نماز ہے جب بندہ نماز میں کھڑا ہو گا اور اس میں سستی کرے گا تو وہ قبول نہیں کی جائے گی اور جان لے نماز کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی بادشاہ شادی کر کے دعوت ولیمہ کرے جس میں انواع و اقسام کے کھانے اور مشروبات تیار کرائے کہ ہر کھانے اور مشروب کی

Marfat.com

لذت اور نفع جدا جدا ہو، ایسے ہی نماز ہے کہ اللہ تعالےٰ نے اس کی طرف بندوں کو دعوت دی ہے اور اس میں ان کے لیے مختلف افعال ہیں مختلف اذکار ہیں تاکہ بندے عبادت میں ہر قسم کی لذت سے لطف اندوز ہوں، نماز کے افعال بمنزلہ کھانوں کے ہیں جب کہ اذکار مشروبات کی جگہ ہیں۔

نماز کی بارہ ہزار خصوصیات

منقول ہے کہ نماز میں بارہ ہزار خصائص ہیں پھر ان بارہ ہزار کو صرف بارہ خصائص میں جمع کر دیا گیا ہے پس جو شخص بھی نماز پڑھنا چاہے اسے ان بارہ خصائص کا خیال رکھنا ہوگا تاکہ اس کی نماز صحیح ہو جائے، چھ خصائص تو نماز شروع کرنے سے پہلے ہیں اور چھ اس کے بعد کی ہیں۔ پہلی خصوصیت ہے علم، حضور علیہ السلام فرماتے ہیں علم کے ساتھ معمولی سا عمل، جہالت کے کثیر عمل سے بہتر ہے دوسری خصوصیت وضو ہے حضور علیہ السلام فرماتے ہیں طہارت کے بغیر نماز نہیں ہوتی تیسری خصوصیت لباس ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "تم مسجد[1] میں جاتے وقت زینت اختیار کرو" یعنی نماز کے لیے اچھے صاف ستھرے لباس میں جاؤ، چوتھی خصوصیت ہے وقت کی پابندی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "بیشک[2] نماز مومنین پر فرض ہے وقت مقررہ میں" پانچویں خصوصیت ہے قبلہ رخ ہونا اللہ تعالےٰ فرماتا ہے "پھر[3] اپنا منہ مسجد حرام کی طرف کر لیا کرو اور جہاں کہیں بھی تم ہو تو اپنے منہ کو ادھر ہی کر لیا کرو" چھٹی خصوصیت ہے نیت، حضور علیہ السلام فرماتے ہیں کہ عمل کا دار مدار نیت پہ ہے ہر شخص کو اس کی

۱۔ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ۔

۲۔ اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا۔

۳۔ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ۔

Marfat.com

نیت کا پھل ملتا ہے ساتویں خصوصیت ہے تکبیر، حضور علیہ السلام فرماتے ہیں کہ نماز کی تحریم تکبیر ہے اور تہلیل سلام ہے آٹھویں خصوصیت ہے قیام اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ "عاجزی بن کر اللہ تعالیٰ کے لیے کھڑے ہوا کرو" نویں خصوصیت قرأت ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "قرآن میں جہاں سے سہل ہو وہیں سے پڑھو" دسویں خصوصیت رکوع ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو" گیارہویں خصوصیت ہے سجدہ فرمایا "اور سجدہ کرو" بارہویں خصوصیت ہے قعدہ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں جب آدمی آخری سجدے سے اپنا سر اٹھاتا ہے اور تشہد کی مقدار بیٹھتا ہے تو اس کی نماز مکمل ہوگئی جب یہ بارہ خصوصیات پائی گئیں پھر اس پر مہر کی ضرورت ہوگی اور وہ ہے خلوص جب یہ تمام اشیاء مکمل ہوں گی تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "اور اللہ کی اس طرح عبادت کو اسی کے لیے خاص رکھیں" پھر علم کی تین شکلیں ہیں (۱) وہ فرض اور سنت کو جانتا ہو اس لیے کہ ان کے بغیر نماز نہیں ہوتی (۲) نماز اور وضو کے فرائض و سنتیں جانتا ہو اس لیے کہ تکمیل نماز کے لئے یہ لازمی ہیں (۳) شیطان کے مکر کو جانتا ہو اور اس سے مقابلے کی جدوجہد کرے۔ نیز وضو بھی تین باتوں سے مکمل ہوتا ہے (۱) تیرا قلب کینے، حسد اور دھوکے سے پاک ہو۔ (۲) بدن گناہوں سے پاک ہو (۳) تمام اعضا کو صحیح طرح دھوئے لیکن پانی میں فضول خرچی نہ ہو۔ اسی طرح لباس میں بھی تین باتوں کا خیال رکھے (۱) حلال رقم

ع۱ قُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ ۔ ع۲ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ۔
ع۳ وَارْكَعُوْا مَعَ الرَّاكِعِيْنَ ۔ ع۴ وَاسْجُدُوْا
ع۵ وَاعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۔

Marfat.com

سے بنا ہو (۲) نجاست سے پاک ہو (۳) سنت رسول کے مطابق ہو اس کے پہننے سے فخر و تکبر نہ ہو۔ یونہی وقت کی پابندی کے لیے بھی تین باتیں لازمی ہیں (۱) تیری نظر سورج، چاند اور ستاروں پہ ہو تاکہ وقت کی موجودگی کا یقین ہو (۲) تیرے کان اذان پہ لگے رہیں (۳) دل میں وقت کی فکر رہے۔ ایسے ہی قبلہ رُخ ہونے کے لیے بھی تین باتوں کا ہونا لازمی ہے (۱) تیرا منہ قبلہ کی جانب ہو (۲) قلبی توجہ اللہ تعالیٰ کی طرف ہو (۳) غایت تذلل اور خشوع ہو۔ نیت بھی تین باتوں سے مکمل ہوتی ہے (۱) تجھے علم ہو کہ کون سی نماز پڑھی جا رہی ہے (۲) تجھے یہ علم ہو کہ تو اللہ کے دربار میں کھڑا ہے اور وہ تجھے دیکھ رہا ہے اس لئے بحالتِ خوف کھڑا ہو (۳) تو جانتا ہو کہ اللہ تعالےٰ تیرے دل کی ہر بات کو جانتا ہے اس لیے اپنے دل کو مشغولیتِ دنیا سے روک لے۔ اسی طرح تکبیر بھی تین چیزوں سے پوری ہوتی ہے (۱) صحیح اور دھیان سے تکبیر کہے (۲) ہاتھوں کو کانوں کی لو تک اٹھاؤ (۳) تیرا دل حاضر ہو اور تعظیم سے تکبیر کہے۔ ایسے ہی قیام کی صحت کے لیے بھی تین باتیں ضروری ہیں (۱) تیری نگاہیں سجدے کے مقام پہ ہوں (۲) تیرا دل اللہ تعالیٰ کی جانب ہو (۳) دائیں بائیں توجہ نہ ہو۔ اسی طرح قرأت کی تکمیل کے لئے بھی تین باتیں ضروری ہیں (۱) صحت اور ترتیل کے ساتھ بغیر سُر لگائے سورۂ فاتحہ پڑھنا (۲) معانی کو مدنظر رکھ کر غور سے قرأت کرے (۳) پڑھے پہ عمل بھی کرے۔ یونہی رکوع بھی تین باتوں سے مکمل ہوتا ہے (۱) اپنی کمر کو پھیلا دے نہ جھکی ہو اور نہ اٹھی ہوئی ہو (۲) اپنے ہاتھوں کو اپنے گھٹنوں پہ رکھے مگر انگلیاں کھلی ہوئی ہوں۔ (۳) اطمینان سے رکوع کرو اور عظمت و وقار سے تسبیح پڑھو۔ سجدہ کی تکمیل کے لئے بھی تین باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے (۱) تیرے ہاتھ کانوں کے برابر ہوں (۲) تیرے دونوں ہاتھ پھیلے ہوئے نہ ہوں (۳) نماز میں سکون ہو اور

Marfat.com

عظمت کے ساتھ تسبیح پڑھے، اسی طرح جلوس یعنی قعدہ میں بھی تین باتیں ضروری ہیں (۱) بائیں پاؤں پر تو بیٹھے اور دائیں پاؤں کو سیدھا یعنی کھڑا رکھے (۲) تعظیم سے التحیات پڑھے اور اپنے اور تمام مؤمنین کے لئے دعا کرے (۳) سلام پر نماز ختم کرے۔ نیز سلام کی تکمیل یہ ہے کہ تیرے دل میں سچی نیت ہو اور تیرا سلام ان لوگوں پر ہو جو تیرے دائیں بائیں ہوں چاہے فرشتے ہوں، مرد ہوں یا عورتیں نیز تیری نگاہیں کندھوں سے تجاوز نہ کریں۔ اسی طرح کامل اخلاص میں بھی تین باتیں ہیں (۱) یہ کہ تو اپنی نماز میں اللہ تعالےٰ کی رضا طلب کرے، لوگوں کی رضا مطلوب نہ ہو (۲) اس کو اللہ تعالیٰ کی توفیق پر محمول کرتا ہو (۳) اور نماز کی پابندی ایسی کہ روز قیامت اس کو ساتھ لے کر جا سکے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ جو شخص نیکی کے ہمراہ آتا ہے یہ نہیں فرمایا مَنْ عَمِلَ الْحَسَنَةَ کہ جس نے نیکی کی۔

نمازی کو چاہئے وہ جانتا ہو کہ کیا کر رہا ہے اور اس کی عظمت سے بھی آگاہ ہو تاکہ توفیق الٰہی کے مطابق اس کی حمد کر سکے اس لئے کہ نماز میں تمام اذکار و افعال کی بھلائیاں جمع کر دی گئی ہیں جب بندہ نماز کے لئے کھڑا ہو کر اللہ اکبر کہتا ہے، "جس کا معنیٰ ہے اللہ بہت ہی بڑا ہے،" تو اللہ تعالےٰ فرماتا ہے میرا بندہ جانتا ہے کہ میں ہی ہر شے سے بڑا ہوں تبھی میری جانب متوجہ ہوا۔ پس جب تکبیر کہی اور رفع یدین کیا تو گویا اس نے سوائے اللہ تعالیٰ کے ہر چیز سے اپنی براءت کا اظہار کیا۔ پھر کہتا ہے سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ تو دل میں اس کے معنیٰ جانتا ہے کہ اللہ تعالےٰ ہر نقص اور برائی سے پاک ہے اور تمام تعریفیں اسی کے لئے ہیں وَتَبَارَكَ اسْمُكَ اور تیرے نام میں سراسر برکت ہے۔ پھر کہتا ہے وَتَعَالٰى جَدُّكَ تیری عظمت و منزلت بہت

Marfat.com

ہی بلند ہے وَلَا اِلٰہَ غَیْرُکَ اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے پھر کہتا ہے۔
اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم۔ اے اللہ مجھے شیطان مردود سے اپنی پناہ میں لے لے۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم یعنی اللہ کا نام جو کہ ازلی وابدی ہے جس سے نہ کوئی شے پہلے تھی اور نہ بعد میں ہوگی اَلرَّحْمٰن جو کہ تمام مخلوق کو رزق دے کر مہربانی کرتا ہے اَلرَّحِیْم جو روز حساب صرف مومنین پر رحم فرمائے گا پھر وہ مکمل الحمد شریف پڑھتا ہے یعنی تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے مجھے مغضوب علیہم سے نہیں بنایا یعنی یہودی نہیں بنایا اور نہ ضالین "گمراہوں" یعنی عیسائیوں سے بنایا لیکن اس نے مجھے طریق انبیاء پر چلایا۔ جب تو رکوع کرے تو اپنے دل میں یہ غور کر کہ گویا کہ تو کہتا ہے اے اللہ میں تیرے سامنے جھکا ہوا ہوں اور گنہگار نفس کے ساتھ حاضر ہوں میرا نفس تیری عظمت کے آگے غلام ہے اور اس امید کے ساتھ کہ تو رحم کر کے مجھے معاف فرمادے گا پھر تو کہہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم یعنی میرا رب عظیم پاک ہے۔ پھر رکوع سے سر کو اٹھا اور کہہ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْد جس کا معنیٰ یہ ہے کہ جس نے اللہ کو ایک مانا اور اس کی اطاعت کی تو وہ اللہ اس کی ضرور سنتا ہے اے اللہ تمام حمد تیرے ہی لئے ہے پھر سجدہ کرے۔ سجدے کا معنیٰ ہے تذلل و تواضع اور قدم بوسی کے طور جھکنا۔ یعنی بزبان حال کہے اے اللہ تو نے مجھے بہترین صورت چہرہ دیا اس میں کان، آنکھ اور زبان رکھی یہ اشیاء میری پسندیدہ اور نفع بخش ہیں میں نے یہ سب کچھ تیرے آگے رکھ دیا ہے اس امید کے ساتھ کہ تو مجھ پر رحم فرمائے گا پھر کہتا ہے سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی یعنی میرا رب اتنا بلند ہے کہ کوئی چیز اس سے برتر نہیں اور جب التحیات کے لئے بیٹھتا ہے اور پڑھتا ہے اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ یعنی تمام بادشاہت اور

Marfat.com

اور حمد و ثنا اللہ کے لئے ہے۔

حضرت حسن بصری سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ عہد جاہلیت میں کچھ بت ایسے تھے جنہیں لوگ کہتے تھے کہ حیات ابدی تمہارے لئے ہے تب نمازیوں کو یہ حکم دیا گیا کہ وہ التحیات پڑھیں یعنی دائمی بقاء و بادشاہت اللہ تعالےٰ کے لئے ہے پھر کہتا ہے وَالصَّلَوٰاتُ یعنی پانچوں نمازیں اللہ کے لئے ہیں، سوائے اللہ کے کسی اور کے لئے نماز پڑھنا درست نہیں ہے۔ وَالطَّیِّبَاتُ یعنی وحدانیت کی شہادت صرف اللہ تعالےٰ کے لئے ہے پھر کہتا ہے اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا النَّبِیُّ اے نبی "صلی اللہ علیہ وسلم" آپ پر سلام ہو کہ آپ نے اپنے رب کا پیغام پہنچایا اور اپنی امت کو نصیحت کی وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ یعنی اللہ تعالےٰ آپ سے راضی ہو اور اس کی آپ پر برکتیں ہوں اور اہلبیت پر بھی اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللہِ الصَّالِحِیْنَ یعنی ہم اور انبیاء سابق اور صدیقین پر اللہ تعالےٰ کی مغفرت ہو اور جو قیامت تک ان کے راستے پر ہیں سب پر مغفرت ہو اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں نہ زمین میں نہ آسمان میں وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں جو کہ خاتم الانبیاء ہیں، برگزیدہ اور پسندیدہ ہیں تمام مخلوق سے، پھر تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھے پھر اپنی ذات کے لئے اور تمام مؤمنین ومؤمنات کے لئے دعا کرے پھر اپنے دائیں بائیں سلام پھیرے دائیں بائیں سلام کا مطلب یہ ہے کہ تم میرے ایمانی بھائی ہو میرے شر اور خیانت سے مامون ومحفوظ رہو گے جب کہ میں مسجد سے باہر نکلوں گا۔

حضرت حسن بصری سے مروی ہے حضور علیہ السلام کا فرمان ہے کہ نمازی

Marfat.com

کے لیئے تین کرامتیں میں (۱) آسمان سے اس کے سر پر نیکیوں کی بارش ہوتی ہے
(۲) فرشتے اسے پاؤں سے لے کر آسمان تک حلقے میں لے لیتے ہیں (۳)
منادی فرشتہ آواز دیتا ہے اگر بندہ یہ جان لے کہ وہ کس سے مناجات کر رہا
ہے تو وہ اپنی نماز سے کبھی نہ ہٹے۔ پس یہ تمام شرف نمازی کے لئے مخصوص
ہیں لہٰذا اسے چاہیئے کہ وہ نماز کی عظمت کو پہچانے اور اس احسان پر اللہ تعالےٰ
کی حمد و ثنا کرے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ذکریا علیہ السلام
نے امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف میں فرمایا کہ جس طرح یہ لوگ نماز
پڑھتے ہیں اگر قوم نوح ایسی نماز پڑھتی تو وہ کبھی غرق نہ ہوتی اور اگر قوم عاد
پڑھتی تو ان پہ عذاب کی شکل میں آندھی نہ آتی اور اگر قوم ثمود پڑھتی تو ان کو
چیخ کبھی نہ لیتی۔ پھر حضرت قتادہ نے فرمایا کہ تم پہ نماز فرض ہے یہ مؤمنیں کے
لئے ہی بنائی گئی ہے جو کہ اچھی ہے حضرت لیث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے
حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ میری امت تو امتِ مغفورہ ہے ان کے اخلاص
دعاؤں، نمازوں اور ان کے کمزوروں کے باعث اللہ تعالےٰ نے ان سے
عذاب کو اٹھالیا ہے واللہ سبحانہ وتعالےٰ ورسولہٗ اعلم۔

Marfat.com

باب
اذان اور تکبیر کی فضیلت

فقیہہ ابو اللیث سمرقندی اپنی سند سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اکرم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر ایک شخص نے عرض کیا کہ مجھے ایک ایسا عمل بتائیں جس کے ذریعے میں جنت میں داخل ہو جاؤں، آپ نے فرمایا اپنی قوم کا مؤذن بن جا کیونکہ وہ اپنی نمازوں کے لئے تیرے باعث ہی جمع ہوں گے، عرض کیا یا رسول اللہ اگر میں اس پہ قادر نہ ہو سکوں تو؟ آپ نے فرمایا پھر اپنی قوم کا امام بن جا کہ وہ تیرے باعث ہی اپنی نمازیں قائم کریں گے عرض کیا یا رسول اللہ اگر میں اس پہ قادر نہ ہو سکوں تو؟ آپ نے فرمایا تو پھر جماعت کی پہلی صف میں کھڑا ہو جایا کر۔ حضرت بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ یہ آیت "اس سے اچھا کس کا قول ہو سکتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف بلائے اور عمل صالح کرے اور کہے بے شک میں مسلمین سے ہوں" مؤذنین کے متعلق نازل ہوئی ہے حضرت ابو امامہ باہلی سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ مؤذن جتنا اپنی آواز کو بلند کرتا ہے اتنا ہی اس کی مغفرت وسیع ہوتی ہے نیز جماعت میں شریک ہونے والوں کے برابر اس کو ثواب ملتا ہے جبکہ ان کے ثواب میں کوئی کمی نہیں ہوتی حضرت خولہ سے

۱؎ وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَا اِلَی اللّٰہِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ۔

Marfat.com

مروی ہے حضور علیہ السلام فرماتے ہیں مریض اللہ تعالے کا مہمان ہوتا ہے اور اس کے لئے روزانہ ستر شہیدوں کا عمل آسمانوں پر اٹھایا جاتا ہے اگر وہ صحت مند ہو جائے تو وہ گناہوں سے یوں پاک ہو جاتا ہے جیسا کہ ولادت کے دن تھا اور اگر مرض میں ہی موت آگئی تو اسے بغیر حساب کے جنت میں داخل کیا جائے گا اور مؤذن اللہ تعالیٰ کا دربان ہے جسے ہر اذان پر ہزار نبیوں کا ثواب عطا کیا جاتا ہے جبکہ امام اللہ تعالیٰ کا وزیر ہے جسے ہر نماز پر ہزار صدیقین کا ثواب مرحمت کیا جاتا ہے اور عالم اللہ تعالے کا وکیل ہے جسے قیامت کے دن ہر بات کے بدلے نور عطا کیا جائے گا اور جب وہ حدیث بیان کرتا ہے تو اس کے لئے ہزار سال کی عبادت کا ثواب لکھ دیا جاتا ہے نیز علم حاصل کرنے والے مرد و عورتیں اللہ تعالے کے خدام ہیں جن کی جزا جنت ہی ہے۔

فقیہ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں مؤذن کے دربان ہونے کی مثال یہ ہے کہ وہ لوگوں کو اللہ تعالے کے حضور حاضری کے وقت سے آگاہ کرتا ہے جیسا کہ بادشاہ کا دربان ملاقاتیوں کو بادشاہ کے ہاں حاضری کے وقت سے آگاہ کرتا ہے یونہی امام کے اللہ تعالے کے وزیر ہونے کا مفہوم یہ ہے کہ لوگ اپنی نمازیں اس کی اقتداء میں پڑھتے ہیں اور عوام کی نماز کی صحت امام کی نماز کی صحت پر موقوف ہے حضور علیہ السلام فرماتے ہیں جس نے سات برس تک اذان دی تو اسے جہنم کے سات طبقات سے اللہ تعالے نجات بخشے گا مگر اس کی نیت صحیح ہو، حضور علیہ السلام فرماتے ہیں جہاں تک مؤذن کی آواز پہنچتی ہے وہاں تک اسے مغفرت حاصل ہوتی ہے اور ہر سننے والی خشک و تر چیز اس کی تصدیق کرتی ہے حضرت ابو سعید خدری فرماتے ہیں کہ جب تم دیہاتوں میں اذان دو تو

Marfat.com

اپنی آواز کو خوب بلند کرو، میں نے حضور علیہ السلام سے سنا ہے کہ مؤذن کی آواز سننے والے درخت، پتھر، ڈھیلے، انسان، جن یہ سب اللہ تعالیٰ کے دربار میں روز قیامت اس کے حق میں گواہی دیں گے۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ قیامت کے دن اللہ تعالےٰ حضرت بلال کو جنت کی اونٹنی پر سوار کر کے بھیجیں گے اور وہ اس کی پیٹھ پر ہی اذان دیں گے جب وہ کہیں گے اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللهِ تو لوگ ایک دوسرے کی جانب دیکھ کر کہیں گے کہ ہم بھی ویسی ہی گواہی دیتے ہیں جیسی کہ آپ نے دی ہے حتیٰ کہ وہ پورے میدان حشر کا چکر لگائیں گے جب چکر مکمل ہو گا تو جنتی حلے لائے جائیں گے اور سب سے پہلے بلال کو وہ حلہ پہنایا جائے گا بعدازاں صالح مؤذنوں کو۔ حضرت قتادہ فرماتے ہیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہمیں اکثر بتاتے تھے کہ قیامت کے دن سب سے لمبی گردن مؤذنوں کی ہو گی اور انبیاء کرام کے بعد قیامت کے دن سب سے پہلے شہیدوں اور مؤذنوں کا فیصلہ ہو گا پس کعبہ شریف اور بیت المقدس کے مؤذنوں کو بلایا جائے گا پھر لگاتار مؤذن آتے جائیں گے۔

مؤذن کا مقام اور اس کیلئے دس اہم باتیں

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں اگر میں مؤذن ہوتا تو مجھے جہاد نہ کرنے کی کوئی پرواہ نہ ہوتی ایسے حضرت سعد بن ابی وقاص کا قول ہے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اگر میں مؤذن ہوتا تو میں سوائے حج

Marfat.com

فرض کے کوئی حج اور عمرہ نہ کرتا حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے اس بات کا افسوس ہے کاش کہ میں حضور علیہ السلام سے حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کے لئے مؤذن بنانے کی درخواست کرتا، حضور علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جس شہر میں مؤذن بکثرت ہوں وہاں سردی کم پڑتی ہے حضرت جابر بن عبداللہ حضور علیہ السلام کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ مؤذن جس وقت اذان دیتا ہے تو شیطان مدینہ سے تیس میل دور روحا کے مقام تک بھاگ جاتا ہے حضرت فقیہہ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں مؤذن کو مؤذنین کی فضیلت پانے کے لئے دس خصائل کی ضرورت ہوتی ہے (۱) وہ نماز کے اوقات اور اس کی حفاظت سے آگاہ ہو (۲) وہ اپنے گلے کی حفاظت کرے اور اذان کے لئے گلے پر زیادہ زور نہ دے (۳) جب خود غیر حاضر ہو تو دوسرے کے اذان دینے پر ناراض نہ ہو (۴) اذان اچھی طرح دے (۵) اذان کے ثواب کا اللہ تعالیٰ سے طالب ہو لوگوں پر احسان نہ جتائے (۶) نیکی کا حکم کرے اور برائی سے روکے نیز امیر و غریب سب کو حق بات کہے (۷) امام کی انتظار اتنی نہ کرے جو لوگوں کو گراں گزرے (۸) اگر کوئی آکر مسجد میں اس کی جگہ پر بیٹھ جائے تو غضب ناک نہ ہو (۹) اذان اور اقامت کے درمیان لمبی نماز نہ پڑھے (۱۰) مسجد کو پاک و صاف رکھنے کی کوشش کرے اور بچوں کو اس میں آنے سے روکے۔

اسی طرح امام کے لئے بھی اپنی اور مقتدیوں کی نماز کی تکمیل کے لئے دس باتیں ضروری ہیں (۱) قرآن صحیح پڑھتا ہو بے جا سُر نہ لگاتا ہو (۲) اس کی تکبیرات میں ٹھہراؤ ہو (۳) اس کے رکوع و سجود مکمل ہوں (۴) اپنے آپ کو حرام اور مشتبہ چیزوں سے بچاتا ہو (۵) اپنے آپ کو اور لباس کو ناپاکی سے

Marfat.com

محفوظ رکھتا ہو (۶) مقتدیوں کی رضامندی کے بغیر قرأت لمبی نہ کرے (۷) خود پسندی میں گرفتار نہ ہو (۸) جب تک اپنے گناہوں سے توبہ نہ کرے نماز شروع نہ کرے اس لئے کہ وہ مقتدیوں کا سفارشی ہے (۹) سلام کے بعد صرف اپنے لئے دعا نہ کرے ورنہ یہ مقتدیوں سے خیانت ہوگی (۱۰) اگر کوئی مسافر مسجد میں آجائے تو اس کی ضروریات معلوم کرکے اس کی تکمیل کرے۔
حضور السلام فرماتے ہیں کہ پانچ قسم کے ایسے لوگ ہیں جن کے لئے جنت کا میں ضامن ہوں (۱) صالح اور خاوند کی فرمانبردار عورت (۲) ماں باپ کا فرمانبردار بیٹا (۳) جو مکہ شریف جاتے ہوئے راستے میں فوت ہوگیا (۴) اچھے اخلاق والا (۵) جس نے ایمان کی حالت میں ثواب کی نیت سے کسی مسجد میں اذان دی۔

امام، مؤذن اور پہلی صف کی اہمیت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا امام ضامن اور مؤذن امین ہوتا ہے اے اللہ آئمہ حضرات کو ہدایت عطا فرما اور مؤذنوں کی مغفرت فرما، حضرت فقیہہ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ مؤذن کو امین اس لئے کہا گیا ہے کہ لوگ اپنی نمازوں اور روزوں کے معاملے میں ان پہ اعتبار کرتے ہیں لہٰذا حقوق مسلمین میں سے مؤذن پر یہ حق بھی ہے کہ وہ صبح صادق سے پہلے فجر کی اذان نہ دے تاکہ سحری اور نماز میں اشتباہ نہ پڑ جائے یونہی غروب آفتاب سے پہلے مغرب کی اذان نہ دے تاکہ افطار کا معاملہ شبہ میں نہ پڑ جائے انہی وجوہ کی بناء پر مؤذن کو امین کہا گیا ہے جبکہ امام کو ضامن اس لئے کہا گیا ہے کہ وہ تمام مقتدیوں کی نماز کا ضامن ہے مقتدیوں کی نماز کی صحت و عدم صحت امام کی نماز کی صحت و عدم صحت سے مشروط ہے۔

Marfat.com

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا
کہ قیامت کے دن تین طرح کے لوگ مُشک کے ٹیلوں پر کھڑے ہونگے جو نہ
حساب سے پریشان ہوں گے اور نہ گھبراہٹ سے غمگین ہوں گے (۱) وہ
امام جس سے لوگ راضی رہے (۲) جس نے پانچوں اذانیں رضائے الٰہی کے لیئے
دیں (۳) وہ غلام جس نے اپنے رب کی اور اپنے آقا کی اطاعت کی، حضرت
ابوہریرہ سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ کسی مسلمان کے گھر میں
بلا اجازت جھانکنا جائز نہیں ہے اگر جھانکا تو گویا داخل ہوگیا اور جو داخل
ہوگیا تو بلاشبہ اس نے عہد توڑ دیا، کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ وہ طبعی
حاجت کو روک کر نماز پڑھے چاہے وہ کتنی معمولی ہی کیوں نہ ہو اور یہ بھی مسلمان
کے لئے جائز نہیں کہ وہ بغیر قوم کی اجازت کے نماز پڑھائے اگر ایسا کیا تو
مقتدیوں کی نماز تو ہو جائے گی لیکن خود امام کی نہ ہوگی اور امام صرف اپنے
لئے ہی دعا نہ کرے اور اگر ایسا کیا تو گویا اس نے مقتدیوں کے ساتھ خیانت کی!

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا
کہ اگر اذان کہنے اور پہلی صف میں کھڑے ہونے کے ثواب سے لوگ آگاہ ہوتے
تو پھر اس پر وہ قرعہ اندازی کیا کرتے اور اگر وہ "نماز ظہر کے لئے" دھوپ
میں جانے کے ثواب کو جان لیتے تو پھر اس کی طرف ایک دوسرے سے پہل
کرتے اور اگر عشاء و فجر کی جماعت میں شرکت کے ثواب کو جان لیتے تو وہ
ضرور شریک ہوتے چاہے انہیں گھسٹ گھسٹ کیوں نہ آنا پڑتا، حضرت
ضحاک سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن زید نے خواب میں "کہیں لکھا
ہوا" اذان کو دیکھا اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو اذان سکھائی تو حضور علیہ السلام
نے حضرت بلال کو حکم فرمایا کہ وہ چھت پر چڑھ کر اذان دیں، جب آپ نے

Marfat.com

اذان شروع کی تو اہل مدینہ نے ایک سخت آواز سنی، حضور علیہ السلام نے ان سے فرمایا کہ کیا تم جانتے ہو کہ یہ سخت آواز کیا ہے؟ عرض کیا اللہ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں، فرمایا کہ بلال کی اذان کے لئے تمہارے رب نے آسمان سے عرش تک کے دروازے کھولنے کا حکم دیا ہے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ صرف حضرت بلال کے لئے خاص ہے یا تمام مؤذنوں کے لئے ہے؟ آپ نے فرمایا یہ تمام مؤذنوں کے لئے ہے نیز مؤذنوں کی ارواح، شہداء کی روحوں کے ساتھ رہتی ہیں، جب قیامت کے دن منادی مؤذنوں کو پکارے گا تو یہ لوگ مشک کافور کے ٹیلوں پر کھڑے ہو جائیں گے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ پانچ افراد کی نماز نہیں ہوتی (۱) اپنے شوہر سے ناراض عورت (۲) بھاگا ہوا غلام، جب تک کہ وہ اپنے آقا کے پاس واپس نہ آجائے (۳) وہ قطع تعلق کرنے والا جو تین دن سے اوپر اپنے بھائی سے بات نہیں کرتا (۴) عادی شراب نوش (۵) ایسا امام جسے لوگ نہ پسند کرتے ہوں۔

حضرت فقیہ فرماتے ہیں کہ مقتدیوں کی ناپسندیدگی دو قسم کی ہے، یہ ناپسندیدگی اس کی کسی برائی کے سبب ہے یا وہ قرآن غلط پڑھتا ہے۔ اگر مقتدیوں کو دوسرا کوئی ایسا آدمی مل جاتا ہے یا اُن ہی میں سے کوئی ایسا شخص ہے جو امام سے علم و فضل میں فوقیت رکھتا ہے تو یہ ناپسندیدگی بجا ہے اور امام کو امامت نہیں کرانی چاہئے، اور اگر ناپسندیدگی کی وجہ اس کی نیکی کی تبلیغ ہے جس کے باعث وہ مبغوض ہے یا پھر محض حسد ہے اور مقتدیوں میں سے کوئی اس سے زیادہ علم والا بھی نہیں ہے تو پھر ان کی ناپسندیدگی باطل اور غلط ہے اسے چاہئے کہ وہ امامت کرے بے شک وہ اپنی ناک رگڑتے رہیں۔

Marfat.com

مؤذن کی عظمت و مغفرت

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ سے ثواب کی امید رکھنے والے مؤذن اپنی قبروں سے اذان دیتے ہوئے نکلیں گے اور پتھر، درخت، ڈھیلے، انسان ہر چیز جس نے بھی اس کی آواز سنی ہوگی وہ مؤذن کے لئے گواہی دے گی اور جہاں تک اس کی آواز جاتی ہے وہاں تک اللہ تعالےٰ اسے بخش دیتا ہے اور جتنے لوگ اسکی اذان پہ نماز پڑھتے ہیں اتنے لوگوں کا اجر اللہ تعالےٰ اس کے لئے لکھ دیتے ہیں نیز اذان اور اقامت کے درمیان وہ جو سوال کرتا ہے اللہ تعالےٰ اسے عطاء فرماتا ہے چاہے دنیا میں دے دیا جاتا ہے یا پھر آخرت کے لئے جمع کر دیا جاتا ہے یا پھر اس سے کسی برائی کو ٹال دیا جاتا ہے قیامت کے دن سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جنتی پوشاک پہنائی جائے گی پھر حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو پھر دیگر انبیا و مرسلین کو پھر ثواب کی نیت سے اذان دینے والوں کو جنتی پوشاک پہنائی جائے گی پھر فرشتے ان سے ملیں گے اور سرخ یاقوت کے ہار پیش کریں گے اور قبر سے میدان حشر تک ہر ایک کے ساتھ ستر ستر ہزار فرشتے ہوں گے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تین آدمی (۱) مؤذنوں (۲) شہداء (۳) جمعہ کی رات یا دن میں فوت ہونے والوں کو اللہ تعالےٰ عذاب قبر سے محفوظ رکھیگا۔

عبدالاعلیٰ تیمی فرماتے ہیں تین طرح کے لوگ ایسے ہیں جو اس وقت تک کستوری کے ٹیلوں پہ رہیں گے یہاں تک کہ تمام لوگ حساب سے فارغ ہو جائیں گے (۱) وہ شخص جو لوجہ اللہ امامت کراتا تھا (۲) وہ شخص جو لوجہ اللہ

Marfat.com

قرآن پڑھتا تھا (۳) وہ مؤذن جو نماز کے لئے لوگوں کے لوجہ اللہ بلاتا تھا۔

اذان کے معانی ومفہوم

حضور علیہ السلام فرماتے ہیں جس نے مؤذن کے ساتھ اذان کے جملوں کو دہرایا تو اُسے بھی مؤذن جیسا ہی ثواب ملے گا، ایک اور روایت میں ہے کہ جب مؤذن کہتا تھا اللہ اکبر تو حضور علیہ السلام بھی اس کے ساتھ فرماتے اللہ اکبر، یونہی شہادتین میں کہتے اور جب وہ کہتا حی علی الصلوٰۃ، حی علی الفلاح تو آپ فرماتے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم، حضرت فقیہ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں آدمی کو چاہیئے کہ وہ اذان کو کان لگاکر تعظیم سے سنے اور مؤذن کے ساتھ ساتھ کلمات دُہرائے۔ مؤذن جب حی علی الصلوٰۃ پہ پہنچے تو کہے لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اور جب وہ کہے حی علی الفلاح تو کہے ماشاء اللہ کان۔ نیز مسلمان کو چاہیئے کہ وہ اذان کی تفسیر ومعانی کو جانے کیونکہ ہر جملے کا ایک ظاہری اور ایک باطنی معنیٰ ہوتا ہے پس جب موذن کہتا ہے اللہ اکبر اللہ اکبر تو اس کی ظاہری تفسیر یہ ہے کہ اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے جس کا مفہوم یہ ہوا کہ اللہ بہت بڑا ہے تو پھر اس کا بتایا ہوا عمل واجب ہے لہٰذا اس میں مشغول ہو جاؤ اور دنیا کی مشغولیت ترک کر دو اور جب کہتا ہے اشھد ان لا الٰہ الا اللہ تو اس کی تفسیر یہ ہے کہ وہ وحدہٗ لاشریک ہے مگر معنیٰ ومفہوم یہ ہے کہ تمہیں اللہ تعالےٰ نے جس کام کا حکم دیا ہے اس کی فرمانبرداری کرو اس لئے کہ ماسوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی بھی تمہیں نفع نہ دیگا اور اگر فرمانبرداری نہ کی تو پھر کوئی تمہیں اسکے عذاب سے نہ بچا سکیگا اور جب وہ کہتا ہے

Marfat.com

اشہد ان محمد الرسول اللہ تو اس کی تفسیر یہ ہے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں یعنی اللہ تعالےٰ نے آپ کو تمہارے پاس بھیجا ہے تم ان پر ایمان لے آؤ اور ان کی تصدیق کرو۔ جس کا معنیٰ و مفہوم یہ ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ہی تمہیں جماعت قائم کرنے کا حکم دیا ہے لہٰذا آنحضرت کے اس حکم کی پیروی کرو۔ اور جب وہ کہتا ہے حی علی الصلوٰۃ تو اس کی تفسیر یہ ہے کہ نماز ادا کرنے میں جلدی کرو معنیٰ یہ ہے کہ نماز کا وقت ہو گیا ہے تو اسے پڑھو اسکو وقت سے بے وقت نہ کرو اور اسے با جماعت پڑھو اور جب وہ کہتا ہے حی علی الفلاح تو اس کی تفسیر یہ ہے کہ نجات اور حصولِ سعادت میں جلدی کرو، جس کا معنیٰ و مفہوم یہ ہے کہ نماز کو اللہ تعالےٰ نے تمہاری نجات و سعادت کا ذریعہ بنایا ہے پس اسے قائم کرو اور اس کے عذاب سے بچو اور جب وہ کہتا ہے اللہ اکبر اللہ اکبر تو اس کی تفسیر یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ بہت بڑا اور بڑا بزرگ ہے جس کا معنیٰ و مفہوم یہ ہے کہ اس کا ارشاد فرمایا ہوا عمل بہت ہی ضروری ہے اس کام میں تاخیر نہ کرو اور جب وہ کہتا ہے لا الٰہ الا اللہ تو اس کی تفسیر یہ ہے جان لو کہ وہی وحدہٗ لاشریک ہے جس کا معنیٰ و مفہوم یہ ہے کہ تمہاری نماز خالصتہً لوجہ اللہ ہو۔

واللہ سبحانہ وتعالےٰ ورسولہٗ اعلم

Marfat.com

باب
پاکیزگی اور صفائی کے بیان میں

حضرت فقیہہ ابو اللیث سمرقندی علیہ الرحمۃ اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں حضور علیہ السلام فرماتے ہیں مسواک لازمی کیا کرو کیونکہ اس میں دس خصلتیں ہیں (۱) یہ منہ کو صاف کرنے والی ہے (۲) اس سے رب راضی ہوتا ہے (۳) فرشتوں کو خوشی ہوتی ہے (۴) آنکھوں کی روشنی بڑھتی ہے (۵) دانتوں کو سفید کرتی ہے (۶) مسوڑھے مضبوط کر کے اس کی بیماری کو ختم کر دیتی ہے (۷) کھانا ہضم کرتی ہے (۸) بلغم کو ختم کرتی ہے (۹) نمازوں کا ثواب دگنا ہو جاتا ہے (۱۰) منہ خوشبودار ہو جاتا ہے جو کہ تلاوت قرآن کا ذریعہ ہے حضرت حسان بن عطیہ سے مروی ہے حضور علیہ السلام فرماتے ہیں وضو نماز کا جزء ہے اور مسواک وضو کا جزء ہے اگر میں اس سے اپنی امت کو مشقت میں نہ پاتا تو میں ہر نماز کے لئے مسواک کا حکم دیتا، ایسی دو رکعتیں جو مسواک کر کے پڑھی گئی ہوں بغیر مسواک کی ستر نمازوں سے افضل ہیں۔

حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ پانچ باتیں معجزات انبیاء سے ہیں (۱) مونچھیں ترشوانا (۲) ناخن کٹوانا (۳) زیر ناف بال صاف کرنا (۴) بغل کے بال اکھاڑنا (۵) مسواک کرنا، حضرت عبداللہ ابن عمر فرماتے ہیں کھانے سے فارغ ہو کر مسواک کرنا دو فرمانبردار غلاموں سے افضل ہے۔

Marfat.com

حضور علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں کہ جبریل علیہ السلام ہمیشہ مجھے پڑوسیوں کے حقوق کے متعلق تاکید کرتے یہاں تک کہ مجھے گمان ہو گیا کہ وہ وارث ہی بن جائے گا نیز غلاموں کے حقوق کے متعلق اتنی تاکید کرتے کہ میں نے سمجھا کہ بس اب ان کو آزاد کرنے کا حکم ہی آئے گا یونہی مسواک کی اتنی تاکید کرتے کہ مجھے گمان ہوا کہ پتہ نہیں مسوڑھے بھی باقی رہیں گے یا نہیں، عورتوں کے حقوق کے متعلق اتنی تاکید کرتے کہ مجھے گمان ہونے لگا کہ شاید طلاق کو حرام قرار دے دیا جائے، نیز تہجد کی اتنی تاکید کرتے کہ مجھے گمان ہوا کہ میری امت کے نیک لوگ اب رات کو سویا ہی نہیں کریں گے حضرت مجاہد سے مروی ہے کہ جبریل کئی دن کی تاخیر کے بعد حضور علیہ السلام کی خدمت میں آئے تو آپ نے وجہ تاخیر پوچھی، اس نے کہا کہ ہم آپ کی خدمت میں کیسے آتے آپ کے لوگ نہ ناخن کٹواتے ہیں نہ مونچھیں ترشواتے ہیں نہ اعضائے بدن کی میل صاف کرتے ہیں اور نہ مسواک کرتے ہیں پھر کہا کہ ہم تو آپ کے رب کے حکم سے ہی آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں۔

حضور علیہ السلام فرماتے ہیں ہر مسلمان پر جمعہ کے دن مسواک کرنا غسل کرنا اور خوشبو لگانا لازمی ہے حمید بن عبدالرحمٰن کہتے ہیں جمعہ کے دن ناخن تراشنے والے کی بیماری کو اللہ تعالےٰ دور فرما دیتا ہے اور اسے شفا مرحمت فرماتا ہے، حضرت ابن شہاب سے مروی ہے حضور علیہ السلام فرماتے ہیں جس نے جمعہ کے روز اپنے ناخن کاٹے وہ جذام یعنی کوڑھ کی بیماری سے محفوظ رہیگا، بعض حدیثوں میں آتا ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ چالیس دنوں میں زیر ناف اور جمعہ کو ناخن تراشے جائیں ایک اور حدیث میں فرمایا ہے اپنے منہ کو پاک صاف رکھو کہ تمہارے منہ قرآن کا مخرج ہیں حضرت فقیہہ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں

Marfat.com

مسواک کرنے کی تین اقسام ہیں (۱) رضائے الٰہی اور سنت پر عمل مقصود ہو (۲) اپنی ذات کا نفع مقصود ہو (۳) لوگوں کی وجہ سے۔ اگر رضائے الٰہی اور سنت پر عمل مقصود ہے تو اس کا اجر ملے گا اور حدیث کے مطابق ہر نماز کا ثواب ستر نمازوں کے برابر ہوگا اور اگر مقصود اپنا ہی نفع ہے تو پھر ثواب نہیں ملے گا اور اگر محض لوگوں کو دکھانے کے لئے ہے تو پھر اس کا محاسبہ ہوگا، اللہ تعالے کا فرمان وَاِذِ ابْتَلٰٓى اِبْرٰهٖمَ رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّ کے ضمن میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اس آیت میں جس ابتلاء و آزمائش کا ذکر ہے اس میں پانچ طرح سے سر کی طہارت ہے اور پانچ طرح کی باقی جسم کی ہے، سر کی پانچ طہارتیں یہ ہیں مونچھیں ترشوانا، کلی کرنا، ناک میں پانی ڈالنا، مسواک کرنا اور سر میں مانگ نکالنا جب کہ باقی جسم کی طہارتیں یہ ہیں، ناخن کٹوانا، ختنہ کروانا، بغل کے بال اکھاڑنا، موئے ناف صاف کرنا اور پانی سے استنجا کرنا۔

Marfat.com

باب

جمعہ کی فضیلت

حضرت فقیہہ علیہ الرحمۃ اپنی سند کے ساتھ بواسطہ اوس بن اوس روایت کرتے ہیں حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ جمعہ کا دن تمہارے دنوں میں افضل ترین دن ہے اسی دن حضرت آدم علیہ السلام کی ولادت و وفات ہوئی، اسی دن صور پھونکا جائے گا اور اسی دن ہی قیامت آئے گی اس لئے جمعہ کے دن مجھ پر بکثرت درود بھیجا کرو کیوں کہ تمہارے درود مجھ پر پیش کئے جاتے ہیں، عرض کیا گیا یا رسول اللہ ہمارے درود کس طرح آپ کی خدمت میں پیش کئے جائیں گے جب کہ آپ عالم برزخ میں ہوں گے فرمایا کیا تم کتنے ہو کہ میرا جسم مٹی میں مل جائے گا؟ بے شک اللہ تعالےٰ نے اجسام انبیا کو مٹی پہ حرام کر دیا ہے کہ وہ کھائے ایک اور حدیث میں ہے "عرض کیا گیا" آپ ہمارے سلام کا جواب کیسے دیں گے جب کہ آپ مٹی میں مل جائیں گے، آپ نے فرمایا کہ بے شک اللہ تعالےٰ نے مٹی پر اجسام انبیاء کو حرام فرما دیا ہے کہ وہ کھائے اور جو بھی مجھ پر سلام بھیجتا ہے تو اللہ تعالےٰ میری روح کو ادھر ہی متوجہ فرما دیتے ہیں اور پھر میں اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں۔ مذکورہ روایت کے ساتھ ایک اور روایت میں ہے حضور علیہ السلام نے جمعہ کا ذکر کیا اور فرمایا جس نے اچھا غسل کیا اور جلد مسجد میں گیا اور منبر کے قریب بیٹھ کر خاموشی سے خطبہ سنا اور کوئی بیہودہ بات نہیں کی تو اسے ہر قدم کا ثواب ایک

Marfat.com

سال کے روزوں اور شب بیداریوں کی مثل دیا جائے گا، محمد بن فضیل کہتے ہیں کہ یزید بن ہارون سے حدیث کے الفاظ غَسَّلَ وَاغْتَسَلَ کے معانی میں نے پوچھے تو فرمایا کہ وضو والے اعضا کو دھونا اور پھر مکمل غسل کرنا، اور اسی طرح بَکَّرَ وَابْتَکَرَ کا معنی بتایا کہ وہ شخص جو جلدی غسل کر کے مسجد پہنچا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور علیہ اسلام نے فرمایا کہ جس نے جمعہ کے دن اچھی طرح وضو کیا اور پھر جمعہ کے لئے آیا۔ امام کے قریب بیٹھ کر خاموشی سے جمعہ کا خطبہ سنا تو اس کے دس دن "گذشتہ" کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں اور جس شخص نے کنکریوں کو ہاتھ لگایا گویا اس نے بیہودہ کام کیا اور جس نے لغو کام کیا اس کا جمعہ نہ ہوا، حضور علیہ السلام فرماتے ہیں کہ بہترین دن جس میں سورج طلوع ہوتا ہے وہ جمعہ کا ہے اس دن آدم علیہ السلام کی تخلیق ہوئی اور اسی دن وہ جنت میں داخل ہوئے اور اسی دن انہیں زمین پر اتارا گیا، اسی دن قیامت آئے گی، اس دن میں ایک ساعت ایسی ہے کہ جس میں مؤمن کے ہر سوال کو پورا کیا جاتا ہے حضرت عبداللہ بن سلام فرماتے ہیں کہ میں اس ساعت سے آگاہ ہوں اور یہ دن کی آخری ساعت ہے جس میں تخلیق آدم ہوئی اللہ تعالے فرماتا ہے "انسان[1] کو عجلت میں ہی بنایا گیا ہے،" حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ میں جمعہ کی نماز میں حاضری کو نفلی حج سے زیادہ محبوب رکھتا ہوں حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں شراب کے پیالے کی جگہ آگ کا پیالہ پینے کو زیادہ محبوب رکھتا ہوں اور شراب کا پیالہ پینا میرے نزدیک جمعہ چھوڑنے سے اچھا ہے، یعنی شراب پینے کے جرم سے جمعہ چھوڑنے کا جرم زیادہ ہے۔

---

[1] خُلِقَ الْاِنْسَانُ مِنْ عَجَلٍ

٭٭٭٭٭٭

Marfat.com

جمعہ کی خصوصیات اور ثواب

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور علیہ السلام نے منبر پر ایک آیت پڑھی تو حضرت عبداللہ ابن مسعود یا حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہما نے حضرت ابی ابن کعب سے پوچھا کہ یہ آیت کب نازل ہوئی تھی تو انہوں نے خاموش رہنے کا اشارہ کیا پھر فارغ ہو کر فرمایا کہ لغو کام کر کے اپنی نماز کے حصے میں کمی کر دی ہے، حضرت عبداللہ نے حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر اس بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ ابی ابن کعب نے سچ کہا ہے پھر فرمایا جو شخص جمعہ کے دن غسل کر کے تیل وغیرہ لگاتا ہے اور کسی کو تکلیف دیئے بغیر جمعہ کو آتا ہے اور لوگوں کی گردنوں کو نہیں پھلانگتا اور اللہ تعالے کے حکم کے مطابق نماز پڑھتا ہے پھر جب امام خطبے کے لئے نکلتا ہے اور وہ خاموشی سے بیٹھ کر سنتا ہے تو اللہ تعالے اس کے دو جمعوں کے درمیان ہونے والے گناہوں کو بخش دیتا ہے حضرت ابولبابہ بن عبدالمنذر سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ جمعہ کا دن تمام دنوں کا سردار اور اللہ تعالے کے ہاں اس دن کی بہت بڑی عظمت ہے نیز عیدالفطر اور عید قربان کے دنوں سے بھی اللہ تعالے کے ہاں یہ بڑا دن ہے اور اس کی پانچ خصوصیات ہیں (۱) جمعہ کے دن آدم علیہ السلام کی تخلیق ہوئی (۲) اسی دن اللہ تعالے نے آدم کو زمین پر اتارا (۳) اسی دن آدم کا انتقال ہوا (۴) اس میں ایک ایسی ساعت ہے جس میں سائل کا ہر سوال پورا کیا جاتا ہے مگر وہ سوال ناجائز نہ ہو (۵) قیامت اسی دن آئے گی اور مقرب فرشتے بھی چاہے وہ زمین و آسمان میں ہوں یا اپنے رب کے نزدیک وہ جمعہ کے دن اپنے رب سے ڈرتے ہیں۔

Marfat.com

حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جمعہ کے دن شیطان اپنے مددگاروں کے ساتھ نکلتا ہے اور لوگوں کے لئے ان کی بازاروں کو مزین کرتا ہے اور ان کے ساتھ جھنڈے ہوتے ہیں۔ جب کہ ملائکہ مسجد کے دروازے پر بیٹھ کر جیسے جیسے لوگ آتے ہیں ان کے نام لکھتے ہیں یہاں تک کہ امام آجاتا ہے پس جس نے امام کے قریب بیٹھ کر خاموشی سے خطبہ سنا اور کوئی لغو کام نہیں کیا اس کا ثواب دگنا ہوگا اور جو امام کے قریب بیٹھ کر لغو کام کرتا ہے اور توجہ سے خطبہ نہیں سنتا تو اس کا گناہ دگنا ہوگا جس نے صرف ہونہہ کہہ دیا گویا اس نے بات کرلی اور جس نے بات کی اس نے لغو کام کیا لہٰذا اس کا جمعہ نہ ہوا پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اسی طرح میں نے تمہارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔

حضرت فقیہہ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں میں نے اپنے والد سے سنا وہ فرماتے تھے ہمیں یہ بات پہنچی کہ صالح المری جمعہ کی رات کو اس ارادے سے روانہ ہوئے کہ وہ صبح کی نماز جامع مسجد میں پڑھیں گے جب وہ قبرستان سے گزرے تو دل میں کہا کہ طلوع فجر "سحر" تک یہیں ٹھہر جاؤں۔ پھر وہ مقبرہ میں داخل ہوئے "ایک کونے میں" دو رکعت نفل پڑھ کر قبر کے سہارے بیٹھ گئے پس ان کی آنکھ لگ گئی اور نیند میں دیکھا کہ تمام اہل قبور اپنی اپنی قبروں سے نکل کر حلقوں کی صورت میں بیٹھ کر باتیں کرنے لگے جب کہ ایک جوان میلے کچیلے کپڑوں والا ایک طرف مغموم بیٹھا تھا تھوڑی دیر میں رومالوں سے ڈھکے چند طباق آئے ہر شخص اپنا طباق لے کر اپنی قبر میں داخل ہوگیا یہاں تک کہ صرف وہی نوجوان باقی رہ گیا اور اس کے پاس کوئی شے نہ آئی پھر وہ غمزدہ اٹھا اور اپنی قبر میں داخل ہونے لگا تب میں نے اس سے کہا

Marfat.com

اے اللہ کے بندے کیا بات ہے میں تجھے غمزدہ دیکھ رہا ہوں؟ اور یہ معاملہ کیا ہے جو میں نے دیکھا ہے؟ اس نے کہا اے صالح مری کیا تم نے وہ طباق دیکھے تھے میں نے کہا ہاں پر یہ کیا تھے؟ کہا کہ یہ زندہ لوگوں کی طرف سے اپنے مردوں کے لئے بھیجے گئے تحائف ہیں جو انہوں نے ان کے لئے صدقہ کیا ہے یا دعائیں کی ہیں وہ سب ان کے پاس جمعہ کی رات کو آتا ہے اور میں ایک سندھی آدمی ہوں میں حج کے ارادے سے اپنی والدہ کے ہمراہ آیا تھا بصرہ میں پہنچا تو یہاں میرا انتقال ہو گیا اس کے بعد میری والدہ نے شادی کر لی اور اپنے خاوند سے یہ ذکر نہیں کیا کہ اس کا کوئی بیٹا تھا۔ اور دنیا نے اس کو اتنا خود غرض بنا دیا کہ کبھی میرا ذکر اس کے ہونٹوں اور زبان پر نہیں آیا۔ اس لئے یہ غم میرے لئے بجا ہے کہ پیچھے مجھے یاد کرنے والا کوئی نہیں ہے، صالح کہتے ہیں میں نے پوچھا تیری والدہ کا گھر کہاں ہے؟ اس نے جگہ بتائی تو میں نے صبح کی نماز پڑھی اور چل دیا۔ پوچھتے پوچھتے میں اس عورت کے گھر پہنچ گیا، پس میں نے اجازت مانگی اور کہا کہ میں صالح مری ہوں۔ اس نے اجازت دی تو میں اندر داخل ہو گیا اور کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ تیری اور میری گفتگو کوئی اور نہ سنے لہٰذا میں اس کے اتنا قریب ہو گیا کہ درمیان میں صرف پردہ تھا، میں نے کہا اللہ تعالےٰ تجھ پر رحم کرے کیا تیرا کوئی بیٹا ہے؟ اس نے کہا نہیں، میں نے پھر پوچھا تو اس نے کہا نہیں۔ پھر اس نے ایک سرد آہ بھری اور کہا کہ ہاں میرا ایک نوجوان بیٹا تھا جو فوت ہو گیا تھا۔ چنانچہ میں نے وہ قبرستان والا واقعہ سنایا تو وہ بہت روئی یہاں تک کہ اس کے آنسوں رخساروں پر ڈھلکنے لگے اور کہا اے صالح میرا وہ بیٹا میرے دل کا ٹکڑا تھا، میرا پیٹ اس کا ٹھکانہ رہا، میری چھاتی اس کی پیاس بجھاتی رہی اور میری

Marfat.com

گو داس کی خواب گاہ تھی پھر اس عورت نے مجھے ہزار درہم دے کر کہا کہ اسے میرے پیارے بیٹے کے لئے صدقہ کر دو، وہ تو میری آنکھوں کی ٹھنڈک تھا اب میں زندگی کے آخری لمحات تک اسے دعا اور صدقے سے فراموش نہیں کروں گی، صالح کہتے ہیں میں واپس آیا اور ہزار درہم صدقہ کر دیئے جب دوسرا جمعہ آیا تو میں جمعہ کے ارادے سے رات کو روانہ ہوا اور قبرستان میں جا کر دو رکعت نفل پڑھی پھر ایک قبر کے سہارے بیٹھ گیا مجھے اونگھ آ گئی میں نے دیکھا کہ وہ لوگ نکلے تو وہ نوجوان بھی سفید کپڑوں میں شاداں و فرحاں ساتھ تھا، پھر میری طرف آیا قریب آ کر اس نے کہا اے صالح مری اللہ تعالےٰ تجھے جزائے خیر عطا فرمائے میرے پاس تحفہ پہنچ گیا ہے میں نے اس سے کہا کیا تم جمعہ کے دن کو جانتے ہو؟ کہا ہاں بلکہ ہوا میں اڑنے والے پرندے بھی جانتے ہیں اور کہتے ہیں کہ جمعہ جیسے نیک دن پہ سلام ہو۔

یوم جمعہ یوم مزید

حضرت فقیہ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں حضرت انس سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضور علیہ السلام کی خدمت میں جبریل امین حاضر ہوئے تو آئینہ جیسی کوئی سفید چیز ان کے ہاتھ میں تھی جس کے درمیان میں ایک سیاہ نکتہ تھا، آپ نے فرمایا جبریل یہ کیا ہے؟ عرض کیا یہ جمعہ کا دن ہے جسے اللہ تعالےٰ نے آپ کو عطا فرمایا ہے تاکہ یہ آپ کے لئے اور آپ کی امت کے لئے اور بعد والوں کے لئے عید بنے آپ کے لئے اس میں بھلائی ہے

جو شخص جمعہ کے دن اپنے لئے بھلائی کی دعا مانگتا ہے تو اللہ تعالےٰ اسے وہ بھلائی عطا فرما دیتا ہے اگر وہ بھلائی اس کے لئے

Marfat.com

لازمی نہ ہو تو پھر اس سے بھی کوئی افضل چیز اسکے لئے ذخیرہ کر دی جاتی ہے، ہمارے نزدیک جمعہ کا دن یوم المزید ہے اور ہم اس کو سید الایام "تمام دنوں کا سردار" کہتے ہیں، حضور علیہ السلام نے فرمایا یہ کیوں؟ جبریل نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ نے جنت میں ایک وادی بنائی ہے جس میں سفید مشک کا ایک ٹیلہ ہے جب جمعہ کا دن آتا ہے تو انبیاء کرام وہاں تشریف لاکر اپنے منبروں پر جلوہ افروز ہوتے ہیں یہ منبر نورانی ہوتے ہیں اور جواہرات سے مسجع ہوتے ہیں پھر ان منبروں کے پیچھے نورانی کرسیاں بھی ہوتی ہیں جن پر صدیقین اور شہداء آکر بیٹھتے ہیں اہل جنت عدن آتے ہیں جو اس سفید ٹیلے پر بیٹھتے ہیں تب اللہ تعالےٰ ان سے فرماتا ہے میں وہ ہوں جس نے تم سے کیا ہوا اپنا وعدہ سچا کر دکھایا اور تم پر اپنی نعمتوں کو پورا کیا اور یہ مقام میری نوازشوں کا ہے جو چاہو مانگو! سب کہیں گے اے اللہ تو ہم سے راضی ہو اللہ تعالےٰ فرماتا ہے میں نے جنت تمہیں بخش دی یہ میرا انعام واکرام ہے پھر رضائے الٰہی کا سوال کریں گے تو اللہ تعالےٰ انہیں اپنی رضا عطا فرمائیں گے اور انہیں ان کی خواہش و تمنا سے بھی زیادہ دیا جائے گا اور یہ سب اتنے وقت میں ہوگا جتنی دیر میں امام جمعہ سے فارغ ہو جاتا ہے اور ان کے لئے ایسی نعمتوں کے دروازے کھولے جائیں گے جن کا خیال کسی بشر کے دل میں نہ آیا ہوگا اور نہ ہی کسی آنکھ نے دیکھا ہوگا، پھر انبیاء علیہ السلام صدیقین اور شہداء علیہم السلام وعلیہم الکرام اپنے اپنے مقامات پر تشریف لے جائیں گے اور بالا خانوں والے اپنے بالا خانوں میں لوٹ جائیں گے ان لوگوں کو جمعہ سے بڑھ کر کسی اور چیز کی ضرورت نہ ہوگی کیوں کہ اس میں شرف و کرامت زیادہ ہوتی ہے اسی لئے اس دن کا نام

Marfat.com

یوم مزید رکھا گیا ہے اور اسی دن قیامت قائم ہو گی۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ جماعت کے ساتھ پڑھی گئی نمازیں اور جمعہ سے جمعہ تک اپنے درمیانی وقت کے گناہوں کا کفارہ بن جاتے ہیں بشرطیکہ وہ کبیرہ گناہوں سے مجتنب رہے۔

واللہ تعالےٰ ورسولہ اعلم

Marfat.com

باب

حرمتِ مساجد

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو اس وقت تک نہ بیٹھے جب تک کہ دو رکعت نفل نہ پڑھ لے، حضرت فقیہہ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں یہ مباح وقت کا حکم ہے "یعنی نفل پڑھنے کا وقت ہو" اور اگر وہ عصر یا فجر کی نماز کے بعد مسجد میں داخل ہو تو پھر یہ دو رکعت نفل نہیں پڑھنے چاہئیں کیوں کہ ان اوقات میں نفل پڑھنے سے منع کیا گیا ہے لیکن وہ تسبیح و تہلیل اور حضور علیہ السلام پر درود پڑھ سکتا ہے اس کی بھی نماز جیسی فضیلت ہے اور اس سے مسجد کا حق بھی ادا ہو جاتا ہے حضرت ابن ابی سلیم بعض مشائخ سے نقل کرتے ہیں کہ ابو درداء کو معلوم ہوا کہ سلمان فارسی نے ایک غلام خریدا ہے تو انہوں نے حضرت سلمان کو ایک سخت خط لکھا اس خط میں تھا اے میرے بھائی عبادت کے لئے فرصت نکالو اس سے پہلے کہ تیرے اوپر کوئی مصیبت نازل ہو اور اس میں تمہیں عبادت کی استطاعت نہ ملے، اور مبتلائے مصیبت مؤمن کی دعوت کو غنیمت سمجھو، یتیم پر رحم کرو اور اس کے سر پر دست شفقت پھیرو، اپنے کھانے سے اس کو کھانا کھلا، اس سے تیرے دل میں نرمی ہوگی اور تو اپنی حاجتوں کو پالے گا اے میرے بھائی حضور علیہ السلام کی خدمت میں ایک دن میں حاضر تھا کہ ایک شخص نے حاضر ہو کر اپنے دل کی

Marfat.com

سختی کی شکایت کی آپ نے فرمایا کیا تو پسند کرتا ہے کہ تیرے دل میں نرمی پیدا ہو جائے اور تو اپنی حاجت کو پائے، عرض کیا ہاں. فرمایا یتیم پر رحم کرو اور اس کے سر پر شفقت کا ہاتھ پھیرو اور اپنے کھانے سے اس کو کھانا کھلاؤ، تیرا دل بھی نرم ہو جائے گا اور تیری ہر حاجت بھی پوری ہو گی اے میرے بھائی مسجد کو اپنا گھر بنا لے، میں نے حضور علیہ السلام کو فرماتے سنا ہے کہ مسجدیں متقین کے گھر ہیں تحقیق اللہ تعالٰے مسجدوں کو گھر بنانے والوں کی راحت و آرام، پل صراط سے بہ آسانی گذرنے، جہنم سے نجات پاکر مقام رضا تک رسائی کا ضامن ہے۔

صحابی رسول حکیم بن عمیر کہتے ہیں دنیا میں مہمان بن کر رہو، مسجدوں کو گھر بنالو، اپنے دلوں کو رقت سے آشنا کرو، فکر آخرت اور رونے کی کثرت کرو تو خواہشات تم پر غالب نہ آ سکیں گی حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مؤمن کو جائز نہیں کہ وہ تین چیزوں کے علاوہ کسی چیز کو اپنا وطن سمجھے۔ (۱) مسجد جس میں عمر بھر عبادت کرتا ہے (۲) گھر جس میں وہ سر چھپاتا ہے (۳) حاجت جس سے کوئی حرج نہ ہو، نزال بن سبرہ کہتے ہیں منافق مسجد میں اس پرندے کی مانند ہوتا ہے جو پنجرے میں بند ہو، خلف بن ایوب کا واقعہ ہے وہ مسجد میں بیٹھے تھے کہ غلام نے آکر کسی چیز کے متعلق پوچھا، آپ اٹھے اور مسجد سے باہر نکل کر اسے جواب دیا. کسی نے باہر نکل کر جواب دینے کی وجہ پوچھی تو فرمایا کہ میں نے اتنے سالوں سے کوئی دنیاوی بات مسجد میں نہیں کی اس لئے آج بھی میں نے بات کرنے کو پسند نہیں کیا حضرت فقیہہ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کسی بندے کا مقام اللہ تعالٰے کے نزدیک اس وقت بلند ہوتا ہے جب احکامات الہیہ اور مساجد اللہ کی تعظیم کرتا ہے اور اس کے بندوں

Marfat.com

کی بھی عظمت کا قائل ہو، مساجد اللہ تعالیٰ کا گھر ہیں مؤمن پر لازم ہے کہ وہ اس کی تعظیم کرے کیونکہ مساجد کی تعظیم میں درحقیقت اللہ تعالےٰ کی ہی تعظیم ہے، ایک زاہد کا قول ہے کہ میں نے کبھی مسجد میں کسی چیز سے سہارا نہیں لگایا اور نہ کبھی مسجد میں پاؤں پھیلائے اور نہ دنیاوی گفتگو کی ہے یہ بات میں نے اس لئے کہی ہے تاکہ لوگ اس بات پر چلیں امام اوزاعی فرماتے ہیں پانچ باتیں ایسی ہیں جن پر حضور علیہ السلام اور آپ کے متبعین باحسن کاربند رہے (۱) جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا (۲) سنت کی پیروی (۳) مساجد کو آباد کرنا (۴) تلاوت قرآن (۵) جہاد فی سبیل اللہ۔ حضرت امام حسن علیہ السلام فرماتے ہیں تین افراد اللہ تعالےٰ کے پڑوسی ہیں (۱) جو شخص مسجد میں داخل ہوا تو واپس لوٹنے تک وہ اللہ تعالےٰ کا مہمان ہوتا ہے (۲) جو شخص رضائے الٰہی کے لئے کسی مسلمان بھائی سے ملاقات کرتا ہے تو وہ واپس لوٹنے تک اللہ تعالےٰ سے ملاقات کرنے والوں میں شمار ہوتا ہے (۳) وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے حج یا عمرے کی نیت سے گھر سے نکلتا ہے وہ شخص جب تک اپنے گھر میں واپس نہ آجائے وہ دربار الٰہی کے وفد میں شمار ہوتا ہے۔ کہتے ہیں کہ مؤمن کے تین قلعے ہیں (۱) مسجد (۲) ذکر الٰہی (۳) تلاوت قرآن۔ جب تک مؤمن ان میں سے کسی ایک سے بھی متعلق رہتا ہے تو وہ قلعہ میں شیطان سے محفوظ ہوتا ہے۔

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جنت میں حوروں کا حق مہر مساجد میں جھاڑو دینا اور ان کو آباد کرنا ہے حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں جو شخص مسجد میں چراغ روشن کرتا ہے تو فرشتے اور حاملین عرش اس کے لئے استغفار کرتے ہیں جب تک وہ مسجد میں رہتا ہے حضرت عمر بن خطاب فرماتے ہیں زمین میں مسجدیں اللہ تعالےٰ کا گھر ہیں اور نمازی اللہ تعالےٰ کی

Marfat.com

زیارت کرنے والے ہیں اور جس کی زیارت کی جاتی ہے اس کا حق ہے کہ وہ اپنے زائر پر انعام واکرام کرے۔

احترام مسجد کی اہمیت

حضرت فقیہہ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں مشہور ہے کہ احترام مساجد کی پندرہ باتیں ہیں (۱) اگر لوگ مسجد میں بیٹھے ہوں تو داخل ہوتے وقت سلام کہا جائے بشرطیکہ کوئی ایک بھی نماز نہ پڑھ رہا ہو اگر کوئی بھی نہ ہو یا نماز پڑھ رہے ہوں تو پھر کہے اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا مِنْ رَبِّنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ۔

ہمارے رب کی طرف سے ہم پر اور اللہ تعالےٰ کے نیک بندوں پر سلام ہو (۲) مسجد میں بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نفل پڑھے حضور علیہ السلام فرماتے ہیں ہر شئے کا ادب ہے اور مسجد کا ادب دو رکعتیں ہیں (۳) مسجد میں خرید و فروخت نہ کرے (۴) نیام سے تلوار نہ نکالے (۵) کسی گم شدہ شئے کا اعلان نہ کرے۔

(۶) ذکر الٰہی کے علاوہ آواز کو بلند نہ کرے (۷) دنیا کی کوئی بات نہ کرے (۸) لوگوں کی گردنوں کو نہ پھلانگے (۹) جگہ کے لئے جھگڑا نہ کرے (۱۰) صف میں کسی پر تنگی نہ کرے (۱۱) نمازی کے آگے سے نہ گزرے (۱۲) انگلیاں نہ چٹخائے (۱۳) وہاں تھوکے نہیں (۱۴) مسجد کو گندگی سے، مجنون اور بچوں سے اور حد قائم کرنے والوں "سزا دینے والے" سے صاف رکھے (۱۵) ذکر الٰہی بکثرت کرے اور اس سے غفلت نہ کرے، حضرت حسن سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا میری امت پر ایک ایسا وقت آئے گا کہ مسجدوں میں دنیاوی باتیں ہی ہوں گی، ایسے لوگوں کی اللہ تعالےٰ کو کوئی ضرورت نہیں ہے اور تم بھی ان کے ساتھ نہ بیٹھو۔

Marfat.com

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ دنیا میں چار چیزیں غریب ہیں (۱) ظالم کے سینے میں قرآن (۲) بے نمازیوں کے گاؤں میں مسجد (۳) ان پڑھوں کے گھر میں قرآن مجید (۴) برے لوگوں میں صالح مرد۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا روز حشر مسجدیں سفید بختی اونٹوں کی صورت میں لائی جائیں گی جن کی ٹانگیں عنبر کی گرذیں زعفران کی اور سر مشک اذفر کے ہوں گے اور ان کے اوپر سبز موتی ہوں گے، مؤذن ان کی مہار "نکیل یا لگام" تھامے ہوں گے اور امام پیچھے سے چلاتے ہوں گے اور وہ میدان محشر سے برق خاطف کی طرح گذر جائیں گے اور اہل قیامت کہیں گے یہ مقرب فرشتے ہیں یا انبیاء و مرسلین ہیں پھر انہیں بتایا جائے گا کہ اے اہل قیامت یہ نہ تو مقرب فرشتے ہیں اور نہ انبیاء و مرسلین ہیں بلکہ یہ امت محمدیہ کے وہ لوگ ہیں جو ہمیشہ جماعت کے ساتھ نماز ادا کرتے تھے حضرت وہب ابن منبہ فرماتے ہیں کہ مسجدوں کو ایسی کشتیوں کی شکل میں قیامت کے دن لایا جائے گا جن پر موتی اور یاقوت جڑے ہوں گے اور وہ اپنے نمازیوں کی سفارش کریں گی حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگوں پر ایک ایسا وقت آئے گا کہ صرف اسلام کا نام رہ جائے گا، قرآن صرف ایک رسم بن کر رہ جائے گا، مسجدیں خوبصورت تعمیر ہوں گی مگر ذکر الٰہی سے خالی ہوں گی اور اس زمانے کے علماء بدترین ہوں گے انہیں سے فتنے پھوٹیں گے اور ان کی طرف ہی لوٹ جائیں گے۔

Marfat.com

باب

فضیلتِ صدقہ

حضرت ابوذر غفاری فرماتے ہیں نماز اسلام کا ستون ہے اور جہاد عمل کی سیڑھی ہے اور صدقہ عجیب شے ہے، روزے کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا قربت کا ذریعہ ہے لیکن وہ فضیلت نہیں، عرض کیا گیا کون سا صدقہ افضل ہے؟ فرمایا نہ یادہ سے زیادہ اور پھر یہ آیت تلاوت فرمائی "تم کامل[۱] بھلائی ہرگز حاصل نہ کر سکو گے جب تک کہ تم اپنی پسندیدہ چیز خرچ نہ کرو گے"، عرض کیا گیا جس کے پاس وافر نہ ہو؟ فرمایا جو مال بچے وہی صدقہ کر دے، عرض کیا گیا جس کے پاس مال ہی نہ ہو؟ فرمایا بچا ہوا کھانا دے دے، عرض کیا گیا جسکے پاس یہ بھی نہ ہو؟ فرمایا اپنی قوت سے کسی کی مدد کرے، عرض کیا گیا اگر وہ ایسا نہ کر سکے؟ فرمایا جہنم سے ڈرے اگرچہ کھجور کی ایک کاش دے کر سہی، عرض کیا گیا اگر ایسا نہ کر سکے؟ فرمایا خود پر قابو رکھے یعنی لوگوں پر ظلم نہ کرے دوسری روایت میں ہے کہ انہوں نے یہ باتیں حضور علیہ السلام سے روایت کی ہیں حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ جب سورج طلوع ہوتا ہے تو اس کے دونوں طرف دو فرشتے ہوتے ہیں جو پکارتے ہیں اور ان کی پکار کو جنوں اور انسانوں کے سوا تمام اہل زمین سنتے ہیں وہ کہتے

---

[۱] لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ۔

Marfat.com

ہیں "اے لوگو دوڑو اپنے رب کی طرف، کفایت کرنے والا تھوڑا مال غفلت میں ڈالنے والے زیادہ مال سے بہتر ہے اور دو فرشتے پکارتے ہیں اے اللہ اپنے مال کو نیک راہ میں خرچ کرنے والے کو جلدی اس کا صلہ عطا فرما اور اپنے مال کو جمع کرنے والے کا مال تباہ فرما دے حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ حضور علیہ السلام ایک ایسے شخص کے نزدیک سے گزرے جو خانہ کعبہ کے غلاف سے چمٹ کر یہ دعا مانگ رہا تھا اے اللہ اپنے اس گھر کی حرمت کے صدقے مجھے بخش دے، حضور علیہ السلام نے اس سے فرمایا اے اللہ کے بندے اپنی حرمت کے طفیل مانگ کیونکہ مؤمن کی حرمت اللہ کے نزدیک اس گھر کی حرمت سے بڑی ہے اس نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے بہت بڑے گناہ ہیں۔ آپ نے فرمایا تیرا گناہ کیا ہے؟ عرض کیا میرے پاس مال مویشی بہت زیادہ ہیں اور گھوڑے بھی بہت ہیں لیکن جب کوئی آدمی مجھ سے سوال کرتا ہے تو میرے منہ سے آگ کے شعلے نکلنے لگ جاتے ہیں حضور علیہ السلام نے فرمایا مجھ سے دور ہو جا اے فاسق کہیں تو مجھے بھی اپنی آگ سے نہ جلا ڈالے، قسم بخدا اگر تو ہزار برس روزے رکھے اور ہزار سال تک نمازیں پڑھے پھر بھی تو لئیم ہو کر مرے گا اور اللہ تعالیٰ تجھے جہنم میں الٹا لٹکائیں گے، کیا تو نہیں جانتا کہ کمینہ پن کفر سے ہے اور کفر جہنمی ہے جب کہ سخاوت ایمان سے ہے اور ایمان جنتی ہے۔

ام المؤمنین حضرت بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے حضور علیہ السلام کا فرمان ہے کہ سخاوت ایک درخت ہے جس کی جڑیں جنت میں ہیں اور شاخیں دنیا میں پھیلی ہوئی ہیں جو شخص ان شاخوں میں سے

Marfat.com

کسی سے بھی متعلق ہو گیا تو وہ اسے جنت کی طرف کھینچ لے گی جبکہ بخیلی وہ درخت ہے جس کی جڑیں جہنم میں ہیں اور اس کی شاخیں دنیا میں پھیلی ہوئی ہیں جو شخص ان میں سے کسی بھی ایک شاخ سے چمٹ گیا تو وہ اسے کھینچ کر جہنم میں لے جائے گی، حضور علیہ السلام فرماتے ہیں زکوٰۃ دے کر اپنے اموال کو قلعہ میں محفوظ کر لو، اور اپنے مریضوں کی دوا، علاج.. صدقہ دے کر کرو، اور مصائب و آفات کا دعاء سے استقبال کرو "یعنی مقابلہ کرو،، حضرت عمر فاروق کے غلام عبدالرحمٰن سلمانی روایت کرتے ہیں حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ جب کوئی سائل سوال کرے تو سوال مکمل کرنے سے پہلے اس کو نہ ٹوکو پھر نرمی و وقار سے اس کو خرچ کے لئے کچھ دے دو یا پھر اچھے طریقے سے انکار کر دو۔ بیشک تمہارے پاس ایسے سائل بھی آتے ہیں جو نہ انسان ہوتے ہیں اور نہ جنات بلکہ وہ یہ دیکھتے ہیں کہ تم اللہ کی عطاء کردہ نعمتوں سے کیا سلوک کرتے ہیں حضرت سعید بن مسعود کندی سے مروی ہے حضور علیہ علیہ السلام نے فرمایا جو شخص صدقہ کرتا ہے دن میں یا رات میں تو وہ دھنسنے سے، دبنے سے اور اچانک موت سے محفوظ رہتا ہے۔

رب کا وعدہ اور شیطان کا مشورہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ مال میں صدقہ دینے سے کبھی کمی نہیں ہوتی نیز ظالم کے ظلم کو معاف کر دینے والے شخص کی عزت میں اللہ تعالےٰ اضافہ فرماتا ہے اور اللہ تعالےٰ کے لئے عاجزی کرنے والے شخص کو اللہ تعالےٰ مزید رفعتیں عطاء فرماتا ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں دو باتیں شیطانی ہیں اور دو باتیں اللہ تعالےٰ

Marfat.com

کی جانب سے ہیں پھر آپ نے یہ آیت پڑھی "شیطان[1] تمہیں محتاجی سے ڈراتا ہے اور برائی کا حکم دیتا ہے اور اللہ تعالےٰ تم سے مغفرت اور اس سے بڑھ کر فضل کا وعدہ کرتا ہے اور اللہ تعالےٰ صاحب وسعت اور خوب جاننے والا ہے" یعنی اللہ تعالےٰ تمہیں اپنی اطاعت اور صدقہ دینے کا حکم دیتے ہیں تاکہ اس کی مغفرت اور فضل تمہارے شامل حال ہو بلاشبہ اللہ تعالےٰ کا فضل وسیع ہے اور وہ ذات صدقہ کے ثواب کو جاننے والی ہے حضرت بریدہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں حضور علیہ السلام نے فرمایا جو قوم عہد کو توڑتی ہے تو اللہ تعالیٰ اسے خونریزی میں مبتلا فرما دیتے ہیں اور جب کوئی قوم بے حیائی میں مبتلا ہو جائے تو اللہ تعالےٰ اس پر موت کو مسلط کر دیتے ہیں نیز زکوٰۃ دینے سے انکار کرنے والی قوم پر اللہ تعالےٰ بارش کو روک دیتے ہیں حضرت نزال بن سبرہ کہتے ہیں کہ جنت کے دروازے پر تین سطریں لکھی ہوئی ہیں پہلی سطر میں لکھا ہے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ، دوسری سطر میں لکھا ہے اُمَّةٌ مُّذْنِبَةٌ وَّرَبٌّ غَفُوْرٌ "امت گنہگار ہے اور رب تعالےٰ بخشنے والا ہے" تیسری سطر میں لکھا ہے وَجَدْنَا مَا عَمِلْنَا رَبِحْنَا مَا قَدَّمْنَا خَسِرْنَا مَا خَلَّفْنَا "ہم نے اپنے اعمل کو پالیا جو آگے کے لئے بھیجا ہے وہ ہمارا نفع ہے جو پیچھے چھوڑا ہے وہ ہمارا نقصان ہے" کہا گیا ہے کہ جو شخص پانچ چیزیں روکتا ہے تو اللہ تعالےٰ بھی اس سے پانچ چیزوں کو روک دیتا ہے (۱) جو زکوٰۃ دینا روک دیتا ہے تو اللہ تعالےٰ اس کے مال کا

---

[1] اَلشَّيْطَانُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَأْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَاءِ وَاللّٰهُ يَعِدُكُمْ مَّغْفِرَةً مِّنْهُ وَفَضْلًا ط وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝

Marfat.com

تحفظ ختم کر دیتا ہے (۲) جو صدقے کو روکتا ہے اللہ تعالےٰ اس سے عافیت کو روک دیتا ہے (۳) جو عُشر نہیں دیتا اللہ تعالےٰ اس کی زمین میں برکت روک دیتا ہے (۴) جو دعا روکتا ہے اللہ تعالےٰ قبولیت روک دیتا ہے (۵) جو نماز میں غفلت کرتا ہے یا اس سے منع کرتا ہے تو اللہ تعالےٰ موت کے وقت اسے کلمہ نصیب نہیں فرماتا۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں تم میں سے کوئی شخص بھی جب صحت و تندرستی میں ایک درہم خرچ کرتا ہے تو وہ موت کے وقت سو درہم کی وصیت سے بہتر ہے حضرت فقیہہ فرماتے ہیں میرے والد فرماتے تھے کہ ایک شخص اپنی بخیلی کے باعث عیسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں ملعون کے نام سے مشہور تھا ایک دن اس کے پاس ایک شخص جہاد پہ جانے کا ارادہ لے کر آیا اور اس سے کہا اے ملعون مجھے کچھ اسلحہ دے دے جو غزوہ میں میرے کام آسکے اور تجھے جہنم سے بچائے، اس نے منہ پھیر لیا اور کچھ نہ دیا پس وہ شخص تو چلا گیا مگر ملعون کو ندامت ہوئی اور پھر اس نے اس کو بلایا اور اپنی تلوار اسے دیدی وہ شخص لوٹا تو آگے عیسیٰ علیہ السلام مل گئے اور ان کے ساتھ ایک ایسا عابد بھی تھا جو ستر سال سے عبادت الٰہی میں مشغول تھا، عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا اس تلوار کے ساتھ کہاں سے آرہے ہو، عرض کیا کہ یہ اس ملعون نے دی ہے تو عیسیٰ علیہ السلام اس کے صدقے پر خوش ہوئے، ادھر ملعون اپنے دروازے پر بیٹھا تھا کہ عیسیٰ علیہ السلام اسی عابد کے ہمراہ اس کے پاس سے گذرے تو ملعون نے اپنے دل میں سوچا کہ میں اٹھوں اور عیسیٰ علیہ السلام اور اس عابد کا چہرہ دیکھ لوں "یعنی زیارت کر لوں"، جب اٹھ کر دونوں کی طرف دیکھا تو عابد نے کہا کہ میں تو اس ملعون سے دور بھاگتا ہوں اس سے پہلے کہ یہ مجھے اپنی

Marfat.com

آگ میں جلائے تب اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کے پاس وحی بھیجی کہ میرے اس گنہگار بندے کو بتادو کہ میں نے اس کو تلوار بطور صدقہ دینے اور آپ سے محبت کے صلہ میں بخش دیا ہے اور عابد کو بتادیں کہ یہ جنت میں تیرے ساتھ ہوگا۔ عابد نے عرض کیا قسم بخدا میں ایسے شخص کے ساتھ جنت میں نہیں جاؤنگا اور نہ ہی ایسے ساتھی کو میں پسند کرتا ہوں اللہ تعالےٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی کہ میرے اس "عابد" بندے سے کہہ دیں کہ تو میرے فیصلے پر راضی نہ ہوا اور میرے بندے کو حقیر جانا اس لئے ہم نے تجھے ملعون اور جہنمی بنا دیا ہے اور ہم نے تمہارا ٹھکانہ جنت سے جہنم میں بدل دیا ہے اور تمہاری جنت والی منزل اپنے اس بندے کو عطا کر دی ہے اور اس کی جہنم والی جگہ تمہیں دے دی ہے۔

سخاوت اور صدقہ کی فضیلت

حدیث میں آتا ہے کہ حضور علیہ السلام سے کسی نے سوال کیا یارسول اللہ جب آپ اس دنیا سے تشریف لے جائیں گے تو پھر زمین کا ظاہر ہمارے لئے بہتر ہوگا یا باطن؟ حضرت ابوہریرہ کہتے ہیں آپ نے فرمایا جب تمہارے حکام اچھے ہوں گے، مالدار سخی ہوں گے اور تمہارے تمام امور باہمی مشورے سے ہوں گے تو پھر زمین کا ظاہر تمہارے لئے اس کے باطن سے اچھا ہوگا اور جب تمہارے حکام بدتر ہوں گے، مالدار بخیل ہوں گے اور تمہارے امور تمہاری عورتوں کے ہاتھ میں ہوں گے تو زمین کا باطن تمہارے لئے اس کے ظاہر سے اچھا ہوگا حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اگر تو اپنے خزانے کو دیمک اور چوروں سے محفوظ رکھنا چاہتا ہے

Marfat.com

تو پھر یہ صدقہ سے ہی ممکن ہے حضور علیہ السلام فرماتے ہیں جس شخص نے زکوٰۃ ادا کی، مہمان کی خاطر داری کی اور امانت واپس کی تو گویا اس نے خود کو بخل سے بچا لیا۔

حضرت فقیہہ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں تھوڑا بہت صدقہ ضرور دو اس لئے کہ صدقہ میں دس پسندیدہ باتیں ہیں۔ جن میں سے پانچ دنیا میں اور پانچ آخرت کے لئے ہیں۔ دنیا کی پانچ باتیں یہ ہیں (۱) صدقہ سے مال پاک ہوتا ہے جیسا کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ خرید و فروخت میں لغو، قسم اور جھوٹ مل جاتا ہے لہٰذا اس کو صدقہ سے صاف کرو (۲) اس سے بدن کی گناہوں سے تطہیر ہو جاتی ہے جیسا کہ فرمان الٰہی ہے "انؑ کے اموال سے صدقہ لے لیجئے اس سے آپ ان کو پاک و صاف فرمادیں" (۳) صدقہ سے مصائب و امراض دور ہوتے ہیں جیسا کہ فرمان رسول ہے اپنے مریضوں کا علاج صدقہ سے کرو (۴) صدقہ سے مسکینوں کو خوشی حاصل ہوتی ہے اور مؤمن کو خوشی پہنچانا سب سے افضل عمل ہے (۵) اس سے مال میں برکت اور رزق میں وسعت ہوتی ہے جیسا کہ فرمان الٰہی ہے "اور ۲ؑ جو کچھ بھی تم خرچ کرتے ہو تو وہ اس کا بدلہ دے گا" آخرت والی پانچ باتیں یہ ہیں (۱) شدت گرمی میں صدقہ آدمی پر سایہ بنتا ہے (۲) صدقہ سے حساب میں تخفیف ہوتی ہے (۳) صدقہ سے میزان بھاری ہو جاتا ہے (۴) پل صراط سے گزرنے میں آسانی کا سبب ہے (۵) جنت میں درجات بڑھ

ع۱ خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ بِهَا۔

ع۲ وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهٗ۔

Marfat.com

جاتے ہیں۔ اور اگر دعائے مساکین کے علاوہ صدقہ میں اور کوئی فضیلت نہ ہوتی تب بھی عقلمند پر واجب ہے کہ وہ صدقہ دینے میں رغبت کرے پس کیا کہنے ہیں، اس میں اللہ تعالیٰ کی رضا بھی ہے اور شیطان کی تحقیر بھی ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ ایک آدمی کے صدقہ دینے سے ستر شیطانوں کے منہ پھوٹتے ہیں اور اس میں صالحین کی پیروی ہے کیونکہ صالحین تو صدقہ دینے میں ہمیشہ تیار رہتے ہیں۔

حضرت فقیہہ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ اُم ذرجو کہ اکثر حضرت بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوتی تھیں وہ کہتی ہیں کہ حضرت عبداللہ بن زبیر نے ایک لاکھ اسی ہزار درہم کی دو تھیلیاں ام المؤمنین بی بی عائشہ صدیقہ کی خدمت میں بھیجیں آپ روزے کی حالت میں تھیں اور لوگوں میں مال تقسیم کرنا شروع کر دیا یہاں تک کہ شام ہوگئی اور آپ کے پاس ایک درہم بھی باقی نہ بچا تھا، جب افطار کا وقت ہوا تو خادمہ سے کچھ افطاری لانے کا فرمایا تو وہ روٹی اور زیتون لائی اور عرض کیا کہ آج آپ نے استطاعت بھر مال تقسیم فرمایا ہے ہمارے لئے ایک درہم کا گوشت تو لے لیا ہوتا۔ بی بی عائشہ نے فرمایا کہ اب کہنے کا کیا فائدہ اگر پہلے کہتیں تو ایسا کر لیتی حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ کو ستر ہزار درہم صدقہ کرتے دیکھا مگر ان کی اپنی قمیص میں پیوند لگے ہوئے تھے، مذکور ہے کہ عبدالملک بن ابجر پچاس ہزار درہم کے وارث بنے مگر وہ تھیلیاں اپنے بھائیوں کو روانہ کر دیں اور فرمایا کہ میں دعا کرتا ہوں اپنے بھائیوں کے لئے جنت کی تو پھر دنیا کے معاملے میں، میں ان سے کیسے بخل کر سکتا ہوں۔ حدیث میں ہے کہ حسان بن ابی سنان کے پاس ایک عورت گئی اور ان سے کوئی چیز مانگی، حسان نے اس کی طرف دیکھا

Marfat.com

وہ عورت خوبصورت تھی پھر غلام سے کہا کہ اس عورت کو چار سو درہم دے دو۔ کسی نے کہا اے اللہ کے بندے اس سائلہ نے تو تجھ سے ایک درہم مانگا تھا اور تم نے اسے چار سو درہم دے دیئے ہیں، آپ نے فرمایا جب میں نے اس کے حسن کو دیکھا تو مجھے ڈر لگا کہ یہ کسی فتنے میں پھنس کر معصیت میں نہ گر پڑے اسی لئے میں نے چاہا کہ اس کو غنی کر دوں ہو سکتا ہے کہ مال کی وجہ سے کوئی اس سے نکاح کے لئے راغب ہو جائے

ایثار کا مشہور واقعہ

حدیث میں آتا ہے کہ ایک صحابی کو کسی نے بکری کا سر بطور ہدیہ بھیجا، انہوں نے دل میں سوچا کہ میرا بھائی مجھ سے زیادہ ضرورت مند ہے تو وہ اس کی طرف بھیج دیا اس نے یہ سوچ کر کہ میرا فلاں بھائی مجھ سے زیادہ ضرورت مند ہے وہ سر اس کی طرف بھیج دیا اسی طرح ایک سے دوسرے کے پاس ہوتے ہوئے سات گھروں سے ہو کر پھر پہلے شخص کے پاس وہ سر آ گیا تب یہ آیت نازل ہوئی "وہ اپنے سے مقدم رکھتے ہیں چاہے ان پہ بھوک ہی ہو" کہتے ہیں کہ یہ ایک انصاری صحابی کی شان میں اتری تھی اس کو حسن نے روایت کیا ہے۔ منقول ہے کہ ایک شخص نے عہد نبوی میں صبح روزہ رکھا جب شام ہوئی تو اس نے افطار کے لئے کچھ نہ پا کر پانی پیا اور افطار کیا صبح پھر روزہ رکھا جب شام ہوئی تو افطار کے لئے کچھ نہ پا کر پانی سے افطار کیا اور صبح کو پھر روزہ رکھا جب تیسرا دن ہوا تو بھوک نے اسے بہت ستایا، ایک صحابی جو کہ انصاری تھا

ل وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ"۔

Marfat.com

اسے معلوم ہوا تو وہ اسے شام کو اپنے گھر میں لایا اور اپنی بیوی سے کہا کہ آج رات ہمارے لئے کچھ کھانا ہے ؟ تو لاؤ۔ بیوی نے کہا ہمارے گھر میں اتنا کھانا ہے کہ صرف ایک آدمی کا پیٹ بھر سکتا ہے جب کہ وہ دونوں روزے دار تھے اور ان کا ایک لڑکا تھا، اس نے کہا کہ ہم اپنا کھانا مہمان کو دے دیتے ہیں اور رات صبر سے کاٹ لیں گے، نیز بچے کو عشاء سے پہلے سلا دیتے ہیں جب کھانا آجائے تو چراغ کو بجھا دینا حتیٰ کہ مہمان یہ سمجھے گا کہ ہم اس کے ساتھ کھا رہے ہیں اس طرح وہ پیٹ بھر کر کھائے گا، پس عورت نے ثرید لا کر رکھا اور چراغ کو صحیح کرنے کے بہانے بجھا دیا پھر انصاری خالی ہاتھ پیالے میں مارتا رہا لیکن کچھ کھایا نہیں تھا، اس طرح مہمان نے پورا پیالہ ثرید کا کھا لیا، صبح جب انصاری نے حضور علیہ السلام کے ساتھ فجر کی نماز پڑھی تو آنحضرت سلام پھیر کر انصاری کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ تمہارے اس فعل پہ اللہ تعالےٰ کو فخر ہے یعنی اللہ تعالےٰ تم دونوں سے راضی ہے اور یہ آیت پڑھی "اور[1] وہ لوگ جو دوسروں کو اپنے اوپر ترجیح دیتے ہیں اگرچہ وہ فاقہ میں ہی ہوں اور وہ شخص جو اپنے نفس کے بخل سے محفوظ ہو پس وہی فلاح پانے والے ہیں"

حامد لفاف علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں تمہاری چار باتیں مجھے پسند ہیں اگرچہ وہ اسلاف کے طریقے کے خلاف ہیں (۱) فرائض کو تم اختصار اور اہتمام سے ادا کرتے ہو، جب کہ اسلاف فضیلت والے کاموں میں بکثرت اہتمام کرتے تھے (۲) اپنے گناہوں کے لئے اللہ تعالےٰ سے ڈرتے ہو کہ وہ تمہیں نہیں بخشے گا جیسا کہ اسلاف عبادت کی عدم قبولیت سے ڈرتے تھے (۳) حرام مال سے بچنے میں ویسی کوشش کرو جیسا کہ اسلاف حلال مال کیلئے کوشش کرتے تھے (۴) اپنے بھائیوں اور دوستوں کیلئے شفقت اور حسن سلوک کو ترجیح دو جیسا کہ اسلاف اپنے دشمنوں سے حسن سلوک کرتے تھے۔

---

[1] وَيُؤْثِرُونَ عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ۚ وَمَن يُوقَ شُحَّ نَفْسِهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ

Marfat.com

باب
صدقہ کے ذریعے کیسی مصیبتیں دور ہوتی ہیں

حضرت فقیہہ ابواللیث سمرقندی اپنی سند کے ساتھ ابی الفرج الازدی سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام کا ایک گاؤں سے گزر ہوا اور اس گاؤں میں دھوبی رہتا تھا گاؤں والوں نے عیسٰی علیہ السلام سے عرض کیا کہ یہ دھوبی ہمارے کپڑے پھاڑ دیتا ہے اور اپنے پاس بھی رکھ لیتا ہے آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ یہ اپنے گھاٹ سے واپس ہی نہ آئے عیسٰی علیہ السلام نے عرض کیا یا اللہ یہ دھوبی اپنے گھاٹ سے واپس نہ آئے کہتے ہیں دھوبی اپنے گھاٹ پہ کپڑے دھونے گیا اس کے پاس تین روٹیاں تھیں، وہیں پہاڑوں میں عبادت میں مشغول عابد رہتا تھا وہ اُس دھوبی کے پاس آیا اور سلام کر کے کہا کہ کیا تیرے پاس روٹی ہے؟ اگر ہے تو مجھے کھلا یا صرف دکھا دے تاکہ میں ایک نظر روٹی کو دیکھ لوں اور اس کی خوشبو سونگھ لوں۔ کیوں کہ بہت عرصہ سے میں نے روٹی نہیں کھائی، دھوبی نے اسے ایک روٹی دے دی، عابد نے کہا اے دھوبی اللہ تعالےٰ تیرے گناہوں کو بخش دے اور تیرے دل کو پاک کر دے، دھوبی نے دوسری روٹی بھی عابد کو دے دی، عابد نے کہا اے دھوبی اللہ تعالےٰ تیرے اگلے پچھلے گناہ معاف فرمائے دھوبی نے تیسری روٹی بھی دے دی، عابد نے کہا اے دھوبی اللہ تعالےٰ جنت میں تیرے لئے محل بنائے شام کو دھوبی صحیح سالم لوٹا تو گاؤں والوں نے کہا اے عیسٰی علیہ السلام یہ دھوبی

Marfat.com

تو لوٹ آیا ہے، آپ نے فرمایا اس کو بلاؤ۔ جب دھوبی آیا تو عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا اے دھوبی بتاؤ آج تم نے کون سا عمل کیا ہے؟ اس نے بتایا کہ ان پہاڑیوں میں سے ایک عابد میرے پاس آیا تھا اس نے مجھ سے کھانا مانگا تو میں نے اسے تین روٹیاں دے دیں پس اس نے ہر روٹی پر مجھے دعا دی۔ عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا اپنی گٹھڑی لاؤ تاکہ ہم اس کو دیکھیں، وہ لایا اسکو کھولا تو اس میں ایک سیاہ سانپ تھا جس کے منہ میں لوہے کی لگام تھی، عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا اے کالے سانپ، اس نے جواب میں کہا میں حاضر ہوں اے اللہ کے نبی۔ آپ نے فرمایا کیا میں نے تجھے اس کی طرف نہیں بھیجا تھا؟ اس نے عرض کیا ہاں، لیکن پہاڑوں سے ایک عابد اس کے پاس آیا تھا اور روٹی مانگی تھی پھر ہر روٹی ملنے پر اس نے اس کو دعا دی تھی اور پاس کھڑا ہوا فرشتہ آمین کہتا تھا، پھر اللہ تعالےٰ نے ایک فرشتہ بھیجا اس نے مجھے لوہے کی یہ لگام دے دی، حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اس دھوبی سے فرمایا تیرے عمل نے تجھے بچا لیا بے شک اللہ تعالےٰ نے اس عابد پر صدقہ کرنے کی برکت سے اللہ تعالےٰ نے تجھے بخش دیا ہے۔

حضرت سالم ابن ابی جعد فرماتے ہیں ایک عورت اپنے بیٹے کے ساتھ باہر نکلی، ایک بھیڑیا آیا اور وہ بچہ چھین کر لے گیا۔ عورت نے اس کا پیچھا کیا اور اس کے پاس ایک روٹی تھی، آگے سائل مل گیا عورت نے وہ روٹی اس کو دے دی، ادھر وہ بھیڑیا آیا اور اس کے بیٹے کو واپس کر دیا۔ تب ایک آواز سنائی دی یہ لقمہ اس لقمہ کے بدلے میں واپس آیا ہے نیز اسی سند کے ساتھ معتب بن سمی سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ بنی اسرائیل کا ایک راہب اپنے گرجا میں ساٹھ سال تک عبادت کرتا رہا ایک روز اس نے جنگل کی طرف دیکھا تو وہ زمین اسے عجیب لگی دل میں کہا کہ میں اس

Marfat.com

زمین پر جا کر چلوں، آیا اور چہل قدمی کی اس کے پاس ایک روٹی بھی تھی اتنے میں ایک عورت آئی اور وہ بے قابو ہو کر فتنہ میں مبتلا ہو گیا، اور ادھر موت کا وقت آ گیا، اسی حالت میں ایک سائل آیا اور اس نے وہ روٹی سائل کو دے دی ۔ پھر مر گیا۔ پھر اس کے ساٹھ سال کے عمل ترازو کے ایک پلڑے میں اور گناہ کا عمل دوسرے پلڑے میں رکھا جائے گا، ساٹھ سالہ عبادت پر یہ ایک گناہ بھاری ہو جائے گا پھر وہ صدقہ میں دی گئی روٹی اس کے عمل والے پلڑے میں رکھی جائے گی تو گناہ والا پلڑا ہلکا ہو کر اٹھ جائے گا کہتے ہیں کہ صدقہ بدی کے ستر دروازے بند کر دیتا ہے حضرت ابوذر غفاری سے مروی ہے کہ جب بھی زمین پر صدقہ دیا جاتا ہے تو ستر شیطان بھاگ جاتے ہیں جو کہ صدقہ میں رکاوٹ ڈالتے تھے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہمیں بتایا جاتا کہ صدقہ گناہوں کو ایسا بجھا دیتا ہے جیسے پانی آگ کو بجھا دیتا ہے ۔

روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیٹھی ہوئی تھی کہ ہاتھ آستین میں چھپائے ہوئے ایک عورت حاضر ہوئی، بی بی عائشہ صدیقہ نے فرمایا کہ تم اپنا ہاتھ آستین سے کیوں نہیں نکالتی ہو، اس نے عرض کیا اے ام المؤمنین اس بارے میں مجھ سے نہ پوچھیں، بی بی عائشہ نے فرمایا تجھ کو مجھے ضرور بتانا ہو گا تو اس نے کہا ام المؤمنین! میرے والدین میں سے والد تو صدقہ دینا پسند کرتے تھے مگر میری والدہ صدقہ روکتی تھی اور میں نے اسے پرانے کپڑے یا چربی کے ٹکڑے کے علاوہ کوئی چیز صدقہ کرتے نہیں دیکھا، جب وہ فوت ہو گئے تو میں نے خواب میں قیامت کو قائم دیکھا اور والدہ کو تمام مخلوق کے درمیان اپنے جسم کو چھپانے کی ناکام کوشش کرتے ہوئے دیکھا اور یہ بھی دیکھا کہ اسکے ہاتھ میں ایک چربی کا ایک ٹکڑا ہے جسے وہ چاٹ رہی ہے اور پیاس پیاس پکار

Marfat.com

رہی ہے جب کہ اپنے والد کو حوض کے کنارے بیٹھا ہوا دیکھا وہ لوگوں کو پانی پلا رہے تھے دنیا میں بھی یہی صدقہ یعنی پانی پلانا ان کو پسند تھا۔ پھر میں نے پانی کا ایک پیالہ والدہ کو پلایا تو اوپر سے ایک آواز آئی جس نے اس عورت کو پانی پلایا ہے اس کا ہاتھ شل ہو جائے، پس جب میں بیدار ہوئی تو میرا ہاتھ شل "مفلوج" تھا۔

صدقہ سے متعلق واقعات

منقول ہے کہ حضرت مالک بن دینار ایک دن بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک سائل نے آکر سوال کیا، آپ کے پاس کھجوروں کا ٹوکرا رکھا تھا بیوی سے کہا کہ یہ ٹوکرا مجھے دو، پھر اس میں سے آدھی کھجوریں فقیر کو دے دیں اور آدھی بیوی کو لوٹا دیں، بیوی نے کہا۔ تیرے جیسے زاہد کہلاتے ہیں؟ کیا کوئی ایک ایسا شخص دیکھا ہے جو بادشاہ کے پاس نامکمل ہدیہ بھیجے؟ چنانچہ مالک بن دینار نے سائل کو بلا کر بقیہ کھجوریں بھی اسے دے دیں پھر بیوی کو مخاطب کر کے فرمایا کہ یہ تیرا جہاد ہے اور مزید کوشش کر اللہ تعالے فرماتا ہے "اس شخص[1] کو پکڑو پھر اس کو طوق پہناؤ پھر اسے جہنم میں ڈال دو پھر ستر ہاتھ لمبی زنجیر میں اس کو جکڑ دو"، پوچھا جائے گا کہ اتنی شدت کی وجہ کیا ہے؟ تو جواب دیا جائیگا "یہ شخص[2] عظیم معبود پہ ایمان نہیں رکھتا تھا اور نہ ہی مسکینوں کو کھانا کھلانے کی

---

[1] خُذُوْهُ فَغُلُّوْهُ ثُمَّ الْجَحِيْمَ صَلُّوْهُ ثُمَّ فِي سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوْهُ۔

[2] اِنَّهٗ كَانَ لَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ۔

Marfat.com

ترغیب دیتا تھا،، اے بیوی جان لے کہ ہم نے ایمان لاکر وہاں کا ایک حصہ اپنی گردن سے اتار دیا ہے جب کہ دوسرا حصہ صدقہ سے اتار دیں گے محمد بن الفضل اپنی سند سے روایت کرتے ہیں ایک بصری نے بتایا کہ ایک اعرابی کے پاس بکریاں تھیں مگر وہ مال کے مقابلے میں صدقہ کم دیتا تھا ایک دفعہ اس نے انتہائی لاغر اور کمزور بکری کا بچہ صدقہ میں دیا تھا تو اس نے خواب میں دیکھا کہ تمام بکریاں اس کے اردگرد جمع ہیں اور اسے سینگ مار رہی ہیں جب کہ وہ لاغر بچہ اس کا دفاع کر رہا ہے ۔ پس جب وہ بیدار ہوا تو کہا اللہ کی قسم اگر میں قادر رہا تو تیرے حامی بڑھاؤں گا بعد ازاں اللہ کی راہ میں وہ خرچ کرنے لگا ۔

حضرت عدی بن حاتم سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ ہر شخص کو اپنے رب سے کلام کرنے کا شرف حاصل ہو گا پھر وہ اپنے اردگرد اپنے آگے بھیجے ہوئے اعمال کو دیکھے گا پھر وہ سامنے دیکھے گا تو اسے جہنم نظر آئے گی لہٰذا آگ سے بچو اگرچہ کھجور کے برابر ہی صدقہ کرو حضرت فقیہہ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ دس خصلتوں کے باعث آدمی پسندیدہ لوگوں میں شمار ہوتا ہے اور ان کے درجات کو پہنچتا ہے (۱) زیادہ سے زیادہ صدقہ دے کر (۲) بکثرت قرآن کی تلاوت سے (۳) آخرت کو یاد کرنے والوں کو محفل میں بیٹھنا جو اس کو دنیا سے بے رغبتی سکھائیں (۴) صلہ رحمی کرنا (۵) مریض کی طبع پرسی کرنا (۶) آخرت سے غافل مالداروں سے دوستی نہ کرنا (۷) قیامت کے دن کی فکر کرنا (۸) امیدیں کم رکھنا اور موت کو ہمیشہ یاد کرنا (۹) خاموش رہنا اور کم بولنا (۱۰) عاجزی و انکساری کرنا، پیوند لگا لباس پہننا، فقراء سے محبت کرنا اور ان سے دوستی کرنا، یتیموں اور مسکینوں کے قریب رہنا اور ان کے سر پر دست

Marfat.com

شفقت پھیرنا۔ مشہور ہے کہ سات باتوں سے صدقہ بڑھ کر دگنا ہو جاتا ہے۔

۱۔ حلال مال سے صدقہ نکالنا، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "اپنی[1] کمائی میں سے حلال چیز خرچ کرو"

۲۔ صدقہ دو چاہے تھوڑا ہی ہو۔

۳۔ صدقہ جلدی دو کہیں وقت نکل نہ جائے۔

۴۔ صدقہ میں اچھا مال دو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "ردی[2] چیز کی نیت نہ کرو کہ اس میں سے خرچ کرو کیونکہ خود تم اس کو نہیں لیتے ہو مگر یہ کہ تم اس میں چشم پوشی کرو اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ بے پرواہ ہے اور لائق تعریف ہے"

۵۔ چھپا کر دو ریا کے خوف سے۔

۶۔ احسان نہ جتلاؤ ورنہ اجر ضائع ہو جائے گا۔

۷۔ صدقہ کے بعد اس کو اذیت نہ دو کہ یہ گناہ ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "تم[3] اپنے صدقات کو احسان جتلا کر اور اذیت دے کر ضائع نہ کرو"

الحمد للہ آج ۳۰ ستمبر ۱۹۸۸ء بروز جمعہ ۴ بج کر ۱۵ منٹ پر آدھی کتاب کا ترجمہ تکمیل کو پہنچا جو کہ حصہ اول ہوگا انشاء اللہ العزیز دوسرے حصے کا ترجمہ بھی جلد ہی شروع کر دیا جائے گا نعم المولیٰ ونعم النصیر۔

ع۱ اَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ۔

ع۲ وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ وَلَسْتُمْ بِاٰخِذِيْهِ اِلَّآ اَنْ تُغْمِضُوْا فِيْهِ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ۔

ع۳ لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى۔

Marfat.com

مختصر حالات مصنّف

فقیہہ ابو اللیث سمرقندی چوتھی صدی ہجری کے جلیل القدر فقیہہ اور بے مثل محدث تھے آپ کا اسم گرامی الشیخ نصر بن محمد بن احمد بن ابراہیم تھا۔ ابو اللیث کنیت تھی اور سمرقند وطن مالوف تھا آپنے کنیت اور وطن مالوف کی نسبت سے فقیہہ ابو اللیث سمرقندی کے نام سے شہرت حاصل کی۔ آپنے فقہی علوم کی تکمیل اپنے والد گرامی اور ابی جعفر ہندوانی سے کی۔ امام محمد۔ امام وکیع۔ حضرت عبداللہ ابن مُبارک کی کتب کے علاوہ امام ابو یوسف کی کتاب امالی بھی آپ کو حفظ تھی۔ جس طرح فقہ و حدیث میں آپ یگانۂ روزگار تھے اسی طرح زہد و ورع میں بھی آپکو بلند مقام حاصل تھا۔ علمائے بلخ و بخارا اور سمرقند آپکو امام الہدیٰ کہتے تھے نیز اسماء الرجال کی کتب میں بھی آپ کو امام الھدیٰ لکھا گیا ہے۔

درس و تدریس اور تحریر و تقریر آپ کا مشغلہ تھا بے شمار جید علماء و فضلا کو آپ سے شرف تلمذ حاصل ہے۔ قاضی خان اور کچھ دیگر اصحاب فتاویٰ نے آپ کے فتوے نقل کئے ہیں آپ بادشاہوں اور امراء کے پاس علماء کی آمد و رفت کو ناپسند فرماتے تھے۔ منقول ہے کہ آپ کو ایک لاکھ احادیث زبانی یاد تھیں جبکہ دس ہزار غیر مکرر حدیثیں حفظ تھیں، سہل بن بشر کہتے ہیں سمعتہ یقول حفظت عشرۃ آلاف حدیث من غیر تکریر ''تذکرۃ الحفاظ'' میں نے ابو اللیث کی زبانی یہ سنا ہے کہ مجھے دس ہزار حدیثیں غیر مکرر یاد ہیں۔ محمد بن یزید کہتے ہیں رائیت ابا اللیث جالسا مع عبدان علے سریرہ و رائیت عبدان یجلہ ''تذکرہ الحفاظ'' میں نے ابو اللیث کو عبدان کے ساتھ ان کی مسند پر بیٹھے دیکھا اور دیکھا کہ عبدان آپکی جلالت شان بیان

Marfat.com

فرما رہے تھے۔

اسماء الرجال کی کتب میں آپکی کئی تصانیف کا ذکر ملتا ہے۔ اسماعیل پاشا بغدادی لکھتے ہیں ابو اللیث نصر بن محمد بن احمد بن ابراہیم بن الخطاب الفقیہ الحنفی السمرقندی المقلب بامام الھدٰی توفی سنہ ثلاث وسبعین و ثلاث مائة صنف من الکتب۔ بستان العارفین، تفسیر القرآن۔ تنبیہ الغافلین، حصر المسائل فی الفروع۔ خزانة الفقہ، دقائق الاخبار فی ذکر الجنة والنار، شرح جامع الصغیر للشیبانی فی الفروع۔ عیون المسائل، الفتاوٰی، مبسوط فی الفروع۔ مختلف الروایة فی مسائل الخلاف، مقدمة فی الفقہ، نوادر الفقہ، النوازل فی الفروع " ہدیۃ العارفین جلد دوم صہ ۴۹۰ " ابو اللیث سمرقندی امام الھدٰی متوفی ۳۷۳ھ نے جو کتابیں تصنیف فرمائی ہیں وہ یہ ہیں (۱) بستان العارفین (۲) تفسیر القرآن (۳) تنبیہ الغافلین (۴) حصر المسائل فی الفروع (۵) خزانۃ الفقہ (۶) دقائق الاخبار فی ذکر الجنۃ والنار (۷) شرح جامع الصغیر للشیبانی فی الفروع (۸) عیون المسائل (۹) الفتاوٰی (۱۰) مبسوط فی الفروع (۱۱) مختلف الروایہ فی مسائل الخلاف (۱۲) مقدمہ فی الفقہ (۱۳) نوادر الفقہ (۱۴) النوازل فی الفروع ۔

صاحب الجواہر لکھتے ہیں الفقیہ ابو اللیث المعروف بامام الھدٰی تفقہ علی الفقیہ ابی جعفر الھندوانی وھو الامام الکبیر صاحب الاقوال المفیدہ والتصانیف المشہورہ توفی لیلة الثلاثاء لاحدٰی عشرة من جمادی الآخرة سنة ثلاث وسبعین وثلاث مائة ـــــ لنصر ھذا التفسیر القرآن اربع مجلدات والنوازل فی الفقہ، وخزانة الفقہ فی مجلد، وتنبیہ الغافلین، وکتاب البستان، " الجواہر المضیئۃ صہ ۱۹۶ "، فقیہ ابو اللیث سمرقندی امام الھدٰی نے علم فقہ ابی جعفر ہندوانی سے حاصل کیا۔ آپ امام کبیر، صاحب اقوال مفیدہ اور صاحب تصانیف مشہور

Marfat.com

ہیں آپ نے شب منگل گیارہ جمادی الآخر ۳۷۳ھ میں وفات پائی۔ چار جلدوں پر مشتمل آپ نے قرآن مجید کی تفسیر لکھی ہے۔ اور النوازل فی الفقہ، خزانۃ الفقہ، تنبیہ الغافلین اور کتاب البستان "بستان العارفین" آپ کی تصانیف ہیں۔

مولانا لکھنوی لکھتے ہیں ابو اللیث الفقیہ السمرقندی المشہور بامام الھدیٰ اخذ عن ابی جعفر الھندوانی عن ابی القاسم الصفار عن نصیر بن یحییٰ عن محمد بن سماعۃ عن ابی یوسف ولہ تفسیر القرآن، والنوازل، والعیون، والفتاویٰ، وخزانۃ الفقہ، وبستان العارفین، وشرح الجامع الصغیر، وتنبیہ الغافلین وغیر ذالک" الفوائد البھیہ ص۲۲۰" فقیہ ابو اللیث سمرقندی نے ابی جعفر ہندوانی سے تعلیم حاصل کی اور وہ شاگرد ہیں ابو القاسم صفار کے، وہ نصیر بن یحییٰ کے، وہ محمد بن سماعہ کے اور وہ شاگرد ہیں امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے۔ امام الھدیٰ ابو اللیث کی تصانیف میں تفسیر قرآن، نوازل، عیون، فتاویٰ، خزانۃ الفقہ، بستان العارفین، شرح جامع الصغیر اور تنبیہ الغافلین وغیرہ شامل ہیں۔

حضرت حاجی خلیفہ لکھتے ہیں تنبیہ الغافلین فی الموعظۃ لابی اللیث نصر بن محمد الفقیہ السمرقندی الحنفی المتوفی سنۃ خمس وسبعین وثلاث مائۃ مرتب علی اربعۃ وتسعین بابا "کشف الظنون" تنبیہ الغافلین پند ونصائح پر فقیہ ابو اللیث سمرقندی حنفی متوفی ۳۷۵ھ کی کتاب ہے جو ۹۴ ابواب پر مشتمل ہے اس میں صاحب کشف الظنون نے آپکی وفات کے سن میں اختلاف کیا ہے باقی اصحاب جرح وتعدیل نے آپ کی وفات ۳۷۳ھ لکھی ہے۔ تذکرۃ الحفاظ، ہدیۃ العارفین، جواہر مضیئہ، فوائد بہیہ، مدینۃ العلوم، معجم المؤلفین کے مطابق آپ کی وفات ۳۷۳ھ میں ہوئی ہے نیز مولانا لکھنوی نے صاحب کشف الظنون کا قول نقل کرنے کے بعد لکھا ہے انہ مات سنۃ ثلاث وسبعین وثلاث مائۃ یعنی ان کی وفات ۳۷۳ھ

Marfat.com

میں ہی ہوئی ہے۔ بہر حال صاحب کشف الظنون فقیہ ابواللیث سمرقندی کا ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں من تصانیفہ البستان وتنبیہ الغافلین وخزانۃ الفقہ و کلہا مفیدۃ یعنی آپ کی تصانیف میں بستان العارفین، تنبیہ الغافلین، خزانۃ الفقہ سب کی سب مفید کتابیں ہیں۔

فقیہ ابواللیث سمرقندی کے حالات تاج التراجم، ایضاح المکنون، مفتاح السعادۃ معجم المؤلفین وغیرہ میں ملتے ہیں۔ صفحات کی تنگ دامنی کے باعث انہی سطور پر ختم کر رہا ہوں اور آخر میں فاضل مترجم علامہ محمد اعظم سعیدی کے لئے دعاگو ہوں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اس محنت کا پورا اجر عظیم اور ان کے ترجمہ کو قبول عام عطا فرمائے۔

آمین

محمد اقبال حسین شاہ فیضی

مہتمم جامعہ فیض العلوم عرفات مسجد لب مہران سکھر

Marfat.com

علامہ محمد اعظم سعیدی

از قلم مولانا شاہ تراب الحق قادری

تعارف مترجم

سابق ممبر قومی اسمبلی کراچی

علامہ محمد اعظم سعیدی ۱۱ ستمبر ۱۹۵۲ء کو قصبہ وڑہ مورا، مضافات اللہ آباد، میں پیدا ہوئے، اسکول میں مڈل تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد والد کی خواہش پر دینی تعلیم شروع کی لیکن ساتھ ہی لاہور بورڈ سے السنہ شرقیہ میں فاضل عربی۔ اور ادیب اردو کے امتحانات پاس کئے نیز لاہور سے ہی پرائیوٹ میٹرک کیا۔ جامعہ نعیمیہ لاہور اور جامعہ اویسیہ بہاولپور سے دورہ حدیث کی تکمیل کر کے حدیث میں سند حاصل کی۔ علامہ عبد الغفور ہزاروی اور علامہ فیض احمد اویسی سے علم تفسیر میں سند حاصل کی۔ خانہ فرہنگ ایران سے فارسی کا کورس کیا، اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور سے تخصص فی الفقہ "مساوی بی اے" کیا۔ ۱۹۸۴ء میں تنظیم المدارس کا امتحان دے کر، مساوی ایم اے اسلامیات، کی ڈگری حاصل کی اور اب ایم فل کی تیاری کے لئے پر تول رہے ہیں۔

اخی الفاضل علامہ سعیدی میں جہاں اور بے شمار خوبیاں ہیں وہاں ان کے لئے یہ بہت ہی عظمت اور فخر کی بات ہے کہ ملک کی نامور شہرۂ آفاق ہستیوں کی شاگردی کا انہیں شرف حاصل ہے جن یگانۂ روزگار شخصیتوں سے انہوں نے کسب فیض کیا ہے ان کے اسمائے گرامی یہ ہیں (۱) غزالی زماں حضرت علامہ سید احمد سعید شاہ صاحب کاظمی رحمۃ اللہ علیہ سابق شیخ الحدیث اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور۔ بانی و صدر جماعت اہلسنت پاکستان (۲) سراج الامت سراج الفقہاء حضرت مولانا سراج احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ مکھن بیلوی مفتی اعظم ریاست بہاولپور (م) جامع المعقول

Marfat.com

والمنقول علامہ عبدالغفور صاحب ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ سابق صدر جمعیت علماء پاکستان (۴) ملا بخت گل رحمۃ اللہ علیہ سابق قاضی القضاۃ و رچیف جسٹس، بنیر (۵) مفکر اسلام امام الفلاسفہ علامہ محمد ہاشم فاضل شمسی رحمۃ اللہ علیہ سابق شیخ الادب اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور (۶) مفکر اسلام حضرت مفتی محمد حسین صاحب نعیمی رکن اسلامی نظریاتی کونسل و مہتمم جامعہ نعیمیہ لاہور (۷) مناظر اسلام شیخ الحدیث والتفسیر علامہ فیض احمد صاحب اویسی بہاولپور (۸) رئیس المناطقہ مسند المحدثین حضرت علامہ ابوالوفا غلام رسول صاحب سعیدی شارح مسلم شریف شیخ الحدیث دارالعلوم نعیمیہ کراچی (۹) سراج اہلسنت مولانا سراج احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ ادارہ سراج العلوم خانپور (۱۰) حضرت مولانا صاحبزادہ ابو احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ مفتی اعظم خانپور۔

علامہ سعیدی زمانہ طالب علمی سے ہی پڑھنے لکھنے کے عادی تھے ان کے کثرت مطالعہ کا اندازہ اس طرح لگایا جا سکتا ہے کہ اب تک چھ ہزار سے زیادہ کتابیں ان کے مطالعہ سے گزر چکی ہیں جن میں دو ہزار سے زائد وہ کتابیں ہیں جن پر انہوں نے تشریحی یا اختلافی نوٹ لکھے ہیں اسی طرح لکھنا بھی ان کا مشغلہ رہا اب تک ملک کے موقر اخبارات و رسائل و جرائد میں ان کے ۸۲۲ مضامین اور مقالات چھپ چکے ہیں۔ نیز شاید ہی کوئی ایسی صنف ہو جس پر انہوں نے نہ لکھا ہو۔

۱۹۷۷ء میں جب آنکھ کی پیوند کاری اور عطیہ چشم کا مسئلہ اخبار میں زیر بحث تھا تو انہوں نے اعضاء کی پیوند کاری کے جواز میں ایک بہت ہی وقیع مقالہ لکھ کر اصحاب علم کو نئی راہیں دی تھیں اور پھر مولانا احتشام الحق تھانوی کے ساتھ اخبارات میں کئی دن تک ان کی معرکہ آرائی رہی یہاں تک کہ جب علمائے مصر و شام اور حجاز وغیرہ کے فتوے جواز میں آئے تب یہ معرکہ

Marfat.com

آرائی ختم ہوئی۔ اسی طرح ۹۰ء میں چور کے کٹے ہوئے ہاتھ کی ملکیت اخبارات میں زیر بحث تھی تو انہوں نے بھی اس بحث میں بھرپور حصہ لیا۔

علامہ سعیدی کو اردو اور سرائیکی زبان و ادب پر مکمل دسترس حاصل ہے، حضرت علی رضی اللہ تعالے عنہ سے منسوب خطبے بلاالف و بلا نقطہ کا اردو اور سرائیکی زبان میں اسی صنف میں ترجمہ کیا، یعنی ایک خطبے کے ترجمہ میں "دونوں زبانوں میں"، کوئی نقطہ نہیں ہے جب کہ دوسرے خطبے کے ترجمہ میں کہیں الف استعمال نہیں کیا، گویا اردو اور سرائیکی میں بغیر الف کے لکھنے والے پہلے شخص یہی ہیں، اسی طرح مقامات حریری کے ایک باب کا ترجمہ بھی بغیر نقطوں کے کیا ہے۔ اسی طرح جب سیرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر بغیر نقطوں کے لکھی گئی ایک کتاب کو مصنف کے بھائی نے ایک اخباری مضمون میں غیر منقوط نویسی میں پہلی کتاب قرار دیا تو سعیدی صاحب نے اس کے جواب میں "غیر منقوط نویسی کی تاریخ"، کے عنوان سے ایک جامع اور تحقیقی مقالہ لکھا جو کراچی کے جنگ، نوائے وقت اور دوسرے اخبارات میں چھپا، اس مقالہ کی خاص بات یہ تھی کہ اس میں کہیں بھی حرف "الف"، استعمال نہیں کیا گیا تھا، ایسے ہی ان کی کتاب "روہیلی فطرت" کے آخری باب "صیاد"، میں ایسا کوئی حرف استعمال نہیں کیا گیا جس میں اوپر نقطے ہوں، جیسے ت، ث، خ۔ ذ۔ ز۔ ژ۔ ش۔ ض۔ ظ۔ غ۔ ف۔ ق۔ ن۔ یعنی اس پورے باب میں یہ تیرہ ۱۳ حروف استعمال ہی نہیں کئے گئے۔

علامہ سعیدی ایک ہمہ گیر شخصیت کے مالک ہیں بیک وقت عالم، فاضل، خطیب، مبلغ، شاعر، مؤرخ، تذکرہ نگار اور کہانی کار ادیب ہیں۔ علم حدیث پر وقت نظر ان کی تصنیف "صور اسرافیل"، سے عیاں ہے تو علم تفسیر پر سرائیکی زبان میں ان کی تفسیر "فرید التفاسیر"، شاہد ہے اب تک دو درجن کے قریب ان کی

Marfat.com

کتابیں چھپ چکی ہیں جب کہ کئی کتابوں کے مسودے تیار ہیں. مطبوعہ کتب کی فہرست درج ذیل ہے۔

(۱) کشکول سعیدی (۲) یونانی فلاسفر (۳) شرح زرادی (۴) ولایت کی تصویر حالات میاں محمد نصیر (۵) سمندر کی لہروں سے علم کی لہروں تک "سفرنامہ" (۶) کراچی سے سکھر تک "سفرنامہ" (۷) رہبانیت اور چلہ کشی میں فرق (۸) سیف سعیدیہ (۹) آئینہ اہلحدیث (۱۰) صور اسرافیل (۱۱) شرح اشعار مسلم (۱۲) شادی پر سہرابندی (۱۳) انوار جمالیہ۔

(۱۴) خطبات شریفہ (۱۵) درود دیاں چالھی حدیثاں (۱۶) معترضین اور سیدنا امیر معاویہ (۱۷) سرائیکی قومیں اوران کے آثار عرب میں (۱۸) وادیٔ پنجند ء چ صحافت (۱۹) اکھیں ء چ دوزخ (۲۰) روہیلی فطرت (۲۱) درس قران (۲۲) ضیاء القرآن اور تفہیم القرآن سورۂ فاتحہ کے ترازو میں (۲۳) تفسیر سرائیکی پہلا پارہ۔

پتہ نہیں اتنا کام کس طرح کرتے ہیں، صبح کراچی کے ایک معیاری اسکول "ہیپی ہوم اسکول شہید ملت روڈ" میں پڑھاتے ہیں، ۱۴ رفاہی اور مذہبی تنظیموں کے سرپرست ہیں اور ورلڈ اسلامک ریسرچ اینڈ پروسیس کونسل کی پاکستان شاخ کے سربراہ ہیں، معروف ادبی تنظیم سرائیکی اردو رائیٹرز گلڈ آف پاکستان کے چیرمین ہیں، نیز حال ہی میں تدوین اسلامک قوانین کونسل کے ریسرچ آفیسر مقرر ہوئے ہیں علاوہ ازیں سرائیکی زبان میں ایک ما[illegible] ادبی رسالہ بھی نکالتے ہیں، اتنی مصروفیات کے باوجود اخبارات میں بھی لکھتے ہیں اور سال میں ایک آدھ کتاب بھی لکھ لیتے ہیں اس کے علاوہ ادارہ تصنیفات امام احمد رضا. اور ضیاء الدین پبلیکیشنز کے زیر اہتمام چھپنے والی کتب کی دیکھ بھال بھی کرتے ہیں۔

علامہ سعیدی کے تحقیقی مقالات جو مختلف اخبارات میں چھپ چکے ہیں ان میں سے چند ایک یہ ہیں (۱) اعلیٰ حضرت کا نظریۂ تموّج (۲) اعلیحضرت اور علم طب

Marfat.com

(۳) اعلیحضرت کے سائنسی نظریات (۴) اعلیحضرت اور لوگارثم پہ تحقیقی نظر (۵) قبلہ کی تبدیلی کا فلسفہ (۶) علم، معلّم اور متعلم (۷) میں کون ہوں (۸) لفظ تعصب کی عظمت ومفہوم (۹) جنات، پس منظر وپیش منظر (۱۰) کوفی راویانِ حدیث (۱۱) علم اُسطرنومیا اور تسخیر پہ ہاروی (۱۲) ملّت اور قوم میں فرق (۱۳) اسلام اور تہذیبی روایات۔ (۱۴) امام اعظم اور علم حدیث (۱۵) مسلم وبخاری۔ ترتیب کو صحت پر فوقیت ہے۔ (۱۶) قرآن کی ادبی بلاغت (۱۷) قرآنی تو میں (۱۸) اصحاب الرس (۱۹) اسلام کا نظام تطہیر (۲۰) ملت اور تصور وطنیت (۲۱) معاشرے پہ وجودی نظریات کے اثرات۔

سعیدی صاحب ایک متحرک شخص ہیں وہ گردوپیش کے حالات پہ نظر رکھتے ہیں کیونکہ کچھ عرصہ تک سیاست سے بھی وابستہ رہے ہیں، نیز جن اداروں میں یہ زیر تعلیم رہے وہاں کی طلبہ یونین کے انتہائی اہم "صدارت اور جنرل سکریٹری" عہدوں پہ فائز رہے۔ انجمن طلبأ اسلام پاکستان کے بنیادی ارکان میں سے ہیں، اور اسلامک سٹرائیکی اسٹوڈنٹس فیڈریشن آف پاکستان کے مرکزی ناظم اور مرکزی صدر رہے ہیں، ایوبی دور کے آخری ایام میں پابند سلاسل بھی ہوئے تحریک تحفظ پاکستان کے جنرل سیکرٹری رہے ہیں نیز جمعیت علماء پاکستان راولپنڈی ڈویژن کے بھی جنرل سیکرٹری رہے ہیں، اسی طرح ۷۷ ۱۹ء کی تحریک نظام مصطفیٰ میں بھی بھرپور حصہ لیا مگر بعد میں یک دم کنارہ کشی اختیار کرکے علم وادب کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنالیا ہے اور اب سعیدی صاحب ہیں، قلم ہے اور کاغذ ہے اس مثلث کی تخلیق کتابوں کی صورت میں منظر عام پہ آرہی ہیں نیز تبلیغی میدان میں بھی ان کی خدمات نمایاں ہیں اب تک ایک پارسی، دو قادیانی "میاں بیوی" اور ۲۲ عیسائی ان کے ہاتھ پر اسلام قبول کرچکے ہیں، اللہ تعالیٰ انہیں زور قلم اور دے۔

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com